شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شاملِ کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب مدظلہم

استاذ ومعین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

اردو ترجمہ کنز العمال

حصہ ہشتم

مترجم

مولانا محمد یوسف تنولی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مترجم

والحمد للہ وکفی ۔ خاکم بدہن یہ منہ اور مسور کی دال ہم جیسے ادنائے خلق کو یہ شرف کیوں کر حاصل ہو، بخدا! علم حدیث کے ساتھ معمولی سی مناسبت بھی شرف کے لیے کافی ہے، رب العالمین کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس عظیم کام کی توفیق عطا فرمائی اور اس کے فضل وکرم سے یہ کام اختتام پذیر ہوا آج رات ۱۹ محرم الحرام ۱۴۲۸ھ کو کتاب کنز العمال کی آٹھویں جلد کا ترجمہ مکمل ہوا، قارئین سے میری پرزور گذارش ہے کہ کتاب ھذا سے استفادہ کرتے وقت بندہ ناچیز کو اپنی نیک دعاؤں میں نہ بھولیں، خصوصاً ہمارے کرم فرما حضرت مولانا محمد اصغر مغل کے لیے خدائے تعالیٰ کے حضور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دارین میں عزت عطا فرمائے اور پھر محترم خلیل اشرف عثمانی کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے ۔ ماشاء اللہ محترم خلیل اشرف نے دار الاشاعت سے جو اس ادارہ کے شایان شان بھی ہے کئی عربی کتب کا ترجمہ کروا کر شائع کی ہیں اور علماء وطلباء اور عوام وخواص سبھی کو استفادہ کا موقع فراہم کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو دنیا وآخرت میں جزائے خیر عطا فرمائے ۔

آمین ثم آمین

العبد الضعیف

محمد یوسف تنولی کشیر

۱۹ محرم الحرام ۱۴۲۸

المطابق ۷ فروری ۲۰۰۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف ص ...... کتاب الصلوٰۃ

قسم افعال

باب اول ...... نماز کی فضیلت اور وجوب کے بیان میں.

۲۱۶۱۵ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے فرض نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر نماز پوری ہوگی (تو بہت اچھا) فبہا ورنہ فرشتوں سے کہا جائے گا۔ دیکھو اس کے اعمال میں نوافل ہیں؟ سو اس کی فرض نماز کی تکمیل نوافل سے کی جائے گی، اگر فرض نماز کی تکمیل نہ ہوئی اور نہ ہی اس کے پاس نوافل ہیں تو اسے ہاتھوں سے پکڑ کر دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۲۱۶۱۶ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نمازیوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ و البزار ومسند ابی یعلی

کلام: ...... یہ حدیث ضعیف ہے چونکہ اس میں موسیٰ بن عبیدہ ضعیف راوی ہیں۔

فائدہ: ...... عام احوال میں نمازیوں کو مارنا منع ہے البتہ حاکم اگر اصلاح بندگان خدا کی خاطر نماز پر کوتاہی کرنے والے کو مارے اس کی اجازت ہے۔

۲۱۶۱۷ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز زمین پر اللہ تعالیٰ کا امان ہے۔ حکیم، ترمذی

۲۱۶۱۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! اسلام میں اللہ تعالیٰ کے ہاں کونسی چیز قابل قدر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو بروقت پڑھنا اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قدر ہے۔ جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں (چونکہ) نماز دین کا ستون ہے۔

البیھقی فی شعب الایمان

۲۱۶۱۹ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو (تاکید کے ساتھ) لکھ بھیجا تھا کہ:

میرے نزدیک نماز اہم ترین چیز ہے سو جس نے نماز کی حفاظت کی اور اس پر پابندی کی اس نے اپنے دین کو محفوظ کر لیا، جس نے نماز کو ضائع کیا اس نے اپنے آپ کو ضائع کر دیا۔ اس کے بعد لکھتے۔ ظہر کا وقت سایہ کا ایک ذراع ہونے سے ایک مثل ہونے تک ہے عصر کا وقت سورج کے بالکل صاف ہونے سے شروع ہوتا ہے حتیٰ کہ کوئی سوار دو یا تین فرسخ سفر کر لے، مغرب سورج غروب ہونے پر پڑھی جائے عشاء شفق کے غائب ہونے سے تہائی رات تک پڑھی جائے سو جو سونا چاہئے اللہ کرے اس کی آنکھ نہ سوئے، جو سونا چاہے اللہ کرے اس کی آنکھ نہ سوئے، جو سونا چاہئے اللہ کرے اس کی آنکھ نہ سوئے، صبح کی نماز اس وقت پڑھی جائے جب ستارے ٹمٹمار ہے ہوں سو جو اس وقت بھی سو جائے اللہ کرے اس کی آنکھ کبھی نہ سوئے۔ مالک رحمۃ اللہ علیہ وعبد الرزاق فی مصنفیہ وبیھقی فی سننہ

۲۱۶۲۰ ...... ابوملیح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں۔ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر کہتے ہوئے سنا ہے کہ اس آدمی کا

کوئی اسلام نہیں جونماز نہیں پڑھتا۔ابن سعد

۲۱۶۲۱۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نمازی بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹا تا رہتا ہے اور جو آدمی لگا تار دروازہ کھٹکھٹا تا رہتا ہے بالآخر اس کے لیے دروازہ کھول ہی دیا جاتا ہے۔ دیلمی فی مسند الفردوس

۲۱۶۲۲۔۔۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حارث کہتے ہیں: ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے ہم بھی ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں موذن آگیا آپ رضی اللہ عنہ نے ایک برتن میں پانی منگوایا وہ برتن تقریباً ایک مد کے برابر تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور پھر فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یونہی وضو فرماتے دیکھا تھا اور آپ ﷺ نے پھر فرمایا تھا جس نے میری طرح وضو کیا اس اور پھر نماز ظہر ادا کی اللہ تعالیٰ اس کے وہ تمام گناہ معاف فرمادے گا جو صبح سے لے کر ظہر تک اس سے صادر ہوئے ہوں۔ پھر عصر کی نماز پڑھی تو ظہر تا عصر جو گناہ صادر ہوئے وہ جو معاف فرمادے گا پھر عشاء کی نماز پڑھی تو عشا تک جتنے گناہ صادر ہوئے معاف فرمادے گا۔ پھر وہ ممکن ہے رات کروٹیں بدلتے ہوئے گزارے اور اگر صبح کو اٹھ کر وضو کیا اور نماز پڑھی تو عشاء سے صبح تک جو گناہ اس سے صادر ہوئے وہ بھی معاف فرمادے گا۔ یہ سب نیکیاں ہیں جو برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں پھر کسی نے پوچھا اے عثمان! باقی نیکیاں کیا ہیں؟ فرمایا! وہ لا الہ الا اللہ و سبحان اللہ و الحمدللہ واللہ اکبر و لاحول و لاقوۃ الا باللہ ہیں۔ مسند امام احمد و العدنی و البزار و مسند ابی یعلی و ابن جریر و ابن منذر و ابن ابی حاتم و ابن مردویہ و البیھقی فی شعب الایمان و سعید بن منصور

۲۱۶۲۳۔۔۔حمران کہتے ہیں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وضو کے لیے پانی رکھتا تھا چنانچہ ایسا دن کوئی نہیں آیا جس میں پانی کا قطرہ نہ بہایا ہو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز سے واپس لوٹ رہے تھے (مسعر کہتے ہیں عصر کی نماز تھی) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ تمہیں کچھ بتاؤں یا خاموش رہوں؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر کوئی بھلائی کی بات ہے تو ہمیں ضرور بتادیجئے۔ بصورت دیگر اللہ اور اس کا رسول بہتر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس مسلمان نے بھی حکم خداوندی کے مطابق طہارت کا اہتمام کیا اور پھر پنجگانہ نماز ادا کی تو پانچوں نمازیں درمیانی اوقات میں صادر ہونے والے گناہوں کے لیے کفارہ بن جائیں گی۔

مسلم نسائی ابن ماجہ و ابن حبان

۲۱۶۲۴۔۔۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ بتاؤ اگر کسی شخص کے دروازے پر ایک نہر جاری ہو جس میں وہ پانچ مرتبہ روزانہ غسل کرتا ہو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کچھ بھی باقی نہیں رہے گا حضور ﷺ نے فرمایا یہی حال نماز کا ہے بلاشبہ نماز بھی گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتی ہے جس طرح یہ پانی میل کو ختم کر دیتا ہے۔

احمد بن حنبل و ابن ماجہ و الشاشی و ابن ابی یعلی و البیھقی فی الشعب و سعید بن منصور فی سننہ

۲۱۶۲۵۔۔۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ کا آخری کلام یہ تھا: نماز کی حفاظت کرتے رہو نماز کی حفاظت کرتے رہو اور اپنے غلاموں کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ احمد بن حنبل فی مسندہ و البخاری فی الادب، ابو داؤد، ابن ماجہ و ابن جریر اور ابن جریر نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ ابو یعلیٰ فی مسندہ بخاری و مسلم و سعید بن منصور فی سننہ

۲۱۶۲۶۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے نماز کا انتظار کر رہے تھے، اچانک ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا بلاشبہ مجھ سے ایک گناہ صادر ہوگیا ہے آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا، چنانچہ جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے وہ آدمی پھر کھڑا ہوا اور اپنی بات دہرائی آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے ہمارے ساتھ یہ نماز نہیں پڑھی اور اس نماز کے لیے اچھی طرح سے طہارت کا اہتمام نہیں کیا؟ وہ آدمی بولا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا! پس یہ نماز تمہارے گناہ کا کفارہ ہے۔ الطبرانی فی الاوسط

۲۱۶۲۷۔۔۔طلحہ بن نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک و جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ باہر نکلے آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں (خزاں زدہ) ایک ٹہنی تھی آپ ﷺ نے وہ ٹہنی ہلائی اور اس سے پتے چھڑنے لگے، پس آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو اس کی مثال کیسی ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کی مثال ایسی ہی ہے

جیسے تم میں سے کوئی آدمی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور اس کی جملہ خطائیں اس کے سر پر رکھ دی جاتی ہیں جب وہ سجدہ میں جاتا ہے اس سے گناہ اسطرح جھڑنے لگتے ہیں جس طرح پتے اس ٹہنی سے۔ ابن زنجویہ

۲۱۶۲۸ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک نوجوان نبی کریم ﷺ کی خدمت میں رہا کرتا تھا اور اپنی حوائج کو پوشیدہ رکھتا۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم مجھ سے کسی حاجت کا سوال کرتے ہو؟ نوجوان نے عرض کیا اللہ تعالیٰ سے میرے لیے جنت کی دعا فرمادیں آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اوپر اٹھایا اور پھر فرمایا: جی ہاں لیکن نماز کا کثرت سے اہتمام کرو۔ مسلم، الطبرانی فی الکبیر

۲۱۶۲۹ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ نماز کے لیے اقامت کہی جارہی تھی رسول کریم ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھا آپ ﷺ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے چلے جارہے تھے (اس پر) آپ ﷺ نے فرمایا: میں ایسا اس لیے کررہا ہوں تاکہ نماز کی طلب میں اٹھائے جانے والے قدموں کی تعداد بڑھ جائے۔ مسلم الطبرانی فی الکبیر وذخیرۃ الحفاظ رقم ۶۱۰

۲۱۶۳۰ سائب بن خباب نقل کرتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا! آدمی کا گھر میں نماز پڑھنا نور ہے چنانچہ جب کوئی آدمی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے اس کی جملہ خطائیں اس پر ڈال دی جاتی ہیں جب بھی وہ سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں گناہ مٹادیتے ہیں۔ عبد الرزاق فی مصنفہ

جو شخص نماز کی طلب میں ہے وہ نماز میں ہے

۲۱۶۳۱ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز کے لیے جارہا تھا آپ ﷺ چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے جارہے تھے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے میں ایسا کیوں کررہا ہوں؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا جب تک آدمی نماز کی طلب میں ہوتا ہے وہ مسلسل نماز کے حکم میں ہوتا ہے۔ الطبرانی فی الکبیر

۲۱۶۳۲ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی بندہ اچھی طرح سے وضو کرتا ہے پھر نماز کے لیے کھڑا ہوجاتا ہے اور قبلہ رو ہو کر اللہ تعالیٰ سے مناجات شروع کردیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہوجاتا ہے حتیٰ کہ بندہ ہی نماز سے فارغ ہوجاتا ہے یا دائیں بائیں توجہ کر لیتا ہے (یعنی سلام پھیر لیتا ہے یا نماز میں کہیں اور متوجہ ہوجاتا ہے)۔ رواہ عبد الرزاق

۲۱۶۳۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل کہتے ہیں میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کردیا ہے چنانچہ جب بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین" اللہ تعالیٰ جواب دیتے ہیں میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی چنانچہ یہ میرے لیے ہے اور جو کچھ اس کے علاوہ ہے وہ اس کے لئے ہے۔ البیہقی فی کتاب القراءۃ فی الصلوٰۃ

۲۱۶۳۴ سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی بندہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے اس کی جملہ خطائیں اس کے سر پر رکھ دی جاتی ہیں چنانچہ جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو گناہ اس سے گر کر اس طرح بکھر جاتے ہیں جس طرح کھجور کے درخت سے خوشے دائیں بائیں گر کر بکھر جاتے ہیں۔ رواہ عبد الرزاق

۲۱۶۳۵ ابووائل سے مروی ہے کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آدمی نماز پڑھتا ہے تو اس کے جملہ گناہ جمع کر کے اس کے سر پر رکھ دیئے جاتے ہیں جب وہ سجدہ کرتا ہے تو درخت کے پتوں کی طرح گرنے لگتے ہیں۔ ابن زنجویہ

فائدہ:...... اس مضمون کی جملہ احادیث کا مطلب یہ ہے کہ نماز سے صغائر مٹ جاتے ہیں اور کبائر بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔

۲۱۶۳۶ طارق بن شہاب سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس رات گزاری تاکہ رات کو ان کی عبادت وریاضت دیکھ سکیں چنانچہ سلمان رضی اللہ عنہ اٹھے اور آخر رات تک نماز میں مشغول رہے تاہم جس قدر طارق بن شہاب کا گمان تھا ان کی عبادت کو یوں نہ پایا چنانچہ سلمان رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا گیا انہوں نے فرمایا نماز پنجگانہ پر پابندی کرو بلاشبہ پانچ نمازیں ان فراموشیوں کے

لیے کفارہ ہیں بشرطیکہ کوئی کبیرہ گناہ صادر نہ ہو چنانچہ لوگ جب شام کرتے ہیں تو تین قسموں میں بٹ جاتے ہیں اول: وہ جن کے لیے رات بھلائی بن جاتی ہے اوران پر وبال جان نہیں بنتی۔ دوم: وہ جن کے لیے وبال جان بن جاتی ہے اوران کے حق میں بھلائی کا پیغام نہیں لاتی۔ سوم: وہ جن کے لیے نہ وبال جان ہے اورنہ ہی ان کے حق میں بھلائی ہے، چنانچہ وہ آدمی جو رات کی تاریکی اورلوگوں کی غفلت کو غنیمت سمجھ کر رات بھر عبادت ونماز میں مصروف رہتا ہے رات اس کے حق میں سراسر بھلائی ہے اوراس پر وبال جان نہیں، اوروہ آدمی جو رات کی تاریکی اورلوگوں کی غفلت کو غنیمت سمجھ کہ بحر عصیان میں محوسفر ہوجاتا ہے تو ہر رات اس پر نری وبال جان ہے اوراس میں اس کے لیے ذرہ بھی بھلائی کا نام ونشان نہیں اوروہ آدمی جو عشاء کی نماز پڑھ کر (صبح تک) سوتا رہا تو یہ رات اس کے لیے نہ بھلائی کا پیغام لائی اورنہ ہی اس پر کچھ وبال جان ہے دکھلاوے سے بچو عمل میں خلوص ودوام پیدا کرو۔ رواہ عبدالرزاق

زمین نمازی کے حق میں گواہی دے گی

۲۱۶۳۷..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو مسلمان بھی کسی جگہ یا پتھروں سے بنی ہوئی کسی مسجد میں جاتا ہے اورنماز پڑھتا ہے تو وہاں کی زمین کہتی ہے تو نے مجھ پر خالص اللہ تعالیٰ کے لیے نماز پڑھی ہے میں قیامت کے دن تیرے لیے گواہی دوں گی۔ رواہ ابن عساکر

۲۱۶۳۹..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نمازیں کوتاہیوں کا کفارہ ہیں بلاشبہ آدمی کے پاؤں کے انگوٹھے پرآبلہ نکل آتا ہے پھر آگے بڑھتا ہوا ٹخنے تک پہنچ جاتا ہے، پھر گھٹنوں تک پہنچ جاتا ہے پھر پہلو تک پہنچ جاتا ہے اور پھر آگے بڑھتا ہوا گردن تک پہنچ جاتا ہے چنانچہ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو گردن سے کاندھوں پر اتر آتا ہے پھر پہلو پر اتر آتا ہے وہاں سے گھٹنوں پر اترتا ہے اور پھر نماز پڑھتا ہے تو قدموں پر اتر آتا ہے اور پھر جب نماز پڑھتا ہے تو بدن سے بالکل الگ ہوجاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:...... حدیث میں گناہ کو آبلہ سے تشبیہ دی گئی ہے چنانچہ جب آدمی نماز نہیں پڑھتا تو وہ بتدریج آگے بڑھتا رہتا ہے اور جب نماز پڑھتا ہے تو اس کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔

۲۱۶۴۰..... ابوکثیر زبیدی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا آدمی کی گردن پر ایک آبلہ نکل جاتا ہے جب وہ نماز پڑھتا ہے سینے پر اتر آتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے تو پہلو میں اتر آتا ہے پر نماز پڑھتا ہے ٹخنے پر اتر آتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے تو پاؤں کے انگوٹھے پر اتر آتا ہے پھر جب نماز پڑھتا ہے تو وہاں سے بھی رخصت ہوجاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۴۱..... عبدالرحمن بن یزید نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روزے کم رکھتے تھے جب ان سے اس کی وجہ سے دریافت کی گئی تو انہوں نے فرمایا جب میں رزے رکھتا ہوں تو مجھے کمزوری لاحق ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے نماز کے لیے طاقت مخدوش ہوجاتی ہے حالانکہ مجھے نماز روزے سے زیادہ محبوب ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۴۲..... ابووائل روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (ابن مسعود) روزے قلیل رکھتے تھے جب ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا جب میں روزے رکھتا ہوں تو ضعف کی وجہ سے قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرسکتا ہوں حالانکہ تلاوت قرآن مجید مجھے روزے رکھنے سے زیادہ محبوب ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۶۴۳..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنی جملہ حاجات کو فرض نمازوں پر محمول کردو۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... یعنی پہلے فرض نماز ادا کی جائیں پھر بقیہ کاموں کو وقت دیا جائے۔ حدیث کا یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ نمازیں پڑھو تمہاری حالات اللہ تعالیٰ پوری کرے گا۔

۲۱۶۴۴..... ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا نمازیں درمیانی وقفوں کا کفارہ ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۴۵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص چاہتا ہو کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مسلمان بن کر حاضر ہو وہ ان نمازوں کو ایسی جگہ ادا کرنے کا اہتمام کرے جہاں اذان ہوتی ہو (یعنی مسجد میں) چونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کے لیے ایسی سنتیں جاری کی ہیں جو سراسر ہدایت ہیں انہیں میں سے یہ جماعت کی نماز بھی ہے اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو گے جیسا کہ فلاں شخص پڑھتا ہے تو تم نبی کریم ﷺ کی سنت کو چھوڑنے والے ہو گے سمجھ لو اگر تم نبی کریم ﷺ کی سنت کو چھوڑنے والے ہو گئے تو گمراہ ہو جاؤ گے اور جو شخص اچھی طرح سے وضو کرے اس کے بعد مسجد کی طرف جائے تو ہر ہر قدم پر ایک ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک ایک درجہ بلند ہوتا جائے گا اور ایک ایک خطا معاف ہوگی۔ ہم تو اپنا حال دیکھتے تھے کہ جو شخص کھلا منافق ہو وہ تو جماعت سے رہ جاتا تھا اور نہ تو حضور ﷺ کے زمانہ میں عام منافقوں کو بھی جماعت چھوڑنے کی ہمت نہ ہوتی تھی یا کوئی سخت بیمار ہو ورنہ جو شخص دو آدمیوں کے درمیان گھسٹتا ہوا جا سکتا تھا وہ بھی صف کے درمیان کھڑا کر دیا جاتا تھا۔

عبدالرزاق والترغیب الدر المنثور

فائدہ:...... سنت کی دو قسمیں ہیں اول سنت ھدی جس کے ترک پر عتاب ہو جیسے جماعت اذان وغیرہ اور دوم سنت زائدہ جس کے ترک پر عتاب نہ ہو جیسے لباس اور طعام وغیرہ۔

۲۱۶۴۶ ...ام فروہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اعمال میں سے افضل ترین عمل کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اول وقت میں نماز پڑھنا۔ رواہ عبدالرزاق

ایمان اور نماز کا قوی تعلق

۲۱۶۴۷ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس کی نماز نہیں اس کا ایمان نہیں اور جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۱۶۴۸ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک غزوہ کا ارادہ کیا میں آپ ﷺ کے خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لیے شہادت کی دعا کریں آپ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ انہیں (مجاہدین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو سلامتی میں رکھ (ایک روایت میں ہے یا اللہ انہیں ثابت قدم رکھ اللہ مال غنیمت سے انہیں مالا مال کر دے) چنانچہ ہم نے غزوہ کیا اور صحیح سلامت مال غنیمت لے کر واپس لوٹے ایک مرتبہ پھر آپ ﷺ نے ایک غزوہ پر جانے کا ارادہ کیا میں پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرے لیے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ انہیں صحیح سلامت رکھ (ایک روایت میں ہے یا اللہ انہیں ثابت قدم رکھ اللہ مال غنیمت سے انہیں مالا مال کر دے) چنانچہ (اس بار بھی) ہم نے غزوہ کیا اور صحیح سلامت مال غنیمت لے کر لوٹے (کچھ عرصہ بعد) رسول کریم ﷺ نے ایک غزوہ پر جانے کا ارادہ کیا۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں قبل ازیں دو مرتبہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضری دے چکا ہوں اور آپ سے سوال کر چکا ہوں کہ اللہ جل شانہ سے میرے لیے شہادت کی دعا کریں۔ مگر آپ یہی فرماتے رہے کہ یا اللہ انہیں سلامتی میں رکھ اور انہیں مال غنیمت عطا کر یا رسول اللہ (اب کی بار) میرے لیے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یا اللہ انہیں سلامت رکھ اور مال غنیمت عطا فرما۔ چنانچہ ہم نے غزوہ کیا اور مال غنیمت لے کر کامیاب و کامران واپس ہوئے۔ اس کے بعد میں پھر آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ مجھے ایک ایسا عمل بتا دیجئے جسے میں اپنا لوں اور مجھے اللہ اس کے ذریعے بھرپور نفع عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم روزہ رکھا کرو بلاشبہ روزے جیسا کوئی عمل نہیں۔ اس کے بعد میں پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے ایک عمل کا حکم دیا تھا مجھے امید ہے اللہ عزوجل اس سے مجھے ضرور نفع پہنچائے گا نیز مجھے ایک اور عمل بتا دیں۔ ممکن ہے اللہ جل شانہ مجھے اس کا بھی بھرپور نفع عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سمجھ لو تم جو سجدہ بھی کرتے ہو اللہ جل شانہ تمہارا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک خطاء معاف فرماتا ہے۔ ابو یعلی والحاکم فی المستدرک

۲۱۶۴۹ ...... امام شعبی روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے نماز میں دو دو رکعتیں فرض کی گئی تھی چنانچہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو

سوائے مغرب کی نماز کے ہر دو رکعتوں کے ساتھ مزید دو رکعتوں کا اضافہ کر دیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۲۱۶۵۰ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ عام طور پر رسول اللہ ﷺ کی وصیت ہوتی کہ نماز کی حفاظت کرو اور اپنے غلاموں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو حتیٰ کہ یہی کلمات آپ ﷺ کے سینہ مبارک میں دب کر رہ گئے اور آپ ﷺ کی زبان مبارک تکلم نہیں کر سکتی تھی۔ رواہ ابن جریر

۲۱۶۵۱ زہری روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے تھے ہم خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں چنانچہ جب ہم فرض نماز پڑھ لیتے ہیں تو یہ نماز ماقبل کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے ہم پھر اپنی جانوں پر زیادتی کرتے ہیں اور پھر جب نماز پڑھتے ہیں تو وہ ماقبل کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۵۲ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں خبردار! نماز سراسر بھلائی کی چیز ہے جو چاہے کم پڑھے اور جو چاہے زیادہ پڑھے۔ خبردار نماز میں تین تہائیاں ہیں ایک تہائی وضو ایک تہائی رکوع اور ایک تہائی سجدہ۔ سعید بن منصور فی سننہ

۲۱۶۵۳ ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ رات گزارتا تھا میں آپ ﷺ کو وضو کے لیے پانی اور دوسری حاجت کی کوئی چیز لا کر دیتا تھا چنانچہ آپ ﷺ رات کو اٹھتے اور یہ کلمات کہتے:

سبحان ربی وبحمده سبحان ربی وبحمده سبحان وبحمده الهوی سبحان رب العالمین سبحان رب العالمین الهوی

پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہاری کوئی حاجت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت میں آپ کی رفاقت کا خواستگار ہوں فرمایا اس کے علاوہ کچھ اور بھی ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری بس یہی حاجت ہے۔ ارشاد فرمایا: کثرت سجود سے میری مدد کرتے رہو۔ (یعنی کثرت کے ساتھ نماز پڑھتے رہو جنت میں میری رفاقت مل جائے گی)۔

نماز کے ترک پر ترھیب

۲۱۶۵۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا! اے امیر المومنین اس آدمی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو نماز نہ پڑھتا ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو آدمی نماز نہ پڑھے وہ کافر ہے۔ عبد الرزاق ابن عساکر فی تاریخه والبیهقی فی شعب الایمان

باب دوم:...... نماز کے احکام، ارکان، مفسدات اور مکملات کے بیان میں

فصل..... نماز کی شروط کے بارے میں

نماز کی جامع شروط قبلہ وغیرہ

۲۱۶۵۵ (مسند عمارہ بن اوس) عمارہ بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے اچانک ایک آدمی آیا اور ہم حالت رکوع میں تھے وہ آدمی بولا رسول کریم ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے اور انہیں کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا گیا ہے لہٰذا تم بھی کعبہ کی طرف رخ کر لو چنانچہ ہمارا امام بحالت رکوع کعبہ کی طرف مڑ گیا اور مقتدیوں نے بھی کعبہ کی طرف منہ پھیر لیا چنانچہ ہم نے یہ نماز آدھی بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھی اور آدھی کعبۃ اللہ کی طرف۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۶۵۶ یہ حدیث مسند رفاعہ بن رافع زرقی کی مسانید میں سے ہے) وہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک

آدمی آیا اور ہلکی سی نماز پڑھی اس نے پوری طرح رکوع کیا اور نہ ہی سجدہ کیا رسول کریم ﷺ اسے کن انکھیوں سے دیکھتے رہے حالانکہ اس آدمی کو پتہ تک نہیں چلا اور جب نماز سے فارغ ہوا تو نبی کریم ﷺ کے پاس آیا سلام کیا آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور ارشاد فرمایا، نماز لوٹاؤ بلاشبہ تم نے نماز نہیں پڑھی اس آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان جائیں قسم اس ذات کی جس نے آپ پر قرآن مجید نازل کیا ہے میں نے اپنے جیسی کوشش کر لی ہے مجھے نماز بتلا دیجئے اور سکھلا دیجئے آپ ﷺ نے فرمایا جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اچھی طرح سے وضو کر لو پھر قبلہ رو کھڑے ہو کر تکبیر کہو پھر قرآن پڑھو اور پھر اطمینان سے رکوع کرو پھر رکوع سے اعتدال کے ساتھ سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو پھر اوپر اٹھ کر اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاؤ پھر اطمینان کے ساتھ دوسرا سجدہ کرو پھر اوپر اٹھ جاؤ اور یوں اپنی نماز پوری کر لو تم نے اپنی نماز میں جو بھی کوتاہی کی تو اپنا ہی نقصان کرو گے۔ عبد الرزاق وابن ابی شیبہ

۲۱۶۵۷ ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب تم قبلہ کی طرف منہ کر لو تو تکبیر کہو پھر سورت فاتحہ پڑھو اور اس کے بعد جس سورت کی چاہو قرأت کرو جب رکوع کرو تو اپنی ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھ لو اور پیٹھ کو سیدھا رکھو اور تسلی کے ساتھ رکوع کرو جب کھڑے ہو تو سیدھے کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ تمام ہڈیاں اپنے جوڑوں پر آ جائیں۔ جب سجدہ کرو تو تمکین کے ساتھ سجدہ کرو اور جب اوپر اٹھو تو بائیں پاؤں پر بیٹھ جاؤ پھر ہر رکعت اور سجدہ میں اسی طرح کرو۔ مصنف بن ابی شیبہ احمد بن حنبل وابن حبان

۲۱۶۵۸ ...... مسند علی ہے کہ معبد بن صخر قرشی کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی اور میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا تھا چنانچہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو کہنے لگے میں نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی پھر آیت پڑھی۔

ولم يصروا علي ما فعلوا وهم يعلمون

وہ اپنے فعل پر اصرار نہیں کرتے انہیں علم بھی ہوتا ہے۔

چنانچہ ان کے پاس پانی لایا گیا انہوں نے وضو کیا اور پھر نماز پڑھی۔ الترقفي في جزئه، ترقفي عباس بن عبدالله ثقة حافظ (متوفى ٢٦٧)

ستر عورت

۲۱۶۵۹ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کہتی ہیں میں نے اپنے والد کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا تو میں نے عرض کیا: اے ابا جان! کیا آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے ہیں حالانکہ آپ کے کپڑے قریب ہی رکھے ہوئے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پیاری بیٹی رسول اللہ ﷺ نے آخری نماز جو میرے پیچھے پڑھی تھی وہ ایک ہی کپڑے میں پڑھی تھی۔ ابن ابی شیبہ ابویعلیٰ

کلام: ...... یہ حدیث ضعف سے خالی نہیں چونکہ اس کی سند میں واقدی ہیں جو حدیث میں ضعیف سمجھے گئے ہیں۔

۲۱۶۶۰ مسند عمر رضی اللہ عنہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مرد کی ران ستر ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ: یعنی ران کا ستر کرنا ضروری ہے یہ حکم عام ہے خواہ آدمی نماز میں ہو یا نماز سے باہر۔

نمازی کا لباس اچھا ہونا

۲۱۶۶۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ تمہیں وسعت عطا فرمائے تو اپنی جانوں پر بھی وسعت کرو، چنانچہ کوئی آدمی ایسا بھی ہوتا ہے جو اپنے اوپر کپڑوں کو جمع کر لیتا ہے کوئی ازار اور چادر میں نماز پڑھتا ہے کوئی ازار اور قمیص میں، کوئی ازار اور قبا میں، کوئی شلوار اور چادر میں، کوئی شلوار اور قبا میں، کوئی شلوار اور قمیص میں، کوئی جانگیا اور چادر میں، کوئی جانگیا اور قمیص میں، کوئی جانگیا اور

قبا میں نماز پڑھتا ہے۔ مالک عبدالرزاق ابن عیینہ فی جامعہ البخاری و البیھقی فی الکبیر

فائدہ:۔۔۔۔۔۔ حدیث میں لباس کی مختلف صورتیں بیان کی گئی ہیں، یعنی ہر آدمی اپنی وسعت کے مطابق کپڑا پہنتا ہے گو کہ بعض صورتیں کفایتی درجہ کی ہیں نہایہ میں ہے کہ جانگیا سے مراد ہمارے زمانے کے مروجہ جانگیے نہیں ہیں بلکہ چھوٹی شلوار مراد ہے جو ستر عورت کے لئے کافی ہو۔

۲۱۶۶۲۔۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! مرد دوسرے مرد کی عورت (بدن کا وہ حصہ جس کا ستر کرنا ضروری ہو) کو نہیں دیکھ سکتا۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۶۶۳۔۔۔۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما میں اختلاف ہو گیا کہ آیا ایک کپڑے میں نماز جائز ہے یا نہیں حضرت ابی رضی اللہ عنہ کہتے کہ ایک کپڑے میں نماز ہو جاتی ہے جبکہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے کہ ایک میں نہیں بلکہ دو کپڑوں میں نماز ہوتی ہے۔

اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گذر ہوا انہوں نے دونوں حضرات کو برا بھلا کہا اور فرمایا: بلاشبہ مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ محمد ﷺ کے دو صحابی کسی بات میں اختلاف کریں سو بتلاؤ تمہارے کس کا فتوی پر لوگ عمل کریں گے رہی بات ابن مسعود کی سو وہ کوتاہی نہیں کرتے ورنہ صحیح قول ابی بن کعب کا ہے۔ رواہ البیھقی

۲۱۶۶۴۔۔۔۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی ایک روایت مروی ہے۔ ابن منیع

۲۱۶۶۵۔۔۔۔ مسعود بن خراش راویت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک چادر لپیٹ کر امامت کرائی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۶۶۔۔۔۔ زہری روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ایک کپڑا اپنے اوپر ڈالے ہوئے نماز پڑھ رہا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہودیوں کے ساتھ مشابہت مت کرو سو جب کسی کو ایک ہی کپڑا میسر ہو تو اسے ازار بنالے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۶۷۔۔۔۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابی بن کعب اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہو گیا کہ آدمی ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے کہ نہیں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا موقف تھا کہ ایک کپڑے میں نماز ہو جاتی ہے جب کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا کہنا تھا کہ دو کپڑوں میں نماز ہوتی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو ان دونوں حضرات کو اپنے پاس بلوایا اور فرمایا تم نے ایک مسئلہ میں اختلاف کیا اور بغیر کسی فیصلہ کے جدا ہوئے لوگوں کو پتہ نہیں چلے گا کہ تم میں سے کس کے قول کو اختیار کریں اگر تم میرے پاس آتے تو ضرور عملی بات حاصل کرتے قول تو ابی بن کعب کا ہے اور ابن مسعود بھی کوتاہی نہیں کرتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۶۸۔۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ران بھی ان اعضاء میں سے ہے جن کا ستر کرنا ضروری ہے۔ رواہ بن جریر

۲۱۶۶۹۔۔۔۔ ابو علاء مولی اسلمیہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ازار ناف کے اوپر باندھ رکھا تھا۔

رواہ ابن سعد، بیھقی

ایک کپڑے میں نماز

۲۱۶۷۰۔۔۔۔ محمد بن حنفیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی ایک کپڑے میں نماز پڑھے چنانچہ آپ ﷺ ایک کپڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے اور کپڑے کی اطراف کو دائیں بائیں پھیر کر ڈال لیتے تھے۔ رواہ مسدد

۲۱۶۷۱۔۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ دمیوں کے چمڑے میں نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۶۷۲۔۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور میری ران ننگی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی اپنی ران کو کپڑے سے ڈھانپ لو چونکہ ران ان اعضاء میں سے ہے جن کا ستر ضروری ہوتا ہے۔ الشاشی و ابن ماجہ

کلام:۔۔۔۔۔۔ یہ حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں اسماعیل صفار ہے جو حدیث میں ضعیف ہے۔

۲۱۶۷۳۔ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ ایک دن نبی کریم ﷺ کے پاس گئے اور ان کی رانوں سے کپڑا ہٹا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن ابی طالب اپنی ران کو ننگا مت کرو چونکہ ران بھی عورت میں سے ہے، زندہ آدمی کی ران کی طرف نہ دیکھو اور تم مردوں کو غسل دیتے ہو لہٰذا مردہ کی ران کی طرف بھی مت دیکھو (ابن راھویہ ابن جریر ابن جریر نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے)

۲۱۶۷۴۔ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اپنی ران کو ننگا مت کرو اور زندہ آدمی کی ران کی طرف دیکھو اور نہ ہی مردہ کی طرف۔ رواہ البیھقی

۲۱۶۷۵۔ ... حضرت ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک کپڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے حالانکہ ہمارے پاس دو کپڑے موجود ہوتے تھے۔ رواہ ابن خزیمہ

۲۱۶۷۶۔ ... حضرت ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک کپڑے میں نماز پڑھنا سنت ہے چنانچہ ہم آپ ﷺ کے زمانہ میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے تھے اور ہمیں اس پر ٹوکا نہیں جاتا تھا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بولے یہ امر اس وقت تھا جب کپڑے قلیل پائے جاتے تھے اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے وسعت دے دی تو دو کپڑوں میں نماز زیادہ بہتر اور تقویٰ کے زیادہ لائق ہے۔ عبداللہ بن احمد

۲۱۶۷۷۔ ... حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما کا ایک کپڑے میں نماز کے جواز یا عدم جواز میں اختلاف ہوگیا حضرت ابی رضی اللہ عنہ کا موقف تھا کہ ایک کپڑے میں نماز ہو جاتی ہے چونکہ نبی کریم ﷺ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی ہے جب کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ یہ حکم اس وقت تھا جب کپڑے بہت کم پائے جاتے تھے اور جب کپڑوں میں بہتات آگئی تو دو کپڑوں میں نماز ہوگی اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ابی رضی اللہ عنہ کا قول صحیح ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کوتاہی نہیں کرتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۷۸۔ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی اور کپڑے کی دونوں طرفوں کو دائیں بائیں ڈال لیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۶۷۹۔ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے آخری نماز جو پڑھی تو وہ ایک کپڑے میں پڑھی اور کپڑے کو طرفین میں مخالف سمت ڈال دیا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۸۰ ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ اشہلی عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ثابت ابوہ جدہ کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنو اشہل میں نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے اپنے اوپر ایک چادر لپیٹ رکھی تھی آپ ﷺ اپنی آستین نیچے رکھ کر سجدہ کرتے تا کہ سنگریزوں کی تپش سے بچا [illegible]۔ ابن خزیمہ وابونعیم

۲۱۶۸۱ ... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ کیا میں ان کپڑوں میں نماز پڑھ سکتا ہوں جس کو پہنے ہوئے میں اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کروں آپ ﷺ نے فرمایا: جی پڑھ سکتے ہو اور اگر ان پر کوئی چیز (منی وغیرہ) لگی ہوئی دیکھو تو اسے دھولیا کرو۔ رواہ ابن النجار

۲۱۶۸۲ ... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا ہے اور آپ ﷺ نے بغل کے نیچے سے نکال کر اوپر ڈال رکھا تھا۔

(عبدالرزاق ابن عساکر میں [illegible] فرق ہے کہ آپ ﷺ نے وہ نماز ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھی تھی)۔

۲۱۶۸۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک قمیص میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ عبدالرزاق ابن ابی شیبہ

۲۱۶۸۴ جبار بن صخر بدری کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ہمیں ستر والے اعضاء دیکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ رواہ ابو نعیم

۲۱۶۸۰ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک کپڑے میں نماز پڑھی۔

۲۱۶۸۶ حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: یا نبی اللہ! آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کو کیسا سمجھتے ہیں؟ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ازار کھولا اور پھر چادر لپیٹ لی اور نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا تم میں سے ہر آدمی دو کپڑے پاتا ہے۔

عبد الرزاق ابن ابی شیبه

۲۱۶۸۷ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے رومی چادر اوڑھ رکھی تھی اور اسے گردن مبارک کے ساتھ باندھا ہوا تھا پھر آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی اور آپ ﷺ پر اس چادر کے سوا کچھ نہیں تھا

رواه ابن عساکر

۲۱۶۸۸ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے چچا جان! ننگے ہو کر مت چلیے۔

رواه ابن النجار

۲۱۶۸۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ بسا اوقات ایک کپڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے اور اس کی لٹکے ہوئے دونوں حصوں سے گرمی وسردی سے بچاؤ کا کام لیتے۔ رواه ابن ابی شیبه

۲۱۶۹۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ہی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک چادر میں نماز پڑھی اور چادر کی طرفین کو دائیں بائیں ڈال رکھا تھا اور اس دن سخت سردی تھی آپ ﷺ سردی سے بچاؤ کے لئے چادر سے کام لیتے تھے۔ رواه عبدالرزاق

۲۱۶۹۱ زبیر بن محمد تیمی کی روایت ہے کہ زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو ازار کھولے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا ہے میں نے آپ ﷺ سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

بیهقی و ابن عساکر

کلام:۔۔۔۔۔۔بیہقی کہتے ہیں اس حدیث کی سند میں زبیر بن محمد متفرد ہیں۔

۲۱۶۹۲ نافع رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں دو کپڑے پہنائے چنانچہ ایک دن ابن عمر رضی اللہ عنہما مسجد میں تشریف لائے اور نافع رحمۃ اللہ علیہ کو پایا وہ پورے جسم کو چادر سے لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تمہارے پاس دو کپڑے نہیں جنہیں تم پہن سکو میں نے عرض کیا جی ہاں مجھے دو کپڑے میسر ہیں۔ فرمایا مجھے بتاؤ اگر میں تمہیں گھر کے پیچھے بھیج دوں تو کیا پہن کر واپس آ جاؤ گے میں نے اثبات میں جواب دیا آپ ﷺ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ اس کے زیادہ لائق ہے کہ اس کے لئے زینت کی جائے یا لوگ اس کے زیادہ حقدار ہیں؟ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ نافع رحمۃ اللہ علیہ کو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنائی۔ نافع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مجھے یقین ہے کہ یہ مرفوع حدیث ہے۔ (موقوف نہیں ہے) وہ یہ کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی بھی یہودیوں کی طرح چادر نہ اوڑھے جسے دو کپڑے میسر ہوں وہ وہ ایک کپڑے کو اوپر اوڑھے اور دوسرے کا ازار بنائے اور پھر نماز پڑھے نافع کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جائز نہیں سمجھتے تھے کہ کوئی آدمی بغیر تہبند یا شلوار کے نماز پڑھے گو کہ جبہ ہی کیوں نہ پہن رکھا ہو۔ رواه عبدالرزاق

۲۱۶۹۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں امامت کرائی آپ ﷺ نے ایک کپڑے سے پورے جسم کو ڈھانپ رکھا تھا۔ رواه ابن ابی شیبه

۲۱۶۹۴ عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں نماز پڑھتے دیکھا کہ آپ ﷺ نے ایک کپڑے سے پورے جسم کو ڈھانپ رکھا تھا اور کپڑے کی طرفین کو کاندھوں پر ڈال رکھا تھا۔ عبد الرزاق ابن ابی شیبه

۲۱۶۹۵ حضرت کیسان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ظہر وعصر کی نماز ایک چادر میں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور چادر کی طرفین کو سینے پر جمع کر رکھا تھا۔ رواه ابن ابی شیبه

۲۱۶۹۶ ۔۔۔۔سعید بن ابو ہلال کی روایت ہے کہ محمد بن ابوجہم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں جانور چرانے یا کسی اور کام کے

لیے مزدوری پر رکھا تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے اعضاء ستر کو ننگا کر رکھا تھا اور اسے اس کی پرواہ بھی نہیں تھی رسول اللہ ﷺ نے اسے ننگا دیکھ کر فرمایا جو آدمی ظاہراً اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں کرتا وہ باطنا کیا حیاء کرے گا اس آدمی کو اس کا حق دے کر رخصت کردو۔

رواہ ابونعیم

کلام:...... ابونعیم کہتے ہیں کہ محمد بن ابی جہم کو ابن محمد بن عثمان ابن ابی شیبہ نے غرباء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا ہے حالانکہ وہ میرے نزدیک صحابی نہیں ہیں۔

ران ستر میں داخل ہے

۲۱۶۹۷...... محمد بن ابی عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بازار میں چلا جا رہا تھا اتنے میں آپ ﷺ کا ایک آدمی کے پاس سے گزر ہوا وہ آدمی بازار میں اپنے گھر کے پاس رانیں ننگی کیے ہوئے بیٹھا تھا اس آدمی کو معمر کے نام سے پکارا جاتا تھا آپ ﷺ نے فرمایا! اے معمر! اپنی رانوں کو ڈھانپو چونکہ رانیں بھی اعضاء ستر میں سے ہیں۔

احمد بن حنبل حسن بن سفیان وابن جریر وابونعیم

۲۱۶۹۸...... معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اعضاء ستر کا کیا حکم ہے ارشاد فرمایا بجز اپنی بیوی یا باندیوں کے اپنے اعضاء ستر کی حفاظت کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ، ایک دوسرے کے متعلق اعضاء ستر کا کیا حکم ہے آپ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک ہو سکے کوشش کرو کہ تمہارے اعضاء ستر کو کوئی نہ دیکھ سکے میں نے عرض کیا کہ مجھے بتلائیں اگر کوئی تنہائی میں ہو اس وقت کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی بنسبت اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اس سے حیاء کی جائے۔

عبدالرزاق احمد بن حنبل، ابوداؤد، ترمذی وقال حسن صحیح، نسائی ابن ماجہ والحاکم فی المستدرک

۲۱۶۹۹ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ایک چادر میں نماز پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۰۰ معمر بن عبداللہ بن فضلہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور وہ اپنی ران ننگی کئے ہوئے بیٹھے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معمر! اپنی ران کو ڈھانپ کر رکھو چونکہ ران بھی مسلمان کے اعضاء ستر میں سے ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۰۱...... حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے ایک ہی چادر سے پورا جسم مبارک ڈھانپ رکھا تھا اور آپ ﷺ کے سر مبارک سے غسل کے اثرات عیاں ہو رہے تھے، پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی اس کے بعد میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ نے نماز کے لیے جنابت سے غسل کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔

۲۱۷۰۲ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک چادر لپیٹ کر نماز پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۰۳...... حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ام حبیبہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ جن کپڑوں میں ہمبستری کرتے کیا انہی میں نماز پڑھ لیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں بشرطیکہ ان کپڑوں میں منی وغیرہ کا اثر نہ ہو۔ الضیاء المقدسی فی مختارہ

۲۱۷۰۴...... معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں ام حبیبہ کے پاس گیا، دیکھتا ہوں کہ ایک طرف رسول اللہ ﷺ ایک چادر لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں چادر کی اطراف کو دائیں بائیں ڈال رکھا ہے اور آپ ﷺ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں میں نے کہا: اے ام حبیبہ! کیا نبی کریم ﷺ ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھ لیتے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں اور آپ ﷺ اسی کپڑے میں ہمبستری بھی کر چکے ہیں۔ الضیاء المقدسی فی مختارہ

۲۱۷۰۵ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ایک بڑی چادر میں نماز پڑھی اس چادر کا کچھ حصہ مجھ پر تھا اور کچھ حصہ آپ ﷺ نے اوڑھ رکھا تھا اسی چادر کو اوڑھ کر آپ ﷺ نے ہمبستری بھی کر لی تھی۔ البخاری فی التاریخ وابن عساکر

۲۱۷۰۶ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے صوف کی بنی ہوئی منقش چادر میں نماز پڑھی وہ چادر آدھی مجھ پر تھی اور آدھی آپ ﷺ نے اوڑھ رکھی تھی۔ عبد الرزاق والخطیب فی المتفق

۲۱۷۰۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا آدمی ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر آدمی کو دو دو کپڑے میسر ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ: ..... حدیث میں جہاں بھی ایک کپڑے یا چادر میں نماز پڑھنے کا ذکر آیا ہے اس سے مراد بڑی چادر ہے جس سے پورا جسم ڈھانپا جا سکے یا کم از کم اس سے ستر عورت ہو جائے۔

۲۱۷۱۰ مسند عبداللہ بن جراد میں ابن عساکر ابوالقاسم سمرقندی ابو قاسم بن مسعدہ ابو عمرو عبدالرحمٰن بن محمد فارسی، ابو احمد بن عدی حسین بن عبداللہ بن یزید قطان ابو ایوب وزان یعلی بن اشدق بن بشیر بن ثوب بن مشمرخ بن یزید بن مالک بن خفاجہ بن عمرو بن عقیل۔

(ایضا) ابو قاسم اسماعیل بن احمد بن سماک محمد بن احمد بن براء علی بن مدینی کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ جامع مسجد میں نماز پڑھی آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی اور اسے گرہ دے کر باندھ رکھا تھا۔

کلام: ..... ابو قاسم کہتے ہیں: یہ شامی حدیث ہے اور اس کی سند مجہول ہے لیکن یہی حدیث عمر بن حمزہ نے بھی روایت کی ہے اور یعلی بن اشدق کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے پھر بھی عمر بن حمزہ ہی صرف یعلی سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں اور یہ جزیرہ کی مقیمی تھے عبداللہ بن جراد سے یعلی کے علاوہ اور کوئی روایت نہیں کرتا جو نسخہ میرے پاس ہے اس میں اسی طرح ہے ابو عبداللہ بن خلال کہتے ہیں کہ ابو قاسم بن مندہ نے ہمیں یہ حدیث اپنے زدہ سنائی ہے۔

ابو حاتم بن سلمہ علی بن محمد ابو محمد بن ابو حاتم، عبداللہ بن جراد نبی کریم ﷺ سے، عبداللہ بن جراد سے یعلی بن اشدق روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو کہتے سنا ہے کہ عبداللہ بن جراد غیر معروف راوی ہے اور یہ اسناد صحیح بھی نہیں الغرض یعلی بن اشدق ضعیف راوی ہیں ابو زرعہ کہتے ہیں کہ یعلی بن اشدق صادق الحدیث نہیں ہے۔ انتہی۔

۲۱۷۱۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کی پاس سے گزرے اس آدمی نے اپنی ران ننگی کی ہوئی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ران کو ڈھانپ کر رکھو چونکہ آدمی کی ران بھی اعضاء ستر میں سے ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۱۲ جرھد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے جرھد رضی اللہ عنہ نے اپنی ران ننگی کی ہوئی تھی آپ ﷺ نے فرمایا اے جرھد! اپنی ران کو ڈھانپو چونکہ ران بھی اعضاء ستر میں سے ہے۔ ابن جریر وابو نعیم

عورت کے ستر کے بارے میں

۲۱۷۱۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عورت تین کپڑوں میں نماز پڑھے گی قمیص، اوڑھنی اور ازار۔ ابن ابی شیبہ وابن منیع بیہقی

۲۱۷۱۴ مکحول کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے گی وہ کہنے لگیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو اور پھر میرے پاس واپس آؤ چنانچہ مکحول حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ان سے پوچھا انہوں نے جواب دیا: عورت قمیص، اوڑھنی اور ازار میں نماز پڑھے گی مکحول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس لوٹے اور انہیں خبر دی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں: علی رضی اللہ عنہ نے سچ کہا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

باندی کا ستر

۲۱۷۱۵ ابو اسحاق رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور شریح فرمایا کرتے تھے کہ باندی اسی حالت میں نماز پڑھ سکتی ہے جس

حالت میں وہ گھر سے باہر نکلتی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

استقبال قبلہ

۲۱۷۱۶ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ امام مالک، عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، بیہقی

۲۱۷۱۷ ..... ابوقلابہ جرمی کی روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قبلہ مشرق اور مغرب کے درمیان ہے۔

ابوعباس الاصم فی جزء من حدیثہ

۲۱۷۱۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کا منادی آیا اور کہنے لگا قبلہ بیت الحرام کی طرف تبدیل ہو چکا ہے امام دو رکعتیں پڑھا چکا تھا نمازیوں نے ادھر ہی سے منہ پھیر لیا اور بقیہ دو رکعتیں کعبہ کی طرف منہ کر کے پڑھیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۱۹ ..... سلیمان تیمی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ میرے سوا کوئی باقی نہیں رہا جس نے دو قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہو۔ ابن عساکر

۲۱۷۲۰ ..... حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سولہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی حتیٰ کہ سورۂ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی۔

حیث ما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ.

تم جہاں کہیں بھی ہو کعبہ کی طرف منہ پھیر لو۔

یہ آیت جب نازل ہوئی تو آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تھے ایک آدمی انصار کی ایک جماعت کے پاس سے جو نماز میں مشغول تھے گزرا اس نے ان کو حدیث سنائی انہوں نے بھی اپنے چہرے قبلہ کی طرف پھیر لیے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۲۱ ..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے سولہ مہینے نماز پڑھی پھر اس کے بعد تحویل قبلہ کا حکم آ گیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۲۲ ابن اسحاق کی روایت ہے کہ معبد بن کعب بن مالک کہتے ہیں کہ میرے بھائی عبداللہ بن کعب نے حدیث سنائی کہ میرے والد صاحب حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ان حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جو بیعت عقبہ میں شریک تھے اور رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی۔ چنانچہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم اپنی قوم کے چند مشرکین حاجیوں کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے ہم نماز پڑھ چکے ہمارے ساتھ براء بن معرور تھے جو ہمارے بڑے اور سردار تھے براء کہنے لگے: اے لوگو! مجھے گوارا نہیں کہ میں کعبہ کی طرف پشت کر کے نماز پڑھوں ہم نے کہا: ہمارے نبی ﷺ تو شام کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں ہم ان کی مخالفت نہیں کر سکتے، براء نے کہا میں تو کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھوں گا ہم نے کہا: لیکن ہم ایسا نہیں کریں گے چنانچہ جب نماز کا وقت ہوتا ہم شام کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے براء کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے حتیٰ کہ ہم مکہ پہنچ گئے، ہم انہیں اس پر برا بھلا کہتے جب ہم مکہ پہنچے تو کہنے لگے اے بھتیجے! ہمارے ساتھ چلو ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس جانا چاہتے ہیں تاکہ ان سے اس مسئلہ کے بارے میں دریافت کریں تمہاری مخالفت کی وجہ سے بخدا اس مسئلہ کے بارے میں میرے دل میں تردد پیدا ہو چکا ہے ہم رسول اللہ ﷺ کی طرف چل پڑے ہم آپ ﷺ کو نہیں پہچانتے تھے اور نہ ہی اس سے پہلے ہم نے آپ ﷺ کو دیکھا تھا چنانچہ ہم مسجد میں داخل ہوئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ہم نے سلام کیا اور پھر ان کے پاس بیٹھ گئے براء بن معرور بولے اے اللہ کے نبی میں اس سفر پر نکلا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام لانے کی توفیق عطا فرمائی ہے میں سمجھتا ہوں کہ بیت اللہ کی طرف پیٹھ کر کے نماز نہ پڑھوں لہٰذا میں نے بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لی ہے حالانکہ میرے رفقائے سفر نے میری مخالفت کی ہے جس کی وجہ سے میرے دل میں کچھ تردد پیدا ہو گیا ہے یا رسول اللہ آپ میری اس رائے کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے

فرمایا: تم ایک قبلہ کے پابند ہو کاش تم اسی پر صبر کر لیتے۔ چنانچہ براء رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے قبلہ کی طرف رجوع کر لیا اور ہمارے ساتھ بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھی حتی کہ مرتے دم تک ان کے گھر والے یہی سمجھتے رہے کہ براء کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں حالانکہ ایسی بات نہیں تھی چونکہ براء رضی اللہ عنہ کو ہم ان کے گھر والوں کی بنسبت زیادہ جانتے ہیں پھر ہم حج کے لیے نکل پڑے اور رسول اللہ ﷺ نے ہم سے درمیانی ایام تشریق کے دن عقبہ کا وعدہ کر لیا چنانچہ جب ہم حج سے فارغ ہوئے تو ہم اکٹھے ہو کر رات کے وقت گھاٹی میں رسول اللہ ﷺ کی انتظار میں بیٹھ گئے تھوڑی دیر کے بعد رسول ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کچھ باتیں کیں ہم نے کہا: تم نے جو کچھ کہا ہے وہ ہم نے سن لیا ہے یارسول اللہ ﷺ! جیسے آپ چاہیں اپنے لیے اور اپنے رب کے لیے ہم سے وعدہ لے لیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے کلام شروع کیا، قرآن مجید کی تلاوت کی اور اسلام کی طرف بھرپور ترغیب دی۔ پھر فرمایا میں تم سے اس شرط پر بیعت لوں گا کہ تم لوگ مجھے اس امر سے روکو گے جس سے تم اپنی عورتوں اور بچوں کو روکتے ہو براء بن معرور رضی اللہ عنہ فوراً اٹھے اور آپ ﷺ کا مبارک ہاتھ پکڑ لیا اور کہا جی ہاں! قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے ہم ضرور آپ کو اس امر سے روکیں گے جس سے ہم اپنی عورتوں کو روکتے ہیں۔ یارسول اللہ! ہم سے بیعت لیجئے بخدا ہم جنگجو لوگ ہیں ہماری جمعیت ہے ہمارے پاس طاقت ہے اور یہ سب چیز یں ہمیں اپنے بزرگوں سے ورثہ میں ملی ہیں اتنے میں شور مچ گیا اور براء رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے گفت وشنید کرتے رہے سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر براء بن معرور رضی اللہ عنہ نے بیعت کی پھر لوگ یکے بعد دیگرے بیعت کرتے رہے۔ رواہ ابو نعیم

کلام:.......ابونعیم کہتے ہیں کہ محمد بن ابی جہم کو ابن محمد بن عثمان ابن ابی شیبہ نے غرباء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا۔

۲۱۷۲۳..... ابراہیم بن ابی عبلہ کی روایت ہے کہ میں نے ابی بن ام حرام انصاری کے والد سے ملاقات کی انہوں نے مجھے بتایا کہ میں رسول اللہ کے ساتھ دو قبلوں (بیت اللہ بیت المقدس) کی طرف نماز پڑھ چکا ہوں اس وقت میں نے آپ ﷺ پر غباری رنگ کی ایک چادر دیکھی تھی۔

احمد بن حنبل ابن منده ابن عساکر

فصل......نماز کے اوقات کے بیان میں

۲۱۷۲۴..... ابو عالیہ ریاحی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ جب سورج زائل ہو جائے تو اس وقت ظہر کی نماز پڑھو عصر کی نماز اس وقت پڑھو جب سورج غروب کی طرف مائل ہو جائے اور ابھی صاف اور واضح ہو۔ جب سورج غروب ہو جائے مغرب پڑھ لو اور جب شفق غروب ہو جائے عشاء پڑھو۔ کہا جاتا ہے کہ آدھی رات تک درک ہے اور اس کے بعد تفریط ہے صبح کی نماز پڑھو جب کہ ستارے واضح ہوں اور آسمان پر جال پھیلائے ہوں اور فجر میں قرأت طویل کرو، جان لو کہ دو نمازوں کو بلا عذر جمع کر کے پڑھنا کبیرہ گناہ ہے۔ عبدالرزاق ابن ابی شیبہ

یہ صحیح حدیث ہے۔

۲۱۷۲۵..... ابو مہاجر کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ ظہر کی نماز پڑھو جب سورج زائل ہو جائے عصر کی نماز پڑھو جب کہ سورج صاف واضح ہو مغرب کی نماز پڑھو جب سورج غروب ہو جائے عشاء کی نماز شفق کے غروب ہونے سے آدھی رات تک پڑھ لو بلاشبہ یہی سنت ہے فجر کی نماز پڑھو جبکہ تاریکی قدرے باقی ہو اور فجر میں قرأت طویل کرو۔ حارث

۲۱۷۲۶..... روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ جب سورج زائل ہو جائے ظہر کی نماز پڑھ لو عصر کی نماز پڑھو کہ سورج ابھی صاف واضح ہو اور زردی میں ابھی تبدیل نہ ہوا ہو۔ سورج غروب ہوتے ہی مغرب پڑھ لو اور عشاء کو سونے تک پڑھا کرو فجر پڑھو کہ ابھی ستارے دمک رہے ہوں اور فجر میں طوال مفصل سے سورتیں پڑھو۔ مالک، عبدالرزاق

۲۱۷۲۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول ﷺ اس وقت فجر کی نماز پڑھتے جب روشنی آسمان میں پھیل جاتی سورج جب زائل

ہو جاتا ظہر پڑھ لیتے عصر کی نماز پڑھتے کہ سورج ابھی صاف واضح ہوتا اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھتے جب روزہ دار کو شک ہو جائے کہ افطار کرے یا نہیں۔سعید بن منصور

روشنی پھیلنے کے بعد فجر کی نماز

۲۱۷۲۸... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز اس وقت پڑھتے جب سایہ شراک (تسمے) کی مثل ہو جاتا پھر آپ ﷺ نے ہمیں اس وقت عصر کی نماز پڑھائی جب سایہ دو مثل ہو گیا پھر جب سورج غروب ہو گیا تو ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی پھر ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی جب کہ ایک تہائی رات گزر چکی تھی پھر اسفار (صبح کی روشنی) میں ہمیں فجر کی نماز پڑھائی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۲۹... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ظہر اپنے نام کی طرح ہے چنانچہ کہتے ہیں ظہرۃ، یعنی دوپہر کا وقت عصر کی نماز کا وقت سورج کے سفید واضح ہوتے ہوئے میں ہے مغرب کا وقت اپنے نام کی طرح ہے چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے اور پھر ہم ایک میل کے فاصلہ پر اپنے گھروں کو واپس آجاتے ہم اپنے تیروں کے نشانات دیکھ لیتے تھے عشاء کی نماز جلدی پڑھ لیتے اور کبھی تاخیر کے ساتھ فجر اپنے نام کی طرح ہے اور آپ ﷺ فجر کی نماز غلس (قدرے تاریکی) میں پڑھتے۔عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۲۱۷۳۰ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اوقات صلوٰۃ کے بارے میں سوال کیا آپ ﷺ خاموش رہے پس کچھ دیر کے بعد بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لئے اقامت کہی بلال رضی اللہ عنہ نے پھر عصر کی نماز کے لئے اذان دی ہمارا خیال ہے کہ آدمی کا سایہ اس سے طویل ہو چکا تھا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اور بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی پھر سورج غروب ہوتے ہی جس وقت کہ روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے بلال رضی اللہ عنہ نے مغرب کی اذان دی آپ ﷺ نے حکم دیا اور بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی۔ پھر دن کی تاریکی یعنی شفق غروب ہونے کے بعد بلال رضی اللہ عنہ نے عشاء کی اذان دی پھر آپ ﷺ نے حکم دیا اور نماز پڑھی، پھر کل بلال رضی اللہ عنہ نے سورج زائل ہونے کے بعد اذان دی اور آپ ﷺ نے نماز موخر کی حتیٰ کہ ہمیں گمان ہوا کہ آدمی کا سایہ ایک مثل ہو چکا ہے آپ ﷺ نے حکم دیا اور نماز پڑھی پھر بلال رضی اللہ عنہ نے عصر کی اذان دی اور آپ ﷺ نے نماز کو موخر کیا حتیٰ کہ ہمیں گمان ہوا کہ سایہ دو مثل ہو چکا ہے پھر اقامت ہوئی اور آپ ﷺ نے نماز پڑھی پھر بلال رضی اللہ عنہ نے مغرب کی اذان دی اور آپ ﷺ نے نماز مغرب ادا نہیں کی۔حتیٰ کہ ہمیں گمان ہوا کہ شفق غروب ہو چکی ہے پھر آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور نماز پڑھی گئی۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ نے عشاء کی اذان دی جب کہ شفق غروب ہو چکا تھا ہم سو گئے پھر اٹھے اور پھر سو گئے الغرض کئی بار ایسا ہوا پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا لوگوں نے نماز پڑھ لی اور گہری نیند سو گئے بلا شبہ جب سے تم لوگ نماز کی انتظار میں ہو تو تم نماز کے حکم میں ہو اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں اس وقت تک نماز کو موخر کرتا پھر آپ ﷺ نے آدھی رات کے لگ بھگ عشاء کی نماز پڑھی پھر بلال رضی اللہ عنہ نے فجر کی اذان دی اور آپ ﷺ نے اسفار روشنی پھیل جانے تک نماز کو موخر کیا حتیٰ کہ تیرانداز تیر کے نشانے کو دیکھ سکتا تھا پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: وہ آدمی کہاں ہے جس نے نماز کے اوقات کے بارے میں سوال کیا تھا؟ وہ آدمی بولا: یارسول اللہ ﷺ میں یہ ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: ان دو وقتوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔سعید بن منصور

۲۱۷۳۱... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز اس وقت پڑھتے جب کہ سورج زائل ہو چکا ہوتا عصر کی نماز پڑھتے کہ سورج ابھی صاف ستھرا ہوتا مغرب پڑھتے جب کہ سورج غروب ہو چکا ہوتا اور عشاء کبھی جلدی پڑھ لیتے اور کبھی تاخیر سے پڑھتے چنانچہ لوگ جمع ہو جاتے تو جلدی پڑھ لیتے اور جب لوگ تاخیر کرتے تو نماز بھی موخر کرتے اور صبح کی نماز تاریکی میں پڑھ لیتے۔الضیاء المقدسی

۲۱۷۳۲... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ جبریل امین رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے سورج زائل ہو چکا تھا

جبرئیل امین بولے کھڑے ہو اور ظہر کی نماز پڑھیے چنانچہ آپ ﷺ نے نماز پڑھی پھر جبرئیل آئے اور سایہ ایک مثل ہو چکا تھا آپ ﷺ سے کہا: کھڑے ہو اور نماز پڑھیے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی جبریل پھر آئے سورج غروب ہو چکا تھا اور رات داخل ہو چکی تھی۔ کہا نماز پڑھیے۔ آپ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھی پھر شفق غروب ہونے پر آئے اور کہا نماز پڑھیے آپ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی۔ جبرئیل پھر طلوع فجر کے وقت آئے اور کہا نماز پڑھیے آپ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی جبرئیل پھر دوسرے دن تشریف لائے اور اس وقت ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا تھا۔ کہا نماز پڑھیے آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی جبرئیل پھر آئے جب کہ سایہ ہر چیز کا دو مثل ہو چکا تھا آپ ﷺ سے کہا: نماز پڑھیے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی جبریل پھر آئے جب کہ سورج غروب ہو چکا تھا اور رات داخل ہو چکی تھی کہ نماز پڑھیے۔ آپ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھی پھر جبریل علیہ السلام آئے جب کہ تہائی رات گزر چکی تھی۔ کہا: نماز پڑھیے چنانچہ آپ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی، جبریل پھر آئے جب کہ صبح کی سفیدی اچھی طرح پھیل چکی تھی، کہا: نماز پڑھیے آپ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی پھر آپ ﷺ سے کہا یہ آپ سے پہلے تمام انبیاء کی نماز ہے پس اسی کا التزام کیجئے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۷۳۳... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ظہر کا وقت عصر تک ہوتا ہے عصر کا مغرب تک مغرب کا عشاء تک اور عشاء کا صبح تک۔

رواہ عبدالرزاق

۲۱۷۳۴... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن رافع کی روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نماز کے وقت کے بارے میں پوچھا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ظہر کی نماز اس وقت پڑھو جب سایہ ایک مثل ہو جائے عصر کی نماز سایہ دو مثل ہونے پر پڑھو جب سورج غروب ہو جائے مغرب پڑھ لو عشاء کی نماز تہائی رات گزرنے پر پڑھ لو پھر اگر نصف رات تک سو جاؤ تو اللہ کرے تمہاری آنکھ نہ سونے پائے اور صبح کی نماز غلس (تاریکی) میں پڑھ لو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۷۳۵... حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور نماز کے اوقات کے بارے میں سوال کیا لیکن آپ ﷺ نے اسے کچھ جواب نہ دیا۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا جب کہ فجر کی پو پھوٹ چکی تھی پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی جب کہ کہنے والا یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ سورج زائل ہو چکا اور یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ ابھی زائل نہیں ہوا حالانکہ آپ ﷺ بخوبی جانتے تھے۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور عصر کی نماز پڑھی سورج ابھی تک بلند تھا۔ پھر حکم دیا اور مغرب کی نماز پڑھی سورج غروب ہو چکا تھا۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور عشاء کی نماز پڑھی جب کہ شفق غائب ہو چکا تھا دوسرے دن فجر کی نماز پڑھی جب کہ کہنے والا یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ سورج طلوع ہو چکا ہے اور یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ ابھی طلوع نہیں ہوا۔ حالانکہ آپ ﷺ خوب جانتے ہیں۔ پھر ظہر کی نماز پڑھی جب کہ عصر کا وقت قریب ہو چکا تھا پھر عصر کی نماز پڑھی آدمی کہہ سکتا تھا کہ سورج سرخ ہو چکا ہے اور مغرب کی نماز شفق کے غروب ہونے سے قبل پڑھی اور عشاء کی نماز تہائی رات ہونے پر پڑھی پھر فرمایا! کہاں ہے سائل؟ ان دو وقتوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

مزید اوقات کے متعلق

۲۱۷۳۶... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، نماز اس وقت تک فوت نہیں ہوتی جب تک کہ دوسری نماز کی اذان نہ دی جائے۔

سعید ابن منصور

۲۱۷۳۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ظہر اور عصر کے درمیان وقت ہے عصر اور مغرب کے درمیان بھی وقت ہے اور مغرب اور عشاء کے درمیان بھی وقت ہے۔ سعید بن منصور

فائدہ:...... حدیث میں نمازوں کے درمیان بیان کیے گئے وقت سے مراد خالی وقت ہے جس کا شمار نہ پہلے کی نماز میں ہوتا ہے اور نہ بعد کی نماز میں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۲۱۷۳۸ ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہر دو نمازوں کے درمیان ایک وقت ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

اوقات کا تفصیلی بیان ...... ظہر

۲۱۷۳۹ ..... حضرت مالک بن اوس بن حدثان کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رات کی نماز کے مشابہ تر نماز دوپہر کی نماز ہے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ: ...... چونکہ رات کو تہجد کی نماز کے لیے اٹھنا بہت مشقت طلب عمل ہے اسی طرح دوپہر کو جب کہ سخت گرمی ہوتی ہے اس وقت بھی نماز کے لیے اٹھنا مشقت طلب عمل ہے تب حدیث میں ظہر کی نماز کو تہجد کی نماز کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔

۲۱۷۴۰ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے ہم کہنے لگے زوال کا وقت ہو چکا یا نہیں پھر اس حال آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی اور کوچ کر گئے۔ سعید بن منصور

۲۱۷۴۱ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ "دلوک الشمس" سے مراد زوال شمس ہے۔ رواہ ابن مردویہ

۲۱۷۴۲ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ظہر کی نماز پڑھا کرو بلاشبہ ہم اس نماز کو پاکیزگی کا باعث سمجھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۴۳ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سورج ڈھل چکتا تو ظہر کی نماز پڑھتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۷۴۴ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ظہر کی نماز پڑھتے۔ جاڑے کا موسم ہوتا ہمیں معلوم نہیں ہوتا تھا کہ دن کا اکثر حصہ گزر چکا یا ابھی باقی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۷۴۵ ..... ابوبکر بن حزم کی روایت ہے کہ عروہ بن زبیر حضرت عمر بن عبدالعزیز کو حدیث سنا رہے تھے کہ مجھے ابو مسعود انصاری اور بشیر بن ابو مسعود جو کہ دونوں نبی کریم ﷺ کی صحبت میں رہ چکے ہیں نے حدیث سنائی کہ جبریل امین حضور ﷺ کے پاس سورج زائل ہونے کے وقت آئے اور فرمایا: یا محمد! ظہر کی نماز پڑھیے چنانچہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور ظہر کی نماز پڑھی۔ ابن مندہ علی بن عبد العزیز فی مسندہ وابونعیم

۲۱۷۴۶ ..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتا تھا اور کنکریوں سے مٹھی بھر لیتا تھا پھر میں انہیں دوسری مٹھی میں لے لیتا حتیٰ کہ کنکریوں کی تپش ختم ہو جاتی پھر میں انہیں سجدہ کی جگہ رکھ لیتا اور سجدہ کرتا تا کہ تپش کی شدت میں کمی آسکے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۴۷ ..... مسروق کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی سورج زائل ہو چکا تھا پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہی اس نماز کا وقت ہے۔ ضیاء المقدسی

۲۱۷۴۸ ..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بلاشبہ ظہر کا وقت سائے کے تین قدموں سے پانچ قدموں تک ہے اور اس کا آخری وقت پانچ قدموں سے سات قدموں تک ہے۔ ضیاء مقدسی

۲۱۷۴۹ ..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتے تھے جب آدمی کے سائے ایک ہاتھ یا دو ہاتھ تک سورج مائل ہو جاتا۔

۲۱۷۵۰ ..... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہا جاتا تھا کہ ہم ظہر کی نماز پڑھتے ہیں اور سایہ تین ہاتھ ہو چکا ہے۔ ضیاء مقدسی

۲۱۷۵۱ ..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز کو تم سے زیادہ جلدی پڑھتے تھے اور تم رسول اللہ ﷺ سے کہیں زیادہ تاخیر سے عصر کی نماز پڑھتے ہو۔

۲۱۷۵۲ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ جلدی ظہر کی نماز پڑھتا ہو نہ ابوبکر اور نہ ہی عمر رضی اللہ عنہ۔ ابن ابی شیبہ وعبدالرزاق

ظہر کی سنتوں کے بیان میں

۲۱۷۵۳ عبداللہ بن عتبہ کہتے ہیں! میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ظہر سے قبل اپنے گھر میں چار رکعات پڑھی ہیں۔

۲۱۷۵۴ عبدالرحمن بن عبداللہ کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ ظہر سے پہلے نماز میں مشغول تھے میں نے پوچھ یہ کونسی نماز ہے؟ فرمایا! ہم اسے صلوٰۃ اللیل میں شمار کرتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۵۵ حذیفہ بن اسید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ظہر کی نماز سے قبل اور زوال شمس کے بعد لمبی لمبی چار رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے میں نے ان رکعتوں کے بارے میں ان سے دریافت کیا تو فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ چار رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو میں نے بھی ان سے اسی طرح سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا! جب سورج زائل ہو جاتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور بیشک ظہر کی نماز نہ پڑھ لی جائے اس وقت تک دروازے بند نہیں کیے جاتے مجھے پسند ہے کہ میرا کوئی عمل اللہ تعالیٰ تک پہنچایا جائے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۵۶ روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ ظہر سے قبل چار رکعات پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۵۷ حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اٹھارہ سفر کیے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ سورج زائل ہونے کے بعد ظہر سے قبل دو رکعتیں چھوڑی ہوں۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۵۸ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ زوال شمس کے بعد ظہر سے قبل چار رکعات پڑھتے تھے ان رکعتوں میں سلام سے فصل نہیں کرتے تھے چنانچہ ان کے متعلق آپ ﷺ سے سوال کیا گیا تو فرمایا اس وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ میرا کوئی نیک عمل آسمان کی طرف اوپر اٹھایا جائے۔ ابن زنجویہ وابن جریر والدیلمی

۲۱۷۵۹ ابن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: دن کے نوافل رات کے نوافل کے برابر نہیں بجز ان چار رکعات کے جو ظہر سے قبل پڑھی جاتی ہیں۔ بلاشبہ یہ رکعات رات کی نماز کے برابر ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۶۰ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام دن کی نماز کو رات کی نماز کے برابر نہیں قرار دیتے تھے ظہر سے قبل کی چار رکعات کے بلاشبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان چار رکعات کو رات کی نماز کے برابر سمجھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۶۱ سالم کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ظہر سے پہلے چار رکعات پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۶۲ نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ظہر سے قبل آٹھ رکعات پڑھتے تھے اور پھر ان کے بعد چار رکعات پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۶۳ روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما زوال شمس کے بعد مسجد میں تشریف لاتے اور ظہر سے قبل بارہ رکعات پڑھتے اور بیٹھ جاتے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۶۴ جویریہ بنت حارث کے بھائی عمرو بن حارث کہتے ہیں کہ فرض نمازوں کے بعد افضل نماز ظہر سے قبل کی چار رکعات ہیں۔ ابن زنجویہ

۲۱۷۶۵ ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہمیشہ زوال شمس کے بعد چار رکعات پڑھتے تھے فرمایا کرتے تھے کہ زوال شمس کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس وقت تک بند نہیں کیے جاتے جب تک کہ ظہر کی نماز نہ پڑھ لی جائے لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ اس وقت کوئی بھلائی میرے لیے آسمان کی طرف بھیج دی جائے میں نے عرض کیا ان تمام رکعات میں قرأت ہے؟ فرمایا: جی ہم میں نے عرض کیا: کیا ان کے درمیان میں سلام بھی پھیرنا ہے؟ فرمایا: نہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۶۶ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ ظہر سے قبل چار رکعات پڑھتے تھے اور فرماتے میں نے رسول اللہ ﷺ کو زوال شمس کے بعد ان رکعات کو پڑھتے دیکھا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کو یہ رکعت ہمیشہ پڑھتے دیکھتا ہوں؟ ارشاد فرمایا: بلاشبہ اس وقت آسمان کے دروازے

کھول دیئے جاتے ہیں میں چاہتا ہوں اس وقت میرا کوئی نیک عمل آسمان کی طرف اٹھایا جائے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۶۷... حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب سے رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تب سے میں نے آپ ظہر سے قبل چار رکعات پڑھتے دیکھا ہے فرمایا چونکہ اس وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ اس وقت میرے کچھ نیک اعمال اوپر اٹھا لیے جائیں۔ طبرانی

ظہر کی سنت قبلیہ کا فوت ہونا

۲۱۷۶۸... عبدالرحمن بن ابولیلی کہتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ سے ظہر کی پہلے کی چار رکعات فوت ہو جاتیں تو انہیں بعد میں پڑھ لیتے تھے۔
رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۶۹... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے جب ظہر سے پہلے کی چار رکعات فوت ہو جاتیں تو انہیں ظہر کے بعد دو رکعتوں کے بعد پڑھ لیتے تھے۔ ابن النجار ذخیرۃ الحفاظ ۴۹۷۴

۲۱۷۷۰... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چار رکعت ظہر سے قبل اور دو رکعت بعد میں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۷۱... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں سنت یہ ہے کہ فجر سے پہلے دو رکعتیں ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور دو بعد میں پڑھی جائیں۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۷۲... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرمایا کرتے تھے کہ ظہر سے قبل چار رکعت پڑھنا سنت رسول میں سے ہے۔
رواہ ابن جریر

۲۱۷۷۳... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ظہر سے قبل چار رکعات پڑھنا پسند فرماتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۷۴... ابراہیم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے جب ظہر سے پہلے کی چار رکعات فوت ہو جاتیں تو ان کی بعد میں قضاء کرتے تھے۔
رواہ ابن جریر

۲۱۷۷۵... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب تمہاری ظہر سے قبل چار رکعات فوت ہو جائیں تو انہیں بعد میں پڑھ لیا کرو۔ رواہ ابن جریر

عصر کے تفصیلی وقت کے بیان میں

۲۱۷۷۶... عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو عصر کی نماز فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو اسے چاہیے کہ نماز کو اتنا طویل نہ کرے کہ سورج زردی مائل ہو جائے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:... یعنی ایسی حالت میں نماز کو طویل کرنا بے معنی ہے چونکہ طوالت مفضی الی الکراھت ہے۔

۲۱۷۷۷... روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ عصر کی نماز پڑھو جب کہ سورج ابھی بالکل صاف ستھرا ہو (زردی مائل نہ ہوا ہو) حتیٰ کہ کوئی سوار تین فرسخ تک سفر کر سکے اور عشاء کی نماز کو تہائی رات گزرنے تک پڑھ لو اور اگر تاخیر کرنا چاہو بھی تو آدھی رات تک اور غفلت میں مت پڑو۔ مالک، ابن ابی شیبہ والبیھقی فی شعب الایمان

۲۱۷۷۸... یحییٰ بن سعید کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عصر کی نماز سے فارغ ہوئے تو ان کی ملاقات ایک آدمی سے ہوئی جو کہ نماز عصر کی جماعت میں حاضر نہیں ہو سکا تھا آپ ﷺ نے فرمایا! تمہیں کس چیز نے باجماعت نماز سے روک دیا؟ اس آدمی نے کوئی عذر بیان کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو نے اپنا بہت نقصان کیا۔ رواہ مالک

۲۱۷۷۹... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سب سے پہلے جس نماز میں ہم نے رکوع کیا وہ عصر کی نماز ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا معمہ ہے؟ فرمایا مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے۔ البزار الطبرانی فی الاوسط

کلام:...... امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۱۷۸۰..... ابو عون کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عصر کی نماز اتنی موخر کرتے حتیٰ کہ سورج دیواروں سے بلند ہو جاتا۔ سعید بن منصور

۲۱۷۸۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے سورج ابھی صاف ستھرا ہوتا پھر میں اپنے اہل خانہ کے پاس آتا تاہم انہوں نے نماز نہ پڑھی ہوتی۔ میں کہتا تمہیں کس چیز نے روک رکھا ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے ہیں۔

سعید بن منصور ابن ابی شیبہ

عصر کا وقت

۲۱۷۸۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عصر کی نماز پڑھتے سورج ابھی بلند اور صاف وشفاف ہوتا اور اگر کوئی کہیں جانا چاہتا تو جا سکتا اور عوالی مدینہ بھی آ سکتا تھا سورج جوں کا توں بلند ہوتا۔ عبدالرزاق ابن ابی شیبہ

۲۱۷۸۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم عصر کی نماز پڑھتے پھر اگر کوئی انسان قبیلہ بنی عمرو بن عوف کی طرف آتا تو انہیں عصر کی نماز پڑھتے ہوئے پالیتا تھا۔ مالک عبد الرزاق بخاری مسلم نسائی ابو عوانہ

۲۱۷۸۴..... علاء بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس ظہر کے بعد آیا پھر آپ ﷺ اٹھے اور عصر کی نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے ہم نے نماز جلدی پڑھنے کی شکایت کی انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے یہ منافقین کی نماز ہے۔ (تین مرتبہ یہ کلمات دہرائے)

چنانچہ منافق بیٹھا رہتا ہے جب سورج زرد پڑ جاتا ہے اور شیطان کے سینگوں کے درمیان آ جاتا ہے پھر وہ شیطان کے سینگ پر کھڑے ہو کر چار ٹھونگیں مار لیتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت قلیل ہی کرتا ہے۔ رواہ مالک

۲۱۷۸۵..... حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے کسی غزوہ کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ بارش والے دن جلدی سے نماز پڑھ لیا کرو چونکہ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کا عمل ضائع ہو گیا۔ رواہ نسائی

۲۱۷۸۶..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر عمر رضی اللہ عنہ آئے اور کفار قریش کو برا بھلا کہنے لگے اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ میں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی حتیٰ کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہو چکا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بخدا میں نے بھی نماز نہیں پڑھی چنانچہ آپ ﷺ نیچے اترے وضو کیا اور عصر کی نماز پڑھی سورج غروب ہو چکا تھا اور پھر عصر کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۸۷..... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے پھر ہم اونٹ ذبح کرتے پھر دس حصوں میں تقسیم کرتے اور پکا کر کھا لیتے ہم یہ سارے کام مغرب کی نماز پڑھنے سے پہلے کر لیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ:..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ سارے کام ڈیڑھ دو گھنٹوں میں انجام دے دیتے تھے اور عصر کے بعد کا وقت تقریباً اتنا ہی ہوتا ہے اونٹ ذبح کرنا اور پھر اس کے تکے بنانا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے دو گھنٹے کا کام ہوتا تھا۔

۲۱۷۸۸..... حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہم کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دن کے وقت عصر کی نماز پڑھائی۔ رواہ عبدالرزاق

یہ حدیث حسن ہے۔

۲۱۷۸۹..... حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دن کے وقت عصر کی نماز پڑھائی پھر سورج غروب ہونے تک خطاب ارشاد فرمایا قیامت تک ہونے والی کوئی ایسی چیز نہیں تھی جسے آپ ﷺ نے بیان نہ کیا ہو، سو جس نے یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھا اور بھولنے والا بھول گیا۔ ترمذی و نعیم بن حماد

۲۱۷۹۰..... حضرت ابو اروی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتا اور پھر میں ذوالحلیفہ آ جاتا۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۹۱..... زہری کی روایت ہے کہ ہم عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ رہا کرتے تھے ایک مرتبہ عصر کی نماز میں تاخیر ہوگئی تو عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے عروہ کہنے لگے: مجھے بشیر بن ابی مسعود انصاری نے حدیث سنائی ہے کہ ایک مرتبہ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز تاخیر سے پڑھی مغیرہ اس وقت کوفہ کے گورنر تھے ان کے پاس ابومسعود انصاری رحمۃ اللہ علیہ داخل ہوئے اور کہا اے مغیرہ بخدا! مجھے علم ہے کہ ایک مرتبہ جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور نماز پڑھی ان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ اور لوگوں نے بھی نماز پڑھی پھر جبریل تشریف لائے اور آپ ﷺ اور لوگوں نے بھی ان کے ساتھ نماز پڑھی بشیر بن ابومسعود نے پانچ نمازوں کا ذکر کیا پھر کہا کہ مجھے اسی طرح حکم دیا گیا ہے۔ عمر بن عبدالعزیز نے کیا: اے عروہ! ذرا غور کرو تم کیا کہہ رہے ہو؟ کیا جبریل نے ہی نماز کا وقت مقرر کیا ہے؟ عروہ کہنے لگے بشیر بن ابی مسعود اپنے والد سے مروی حدیث یوں ہی سناتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۷۹۲..... صفوان بن محرز مازنی کی روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہمیں بارش کے دن عصر کی نماز پڑھائی چنانچہ جب بادل چھٹ گئے اور آسمان صاف ہوگیا تو معلوم ہوا کہ نماز کا وقت ابھی نہیں ہوا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نماز لوٹائی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۷۹۳..... عروہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی مغیرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا مغیرہ رضی اللہ عنہ اس وقت کوفہ کے گورنر تھے اس نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ عصر کی نماز میں تاخیر کر رہے ہیں وہ آدمی بولا آپ عصر کی نماز تاخیر سے کیوں پڑھتے ہیں۔ حالانکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتا تھا اور پھر میں قبیلہ بنوعمرو بن عوف میں اپنے اہل خانہ کے پاس جاتا جب کہ سورج بدستور چمک رہا ہوتا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۹۴..... اوس بن حج کہتے ہیں مجھے خبر دی گئی ہے کہ جس کی عصر کی نماز فوت ہوگئی گویا اس کے اہل ومال سب ہلاک ہوگئے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۹۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ عصر کی نماز پڑھتے جبکہ سورج میرے حجرے سے نکل چکا ہوتا تھا۔ میرا حجرہ قدرے وسیع تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۷۹۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے سورج ابھی میرے حجرے میں لگ رہا ہوتا تھا اور بعد میں سایہ ظاہر نہیں ہوتا تھا۔ عبدالرزاق، سعید بن منصور ابن ابی شیبہ

عصر کی سنتوں کے بیان میں

۲۱۷۹۷..... "مسند عمر رضی اللہ عنہ" ربیعہ بن دراج کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھیں تو ان پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصہ ہوگئے اور فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے منع کیا ہے۔ عبدالرزاق احمد بن حنبل

۲۱۷۹۸..... فرات بن سلمان کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا: کیا تم میں سے کوئی آدمی ہے جو اٹھے اور عصر سے پہلے چار رکعات پڑھے اور ان میں وہ تسبیحات پڑھے جو رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے۔ وہ تسبیح یہ ہے۔

تم نورک فهديت، فلک الحمد وعظم حلمک فعفوت فلک الحمد بسطت يدک فاعطيت فلک الحمد ربنا وجهک اکرم الوجوه وجاهک اعظم الجاه، وعطيتک افضل العطية اوهناها تطاع ربنا فتشکر وتعصى ربنا فتغفر وتجيب المضطر وتکشف الضر وتشفي السقيم وتغفر الذنب وتقبل التوبة ولايجزى بآلائک احد ولا يبلغ مدحتک قول و قائل

(اے ہمارے رب) تیرا نور کامل ومکمل ہے اور تو ہدایت دینے والا ہے، تمام نعمتیں تیرے ہی لیے ہیں۔ تیری بردباری عظیم الشان ہے تو معاف کردیتا ہے اور تیرے ہی لیے حمد وستائش ہے۔ تو نے اپنے ہاتھ کو پھیلا رکھا ہے تو ہی عطا کرتا ہے اور تو ہی قابل ستائش ہے، اے ہمارے رب! تو سراپا بخشش ہے اور تو عظیم تر شان وشوکت والا ہے۔ تیرا عطیہ سب سے افضل اور بہت ہی مزیدار ہے، اے ہمارے رب تیری اطاعت کی جاتی ہے اور تو اس کی پاسداری بھی کرتا ہے، اے ہمارے رب! تیری

نافرمانی کی جاتی ہے اور تو بخش دیتا ہے، بے چین کی سنتا ہے اور پریشانی کو دور کرتا ہے، بیمار کو شفاء عطا کرتا ہے اور تو گناہوں کو معاف کرتا ہے، تو توبہ بھی قبول کرتا ہے اور تیری نعمتوں کا کوئی بھی بدلہ نہیں دے سکتا اور تیری تعریف کا احاطہ کسی قائل کا قول نہیں کرسکتا۔ ابویعلی

۲۱۷۹۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر سے پہلے دو رکعات پڑھتے تھے۔ ابو داؤد وسعید بن منصور

۲۱۸۰۰ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جس نے عصر سے پہلے چار رکعات پڑھیں۔ رواہ ابن جریر

۲۱۸۰۱ ...حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تین چیزوں کی وصیت کی ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں انکو نہ چھوڑوں ان میں سے ایک یہ ہے کہ عصر سے پہلے چار رکعات پڑھتا رہوں سو جب تک میں زندہ ہوں ان کو نہیں چھوڑوں گا۔ رواہ ابن نجار

۲۱۸۰۲ ... جبیر بن نفیر کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عمیر بن سعد کو خط لکھا کہ عصر کے بعد دو رکعتوں سے رک جاؤ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہنے لگے: رہی بات میری سو میں تو ان کو نہیں چھوڑوں گا۔ رواہ ابن جریر

۲۱۸۰۳ سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے عصر کے بعد جو نماز پڑھی تھی وہ اس لیے کہ آپ ﷺ مال تقسیم کرنے میں مشغول ہوگئے تھے اور ظہر کے بعد کی دو رکعتیں آپ سے چھوٹ گئی تھیں تب آپ ﷺ نے عصر کے بعد وہ دو رکعتیں پڑھی تھیں پھر بعد میں آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما تو قسم اٹھا کر کہتے تھے کہ آپ ﷺ نے نہ عصر سے پہلے نماز پڑھی ہے اور نہ اس کے بعد۔ رواہ ابن جریر

کلام: ...... حدیث کا ابتدائی حصہ تو ثابت ہے لیکن دوسرا حصہ ضعف سے خالی نہیں دیکھئے ضعیف الترمذی صفحہ ۲۷

۲۱۸۰۴ ...... ابواسود عبداللہ بن قیس کی روایت ہے کہ عطیہ بن نمار نے انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بھیجا تاکہ ان سے آپ ﷺ کے صوم وصال کے متعلق سوال کریں۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ ﷺ ایک دن اور ایک رات روزہ رکھتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کے روزہ کے بارے میں پوچھا: فرمایا کہ آپ ﷺ شعبان کو رمضان کے ساتھ ملا لیتے تھے انہوں نے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا تو انہوں نے ان سے منع کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۱۸۰۵ ابواسود عبداللہ بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مؤمنین اولاد اور مشرکین کی اولاد کے بارے میں اور عصر کی دو رکعتوں کے بارے میں دریافت کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یہ اولاد اپنے آباء واجداد کے ساتھ ہوگی میں نے پوچھا کیا بلا عمل کے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ ہی ان کے عمل سے خوب واقف ہے۔ رہی بات عصر کی دو رکعتوں کی سو لوگوں نے آپ ﷺ کو ان رکعات سے مشغول کردیا تھا، تب آپ ﷺ نے عصر کی نماز کے بعد پڑھیں حالانکہ آپ ﷺ یہ رکعات عصر سے پہلے پڑھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ صوم وصال سے منع فرماتے تھے۔

رواہ ابن عساکر

۲۱۸۰۶ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دو نمازیں میرے گھر میں کبھی نہیں چھوڑیں فجر سے پہلے کی دو رکعتیں اور عصر کے بعد کی دو رکعتیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۱۸۰۷ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ذکوان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عصر کے بعد دو رکعات پڑھ لیتے تھے جب کہ دوسروں کو اس سے روکتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۸۰۸ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں برابر عصر کے بعد دو رکعات پڑھتی رہی حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے۔

۲۱۸۰۹ ...... اسود کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے پر مارتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۸۱۰ ...... وبرہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کو عصر کے بعد نماز پڑھتے دیکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں درے کے ساتھ مارا اس پر تمیم رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے عمر! آپ مجھے اس نماز پر کیوں مار رہے ہیں جسے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھ چکا ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے تمیم! جو کچھ تم جانتے ہو وہ سارے لوگ نہیں جانتے۔ حارث وابویعلی

۲۱۸۱۱..... فارسیوں کے آزاد کردہ غلام سائب زید بن خالد جہنی سے روایت کرتے ہیں کہ خلیفہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کو عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا چنانچہ آپ ﷺ چل کر زید رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں درہ کے ساتھ مارا۔لیکن وہ برابر نماز پڑھتے رہے چنانچہ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا اے عمر آپ مجھے مار رہے ہیں بخدا میں اس نماز کو نہیں چھوڑوں گا چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے زید بن خالد! اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ لوگ ان دو رکعتوں کو رات تک نماز کے لئے سیڑھی بنالیں گے تو میں نہ مارتا۔رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۱۲..... طاؤس کی روایت ہے کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے پہلے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنادیا گیا تو انہوں نے یہ رکعات چھوڑ دیں پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی۔ابو ایوب رضی اللہ عنہ پھر پڑھنے لگے لوگوں نے اس کی وجہ دریافت کی تو کہنے لگے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان پر مارتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۱۳..... مقدام بن شریح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کی کیفیت کیا تھی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔آپ ﷺ ظہر کی نماز پڑھتے اور پھر ان کے بعد دو رکعتیں پڑھتے پھر عصر کی نماز پڑھتے اور اس کے بعد بھی دو رکعتیں پڑھتے میں نے عرض کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ تو عصر کے بعد کی رکعتوں سے منع کرتے تھے اور مارتے بھی تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ آپ ﷺ یہ دو رکعتیں پڑھتے تھے لیکن تمہاری قوم یعنی اہل یمن کمینے لوگ ہیں چنانچہ وہ ظہر کی نماز پڑھتے ہیں اور پھر ظہر اور عصر کے درمیان بھی پڑھتے رہتے ہیں پھر عصر کی نماز پڑھتے ہیں اور پھر عصر اور مغرب کے درمیان بھی نماز پڑھتے رہتے ہیں سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت اچھا کرتے تھے۔ابو العباس فی مسندہ

مغرب اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۲۱۸۱۴..... ''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' منصور اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مغرب سے پہلے نہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو رکعتیں پڑھیں نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور نہ ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے۔رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۱۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شفق سرخی کا نام ہے۔سمویہ وابن مردویہ

فائدہ:..... سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی طرف افق پر سرخی سی چھا جاتی ہے حدیث بالا کی رو سے اسی کو شفق کہا جائے گا۔

۲۱۸۱۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ستاروں کے ظہور سے پہلے پہلے مغرب کی نماز پڑھ لو۔طحاوی

۲۱۸۱۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مغرب کی نماز پڑھو درآں حالیکہ دروں میں ابھی روشنی (سفیدی) ہو۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، سعید بن منصور وطحاوی

۲۱۸۱۸..... ابو بردہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں جبان سے آیا اور یہ کہہ سکتا تھا کہ سورج ابھی ابھی غروب ہوا ہے اور میں سوید بن غفلہ کے پاس سے گزرا تو میں نے کہا: کیا تم نماز پڑھ چکے ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا میں نے کہا: میرے خیال میں تم نے جلدی کردی ہے انہوں نے جواب دیا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔رواہ البیہقی

۲۱۸۱۹..... روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مغرب کی نماز پڑھنی چاہی لیکن کسی اہم کام کی وجہ سے رک گئے حتیٰ کہ دو ستارے طلوع ہوگئے۔چنانچہ پھر نماز پڑھی اور جب فارغ ہوئے تو (اس کمی کو پورا کرنے کے لئے) دو غلام آزاد کیے ابن مبارک فی الزھد

۲۱۸۲۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ کی مسجد میں مغرب کی نماز پڑھتے اور پھر قبیلہ بنوسلمہ میں واپس آتے حتیٰ کہ ہم تیروں کے نشانات کو دیکھ سکتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبہ

مغرب کی نماز میں جلدی کرنا

فائدہ:.......حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مغرب کی نماز جلدی پڑھ لیتے تھے اور جب گھروں کو واپس جاتے تو اچھی خاصی روشنی ہوتی تھی۔

۲۱۹۲۱.....ابن جریج کی روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سورج غروب ہونے کے بعد ہمارے پاس تشریف لاتے تقریباً بارات شروع ہوجاتی اور ابھی تک مغرب کی نماز کے لیے تثویب نہیں کہی جاتی تھی ہم نماز پڑھتے اور آپ ﷺ نہ اس کا ہمیں حکم دیتے اور نہ اس سے روکتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۲۲.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مقام سرف میں تھے کہ سورج غروب ہوگیا آپ ﷺ نے مغرب کی نماز نہ پڑھی حتیٰ کہ مکہ میں داخل ہوگئے۔ رواہ طبرانی

کلام:.......اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن یزید خوزی ہے جو متروک الحدیث راوی ہے

۲۱۸۲۳.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مقام سرف میں تھے کہ سورج غروب ہوگیا آپ ﷺ نے مغرب کی نماز نہ پڑھی حتیٰ کہ مکہ میں داخل ہوگئے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:.......مقام سرف مکہ مکرمہ سے دس (۱۰) میل کے فاصلہ پر ہے چونکہ آپ ﷺ سفر میں تھے اس لیے غروب شمس پر نماز نہ پڑھی۔

۲۱۸۲۴.....زید بن خالد جہنی کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے تھے پھر ہم سوق (بازار) کی طرف واپس جاتے، ہم میں سے اگر کوئی آدمی تیر مارتا تو اس کے نشانہ کو بخوبی دیکھ سکتا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۲۵..... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مغرب کی نماز پڑھتے اور پھر ہم میں سے کوئی آپس جاتا تو بخوبی تیر کے نشانہ کو دیکھ سکتا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۲۶.....حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے مغرب کی نماز پڑھتے جبکہ جلد باز آدمی روزہ افطار کررہا ہوتا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۲۷.....علی بن ھلال لیثی کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی ہے چنانچہ انہوں نے مجھے حدیث سنائی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے تھے پھر واپس جاتے اور آپس میں تیراندازی کرتے ہم پر تیروں کے نشانات مخفی نہیں ہوتے تھے حتیٰ کہ یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قبیلہ بنوسلم میں اپنے گھروں کو واپس آتے اور نماز پڑھتے۔ ضیاء مقدسی

۲۱۸۲۸.....ابی بن کعب بن مالک کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مغرب کی نماز پڑھتے حتیٰ کہ وہ تیروں کے نشانات کو بآسانی دیکھ پاتے۔

سعید بن منصور

۲۱۸۲۹.....زہری کی روایت ہے کہ ایک نقیب صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے تھے اور پھر اپنے ٹھکانوں میں واپس جاتے اور ہم بآسانی تیروں کے نشانات دیکھ پاتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۳۰.....عروہ کی روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ یا حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مغرب کی دو رکعتوں میں پوری سورت اعراف پڑھ لیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

مغرب کی نماز سے قبل نفل نماز

۲۱۸۳۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سورج غروب ہونے کے بعد اور مغرب کی نماز سے قبل ہمارے پاس تشریف

لاتے جب کہ ہم لوگ نماز میں مصروف ہوتے آپ ﷺ ہمیں نہ نماز کا حکم دیتے اور نہ ہی روکتے۔ رواہ ابن النجار

۲۱۸۳۲..... جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو مغرب کی نماز میں سورت طور پڑھتے سنا ہے۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

مغرب کی سنتوں کے بیان میں

۲۱۸۳۳..... ابوفاختہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مغرب اور عشاء کے درمیان نماز غفلت ہے اور تم لوگ غفلت ہی کا شکار ہو۔

رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ:..... یعنی مغرب اتنی تاخیر سے پڑھی جائے کہ مغرب وعشاء کا درمیانی وقت ہو جائے۔

۲۱۸۳۴..... زر بن حبیش کی روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۳۵..... حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مغرب کی دو رکعتیں پڑھتے تھے جب کہ ہم مغرب کی اذان واقامت کے درمیان کھڑے ہوتے۔ رواہ ابن عساکر

۲۱۸۳۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم مدینہ میں ہوتے جب موذن اذان دیتا تو لوگ مسجد کے ستونوں کی طرف بھاگتے اور دو رکعتیں پڑھتے حتیٰ کہ کوئی مسافر اگر مسجد میں آجاتا تو اسے گمان ہوتا کہ جماعت ہو چکی ہے چونکہ لوگ کثرت کے ساتھ یہ دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ ابو شیخ

۲۱۸۳۷..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس آدمی نے مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھیں گویا اس نے ایک غزوہ کے بعد دوسرا غزوہ کیا۔ ابن زنجویہ

۲۱۸۳۸..... محمد بن عمار بن محمد بن عمار بن یاسر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھتے ہوئے دیکھا ہے میں نے عرض کیا: اے ابا جان! یہ کونسی نماز ہے؟ انہوں نے جواب دیا میں نے اپنے محبوب ﷺ کو مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھیں اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔ ابن مندہ وابن عساکر

کلام:..... ابن مندہ کہتے ہیں کہ حدیث بالا مذکورہ سند کے ساتھ غریب ہے اور اس کی معروف سند یہی ہے اور صالح بن قطن متفرد ہیں جب کہ ہیثمی مجموعہ الزوائد ہیثمی ۲۳۰۲ میں کہتے ہیں کہ صالح بن قطن کے ترجمہ میں، میں نے یہ حدیث نہیں پائی۔ البتہ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۱۸۳۹..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مغرب اور عشاء کے درمیان صلوۃ الاوابین پڑھنے والوں کو فرشتے اپنے پروں تلے ڈھانپ لیتے ہیں۔ ابن زنجویہ

عشاء کی نماز کے بیان میں

۲۱۸۴۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عشاء کی نماز کو مریضوں کے سونے سے قبل اور مزدور کے آرام کرنے سے قبل پڑھ لیا کرو۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۲۱۸۴۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر تیار کیا لگ بھگ آدھی رات گذر چکی تھی چنانچہ آپ ﷺ نماز کے لیے

نکلے اور ارشاد فرمایا: لوگ نماز پڑھ کر واپس لوٹ گئے اور تم نماز کے انتظار میں ہو، جب سے تم نماز کی انتظار میں ہو تب سے تم لوگ نماز کے حکم میں ہو۔

رواہ ابن ابی شیبہ

اس حدیث کی سند کے رجال ثقہ راوی ہیں۔

۲۱۸۴۲۔ عمرو بن میمون کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ اگر آپ عشاء کی نماز جلدی پڑھ لیا کریں تا کہ ہمارے ساتھ ہمارے اہل وعیال اور بچے بھی نماز میں حاضر ہو لیا کریں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جلدی (یعنی اول وقت ہی) پڑھانی شروع کر دی۔

عقیلی فی الضعفاء

۲۱۸۴۳..... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۴۴ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عشاء کی نماز کے انتظار میں بیٹھے تھے آپ ﷺ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھ کر) فرمایا: لوگ نماز پڑھ کر سو چکے اور تم لوگ نماز کے انتظار میں ہو اور جب سے تم لوگ نماز کے انتظار میں ہو تب سے تم نماز کے حکم میں ہو اگر مجھے کمزور کی کمزوری اور بوڑھے کے بڑھاپے کا خوف نہ ہوتا تو میں آدھی رات تک عشاء کی نماز کو مؤخر کرتا۔ ابن ابی شیبہ و ابن جریر

نماز کا انتظار کرنے والے کا اجر

۲۱۸۴۵..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ لشکر کی تیاری میں مصروف ہوئے حتیٰ کہ آدھی رات گزر چکی پھر (مسجد میں) ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو چکے اور تم نماز کی انتظار میں ہو جب سے تم نماز کی انتظار میں ہو تب سے تم نماز کے حکم میں ہو۔ ابن ابی شیبہ و ابن جریر

۲۱۸۴۶..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے عشاء کی نماز موخر کی۔ حتی کہ ہم سو گئے پھر اٹھے اور پھر سو گئے پھر آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے آپ نے آسمان کی طرف دیکھا۔ لگ بھگ آدھی رات گزر چکی تھی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں اس نماز کا وقت یہی قرار دیتا۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ و ابن جریر

۲۱۸۴۷..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے عشاء کی نماز تاخیر کے ساتھ پڑھی حتیٰ کہ لوگ (مسجد میں) سو گئے اور پھر بیدار ہوئے پھر سوئے اور پھر بیدار ہوئے اتنے میں عمر بن خطاب اٹھے اور کہنے لگے: یارسول اللہ! نماز پڑھیے چونکہ عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نماز کے لیے نکلے مجھے ایسا لگتا ہے گویا میں ابھی ابھی آپ ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ سر مبارک کی ایک طرف رکھا تھا اور پانی صاف کر رہے تھے ارشاد فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں حکم دیتا کہ یہ نماز اسی وقت میں پڑھا کرو ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں! بخدا! یہی وقت ہے اگر مجھے امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا۔ عبدالرزاق، سعید بن منصور بخاری و مسلم و ابن جریر

۲۱۸۴۸..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور آپ ﷺ کو آواز دی کہ عورتیں اور بچے سو گئے ہیں چنانچہ آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف آئے اور ارشاد فرمایا: اہل زمین میں سے کوئی بھی تمہارے سوا اس نماز کی انتظار میں نہیں ہے زہری کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں سوائے اہل مدینہ کے نماز کوئی بھی نہیں پڑھتا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۴۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک رات نبی کریم ﷺ کسی کام میں مشغول ہو گئے اور عشاء کی نماز میں تاخیر ہو گئی حتیٰ کہ ہم سو گئے اور پھر بیدار ہوئے پھر سو گئے اور پھر بیدار ہوئے۔ پھر آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا تمہارے سوا کوئی بھی نہیں جو اس

نماز کی انتظار میں بیٹھا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۵۰..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ شیطان نے سب سے پہلے عشاء کی نماز کا نام عتمہ رکھا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۵۱..... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی پھر تقریباً آدھی رات کے وقت ہمارے پاس (مسجد میں) تشریف لائے اور نماز پڑھی پھر فرمایا اپنی جگہ بیٹھے رہو، چنانچہ ہم اپنی اپنی جگہ پر جم کر بیٹھ گئے ارشاد فرمایا جب سے تم نماز کی انتظار میں بیٹھے ہو اس وقت سے تم نماز کے حکم میں ہو۔ اگر مجھے ضعیف کے ضعف بیمار کی بیماری اور ضرورتمند کی حاجت کا خوف نہ ہوتا تو میں اس نماز کو اسی وقت تک مؤخر کرتا ایک روایت میں آدھی رات کا لفظ آتا ہے۔

الضياء المقدسي، ابو داؤد، ۹ لنسائي، ابن ماجه و ابن جرير

۲۱۸۵۲..... حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نو (۹) مرتبہ عشاء کی نماز تہائی رات تک موخر کی اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! اگر آپ عشاء کی نماز جلدی پڑھ لیں تو ہم رات کو طویل قیام کریں؟ چنانچہ آپ ﷺ نے عشاء کی نماز جلدی پڑھانا شروع کر دی۔

رواه ابن جرير

۲۱۸۵۳..... حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز شفق غائب ہونے سے لیکر تہائی رات یا آدھی رات تک پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۸۵۴..... حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں لوگوں میں سب سے زیادہ جانتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز کس وقت پڑھتے تھے چنانچہ آپ ﷺ ہر مہینے کے شروع کی تیسری رات سقوط قمر (چاند غروب ہونے) کے بعد عشاء کی نماز پڑھتے تھے۔

ضياء المقدسي و ابن ابي شيبه

۲۱۸۵۵..... سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھی جب مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کچھ لوگ سو رہے ہیں اور کچھ نماز میں مشغول ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: اس نماز میں حاضر ہونے والوں میں ثواب میں تم سب سے بہتر ہو تمہارے سوا کوئی بھی نہیں جو اس نماز کی انتظار میں ہو۔

۲۱۸۵۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی یہاں تک کہ رات کا کافی حصہ گزر گیا اور مسجد میں لوگ سو گئے پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور نماز پڑھی اور فرمایا: اس نماز کا یہی وقت ہے اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۵۷..... قبیلہ جہینہ کا ایک آدمی کہتا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں عشاء کی نماز کب پڑھا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب رات تاریکی سے ہر وادی کو بھر دے۔ الضیاء المقدسی

۲۱۸۵۸..... قبیلہ جہینہ کا ایک آدمی کہتا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں عشاء کی نماز کب پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب رات ہر وادی کو تاریکی سے بھر دے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۵۹..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب قبیلہ ثقیف کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی یہاں تک کہ رات کا ایک حصہ گزر گیا، اتنے میں عمر رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! بچے سو گئے عورتیں اونگھنے لگیں اور رات کا ایک حصہ بھی گزر چکا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف کرو چنانچہ تمہارے سوا اس نماز کی انتظار میں کوئی بھی نہیں ہے اگر مجھے امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں اس نماز کو آدھی رات تک موخر کرتا۔ رواہ ابن جریر

۲۱۸۶۰..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جسے اندیشہ ہو کہ وہ عشاء کی نماز سے پہلے سو جائے گا تو کوئی حرج نہیں کہ وہ شفق کے غائب ہونے سے پہلے نماز پڑھ لے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۶۱..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم عشاء کی نماز کے لئے آپ ﷺ کی انتظار میں بیٹھے تھے حتیٰ کہ تہائی رات گزر چکی،

پھر آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے مجھے معلوم نہیں کہ آپ ﷺ کو کسی چیز نے مشغول کر لیا تھا یا پھر اہل خانہ میں کوئی حاجت تھی؟ جب باہر تشریف لائے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ تمہارے سواء اہل دین میں سے کوئی اور اس نماز کے انتظار میں ہو اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں اس نماز کو اسی وقت میں پڑھتا پھر آپ ﷺ نے موذن کو حکم دیا اور اقامت کہی۔ ابن ابی شیبہ وابن جریر

وتر کے بیان میں

۲۱۸۶۲۔۔۔ ''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب آخر رات میں بیدار ہوتے اس وقت وتر پڑھتے تھے۔ طحاوی

۲۱۸۶۳۔۔۔ مسروق کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب سوجاتے اور پھر بیدار ہوتے تو ایک رکعت پہلے پڑھ چکے ہوتے اور اب صبح تک دو رکعتیں پڑھتے اسی طرح عمارہ، رافع بن خدیج اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات مروی ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۶۴۔۔۔ سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سونا چاہتے تو وتر پڑھ لیتے جب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کے پچھلے پہر وتر پڑھتے تھے۔ مالک وابن ابی شیبہ

۲۱۸۶۵۔۔۔ قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رات کے اول حصہ میں وتر پڑھ لیتے تھے اور فرماتے ہیں نے وقت فوت ہونے سے بچا لیے اور اب میں نوافل کے درپے ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۶۶۔۔۔ روایت ہے کہ ایک مرتبہ عمرو بن مرہ نے سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے وتروں کے متعلق دریافت کیا، کہنے لگے: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رات کے پہلے حصہ میں وتر پڑھتے تھے البتہ جب قیام اللیل کرتے اور رات کو نماز میں مصروف رہتے تو رات کے پچھلے پہر میں وتر پڑھتے، جب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھتے تھے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہم سے بہتر تھے جب کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وتر رات کے اول حصہ میں پڑھ لیتے اور آخری حصہ میں دو رکعتیں پڑھتے اور اپنے وتروں کو نہیں توڑتے تھے۔ رواہ البیہقی

۲۱۸۶۷۔۔۔ مکحول کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وتر کی تین رکعات پڑھتے تھے اور درمیان میں سلام سے فصل نہیں کرتے تھے (یعنی ایک ہی سلام سے تین رکعات پڑھتے تھے)۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۶۸۔۔۔ انس بن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وتر میں معوذتین پڑھتے تھے۔ رواہ ابن بی شیبہ

۲۱۸۶۹۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رات کو وتر پڑھ لوں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ رات بھر جاگتا رہوں اور پھر صبح ہونے کے بعد وتر پڑھوں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۷۰۔۔۔ حبیب معلم کی روایت ہے کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما وتر کی دو رکعتوں میں سلام پھیرتے تھے حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بڑے فقیہ تھے چنانچہ وہ تیسری رکعت کے لئے تکبیر کہہ کر کھڑے ہوجاتے تھے۔ رواہ البیہقی

رات کے اول حصہ میں وتر پڑھنا

۲۱۸۷۱۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عقلمند لوگ وہ ہیں جو رات کے اول حصہ میں وتر پڑھ رہے ہیں اور صاحب قوت لوگ وہ ہیں جو رات کے آخری پہر میں وتر پڑھتے ہیں گو کہ یہ دوسری صورت افضل ہے۔ ابن سعد و مسدد وابن جریر

۲۱۸۷۲۔۔۔ ابن عوف کہتے ہیں کہ میں نے قاسم سے پوچھا کہ اگر کوئی آدمی سواری پر وتر پڑھے اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے جواب دیا تابعین کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ سواری سے نیچے اتر کر زمین پر وتر پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۷۳..... قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ زمین پر وتر پڑھتے تھے۔ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۱۸۷۴..... حارث بن معاویہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا کہ وتر اول رات میں پڑھے جائیں یا درمیانی حصہ میں یا آخری حصہ میں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ کا ان تینوں صورتوں پر عمل تھا۔ ابن جریر، ابن عساکر

۲۱۸۷۵..... سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ رات کے آخری حصے میں وتر پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۸۷۶..... ابن سباق کی راویت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رات کے وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دفن کیا پھر عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے اور تین رکعات وتر پڑھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۷۷..... روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب وتر پڑھتے تو پھر اٹھ کر ایک رکعت اور پڑھتے اور فرماتے یہ اوپرے اونٹ سے کس قدر مشابہ ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۷۸..... روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اول رات میں وتر پڑھتا ہوں اور جب رات کے آخری حصہ میں سو جاتا ہوں تو ایک رکعت پڑھ لیتا ہوں اور میں اسے جوان اونٹنی کے مشابہ سمجھتا ہوں۔ طحاوی

۲۱۸۷۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اذان کے وقت وتر (ایک رکعت) پڑھتے اور اقامت کے وقت دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

طبرانی، ابن ابی شیبہ، احمد بن حنبل، ابن ماجہ و دورقی

۲۱۸۸۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرض نمازوں کی طرح وتر نماز حتمی نہیں ہیں لیکن وتر نماز رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے جو آپ ﷺ نے جاری کی ہے۔ طبرانی، عبدالرزاق، احمد بن حنبل، عدنی، دارمی، ابوداود، ترمذی

اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ نسائی ابویعلی، ابن خزیمہ، مالک، ابونعیم فی الحلیہ، بیہقی وضیاء المقدسی

۲۱۸۸۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ رات کے اول، وسط، آخر تینوں حصوں میں وتر کی نماز پڑھتے تھے اور پھر آخری حصہ میں پڑھتے تھے۔ ابن ابی شیبہ، دورقی، احمد بن حنبل، ضیاء المقدسی

۲۱۸۸۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے ہر حصہ اول، اوسط، آخر میں وتر پڑھتے تھے حتی کہ آپ ﷺ کے وتر کی انتہا سحری تک ہوتی تھی۔ طبرانی، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، الطحاوی، ابویعلی

ابن جریر نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۲۱۸۸۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ وتر کی تین رکعات پڑھتے تھے۔ احمد بن حنبل

۲۱۸۸۴..... حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ وتروں میں قصار مفصل میں سے نو (۹) سورتیں پڑھتے تھے چنانچہ پہلی رکعت میں الھکم التکاثر" وانا انزلناہ فی لیلۃ القدر" واذا زلزلت الارض" اور دوسری رکعت میں "والعصر" "اذا جاء نصر اللہ والفتح" "انا اعطینک الکوثر" اور تیسری رکعت میں "قل یاایھا الکافرون" وتبت یدا ابی لھب" "قل ھو اللہ احد"۔

احمد بن حنبل، ترمذی، ابویعلی، ابن ماجہ، محمد بن نصر، طحاوی، دورقی، طبرانی

۲۱۸۸۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ وتروں کے آخر میں یہ دعا پڑھتے تھے:

اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بما فاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک۔

یا اللہ میں تیرے غصہ سے تیری رضامندی کی پناہ چاہتا ہوں اور تیری عتاب سے تیری بخشش کی پناہ چاہتا ہوں اور میں تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں اس طرح تیری تعریف نہیں کر سکتا، جس طرح کہ تو اپنی تعریف خود کرتا ہے۔

ترمذی، وقال: حسن غریب، نسائی، ابن ماجہ، ابویعلی و قاضی یوسف فی سننہ، مالک وسعید بن منصور

اور طبرانی نے ان الفاظ میں روایت کی ہے۔

لاحصی نعمتک ولا ثناء علیک

۲۱۸۸۶... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پہلی اذان کے وقت وتر پڑھتے تھے۔

عبدالرزاق، طبرانی، ابن ابی شیبہ ومسدد وابن جریر

۲۱۸۸۷.....قبیلہ بنو اسد کا ایک آدمی کہتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور اس وقت تھویب کہنے والا کہہ رہا تھا، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ نبی کریم ﷺ نے وتر کا حکم دیا ہے اور وتر کے لیے یہی وقت مقرر کیا ہے۔

طبرانی ودورقی

۲۱۸۸۸... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے منع کیا کہ میں سو جاؤں مگر وتروں کی نیت پر۔ البزار

۲۱۸۸۹... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ وتروں میں اذا زلزلت الارض، والعادیات، والھٰکم التکاثر، تبت، قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے۔ ابونعیم فی الحلیہ

۲۱۸۹۰... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا وتر فرض ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ وتر پڑھتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسی پر قائم رہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۹۱..... ابوفاختہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری پر وتر پڑھے اور سجدہ اور رکوع کے لیے اشارے کرتے تھے۔

عبد الرزاق، بیہقی

۲۱۸۹۲.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وتر کی تین قسمیں ہیں جو چاہے اول رات میں پڑھے اور اگر پھر نماز پڑھے تو صبح سے پہلے دو رکعتیں پڑھے۔ جو چاہے وتر پڑھے اور پھر اگر نماز پڑھے تو دو رکعتیں پڑھے اور پھر دو دو رکعتیں پڑھتا رہے۔ اور جو چاہے وہ وتر نہ پڑھے اور رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھے۔ حتی کہ اس کی آخری نماز وتر ہی ہو۔ رواہ بیہقی

۲۱۸۹۳... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی تین رکعتیں پڑھتے، پہلی رکعت میں الحمد للہ اور قل ھو اللہ احد، دوسری رکعت میں الحمد للہ اور قل ھو اللہ احد اور تیسری رکعت میں قل ھو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس میں پڑھتے تھے۔

ابو محمد سمر قندی فی فضائل قل ھو اللہ احد

۲۱۸۹۴... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ آٹھ رکعات پڑھتے جب فجر طلوع ہوتی وتر پڑھتے پھر تسبیح و تکبیر کرنے بیٹھ جاتے حتی کہ صبح صادق طلوع ہو جاتی پھر کھڑے ہوتے اور فجر کی دو رکعتیں پڑھتے پھر نماز کے لیے نکل پڑتے۔ عقیلی

کلام:.......عقیلی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں یزید بن بلال فزاری ہے جو کہ متکلم فیہ راوی ہے۔

۲۱۸۹۵... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے تینوں حصوں اول، اوسط، آخر میں وتر پڑھتے تھے۔ پھر پچھلے پہر میں آپ کا عمل ثابت رہا۔ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۹۶... عبد خیر کی روایت ہے کہ ہم مسجد میں تھے چنانچہ رات کے آخری حصہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا وہ آدمی کہاں ہے جس نے وتر کے متعلق سوال کیا تھا؟ چنانچہ ہم سب ان کے پاس جمع ہو گئے اور انہوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ پہلے اول رات میں وتر پڑھتے تھے پھر درمیان رات میں اور پھر آخر رات میں اور جب آپ ﷺ کی رحلت ہوئی وہ اسی وقت (آخر رات) میں وتر پڑھتے تھے۔

طبرانی فی الاوسط

۲۱۸۹۷.....ابوعبدالرحمٰن سلمی کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ گھر سے اس وقت نکلتے تھے جب ابن تیاح فجر اول کے وقت اذان دیتے اور فرمایا کرتے تھے کہ وتروں کا یہ وقت بہت اچھا ہے اور آیت کریمہ "والصبح اذا تنفس" کی تفسیر اسی وقت سے کرتے تھے۔

ابن جریر و طحاوی، طبرانی فی الاوسط، بیہقی ومالک

آخر رات میں وتر پڑھنا

۲۱۸۹۸......سنان بن حبیب کہتے ہیں میں نے ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ وتروں کے لیے کونسی گھڑی بہتر ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ یہ گھڑی وتروں کے لیے بہت اچھی ہے یعنی صبح سے پہلے جو اندھیرا ہوتا ہے۔ ابن ابی شیبه وابن جریر

۲۱۸۹۹...... اذان ابوعمر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وتر کی تین رکعات پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبه

۲۱۹۰۰......ابومریم کہتے ہیں! ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں رات کو سو گیا اور وتر پڑھنا بھول گیا حتیٰ کہ سورج طلوع ہوگیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم بیدار ہوجاؤ اور تمہیں یاد آ جائے تو اس وقت پڑھ لیا کرو۔ رواہ ابن ابی شیبه

۲۱۹۰۱......اغر مزنی کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یا نبی اللہ! میں صبح کو بیدار ہوا اور رات کو وتر نہیں پڑھ سکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وتر رات کے وقت پڑھے جاتے ہیں (تین بار فرمایا) کھڑے ہوجاؤ اور وتر پڑھ لو۔ رواہ ابونعیم

۲۱۹۰۲......ثابت کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابومحمد! مجھ سے لے لو، میں نے یہ تحفہ رسول اللہ ﷺ سے لیا ہے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے لیا ہے، تم یہ تحفہ مجھ سے زیادہ معتبر آدمی سے نہیں لے سکتے ہو۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی پھر چھ رکعات پڑھیں اور ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے رہے اور پھر تین وتر پڑھے اور ان کے آخر میں سلام پھیرا۔ رویانی و ابن عساکر

اس حدیث کے رجال ثقہ راوی ہیں۔

۲۱۹۰۳...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وتر اس آدمی پر واجب ہیں جو قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۰۴......عبداللہ بن محمد بن عقیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ کس وقت وتر پڑھتے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا عشاء کے بعد رات کے اول حصہ میں آپ ﷺ فرمایا: اے عمر! آپ؟ انہوں نے جواب دیا: رات کے آخری حصہ میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر رہی بات آپ کی سو آپ نے اعتماد کا دامن مضبوطی سے پکڑا ہے اور اے عمر! رہی بات آپ کی سو آپ نے قوت کا دامن تھام لیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۹۰۵......عطاء کی روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک رکعت وتر پڑھے، چنانچہ ان پر نکیر کی گئی اور اس کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا انہوں نے فرمایا: معاویہ نے سنت پر عمل کیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبه

۲۱۹۰۶......عطاء روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبه

۲۱۹۰۷...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں طلوع شمس سے پہلے پہلے وتر پڑھ لیتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۰۸......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ تین رکعات وتر پڑھتے تھے اور ان میں ''سبح اسم ربک الاعلیٰ قل یاایھا الکافرون وقل ھواللہ احد'' پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبه

وتر میں پڑھی جانے والی سورتیں

۲۱۹۰۹......عبدالرحمٰن بن ابزی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتروں میں سبح اسم ربک الاعلیٰ قل یاایھا الکافرون اور قل ھواللہ احد پڑھتے تھے، جب سلام پھیرتے تو تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھتے ''سبحان الملک القدوس''۔ رواہ ابن ابی شیبه

۲۱۹۱۰......حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وتر دو نمازوں کے درمیان ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۱۱......قبیلہ عبدقیس کے آزاد کردہ غلام کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا مجھے بتائیں کیا وتر سنت ہیں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا نبی کریم ﷺ وتر پڑھتے رہے اور مسلمان بھی وتر پڑھتے رہے وہ آدمی بولا نہیں کیا وتر سنت ہیں؟ فرمایا: کیا تم سمجھتے ہو کہ نبی

کریمﷺ وتر پڑھتے رہے اور مسلمان بھی وتر پڑھتے رہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۱۲..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریمﷺ سواری پر بیٹھ کر وتر پڑھ لیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۱۳..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں وتر چھوڑ دوں ان کے بدلہ میں مجھے سرخ اونٹ مل جائیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۱۴..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جس آدمی نے وتر پڑھے بغیر صبح کرلی اس کے سر پر ستر ہاتھ کے بقدر لمبی رسی لٹکی رہتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۱۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریمﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ' پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۱۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم وتر کی تین رکعات پڑھتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ دوسری رکعت میں قل یاایھا الکافرون اور تیسری رکعت میں قل ھواللہ احد پڑھتے تھے۔ رواہ ابن نجار

۲۱۹۱۷..... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نو (۹) رکعت وتر پڑھتے تھے یہاں تک کہ جب بدن بھاری ہوگیا تو سات رکعت پڑھتے تھے اور پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تھے جن کی پہلی رکعت میں ''اذا زلزلت الارض اور دوسری میں ''قل یاایھا الکافرون'' پڑھتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۱۹۱۸..... عبداللہ بن رباح حضرت ابوقتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ کب وتر پڑھتے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا یارسول اللہ: رات کے اول حصہ میں وتر پڑھتا ہوں۔ پھر آپﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ کس وقت وتر پڑھتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا میں رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھتا ہوں چنانچہ نبی کریمﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ نے امر قطعی پر اپنی گرفت مضبوط کرلی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ نے قوت کا دامن تھام لیا ہے۔ ابن جریر وابونعیم

۲۱۹۱۹..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہﷺ مسجد میں قرآن مجید کی تعلیم وتعلم میں مشغول جماعت کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے اہل قرآن! اے اہل قرآن! اے اہل قرآن! (تین بار فرمایا) یقیناً اللہ عزوجل نے تمہاری نمازوں میں ایک اور نماز کا اضافہ کیا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یارسول اللہ وہ کون سی نماز ہے؟ ارشاد ہوا وہ وتر کی نماز ہے۔ ایک اعرابی بولا: یارسول اللہ! وتر کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ تم پر واجب نہیں اور نہ ہی تمہارے ساتھیوں پر وہ تو اہل قرآن پر واجب ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۱۹۲۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریمﷺ صبح کرتے اور وتر پڑھ لیتے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:..... حدیث بالا میں صبح سے مراد صبح صادق نہیں بلکہ صبح کاذب مراد ہے چونکہ طلوع فجر یعنی صبح صادق کے بعد تو وتر کی نماز کا وقت ہی نہیں رہتا۔ واللہ اعلم۔

۲۱۹۲۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریمﷺ رات کو نماز پڑھتے اور جب نماز سے فارغ ہوتے مجھے کہتے۔ کھڑی ہوجاؤ اور وتر پڑھ لو۔ رواہ عبدالرزاق

ہر حصہ میں وتر کی گنجائش

۲۱۹۲۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے رسول اللہﷺ رات کے ہر حصہ اول، اوسط اور آخر میں وتر کی نماز پڑھتے رہے ہیں حتیٰ کہ آپﷺ نے سحری کے وقت بھی وتر کی نماز پڑھی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۲۳..... زہری کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریمﷺ نے سواری پر وتر پڑھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۲۴..... زہری کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ اول رات میں وتر پڑھتے تھے جب کہ حضرت عمر ؓ آخر رات میں وتر پڑھتے تھے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ان دونوں حضرات سے وتر کے متعلق پوچھا انہوں نے بتایا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا یہ قوی ہے اور یہ محتاط ہے۔ پھر فرمایا: کہ تم دونوں کی مثال ان دو آدمیوں کی سی ہے جو بیابان میں سفر کے خواہاں ہوں ایک کہے: میں اس وقت تک نہیں سوؤں گا جب تک اسے قطع نہ کرلوں دوسرا کہے۔ میں تھوڑی دیر سو جاتا ہوں اور پھر اٹھ کر اس بیابان کو قطع کروں گا چنانچہ وہ دونوں منزل مقصود پر صبح کرتے ہیں۔

رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۲۵..... محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ فرض نمازوں کے علاوہ بقیہ نمازوں کا چھوڑنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر زیادہ گراں نہیں گزرتا تھا بجز وتر اور فجر کی دو رکعتوں کے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وتر تاخیر سے پڑھنا زیادہ پسند تھا حالانکہ وتر رات کی نماز ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صبح سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے حالانکہ یہ دو رکعتیں دن کی نماز میں سے ہیں۔ ابن جریر ، عبد الرزاق

۲۱۹۲۶..... شعبی کہتے ہیں: فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز وتر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۲۷..... سعید بن مسیب کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے وتر کی نماز جاری کی ہے جیسا کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازیں جاری کیں۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۲۸..... ابراہیم کہتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتر کی نماز پڑھتے درآں حالیکہ رات کا اتنا حصہ ابھی باقی ہوتا جتنا کہ سورج غروب ہونے کے بعد نماز کے قضاء کا وقت ہوتا ہے۔

۲۱۹۲۹..... حضرت ابومسعود عقبہ بن عمرو انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے تینوں حصوں اول اوسط، آخر میں وتر کی نماز پڑھتے تھے۔

۲۱۹۳۰..... عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بسا اوقات وتر رات کے اول حصہ میں پڑھتے کبھی درمیان رات میں اور کبھی آخر رات میں تاکہ مسلمانوں کے لیے آسانی پیدا ہو جائے لہٰذا جس عمل کو بھی لیا جائے درست قرار پائے گا۔

۲۱۹۳۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعات نماز وتر میں قل ھو اللہ اور معوذتین پڑھتے تھے۔

ابن عساکر ، عبد الرزاق

۲۱۹۳۲..... معمر، قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے وتروں کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ وتر پڑھتے تھے اور اگر تم چھوڑ دو تو کوئی حرج نہیں آپ ﷺ نے چاشت کی نماز پڑھی ہے اگر تم چھوڑ دو تو کوئی حرج نہیں آپ ﷺ نے دو رکعتیں ظہر سے قبل اور دو رکعتیں ظہر کے بعد پڑھی ہیں، اگر تم چھوڑ دو کوئی حرج نہیں، آپ ﷺ نے چاشت کی نماز بھی پڑھی ہے اگر تم اسے چھوڑ دو کوئی حرج نہیں وہ آدمی بولا: اے ابومحمد! یہ سب ہم نے جان لیا ہمیں وتروں کے متعلق کچھ بتائیے ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اہل قرآن وتر پڑھا کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ وتر (طاق) ہے اور وتروں کو پسند فرماتا ہے۔

رواہ عبدالرزاق

وتر کے بارے میں شیخین رضی اللہ عنہم کی عادات مبارکہ

۲۱۹۳۳..... ابن جریج کہتے ہیں مجھے ابن شہاب نے بتایا ہے کہ ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس وتروں کا تذکرہ کرنے لگے چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے میں وتر پڑھ کر سو جاتا ہوں اور اگر بیدار ہو جاؤں تو صبح تک دو رکعت پڑھ لیتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے میں دو رکعتیں پڑھ کر سو جاتا ہوں اور پھر سحری کے وقت وتر پڑھتا ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر محتاط ہیں اور عمر قوی شخص ہیں۔

۲۱۹۳۴..... مسند ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی نماز میں ”سبح اسم ربک الاعلیٰ، قل یاایھا الکافرون اور قل ھواللہ احد پڑھتے تھے، پھر تین بار یہ تسبیح پڑھتے سبحان الملک القدوس تیسری بار آواز بلند کرتے۔

ابن حبان، الدارقطني، ابن عساکر، الضیاء المقدسي وابن الجارود

۲۱۹۳۵..... حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ قل یاایھا کافرون اوا قل ھواللہ احد پڑھتے تھے۔

ابو داؤد، نسائي وابن ماجه

۲۱۹۳۶..... اسی طرح حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتروں میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

ابو داؤد وابن ماحه

۲۱۹۳۷..... حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ وتر کی نماز میں سلام پھیرتے تو کہتے: سبحان الملک القدوس۔

رواه ابو داؤد

۲۱۹۳۸..... عاصم بن ضمرہ کی روایت ہے کہ ایک جماعت حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور انہوں نے وتر کی نماز کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا: اذان کے بعد وتر نہیں ہوتے چنانچہ وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے یہی سوال کیا انہوں نے جواب دیا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بڑی تنگی کا مظاہرہ کیا ہے اور فتویٰ میں افراط سے کام لیا ہے، وتر کی نماز کا وقت عشاء کی نماز سے فجر کی نماز تک ہے۔

عبدالرزاق، ابن جرير

دعائے قنوت کے متعلق

۲۱۹۳۹..... ”مسند صدیق اکبر رضی اللہ عنہ“ سوید بن غفلہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ وتروں کے آخر میں دعائے قنوت پڑھتے تھے اور یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

الدارقطني و بيهقي

کلام:..... یہ حدیث ضعیف ہے تفصیل کے لیے دیکھیے ضعاف دارقطنی ۴۰۹

۲۱۹۴۰..... ابوعثمان کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

رواه دار قطني. بيهقي

۲۱۹۴۱..... طلحہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ رواه ابن ابي شيبه

۲۱۹۴۲..... شعبی کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ رواه ابن ابي شيبه

۲۱۹۴۳..... یحییٰ بن سعید کی روایت ہے کہ عوام بن حمزہ کہتے ہیں: میں نے ابوعثمان سے فجر کی نماز میں دعائے قنوت کے متعلق پوچھا کہتے ہیں فجر میں دعائے قنوت رکوع کے بعد پڑھی جائے گی میں نے عرض کیا آپ کو کس سے یہ خبر پہنچی ہے؟ کہنے لگے: ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہ سے۔

ابن عدی وبیهقي

بیہقی کہتے ہیں: اس حدیث کی سند حسن ہے چونکہ یحییٰ بن سعید صرف ثقہ راویوں سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

۲۱۹۴۴..... ابراہیم، علقمہ، اسود اور عمرو بن میمون روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبه، طحاوی وبیهقي

۲۱۹۴۵..... اسود بن یزید نخعی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب لشکر سے نبرد آزما ہوتے تو (فجر کی نماز میں) دعائے قنوت پڑھتے اور جب لشکر کشی نہ ہوتی تو قنوت نہ پڑھتے۔ طحاوی

قنوت نازلہ کا ذکر

۲۱۹۴۶ طارق بن شہاب کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی ہے چنانچہ جب دوسری رکعت میں قرأت سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی پھر قنوت پڑھی اور پھر رکوع کیا۔عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، طحاوی

۲۱۹۴۷ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دعاء قنوت میں دو سورتیں پڑھتے تھے(۱) اللھم انا نستعینک (۲) اللھم ایاک نعبد۔(ابن ابی شیبہ ومحمد بن نصر فی کتاب الصلوٰۃ والطحاوی

۲۱۹۴۸ عبدالرحمٰن بن ابزی کہتے ہیں میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی ہے چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہ دوسری رکعت میں سورت سے فارغ ہوئے تو رکوع سے پہلے یہ سورت پڑھی:

اللھم انا نستعینك ونستغفرك ونثني علیك الخیر کله ولا نکفرك ونخلع ونترك من یفجرك اللھم ایاك نعبد ولك نصلي ونسجد، والیك نسعی ونحفد ونرجو رحمتك ونخشی عذابك ان عذابك با لکفار ملحق. ابن ابی شیبه، وابن الضریس فی فضائل القرآن، بیهقی

امام بیہقی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۲۱۹۴۹ عبید بن عمیر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت پڑھتے تھے اور وہ یہ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحیم، اللھم انا نستعینك ونستغفرك ونثني علیك ولا نکفرك ونخلع ونترك من یفجرك بسم الله الرحمن الرحیم، اللھم ایاك نعبد ولك نصلي ونسجد ولك نسعی ونحفد ونرجو رحمتك ونخشی عذابك ان عذابك باالکفار ملحق

عبید تو کہا کرتے تھے کہ مصحف ابن مسعود میں یہ دو قرآن کی سورتیں ہیں۔عبدالرزاق، ابن ابی شیبه محمد بن نصر وطحاوی، بیهقی

۲۱۹۵۰ عبدالرحمٰن بن ابزی کی روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں رکوع سے قبل دو سورتیں اللھم انا نستعینک اور اللھم ایاک نعبد پڑھتے۔ رواہ طحاوی

۲۱۹۵۱ ابوعثمان نہدی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آدمی کے قرآن مجید سے سو آیات پڑھنے کے بقدر فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبه

۲۱۹۵۲ اسود بن یزید کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبه

۲۱۹۵۳ ابوعثمان کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھاتے تھے اور فجر کی قنوت میں رفع یدین کرتے حتیٰ کہ بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو جاتی اور آپ ﷺ کی آواز مسجد کے پیچھے سے سنائی دیتی۔ابن ابی شیبه وبیهقی

۲۱۹۵۴ طارق کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے دعائے قنوت پڑھی۔رواہ بیهقی

۲۱۹۵۵ اسود کہتے ہیں میں نے سفر وحضر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں دوسری رکعت میں قنوت پڑھتے تھے(بقیہ نمازوں میں قنوت نہیں پڑھتے تھے)۔

۲۱۹۵۶ ابورافع کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں رکوع کے بعد رفع یدین کر کے باآواز بلند دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ بیهقی وصححه

۲۱۹۵۷ عبید بن عمیر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رکوع کے بعد یہ قنوت پڑھی۔

اللھم اغفرلنا وللمؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات والف بین قلوبھم واصلح ذات بینھم

وانصرهم على عدوك وعدوهم، اللهم العن كفرة اهل الكتاب الذين يصدون عن سبيلك ويكذبون رسلك ويقاتلون اولياءك اللهم خالف بين كلمتهم وزلزل اقدامهم وانزل بهم باسك الذى لاترده عن القوم المجرمين۔ رواه البيهقي

یااللہ! ہماری مغفرت فرما۔مومن مرد،مومن عورتوں، مسلمان مردمسلمان عورتوں اوران کے دلوں میں محبت ڈال دے ان کے آپس کے باہمی تعلقات بہتر کردے دشمن کے خلاف ان کی مدد فرمایااللہ! کفاراہل کتاب پرلعنت کر جو تیرے راستے سے روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں تیرے اولیاء کوقتل کرتے ہیں یااللہ! کافروں کے کام میں مخالفت ڈال دے اوران کے قدموں کو ہلا دے اوران پر ایسا عذاب نازل کر جو مجرموں سے تو واپس نہیں کرتا۔

۲۱۹۵۸۔۔۔ ابورافع صائغ کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ دوسال نماز پڑھی ہے چنانچہ وہ رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔ رواه ابن سعد

۲۱۹۵۹۔۔۔ صفت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما صبح کی نماز میں یہ دعائے قنوت پڑھتے تھے:

اللهم اغفر للمؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات واصلح ذات بينهم والف بين قلوبهم وانصرهم على عدوك وعدوهم۔ رسته في الايمان

یااللہ!مؤمن مردوں،مومن عورتوں،مسلمان مردوں،مسلمان عورتوں کی مغفرت فرما۔اوران کی آپس کے تعلقات درست کردے ان کے دلوں میں محبت والفت ڈال دے اوردشمن کے خلاف ان کی مدد کر۔

۲۱۹۶۰۔۔۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورخلافت میں لوگوں کوامامت کرائی اورنصف رمضان تک دعائے قنوت نہیں پڑھی جب نصف رمضان گزرچکا تو پھر رکوع کے بعد قنوت پڑھی جب آخری عشرہ آیا تو الگ ہوکر خلوت نشین ہوگئے اور لوگوں کوقاری معاذ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔ رواه ابن ابی شیبه

۲۱۹۶۱۔۔۔ ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطاء سے کہا: کیا رمضان کے مہینہ میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے قنوت پڑھی ہے۔ میں نے کہا: کیا رمضان کے نصف آخر پورے میں پڑھی جائے گی؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔

۲۱۹۶۲۔۔۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کوحکم دیا کہ رمضان میں لوگوں کونماز پڑھائیں اورانہیں یہ بھی حکم دیا کہ نصف آخر میں سولہویں رات سے قنوت پڑھیں۔ رواه ابن ابی شیبه

۲۱۹۶۳۔۔۔ شعبی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اور عمر دوسری وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی عمر رضی اللہ عنہ کی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا اگر عمر رضی اللہ عنہ قنوت پڑھیں گے تو عبداللہ بھی قنوت پڑھے گا۔ رواه ابن ابی شیبه

۲۱۹۶۴۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ فجر میں دعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ رواه ابن ابی شیبه

۲۱۹۶۵۔۔۔ زید بن وھب کہتے ہیں کہ بعض اوقات عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔ رواه ابن ابی شیبه

۲۱۹۶۶۔۔۔ عبید بن عمیر کہتے ہیں میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پیچھے فجر کی نماز پڑھی اس میں انہوں نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی۔ رواه ابن ابی شیبه

۲۱۹۶۷۔۔۔ زید بن وھب کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

۲۱۹۶۸۔۔۔ ابوعثمان نہدی کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پیچھے صبح کی نماز پڑھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔ رواه ابن ابی شیبه

۲۱۹۶۹۔۔۔ ھشیم کی روایت ہے کہ حصین کہتے ہیں: ایک دن میں نے فجر کی نماز پڑھائی میرے پیچھے عثمان بن زیادہ بھی کھڑے پڑھ رہے تھے

جب میں نے اپنی نماز پوری کی تو عثمان نے مجھ سے کہا! تم نے اپنی قنوت میں کیا پڑھا ہے۔ میں نے کہا: میں نے یہ کلمات پڑھے ہیں۔

اللھم انا نستعینك و نستغفرك و نثنی علیك الخیر کله نشکرك و لا نکفرك و نخلع و نترك من یفجرك اللھم ایاك نعبد و لك نصلی و نسجد و الیك نسعی و نحفد و نرجو رحمتك و نخشی عذابك ان عذابك بالکفار ملحق.

عثمان بولے:! عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان یہی قنوت پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبه

۲۱۹۷۰.....ابراہیم کہتے ہیں! حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فجر میں قنوت نہیں پڑھتے تھے، سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فجر میں قنوت پڑھی ہے گو کہ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ لڑنے کی وجہ سے قنوت پڑھی تھی۔ رواہ مالك

۲۱۹۷۱.....ابراہیم نخعی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اس لیے قنوت پڑھتے تھے چونکہ وہ حالت جنگ میں تھے چنانچہ فجر اور مغرب میں اپنے دشمنوں کے خلاف بددعا کرتے تھے۔ رواہ الطحاوی

۲۱۹۷۲.....عبداللہ بن معقل کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت (نازلہ) پڑھتے تھے۔ طحاوی، بیھقی، ابن ابی شیبه

امام بیہقی کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ اثر صحیح اور مشہور ہے۔

۲۱۹۷۳.....عبدالرحمٰن بن سوید کاہلی کہتے ہیں گویا کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھتے سن رہا ہوں اور وہ پڑھ رہے ہیں:

اللھم انا نستعینك و نستغفرك . رواہ بیھقی

۲۱۹۷۴.....عرفجہ کہتے ہیں میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی چنانچہ وہ قنوت نہیں پڑھتے تھے جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی اور انہوں نے نماز میں قنوت پڑھی۔ رواہ بیھقی

۲۱۹۷۵.....یزید بن ابی زیاد کہتے ہیں میں نے اپنے شیوخ کو کہتے سنا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت پڑھتے تھے۔ رواہ بیھقی

۲۱۹۷۶.....عبدالرحمٰن بن معقل کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وتر میں قنوت پڑھتے تھے (اور کچھ لوگوں کو بددعا دیتے تھے قنوت رکوع کرنے کے بعد پڑھتے تھے۔ ابن ابی شیبه و بیھقی

۲۱۹۷۷.....حارث کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ رمضان کے نصف آخر میں قنوت پڑھتے تھے۔ ابن ابی شیبه و بیھقی

۲۱۹۷۸.....ابوعبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز وتر میں رکوع کے بعد قنوت پڑھتے تھے۔ ابن ابی شیبه و بیھقی

۲۱۹۷۹.....عبدالملک بن سوید کاہلی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں ان دو سورتوں سے قنوت پڑھتے تھے۔

اللھم انا نستعینك و نستغفرك و نثنی علیك و لا نکفرك و نخلع و نترك من یفجرك اللھم ایاك نعبد و لك نصلی و نسجد و الیك نسعی و نحفد نرجو رحمتك و نخشی عذابك ان عذابك با لکفار ملحق. رواہ ابن ابی شیبه

۲۱۹۸۰.....یزید بن ابی حبیب کی روایت ہے کہ عبدالعزیز بن مروان نے عبداللہ بن زریر غافقی کو پیغام بھیجا اور کہا: بخدا میں تجھ میں جفا دیکھتا ہوں چونکہ تو قرآن نہیں پڑھتا ہے جواب دیا جی کیوں نہیں۔ بخدا عبدالعزیز نے ان سے کہا: بھلا آپ کیا پڑھتے ہیں جو میں قرآن میں سے نہیں پڑھتا ہوں؟ عبداللہ نے جواب دیا: میں قنوت پڑھتا ہوں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا ہے کی دعائے قنوت قرآن مجید میں سے ہے۔

محمد بن نصر فی الصلوٰۃ

۲۱۹۸۱.....عبداللہ بن زریر غافقی کہتے ہیں مجھے عبدالملک بن مروان نے کہا کہ مجھے علم ہے کہ تم ابوتراب (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی محبت کا کیوں دم بھرتے ہو چونکہ تم محض ایک جفاکش اعرابی ہو عبداللہ بولے! بخدا میں نے تمہارے والدین سے پہلے قرآن جمع کیا ہے اور مجھے قرآن مجید میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو سورتیں سکھلائی ہیں جنھیں نہ تم جانتے ہو اور نہ تمہارے والدین وہ سورتیں یہ ہیں۔

اللھم انا نستعینک ونثنی علیک القرآن ولا نکفرک ونخلع ونترک من یفجرک اللھم ایاک نعبد ولک نصلی ونسجد والیک نسعی ونحفد نرجو رحمتک ونخشی عذابک ان عذابک بالکفار ملحق

طبرانی فی الدعاء

۲۱۹۸۲...... صلہ بن زفر کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی اور پھر رک گئے۔ میں نے رکنے کی وجہ دریافت کی تو کہنے لگے رسول اللہ ﷺ کے عمل سے آگے نہیں بڑھنا چاہتا۔ ابو الحسن علی بن عمر احر بی فی فوائدہ

۲۱۹۸۳...... شعبی کہتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز میں قنوت پڑھی تو لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے اس عمل کو خلاف عادت سمجھا اس پر علی رضی اللہ عنہ فرمایا: ہم نے اپنے دشمن کے خلاف مدد طلب کی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۸۴...... ابو اسحاق کہتے ہیں میں نے ابوجعفر سے قنوت کا تذکرہ کیا انہوں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں سے جا چکے ہیں اور وہ ہمارے ہاں قنوت نہیں پڑھتے تھے انہوں نے تمہارے پاس آنے کے بعد قنوت پڑھی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۸۵...... عبدالرحمٰن بن معقل کہتے ہیں نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے دو آدمیوں نے قنوت پڑھی ہے (۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ (۲) اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۸۶...... ابن معقل کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۸۷...... ابوعبدالرحمٰن سلمی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب نماز فجر میں قنوت پڑھتے تو تکبیر کہتے اور تکبیر کہہ کر رکوع بھی کرتے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۸۸...... حارث روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تکبیر کہہ کر قنوت شروع کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۸۹...... عبدالرحمٰن بن معقل کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی اور جب قنوت پڑھی تو اس میں کہا: یا اللہ! معاویہ اور اس کے ہوا خواہوں کو پکڑ لے عمرو بن العاص اور اس کے ساتھیوں کو پکڑ لے۔ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ اور اس کے مثل کو پکڑ لے عبداللہ بن قیس اور اس کے ہم خیالوں کو پکڑ لے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۹۰...... سعید بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعائے قنوت میں یہ بھی بڑھایا اللہ قبیلہ عمل زکوان اور عصیہ پر لعنت کر چونکہ انہوں نے تیری اور تیرے رسول کی نافرمانی کی ہے اور ابولاعور سلمی پر بھی لعنت کر۔ رواہ ابو نعیم

۲۱۹۹۱...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینہ تک صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے رہے اور قنوت میں عرب کے چند قبائل عصیہ، ذکوان، رعل لحیان پر بددعا کی یہ سب قبیلہ بنوسلیم میں سے ہیں۔ عبدالرزاق، خطیب فی المتفق والمفترق

اور خطیب نے اتنا اضافہ کیا ہے کہ پھر ایک ماہ کے بعد قنوت ترک کردی۔

۲۱۹۹۲...... حسین بن علی رضی اللہ عنہ وتر کی قنوت میں یہ پڑھتے تھے۔

اللھم انک تری ولا نری وانت بالمنظر الاعلی وان الیک الرجعی وان لک الآخرۃ والاولی اللھم انا نعوذبک من ان نذل ونخزی.

یا اللہ تو دیکھتا ہے ہم نہیں دیکھتے تو دیکھنے کے اعلیٰ مقام پر ہے اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے دنیا و آخرت تیرے ہی لیے ہے یا اللہ! ہم ذلت و رسوائی سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۹۳...... حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ابواعور سلمی سے کہا: کیا تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ نے رعل ذکوان اور عمرو بن سفیان پر لعنت کی تھی۔

ابویعلی فی مسندہ وابن عساکر

۲۱۹۹۴...... عبداللہ بن شبل انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! فلاں آدمی پر لعنت کر اور اس کے دل کو

اندھا کردے اور اس کے پیٹ کو جہنم کے گرم پتھروں سے بھردے۔ رواہ الدیلمی

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں عبدالوھاب بن ضحاک متروک راوی ہے۔

۲۱۹۹۵..... ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ، ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ ابن نجار

۲۱۹۹۶..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ فجر کی دوسری رکعت سے سر مبارک اٹھاتے تو کہتے یا اللہ اے ہمارے رب! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں یا اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ھشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور مکہ میں محبوس کمزور مؤمنین کو نجات عطا فرما، یا اللہ! مضر پر اپنا دباؤ شدید تر کردے اور ان پر یوسف علیہ السلام جیسا قحط مسلط فرما۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۹۷..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر سجدہ سے پہلے یہ کہا: یا اللہ! ضعیف مومنین کو نجات عطا فرما! یا اللہ مضر پر اپنا دباؤ شدید تر کردے اور ان پر یوسف علیہ السلام جیسا قحط مسلط فرمادے۔ رواہ ابن نجار

۲۱۹۹۸..... روایت ہے کہ مکحول رحمۃ اللہ علیہ نے صبح کی نماز میں رکوع کے بعد سر اوپر اٹھا کر قنوت پڑھی اور ساتھ بلند کرکے کہا!

ربنالك الحمد مل السموات و مل الارض السبع وملا ما فيهن من شئ بعد اللهم اياك نعبد ولك نصلى ونسجد واليك نسعى ونحفد نرجو رحمتك ونخشى عذابك ان عذابك الجد بالكفار ملحق.

اے ہمارے رب تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں جو بھری زمین و آسمان کے برابر ہو اور ان میں جو چیز ہو اس کے بھرنے کے برابر یا اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تیرے لے ہی نماز اور سجدہ کرتے ہیں ہمارا دوڑنا بھاگنا تیری ہی طرف ہے ہم تیری رحمت کے خواستگار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بلاشبہ تیرا عذاب کافروں کے ساتھ ملحق ہے۔ ابن عساکر

فجر اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۲۱۹۹۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فجر کی نماز میں مجھے حاضر ہونا صبح تک کے قیام اللیل سے زیادہ پسند ہے۔ مالک وابن ابی شیبه

۲۲۰۰۰ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ کسی آدمی نے فجر کی نماز کا وقت نبی کریم ﷺ سے پوچھا چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اذان دو طلوع فجر ہو چکا تھا پھر دوسرے دن اسفار (روشنی اچھی طرح سے پھیل چکی تھی) ہو چکا تھا کہ بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم دیا پھر فرمایا سائل کہاں ہے؟ ان دو وقتوں کے درمیان فجر کا وقت ہے۔ رواہ ابن ابی شیبه

۲۲۰۰۱..... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہا جاتا تھا کہ عشاء اور فجر کی نماز پر پابندی صرف منافق نہیں کرتا۔ رواہ ابن ابی شیبه

۲۲۰۰۲..... ابوعمیر بن انس کہتے ہیں میری ایک انصاریہ پھوپھی جو کہ صحابیہ ہیں کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ فجر اور عشاء کی نماز میں منافق نہیں حاضر ہوتا۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبه وضیاء المقدسی

۲۲۰۰۳ ..... حضرت ابن عباس کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں دو سورتیں: تنزیل السجدہ اور ھل اتی علی الانسان پڑھتے تھے۔

تغلیس کے بیان میں

۲۲۰۰۴..... ابن زبیر کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوکر ہم چل دیئے تو میں اپنے ساتھی کا چہرہ نہیں پہچان سکتا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:..... یعنی فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھی۔ حتیٰ کہ جب ہم چل دیئے تو میں اندھیرے کی وجہ سے اپنے ساتھیوں کو نہیں پہچان سکتا تھا۔

۲۲۰۰۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھتے پھر جب ہم نماز سے فارغ ہو کر چل دیتے تو (اندھیرے کی وجہ سے) ہم ایک دوسرے کو نہیں پہچان سکتے تھے۔البزار

۲۲۰۰۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھتے اور ہم ایک دوسرے کے چہرے کو نہیں پہچان سکتے تھے۔ ابو بکر فی الغیلانیات

۲۲۰۰۷......قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اس وقت آپ ﷺ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے اور آسمان پر ستارے چمک رہے تھے۔ رواہ طبرانی

۲۲۰۰۸......حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ عورتیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز میں حاضر ہوتی تھیں نماز سے فارغ ہو کر عورتیں واپس لوٹتیں تو چادروں سے انہوں نے اپنے آپ کو مکمل ڈھانپ رکھا ہوتا تھا اور اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۰۹......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھتے اور عورتیں واپس لوٹتیں درآں حالیکہ انہوں نے چادروں میں اپنے آپ کو مکمل ڈھانپ رکھا ہوتا تھا اور اندھیرے کی وجہ سے ایک دوسرے کو نہیں پہچان سکتی تھیں۔سعید بن منصور

۲۲۰۱۰...... "مسند حصین بن عوف خثعمی" حصین بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ ﷺ اس وقت صبح کی نماز پڑھ رہے تھے اور آسمان پر ستارے برابر جال بنائے ہوئے تھے۔طبرانی عن قیلہ بنت مخرمہ

اسفار یعنی صبح کے اجالے کے بیان میں

۲۲۰۱۱......حارث، عبدالعزیز بن ابان، عمرو بن حنفی، ابراہیم بن عبدالاعلی، سوید بن غفلہ کے سلسلہ سند سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز تب پڑھتے جب روشنی ہو جاتی۔

کلام:......عبدالعزیز اور عمرو دونوں متروک روای ہیں:

۲۲۰۱۲......خرشہ بن حر کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب کبھی اندھیر اندھیرے میں صبح کی نماز پڑھتے کبھی روشنی کر کے پڑھتے اور کبھی ان دونوں وقتوں کے درمیان پڑھ لیتے۔

۲۲۰۱۳......ابوعثمان نہدی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہر دل والا یہ سمجھ سکتا تھا کہ سورج طلوع ہو چکا ہے چنانچہ اتنی تاخیر کے متعلق آپ ﷺ سے کہا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر سورج طلوع ہو چکا ہوتا تو تم لوگ ہمیں غافل نہ پاتے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۱۴......علی بن ربیعہ والبی کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا وہ اپنے مؤذن سے فرما رہے تھے روشنی ہونے دو روشنی ہونے دو۔یعنی صبح کی نماز روشنی کر کے پڑھو۔عبد الرزاق وضیا لمقدسی

۲۲۰۱۵......یزید بن مذکور کہتے ہیں ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ انبار میں نماز پڑھی۔آپ رضی اللہ عنہ وہاں خوارج کے ساتھ نبرد آزما تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز پڑھتے حتیٰ کہ روشنی اچھی طرح پھیل چکی ہوتی ہم سمجھتے کہ سورج ابھی طلوع ہونا چاہتا ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۲۰۱۶......ادریس اودی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم مسجد کی دیواروں کی طرف دیکھنے لگے کہ سورج تو نہیں طلوع ہو چکا۔سعید بن منصور

۲۲۰۱۷......محمد بن منکدر، جابر، ابو بکر صدیق کی سند سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بلال!

صبح کو جب روشنی پھیل جائے تب نماز پڑھو یہی تمہارے لیے بہتر ہے۔ رواہ ابونعیم

۲۲۰۱۸۔۔۔ابوبکر بن مبارک بن کامل بن ابی غالب خفاف اپنی معجم میں عبیداللہ وعلی حمزہ بن اسماعیل موسوی نجیب بن میمون بن سہل، منصور بن عبد اللہ خالدی، عثمان بن احمد بن یزید وقاق محمد بن عبیداللہ بن ابی داؤد مخزومی، شبابہ بن سوار، محمد بن منکدر رر، جابر بن عبداللہ، ابوبکر صدیق بلال رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا صبح کی نماز روشنی پھیل جانے پر پڑھو چونکہ یہ زیادہ اجر وثواب کا باعث ہے۔ رواہ ابن نجار

۲۲۰۱۹۔۔۔ابوھاشم جعفی کی رویات ہے کہ تمیم بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم مسجد قباء میں داخل ہوئے روشنی اچھی طرح پھیل چکی تھی نبی کریم ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا پھر راوی نے پوری حدیث بیان کی۔ ابن مندہ، ابونعیم

۲۲۰۲۰۔۔۔ھرمز بن عبدالرحمن بن رافع بن خدیج اپنے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے بلال، صبح کی نماز اتنی روشنی کر کے پڑھو کہ لوگ اپنے تیروں کے نشانات دیکھ سکیں۔ سعید بن منصور، سمویہ، بغوی وطبرانی

۲۲۰۲۱۔۔۔محمد بن سیرین کہتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اتنی روشنی کر کے پڑھنا پسند کرتے تھے کہ بعد از فراغت تیروں کے نشانات کو دیکھ سکیں۔ سعید بن منصور

۲۲۰۲۲۔۔۔ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صبح کی روشنی پھیل جانے کے بعد فجر کی نماز پڑھتے تھے۔ سعید بن منصور

۲۲۰۲۳۔۔۔عاصم بن عمرو بن قتادہ اپنی قوم کی ایک بڑی جماعت سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب صبح اچھی طرح ہو جائے تب فجر کی نماز پڑھو بلاشبہ تم جب تک فجر کی نماز اچھی طرح روشنی کر کے پڑھو گے اس میں تمہارے لیے بہت بڑا اجر ہے۔ سعید بن منصور

۲۲۰۲۴۔۔۔عاصم بن عمرو بن قتادہ کی روایت ہے ان کی قوم کے ایک آدمی جو کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں کا کہنا ہے کہ صبح کی نماز اچھی طرح روشنی کر کے پڑھو، جب تک تم صبح کی نماز اچھی طرح روشنی کر کے پڑھو گے اس میں تمہارے لیے بہت بڑا اجر وثواب ہے۔ سعید بن منصور

فجر کی سنتوں کے بیان میں

۲۲۰۲۵۔۔۔سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فجر کی سنتوں کے متعلق فرمایا: بخدا فجر کی دو سنتیں مجھے سرخ رنگ کے اونٹوں سے بدرجہا محبوب ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۲۶۔۔۔سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو فجر کی سنتوں کے بعد لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اسے کنکریاں مارو (یا فرمایا کہ) تم لوگ اسے کنکریاں کیوں نہیں مارتے ہو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۲۷۔۔۔ابوعثمان نہدی کہتے ہیں میں دیکھتا کہ اگر کوئی آدمی مسجد میں آتا اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فجر کی نماز پڑھا رہے ہوتے وہ آدمی مسجد کے کسی کونے میں پہلے دو رکعتیں پڑھتا پھر جماعت میں شریک ہوتا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۲۸۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی چنانچہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا آپ ﷺ اس کی انتظار میں بیٹھ گئے جب وہ نماز سے فارغ ہوا اسے اپنے پاس بلوایا اور فرمایا: فرض نماز کے بعد یہ تمہاری کونسی نماز ہے؟ اس آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب میں مسجد میں داخل ہوا آپ جماعت کرا رہے تھے اور میں فجر کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا ہوں لہٰذا میں آپ کے ساتھ جماعت میں شریک ہو گیا اور فرضوں کو سنتوں پر ترجیح دی چنانچہ جب میں نے فرض نماز کا سلام پھیرا تو دو رکعتوں کے لیے کھڑا ہو گیا، جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ نے اس آدمی پر نہ نکیر کی اور نہ ہی اس کی توثیق کی۔ رواہ ابن جریر

۲۲۰۲۹.....حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: طلوع فجر کے بعد بجز دو رکعتوں کے کوئی نماز جائز نہیں۔ عبد الرزاق

۲۲۰۳۰.....عطیہ کہتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فجر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھیں جب ان کے بارے میں ان سے دریافت کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فجر کے بعد کوئی اور نماز نہیں لیکن میں فجر کی دوسنتیں نہیں پڑھ سکا تھا۔ رواہ ابن جریر

۲۲۰۳۱.....قیس بن عمرو کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ نماز کے بعد دوبارہ نماز پڑھ رہا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا فجر کی دو رکعتیں دوبار پڑھ رہے ہو؟ اس آدمی نے عرض کیا میں فجر کی نماز سے قبل دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا ہوں اور وہ اب پڑھ رہا ہوں اس پر رسول اللہ ﷺ خاموش رہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۳۲.....ابن جریر کہتے ہیں جب نے یحیٰ بن سعید کے بھائی عبدربہ بن سعید کو سنا ہے وہ اپنے دادا سے روایت کررہے تھے کہ وہ صبح کے وقت مسجد کی طرف نکلے اتنے میں نبی کریم ﷺ نے نماز شروع کردی لیکن انہوں نے فجر کی دوسنتیں نہیں پڑھی تھیں۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ جماعت میں شریک ہوگئے جب نماز سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہوگئے اور دوسنتیں پڑھیں۔ نبی کریم ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور فرمایا: یہ کونسی نماز ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے سنتیں پڑھی ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ آگے بڑھ گئے اور کچھ نہیں فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۳۳.....ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا اور مؤذن فجر کی نماز کے لیے اقامت کہہ رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم صبح کی چار رکعتیں پڑھو گے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۳۴.....ابوجعفر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ابن قشب کے پاس سے گزرے وہ دو رکعتیں پڑھ رہے تھے درآں حالیکہ فرض نماز کے لئے اقامت کہی جارہی تھی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا دو نمازیں اکٹھی پڑھ رہے ہو؟۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۳۵.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جس قدر سختی کے ساتھ فجر کی سنتوں کا اہتمام کیا ہے اتنا کسی اور نفل نماز پر نہیں کیا۔

ابن زنجویہ

۲۲۰۳۶.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے جتنی جلدی فجر کی دو رکعتوں سنتوں کی طرف کی ہے اتنی جلدی کسی اور چیز کی طرف نہیں کی حتیٰ کہ مال غنیمت کی کی طرف بھی اتنی جلدی نہیں کی۔ ابن زنجویہ

۲۲۰۳۷.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر سے پہلے کی دو رکعتیں نہ حالت صحت میں چھوڑیں نہ حالت مرض میں نہ سفر میں نہ حضر میں خواہ گھر میں موجود ہوں یا نہ ہوں (کسی حالت میں نہیں چھوڑیں)۔

۲۲۰۳۸.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا: رسول اللہ ﷺ نے کونسی نماز پر ہمیشگی سے اہتمام کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: آپ ﷺ نے ظہر سے قبل کی چار رکعتیں ہمیشہ اہتمام سے پڑھیں۔ چنانچہ آپ ﷺ ان میں قیام رکوع اور سجدہ طویل کرتے تھے اور آپ ﷺ نے فجر سے پہلے کی دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑیں خواہ تندرست ہوں یا بیمار، گھر میں ہوں یا سفر پر ہوں۔ رواہ ابن جریر

۲۲۰۳۹.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر سے قبل کی چار رکعات اور فجر سے پہلے کی دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑیں۔ رواہ ابن جریر

۲۲۰۴۰.....عطاء کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ آدمی کھڑا ہوگیا دو رکعتیں پڑھنے لگا نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: یہ کیسی دو رکعتیں ہیں؟ عرض کیا: یارسول اللہ! جب میں آیا آپ نماز میں کھڑے تھے، میں جماعت میں شریک ہوگیا اور دو رکعتیں نہیں پڑھیں۔ مجھے ناپسند تھا کہ آپ جماعت کررہے ہوں اور میں الگ سے نماز پڑھوں۔ چنانچہ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو اب دو رکعتیں پڑھنے کے لیے کھڑا ہوا ہوں چنانچہ آپ ﷺ نے نہ اسے منع کیا اور نہ اس کی توثیق کی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۴۱.....ابوسلمہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور مؤذن فجر کی نماز کے لیے اقامت کہہ رہا تھا چنانچہ آپ ﷺ نے دو آدمیوں کو نماز پڑھتے دیکھا ارشاد فرمایا: کیا دو نمازیں اکٹھی پڑھ رہے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

فصل ..... تکبیر تحریمہ کے اذکار اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۲۲۰۴۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ: بخدا! ایک تکبیر دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ ابن سعد، ابن ابی شیبہ، ابن عساکر

۲۲۰۴۳..... عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز میں تکبیرات کا پوری طرح اہتمام کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۴۴..... اسود کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تکبیر تحریم کہتے وقت رفع یدین کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۴۵..... عطاء کہتے ہیں مجھے روایت پہنچی ہے کہ حضرت عثمان جب تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو کانوں کے پیچھے تک لے جاتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۴۶..... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے پھر نماز سے فارغ ہونے تک رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۴۷..... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ تکبیر کہتے تو ہاتھ اوپر اٹھاتے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے انگوٹھے کانوں کے قریب دکھائی دیتے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام: ..... یہ حدیث ضعاف الدارقطنی میں مروی ہے دیکھئے ضعاف الدارالقطنی ۲۲۱

۲۲۰۴۸..... موسیٰ بن ابی حبیب کی روایت ہے کہ حکم بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تعلیم دیتے تھے کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ تو تکبیر کہو اور اپنے ہاتھوں کو اوپر اٹھاؤ اور ہاتھ کانوں سے تجاوز نہ کرنے پائیں اور پھر کہو۔

سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك.

یا اللہ! تو پاک ہے اور تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں تیرا نام برکت والا ہے اور تیرا مرتبہ بلند و بالا ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ رواہ ابونعیم

۲۲۰۴۹..... مجاہد کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی جو بدر میں بھی شریک رہے کو اپنے بیٹے سے کہتے سنا کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز پائی؟ اس نے کہا جی ہاں، کیا تکبیر اولیٰ بھی پائی اس نے نفی میں جواب دیا، بدری بولے: تم نے اتنی زیادہ بھلائی ضائع کر دی ہے کہ اس کے مقابلہ میں سو انٹ بھی ہیچ ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۵۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ تکبیر سے نماز کی ابتداء کرتے اور قرأت الحمدللہ رب العالمین سے شروع کرتے اور جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پر پہنچتے تو آمین کہتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۵۱..... علقمہ کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز دکھلاتا ہوں چنانچہ آپ ﷺ صرف ایک مرتبہ اپنے ہاتھ اوپر اٹھاتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۵۲..... ابان محاربی عبدی کی مسانید میں سے ہے کہ میں ایک وفد میں تھا چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے قبلہ رو ہو کر ہاتھ اوپر اٹھاتے تو میں آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لیتا۔ ابن شاهين، ابونعيم في معرفة الصحابه وابو بكر بن خلاد النصيبي في الجزء الثاني من فوائده

۲۲۰۵۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: الحمدللہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے لگے کہ کون اس تسبیح کو لے کر اللہ کے حضور اسے پیش کرے۔ رواہ ابن نجار

رفع یدین کے بیان میں

۲۲۰۵۴..... عبدالرزاق کی روایت ہے کہ اہل مکہ کہتے ہیں کہ ابن جریج نے نماز عطاء سے حاصل کی انہوں نے ابن زبیر سے اور ابن زبیر نے حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے براہ راست نبی کریم ﷺ سے چنانچہ ہم نے ابن جریج سے زیادہ اچھی طرح نماز پڑھنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

احمد بن حنبل، دار قطنی فی الافراد

اور دارقطنی کا کہنا ہے کہ اس حدیث میں عبدالرزاق ابن جریج سے متفرد ہیں۔'' امام بیہقی نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے اور ان کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز جبریل امین سے حاصل کی اور جبریل نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے۔

عبدالرزاق کہتے ہیں کہ ابن جریج نماز میں رفع یدین کرتے تھے۔

۲۲۰۵۵ ..... روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے اور پھر رکوع سے جب اوپر سر اٹھاتے تو پھر بھی رفع یدین کرتے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی ہے اور آپ ﷺ بھی نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے پھر بھی رفع یدین کرتے۔ بیھقی

اور ان کا کہنا ہے کہ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

۲۲۰۵۶ ..... اسود کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو شروع نماز میں رفع یدین کرتے دیکھا ہے پھر اس کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ طحاوی

۲۲۰۵۷ ..... حکم کی روایت ہے کہ میں نے طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ وہ تکبیر کہتے اور کانوں کے برابر تک رفع یدین کرتے پھر رکوع میں جانے سے پہلے رفع یدین کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو پھر بھی رفع یدین کرتے چنانچہ میں نے طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں سے رفع یدین کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ طاؤس عمر رضی اللہ عنہ اور نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ سمویہ، بیھقی

۲۲۰۵۸ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب فرض نماز کے لئے کھڑے ہوجاتے تو تکبیر کہتے اور کاندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے جب قرأت ختم کرتے پھر رفع یدین کرتے جب رکوع کرنا چاہتے پھر رفع یدین کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اس وقت بھی رفع یدین کرتے۔ جب بیٹھے ہوتے تو رفع یدین نہیں کرتے تھے جب دونوں سجدوں سے اٹھتے تو رفع یدین کرتے۔

رواہ احمد بن حنبل، ترمذی

اور ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن حبان، بیھقی

۲۲۰۵۹ ..... روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز میں تکبیر اولیٰ کے وقت رفع یدین کرتے تھے اس کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ بیھقی

کلام: ..... امام بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۰۶۰ ..... براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو رفع یدین کرتے دیکھا اور وہ ہاتھوں کو کانوں کے برابر تک لے جاتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۶۱ ..... حضرت وائل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موسم سرما میں نماز پڑھتے دیکھا چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ٹوپیاں اور چادریں اوڑھ رکھی تھیں اور چادروں کے اندر سے رفع یدین کرتے تھے۔ ضیاء المقدسی

۲۲۰۶۲ ..... اسی طرح حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بھی رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع یدین کرتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۶۳ ..... طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے چنانچہ یہ تینوں حضرات نماز میں رفع یدین کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۶۴ ..... بنو اسد کے آزاد کردہ غلام ابو حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ جب وہ نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے اور جب رکوع کرتے تو پھر بھی رفع یدین کرتے اور جب رکوع سے سر اوپر اٹھاتے پھر بھی رفع یدین کرتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۶۵ ..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا چنانچہ آپ ﷺ شروع نماز میں رفع یدین کرتے پھر

رکوع میں جانے سے پہلے اور رکوع کے بعد بھی رفع یدین کرتے اور دونوں سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

عبدالرزاق و ابن ابی شیبۃ

۲۲۰۶۶..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے پھر رکوع میں جانے سے پہلے اور رکوع کے بعد بھی رفع یدین کرتے اور ہاتھوں کو کانوں کے برابر تک لے جاتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۰۶۷..... اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب دو رکعتوں میں کھڑے ہوتے تو تکبیر کہہ کر رفع یدین کرتے۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ

۲۲۰۶۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ جب نماز میں تکبیر کہتے تو رفع یدین کہتے اور ہاتھوں کو کاندھوں تک لے جاتے اسی طرح رکوع میں جانے سے پہلے اور رکوع کے بعد بھی رفع یدین کرتے اور جب ایک رکعت سے دوسری رکعت کے لئے اٹھتے رفع یدین کرتے۔

رواہ ابن عساکر

۲۲۰۶۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رکوع اور سجدہ میں رفع یدین کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۰۷۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم تکبیرات میں کمی نہیں کرتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ "تکبیرات تمام کرتے تھے، چنانچہ جب رکوع میں جاتے، رکوع سے اوپر اٹھتے اور جب سجدہ میں جاتے تکبیر کہتے تھے۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ

۲۲۰۷۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رکوع اور سجدہ میں رفع یدین کرتے تھے۔ رواہ ابن نجار

ثناء کے بیان میں

۲۲۰۷۲..... ابن جریج کہتے ہیں کہ مجھے ایک صادق راوی نے حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم کے متعلق بتایا ہے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب نماز شروع کرتے تو کہتے۔

سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالىٰ جدك ولا اله غيرك.

یا اللہ! تو پاک ہے اور تعریف کے لائق تو ہی ہے تیرا نام برکت والا ہے تیرا مرتبہ بہت بلند ہے اور تیرے سوا عبادت کے لائق نہیں

الهيثمي في مجمع الزوائد، والطبراني في الاوسط و الكبير

کلام:..... اس حدیث کی سند میں مسعود بن سلیمان نامی ایک راوی ہے جس کے متعلق ابوحاتم کہتے ہیں کہ یہ مجہول ہے۔

۲۲۰۷۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز کے لئے تکبیر کہنے کے بعد کہتے۔

سبحانك اللهم وبحمدك وتعالىٰ جدك ولا اله غيرك

اور تعوذ کے وقت کہتے!

اعوذ بالله من همزات الشيطان ونفخه ونفثه

میں شیطان کے خطرات اس کے وسوسوں اور اس کی جادوگری سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ الدار قطنی

کلام:..... دارقطنی کہتے ہیں: عبدالرحمن بن عمرو بن شیبہ اپنے والد سے اس حدیث کو مرفوع بیان کرتے ہیں حالانکہ روایت عمر رضی اللہ عنہ کی اور یہی صواب ہے۔ ذہبی کہتے ہیں کہ راوی کا نام عمرو بن شیبہ ہے ابوحاتم کہتے ہیں کہ عمرو بن شیبہ مجہول راوی ہے۔

حافظ ابن حجر لسان المیزان میں لکھتے ہیں کہ عمرو بن شیبہ کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے منذری نے ابوحاتم سے نقل کیا ہے کہ عمرو بن شیبہ ثقہ راوی ہے یہ بھی احتمال ہے کہ منذری کی مراد ابوحاتم سے ابن حبان ہو چونکہ ابن حبان کی ابوحاتم بھی کنیت ہے۔ لہٰذا ذہبی نے ابوحاتم رازی سے

جونقل کیا ہے اس میں کوئی تناقض نہیں ہے۔اس حدیث کوحضرت عمر رضی اللہ عنہ پر موقوف بھی روایت کیا گیا ہے(ابن ابی شیبہ،طحاوی ودارقطنی وما لک کہتے ہیں کہ یہ حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوع بھی روایت ہے۔حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔بیہقی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

ضعاف دارقطنی ۲۲۴

۲۲۰۷۴ ...اسود بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے توبآواز بلند کہتے:

سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولااله غيرك. سعيد بن منصور

۲۲۰۷۵ ...ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہہ کر رفع یدین کرتے اور پھر باآواز بلند کہتے۔

سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولااله غيرك. ضياء المقدسي

۲۲۰۷۶ ...ابراہیم کہتے ہیں کہ علقمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے توان کے اصحاب کہنے لگے جہاں تک ہو سکے ہمارے لیے یاد کر لایا کرو۔ چنانچہ جب واپس آئے کہنے لگے میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب نماز شروع کی تو کہنے لگے:

سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك.

میں نے آپ ﷺ تو دیکھا کہ انہوں نے دومرتبہ کلی کی اور دومرتبہ ناک میں پانی ڈالا۔ضياء المقدسي

۲۲۰۷۷ ...خالد بن ابی عمران سالم بن عبداللہ اور نافع کی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وقت تک تکبیر نہیں کہتے تھے جب تک کہ صفوں کی طرف دیکھ کر انہیں سیدھی نہ کر لیتے چنانچہ صفیں جب سیدھی کر لی جاتیں تو پھر تکبیر کہتے اور پھر باآواز بلند کہتے۔

سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك.

اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایسا ہی کرتے تھے۔

۲۲۰۷۸ ...ابووائل کہتے ہیں کہ عثمان اللہ رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو کہتے۔

سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك.

باآواز بلند پڑھ کر ہمیں سناتے۔دارقطنی

۲۲۰۷۹ ...حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو سنا ہے کہ جب نماز میں تکبیر کہتے تو کہتے:

لااله الا انت سبحانك انى ظلمت نفسى فاغفر لى ذنوبى انه لايغفرالذنوب الا انت.

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بلاشبہ میں نے اپنی جان پرظلم کیا ہے میرے گناہ معاف فرما اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی معاف نہیں کرتا۔الشاشي وسعيد بن منصور

۲۲۰۸۰ ...حضرت علی کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کہتے:

وجهت وجهى للذى فطرالسموت والارض حنيفا وما انامن المشركين ان صلاتى ونسكى ومحياى ومماتى لله رب العالمين لاشريك له وبذالك امرت وانا من المسلمين اللهم انت الملك لااله الا انت سبحانك وبحمدك انت ربى وانا عبدك ظلمت نفسى واعترفت بذنبى فا غفرلى ذنوبى جميعا لا يغفر الذنوب الا انت واهدنى لاحسن الاخلاق لايهدى لاحسنها الا انت واصرف عنى سيئها لايصرف عنى سيئها الا انت لبيك وسعديك والخير كله بيديك والمهدى من هديت انا بك واليك تباركت وتعاليت استغفرك واتوب اليك.

میں نے اپنے آپ کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا سیدھی طرح سے اور میں مشرک نہیں ہوں میری نماز میری قربانی میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا صرف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالن ہار ہے اس کا کوئی شریک نہیں مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمان ہوں یااللہ! تو ہی بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے تمام تعریفیں

تیرے ہی لیے ہیں تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں میرے گناہوں کو بخش دے اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ہے مجھے عمدہ اخلاق کی راہ دکھلا اور عمدہ اخلاق کی راہ تیرے سوا کوئی نہیں دکھاتا برے اخلاق کو مجھ سے دور رکھ اور برے اخلاق سے تیرے سوا کوئی نہیں پھیرنے والا، میں تیرے دربار میں بار بار حاضری دیتا ہوں۔ تمام تر بھلائی تیرے قبضہ میں ہے ہدایت یافتہ صرف وہی ہے جسے تو ہدایت دے میں تجھی پر بھروسہ کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں تیری ذات برکت والی ہے اور تیرا رتبہ بلند ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

اور جب آپ ﷺ رکوع کرتے تو کہتے:

اللھم لک رکعت وبک آمنت والیک اسلمت انت ربی خشع سمعی وبصری ومخی وعظامی وما استقلت بہ قدمی للہ رب العالمین.

یا اللہ! میں تیرے ہی لیے رکوع کرتا ہوں اور تجھ پر ایمان لاتا ہوں اور تیرے حضور سر تسلیم خم کرتا ہوں تو میرا رب ہے میرے کان میری آنکھیں میرا دماغ اور میری ہڈیاں تیرے تابع فرمان ہیں اور اس چیز کے ساتھ میرے قدموں میں استقلال ہے یہ سب اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ رواہ بیھقی

کاندھوں تک ہاتھ اٹھانا

۲۲۰۸۱..... اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو کاندھوں تک لے جاتے اور نماز کے شروع میں تکبیر کے بعد کہتے۔

وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا مسلما وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لاشریک لہ وبذالک امرت وانا اول المسلمین اللھم انت الملک لاالہ الاانت سبحانک وبحمدک انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی جمیعا لایغفر الذنوب الاانت لبیک وسعدیک انابک والیک لامنجا منک الا الیک استغفرک ثم اتوب الیک.

میں نے اپنے آپ کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اس حال میں کہ میں یک رخ سیدھا مسلمان ہوں اور میں مشرک نہیں ہوں بلاشبہ میری نماز میری قربانی میرا زندہ رہنا میرا مرنا اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ بس مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں اول مسلمان ہوں یا اللہ تو ہی بادشاہ ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے اور تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنی ذات پر ظلم کیا ہے اور میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں میرے سارے گناہ بخش دے اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ہے میں تیرے حضور بار بار حاضری دیتا ہوں میں تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ اور پناہ تیرے ہی پاس ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ رواہ بیھقی

۲۲۰۸۲..... اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز شروع کرتے تو کہتے۔

لاالہ الا انت سبحانک ظلمت نفسی وعملت سوءً فاغفرلی انہ لایغفر الذنوب الا نت وجھت وجھی للذی فطر السموت والارض حنیفا مسلماوما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی

للّٰہ رب العالمین لاشریک لہ وبذالک امرت وانا من المسلمین

یعنی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے اور برے اعمال کئے ہیں پس میری مغفرت فرما اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخشنے والا سب نے اپنے آپ کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں سیدھا مسلمان ہوں اور میں مشرک نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز میری قربانی میرا زندہ رہنا اور مرنا اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمان ہوں۔ رواہ بیھقی

۲۲۰۸۳... بریدہ بن حصیب کی روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ کے پاس کہنے لگا الحمد للّٰہ کثیر اطیبا مبار کا فیہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کلمات کس نے کہے ہیں چنانچہ وہ آدمی خاموش رہا اور وہ سمجھا ممکن ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میرا عمل ناپسند گزرا ہو۔ رسول اللہ نے پھر فرمایا! یہ کلمات کس نے کہے ہیں سو درست وصواب کہے ہیں، وہ آدمی بولا: یارسول اللہ میں نے کہے ہیں اور بھلائی کی نیت سے کہے ہیں رسول اللہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں نے تیرہ فرشتوں کو دیکھا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہے ہیں کہ کون ان کلمات کو لے کر اللہ کے حضور حاضر ہو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۸۴......ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز شروع کرتے تو کہتے۔

سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولاالہ غیرک۔ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۸۵... اسی طرح ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی رروایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اٹھتے نماز شروع کرتے اور تکبیر کے بعد پھر کہتے: سبحانک وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولاالہ غیرک پھر تین بار تہلیل کہتے اور تین بار تکبیر کہتے اور پھر کہتے

اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم. رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۸۶......عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اتنے میں ایک آدمی آیا اور صف میں داخل ہو گیا اور کہا: اللہ اکبر اللہ اکبر والحمدللّٰہ کبیرا سبحان اللہ بکرۃ واصیلاً

چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی بلند آوازی کو ناپسند کیا اور کہنے لگے: یہ بلند آواز والا کون ہے؟ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز مکمل کی تو فرمایا: کس نے بلند آواز سے کلمات پڑھے تھے؟ اس آدمی نے جواب دیا میں نے آپ ﷺ نے فرمایا! میں نے تیرے کلام کو آسمان کی طرف چڑھتے ہوئے دیکھا ہے حتیٰ کہ ایک دروازہ کھلا تو یہ کلام اس میں داخل ہو گیا۔ سعید بن منصور

ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱۰۶ ج ۲ میں لکھا ہے کہ یہ حدیث احمد اور طبرانی نے کبیر میں روایت کی ہے اور اس کے رجال ثقہ راوی ہیں۔

۲۲۰۸۷... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک آدمی آیا اور لوگ نماز میں کھڑے تھے چنانچہ وہ جب صف کے قریب پہنچا تو اس نے کہا: اللہ اکبر کبیراً والحمدللّٰہ کثیراً وسبحان اللہ بکرۃ واصیلاً جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: کلمات کس نے کہے ہیں وہ آدمی بولا: یارسول اللہ ﷺ میں نے کہے ہیں۔ بخدا میں نے ان سے محض بھلائی کا ارادہ کیا ہے ارشاد فرمایا بخدا! میں نے آسمان کے دروازوں کو ان کلمات کے لیے کھلتے ہوئے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:......اس حدیث کی سند میں ایک ایسا راوی ہے جس کا نام نہیں لیا گیا۔ گویا مجہول راوی ہے۔

قیام اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۲۲۰۸۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فرض نماز میں سنت یہ ہے کہ جب کوئی آدمی پہلی دو رکعتوں میں کھڑا ہو تو اسے زمین پر (ہاتھ ٹیک کر) سہارا نہیں لینا چاہیے الا یہ کہ کوئی آدمی بوڑھا ہو اور وہ سیدھا کھڑا ہونے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ رواہ عدنی، بیھقی

کلام:......امام بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔

۲۲۰۸۹..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے قیام کی جستجو میں رہتے تھے اور خصوصاً ظہر اور عصر کی نماز میں اس کا انتظار کرتے چنانچہ ہم نے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قیام کا اندازہ تیس آیات کے بقدر لگایا جب کہ دوسری دو رکعتوں میں قیام کا اندازہ پہلی دو رکعتوں کے نصف کے برابر لگایا۔ عصر کی پہلی دو رکعتوں کا اندازہ ظہر کی پچھلی دو رکعتوں میں قیام کے برابر لگایا اور عصر کی آخری دو رکعتوں میں قیام کا اندازہ عصر کی پہلی دو رکعتوں کے برابر لگایا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۹۰..... صبیح حنفی کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی چنانچہ میں نے اپنے دونوں ہاتھ کوکھ پر رکھ لیے جب ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: نماز میں ایسا کرنا سولی کے مترادف ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ ایسا کرنے سے منع فرماتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۹۱..... روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس نے اپنے قدموں کو ملایا ہوا تھا۔ اس کو دیکھ کر فرمایا: اس آدمی نے سنت کا خیال نہیں رکھا۔ اگر دونوں قدموں میں تھوڑا فاصلہ رکھ لیتا مجھے بہت پسند تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۹۲..... ابوعبیدہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ جب تم دو رکعتوں میں قعدہ کے بعد کھڑے ہونا چاہو تو اپنے ہاتھوں پر سہارا مت لو۔ ابن عدی فی الکامل وبیہقی

فائدہ:..... ہاتھوں پر سہارا نہ لینے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی پنجوں کے بل سیدھا کھڑا ہو جائے اور ہاتھوں کو زمین پر نہ ٹیکے۔

نماز میں ہاتھوں کی وضع کے بیان میں

۲۲۰۹۳..... آل دراج کے آزاد کردہ غلام ابوزیاد کہتے ہیں میں نے کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جسے بھول گیا ہوں بلاشبہ میں نہیں بھولا ہوں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو یوں کھڑے ہوتے چنانچہ انہوں نے دائیں ہتھیلی سے بائیں بازو کو پکڑا اور پہونچے سے ہتھیلی کو چمٹالیا۔ رواہ مسدد

۲۲۰۹۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نماز میں سنت یہ ہے کہ ہتھیلی کو ہتھیلی پر رکھا جائے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نماز میں سنت یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔ العدنی، ابوداود، عبداللہ بن احمد بن حنبل وابن شاہین فی السنہ وبیہقی

کلام:..... امام بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۰۹۵..... جریر ضبی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے پہونچے سے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑا ہوا ہے اور ہاتھ ناف کے اوپر رکھے ہوئے ہیں۔ رواہ ابوداؤد

۲۲۰۹۶..... غزوان بن جریر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ہمہ وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ چمٹے رہتے تھے کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تکبیر کہتے اور دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کے پہونچے کو پکڑ لیتے اور پھر رکوع تک یہی کیفیت رہتی۔ الا یہ کہ بدن کو خارش کرنا مقصود ہوتا یا کپڑے کو کہیں سے درست کرنے کی نوبت آتی جب سلام پھیرتے تو دائیں جانب سلام پھیرتے اور کہتے سلام علیکم پھر بائیں جانب سلام پھیرتے صرف اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے ہمیں معلوم نہ ہوتا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ پھر کہتے: لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ ولا حول ولا قوۃ الاباللہ لانعبد الا ایاہ ۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور انہیں اس کی پرواہ نہ ہوتی کہ آیا دائیں طرف سے مڑے ہیں یا بائیں طرف سے۔ ابوالحسن فی فوائدہ بیہقی

امام بیہقی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

۲۲۰۹۷..... یونس بن سیف عبسی نے حارث بن غطیف یا غطیف بن حارث کندی (معاویہ کو ان راویوں میں شک ہے) سے روایت کیا ہے کہ بسا اوقات مجھے باتیں بھول جاتی ہیں تاہم مجھے یہ نہیں بھولا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ انہوں نے دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا تھا یعنی

نماز میں ۔ابن ابی شیبہ، بخاری فی تاریخہ وابونعیم وابن عساکر

۲۲۰۹۸... حضرت وائل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ تکبیر کہتے تو بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑتے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۹۹... اسی طرح وائل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ انھوں نے نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا تھا۔

رواہ ابن ابی شیبہ

قرأت اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۲۲۱۰۰... عبداللہ بن حکیم کہتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے مغرب کی نماز پڑھی جب آپ ﷺ دوسری رکعت میں بیٹھے یوں لگتا تھا گویا آپ ﷺ انگاروں پر بیٹھے ہیں۔ پھر کہنے لگے:

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب.

اے ہمارے پروردگار ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں میں کجی نہ ڈالنا اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرمانا بے شک تو ہی عطا فرمانے والا ہے۔بیہقی فی شعب الایمان

۲۲۱۰۱... سائب بن یزید کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی چنانچہ انہوں نے سورت بقرہ پڑھی جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج کی طرف دیکھنے لگے آیا کہیں طلوع تو نہیں ہو چکا۔عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر طلوع ہو چکا ہوتا تو تم ہمیں غافل نہ پاتے۔

رواہ طحاوی، بیہقی

۲۲۱۰۲... ابووائل کہتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تعوذ اور آمین جہراً نہیں کہتے تھے۔

ابن جریر، طحاوی، ابن شاهین فی السنہ

۲۲۱۰۳... عبدالرحمٰن بن ابزی کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جہراً پڑھی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جہراً پڑھتے تھے۔

۲۲۱۰۴... ابووائل کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ الحمد للہ رب العالمین سے نماز کی ابتدا کرتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۰۵... حسن وغیرہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا کہ مغرب میں قصار مفصل (سورتیں) پڑھا کرو عشاء میں اوساط مفصل پڑھو اور صبح کی نماز میں طوال مفصل پڑھو۔عبدالرزاق وابن ابی داؤد فی المصاحف

۲۲۱۰۶... عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ذوالحلیفہ میں فجر کی نماز پڑھی چنانچہ آپ ﷺ نے فجر کی نماز میں قل یاایھا الکافرون اور باللہ الواحد الصمد پڑھا یعنی سورت اخلاص۔ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں اسی طرح ہے۔

بیہقی فی شعب الایمان

۲۲۱۰۷... عبایہ بن رداد کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ نماز سورت فاتحہ اور اس کے ساتھ کچھ اور پڑھے بغیر نہیں ہوتی۔ میں نے عرض کیا اگر میں امام کے پیچھے ہوں؟ فرمایا: اپنے دل میں پڑھ لیا کرو۔ابن سعد وابن ابی شیبہ

۲۲۱۰۸... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ نماز نہیں ہوتی جس میں سورت فاتحہ اور دو آیتیں یا اس سے زائد نہ پڑھی جائیں۔رواہ بیہقی

۲۲۱۰۹... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نماز سورت فاتحہ اور اس کے ساتھ کچھ اور پڑھنے کے سوا نہیں ہوتی۔

۲۲۱۱۰... عبداللہ بن عامر کی روایت ہے کہ ہم نے ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں سورت یوسف اور سورت حج پڑھی اور قرأت آہستہ آہستہ کی۔مالک، عبدالرزاق، بیہقی

۲۲۱۱۱۔۔۔۔خرشہ بن حر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز کبھی تاریکی میں پڑھ لیتے اور کبھی روشنی پھیل جانے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ سورت یوسف، سورت یونس قصار مثانی اور قصار مفصل پڑھتے۔ ابن ابی داؤد فی المصاحف

فائدہ:۔۔۔۔۔قصار مثانی سے مراد ابتدائی لمبی سورتیں ہیں۔

۲۲۱۱۲۔۔۔۔عبدالرحمن بن خاطب کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے عشاء کی نماز پڑھی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے دو رکعتوں میں سورت آل عمران پڑھی بخدا میں آپ رضی اللہ عنہ کی قرأت نہیں بھولا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے قرأت اس آیت سے شروع کی:

الم اللہ لاالہ الاھو الحی القیوم. بیھقی فی شعب الایمان

۲۲۱۱۳۔۔۔۔سلیمان بن عتیق کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (بسااوقات) فجر کی نماز میں سورت آل عمران پڑھ لیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

فجر کی پہلی رکعت میں سورۂ یوسف

۲۲۱۱۴۔۔۔۔ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں پہلی رکعت میں سورت یوسف پڑھتے اور دوسری رکعت میں سورت نجم پڑھتے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے سجدہ تلاوت کیا اور پھر کھڑے ہو کر سورت اذا زلزلت الارض پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۱۵۔۔۔۔ابو منہال سیار بن سلامہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کو تہجد پڑھ رہے تھے چنانچہ آپ پر ایک مہاجر صحابی گزرے آپ رضی اللہ عنہ نے سورت فاتحہ سے زیادہ کچھ نہیں پڑھا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ تکبیر اور تسبیح کہتے پھر رکوع اور سجدہ کرتے جب اس آدمی نے صبح کی اور اس کا تذکرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! تیری ماں کے لیے ہلاکت کیا یہ فرشتوں کی نماز نہیں ہے۔ ابو عبد فی فضائلہ

یہ حدیث مرتبہ میں مرفوع کے حکم میں ہے۔

۲۲۱۱۶۔۔۔۔عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے پہلی رکعت میں سورت تین اور دوسری رکعت میں ''سورت فیل اور سورت قریش پڑھی۔ عبدالرزاق و ابن انباری فی المصاحف

۲۲۱۱۷۔۔۔۔صفیہ بنت ابی عبید سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز میں سورت کہف یا سورت یوسف اور دوسری رکعت میں سورت ھود پڑھی راوی کو سورت یوسف میں شک ہے جب اس میں تردد ہے تو پہلی سورت کی طرف رجوع ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۱۸۔۔۔۔ابو عثمان نہدی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ قرأت کی ابتداء بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین سے کرتے تھے۔ السلفی فی انتخاب حدیث الفرار

اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں۔

۲۲۱۱۹۔۔۔۔فرافصہ بن عمیر حنفی کہتے ہیں کہ میں نے سورت یوسف حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے یاد کی ہے چونکہ آپ رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں سورت یوسف پڑھتے تھے۔ مالک و مشافی و بیھقی

۲۲۱۲۰۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا میں نے نماز پڑھ لی ہے اور قرأت نہیں کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے رکوع اور سجدہ کیا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری نماز مکمل ہوگئی پھر فرمایا: ہر آدمی اچھی قرأت نہیں کرسکتا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۲۱۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرأت مت کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۲۲۔۔۔۔جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز میں سورت ق والقرآن المجید اور اس جیسی دوسری سورتیں پڑھتے

تھے ظہر کی نماز میں ''سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے جب کہ فجر کی نماز میں اس سے لمبی سورتیں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۱۲۳۔۔۔ اسی طرح جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے نبی کریم ﷺ ظہر اور عصر کی نمازوں میں سورت طارق اور سورت بروج پڑھتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۱۲۴۔۔۔ اسی طرح حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ اسی طرح نماز پڑھتے تھے جس طرح تم لوگ آج کل پڑھتے ہو لیکن آپ ﷺ کی نماز تمہاری نماز سے خفیف (ذرہ ہلکی) ہوتی تھی چنانچہ آپ ﷺ فجر میں سورت واقعہ اور اس جیسی دیگر سورتیں پڑھتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۲۵۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ اور کوئی اور سورت پڑھتا ہوں جبکہ تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورت فاتحہ پڑھتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۲۶۔۔۔ عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فجر کی نماز میں ''والليل اذا عسعس'' پڑھتے تھے۔

عبدالرزاق ابن ابی شیبہ ونسائی

قرأت سری کا طریقہ

۲۲۱۲۷۔۔۔ ابومعمر کہتے ہیں ہم نے حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: آپ لوگ ظہر اور عصر کی نمازوں میں کس چیز سے رسول اللہ ﷺ کی قرأت کو پہچان لیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ ..... کی داڑھی مبارک کے ہلنے سے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ وابونعیم

۲۲۱۲۸۔۔۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ فجر کی پہلی رکعت میں سورت فاتحہ اور سورت کافرون پڑھتے اور دوسری رکعت میں سورت فاتحہ اور سورت اخلاص پڑھتے تھے اور اس سے زیادہ تجاوز نہیں کرتے تھے۔ ابو محمد سمرقندی فی فضائل قل هو الله احد

کلام: ..... اس حدیث کی سند میں کچھ ضعفاء راوی بھی ہیں لہٰذا یہ حدیث ضعیف کے درجہ میں ہے۔

۲۲۱۲۹۔۔۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی کہنے لگا: یارسول اللہ! کیا ہر نماز میں قرأت ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں قرأت واجب ہے۔ ابن عدی فی الکامل وبیهقی فی کتاب القراة

۲۲۱۳۰۔۔۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز میں پہلی دو رکعتوں کو قدرے طویل کرتے تھے۔

عبدالرزاق، بخاری، ابوداؤد، نسائی

۲۲۱۳۱۔۔۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فجر کی نماز میں ''تبارك الذي بيده الملك'' پڑھتے تھے۔ رواہ ابونعیم

۲۲۱۳۲۔۔۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ظہر، عصر اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورت ملا کر پڑھتا ہوں جب کہ مغرب کی آخری رکعت میں صرف سورت فاتحہ پڑھتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۳۳۔۔۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی چنانچہ آپ ﷺ پر قرأت ثقیل (بھاری اور گراں) ہوگئی جب نماز سے فارغ ہوتے تو فرمایا: بلاشبہ میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ اپنے امام کے پیچھے قرأت کررہے ہو۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ بخدا ہم ایسا کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ایسا مت کرو بجز سورت فاتحہ کے چونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

بخاری ومسلم فی القراة

۲۲۱۳۴۔۔۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جو آدمی سورت فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی برابر ہے کہ امام ہو یا غیر امام۔ بخاری، مسلم فی القراة

۲۲۱۳۵۔۔۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں امامت کرائی آپ ﷺ سے قرأت میں کوئی

غلطی ہوئی تھی ہمارے طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قرأت کی ہے؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: مجھے اس آدمی پر تعجب ہے جو قرآن میں مجھ سے جھگڑ رہا ہے۔ جب امام قرأت کر رہا ہو تو تم میں سے کوئی بھی بجز ام القران کے کچھ نہ پڑھے۔ چونکہ اس کے بغیر نماز میں ہوتی۔ بخاری و مسلم فی القرأة وابن عساکر

۲۲۱۳۶..... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک جہری نماز پڑھائی اور آپ ﷺ پر قراءت کا التباس ہوگیا چنانچہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا تم میرے ساتھ قرأت کرتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں: فرمایا: بجز ام القرآن کے قرآن مت کرو۔ ابوداؤد، بخاری ومسلم فی القرأة

امام بیہقی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۲۲۱۳۷..... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک نماز پڑھائی جس میں قراءت جہراً کی گئی آپ ﷺ نے فرمایا: جس وقت نماز میں جہراً قرات کی جارہی ہو تم میں سے کوئی بھی قراءت نہ کیا کرے بجز ام القرآن کے۔ بخاری و مسلم فی القراءة

کلام:..... امام نسائی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۳۹۔

۲۲۱۳۸..... حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور جہراً قراءت کی، چنانچہ آپ ﷺ پر قراءت کا التباس ہوگیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا جہری قراءت کے وقت امام کے پیچھے تم قراءت کرتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: جی ہم جلدی میں پڑھ لیتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: مجھے تعجب ہوا کہ نماز میں مجھ سے منازعت کیوں کی جارہی ہے فرمایا: کہ جب امام جہراً قراءت کر رہا ہو تم مت قراءت کرو بجز ام القرآن (سورت فاتحہ) کے چونکہ ام القرآن کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

بخاری، مسلم فی القراۃ

جماعت کی نماز میں مقتدی قراءت نہ کرے

۲۲۱۳۹..... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہم سے پوچھا: کیا تم میرے ساتھ نماز میں قران پڑھتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ! ہم جلدی سے پڑھ لیتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کرو بجز ام القرآن کے وہ بھی دل دل میں پڑھو۔

بخاری ومسلم فی القرآۃ

۲۲۱۴۰..... عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی امام کے پیچھے فاتحۃ الکتاب نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

بخاری ومسلم فی القراءة

امام بیہقی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اس میں جو زیادتی ہے وہ کئی وجوہ سے صحیح اور مشہور ہے۔

۲۲۱۴۱..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم سورت فاتحہ کے ساتھ جو آسان لگے وہ پڑھ لیا کریں۔

بخاری مسلم فی القرآن

۲۲۱۴۲..... حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورت ملا کر پڑھتے اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورت فاتحہ پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۱۴۳..... حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ظہر کی نماز پڑھاتے تو بسا اوقات ایک آدھ آیت اونچی پڑھ کر ہمیں سنا دیتے تھے اور فجر وظہر کی پہلی رکعت کو طویل کرتے تھے حتیٰ کہ ہمیں گمان ہوتا کہ آپ ﷺ نے پہلی رکعت کو اس لیے طویل کیا ہے تاکہ لوگ پہلی رکعت کو پالیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۴۴..... ابویعلیٰ کی مسند ہے" کہ نبی کریم ﷺ ظہر وعصر کی تمام رکعات میں قراءت کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۱۴۵..... ابوصالح مولیٰ تو مہ کی روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہ انہوں نے نماز بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ شروع کی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۴۶..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نماز میں سورت فاتحہ کافی ہے اگر کچھ زیادہ کیا جائے تو افضل ہے۔

بیھقی فی سننہ فی الصلوات

۲۲۱۴۷..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں امامت کراتے چنانچہ جہر بھی کرتے اور سر بھی کرتے، جہری نمازوں میں جہر کرتے اور سری نمازوں میں آہستہ قراءت کرتے میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ نماز سورت فاتحہ پڑھے بغیر نہیں ہوتی۔

بخاری ومسلم کتاب القراء ۃ فی الصلوٰۃ

۲۲۱۴۸..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں یہ اعلان کروں کہ نماز سورت فاتحہ اور ساتھ کچھ اور ملانے کے بغیر نہیں ہوتی۔ بیھقی فی کتاب القرأۃ

۲۲۱۴۹..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کتاب اللہ میں ایک ایسی سورت ہے کہ اس جیسی کوئی سورت مجھ پر نازل نہیں کی گئی۔ ابی رضی اللہ عنہ نے اس سورت کے متعلق آپ ﷺ سے دریافت کیا آپ ﷺ نے فرمایا، مجھے امید ہے کہ تم دروازہ سے نکلنے سے پہلے پہلے جان لوگے۔ میں نے ان کی طرف توجہ کرنی شروع کردی، فرمایا: جب تم نماز میں کھڑے ہوتے ہو کیسے قراءت کرتے ہو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس جیسی سورت تو راۃ، انجیل اور نہ ہی قرآن میں نازل ہوئی چنانچہ وہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا ہوا ہے۔ بخاری ومسلم فی کتاب القرآۃ

۲۲۱۵۰..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ تم کوئی بھی ایسی نماز نہ پڑھو جس میں تم قرآن مجید میں سے کچھ نہ پڑھو پس اگر تم قراءت نہ کرو تو فاتحۃ الکتاب (سورت فاتحہ) ضرور پڑھ لو۔ بخاری ومسلم

۲۲۱۵۱..... سلیمان بن عبدالرحمٰن بن سوار عبداللہ سوادہ قشیری کے سلسلہ سند سے اہل بادیہ کا ایک آدمی اپنے والد سے روایت کرتا ہے کہ ان کے والد رسول اللہ ﷺ کے پاس قیدی تھے وہ کہتے ہیں میں نے محمد ﷺ کو سنا کہ وہ فرما رہے تھے ہر وہ نماز جس میں فاتحۃ الکتاب نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے اور قبول نہیں کی جاتی۔ متفق علیہ

۲۲۱۵۲..... عبدالوارث، عبداللہ بن سوادہ قشیری، اہل دیہات کا ایک آدمی اپنے والد سے روایت کرتا ہے کہ ان کا والد رسول اللہ ﷺ کے پاس قیدی تھا کہتے ہیں کہ میں نے محمد ﷺ کو سنا کہ وہ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرما رہے تھے: کیا تم میری پیچھے نماز میں قرآن پڑھتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ہم جلدی جلدی پڑھ لیتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: سورت فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھا کرو۔ متفق علیہ

۲۲۱۵۳..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: تم ہرگز کوئی نماز نہ پڑھو حتیٰ کہ تم سورت فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت نہ ملا کر پڑھ لو اور ہر رکعت میں سورت فاتحہ ضرور پڑھا کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۵۴..... عبداللہ بن شفیق عقیلی کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ ہر رکعت میں سورتیں جمع کرکے پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا: جی ھاں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۱۵۵..... ام فضل زوجہ عباس بن عبدالمطلب کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ کو آخری بار سنا کہ مغرب میں سورت "والمرسلات" پڑھی۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۲۲۱۵۶..... ابووائل کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما اپنی نماز کو الحمد للّٰہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۵۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہر وہ نماز جس میں ام الکتاب نہ پڑھی جائے وہ نماز ناقص ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ اسے رسول اللہ سے بیان کرتے تھے۔ بخاری ومسلم فی کتاب القرآۃ

۲۲۱۵۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آدمی کو رکوع اور سجدہ میں قرات نہیں کرنی چاہئے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۱۵۹..... عبداللہ بن رافع حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: امام اور مقتدی کو پہلی دو رکعتوں میں فاتحۃ الکتاب اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت ملاکر پڑھنی چاہئے اور آخری دو رکعتوں میں فاتحۃ الکتاب پڑھنی چاہئے۔ رواہ بیھقی

۲۲۱۶۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قراءت الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے۔ عبد الرزاق ابن ابی شیبہ

۲۲۱۶۱..... مالک بن دینار کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی چنانچہ یہ سارے حضرات قراءت کو الحمدللہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے اور مالک یوم الدین پڑھتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ..... اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

فائدہ: ..... مالک یوم الدین پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ سورت فاتحہ کی اس آیت میں سات آٹھ قراءت ہیں لیکن یہ حضرات "مالک یوم الدین" کی قراءت کو ترجیح دیتے تھے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے تفسیر بیضاوی سورت فاتحہ آیت "مالك یوم الدین"۔

۲۲۱۶۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں پہلی رکعت میں "آلم تنزیل السجدة" اور دوسری رکعت میں "هل اتی علی الا نسان حین من الدهر" پڑھتے تھے۔ عقیلی فی الضعفاء، طبرانی فی الاوسط و ابونعیم فی الحلیہ

قراءت کے مخفی اور جہری ہونے کے بیان میں

۲۲۱۶۳..... ابوسہیل بن مالک کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جہراً قراءت کرتے تھے اور ان کی قراءت مقام بلاط میں ابوجہم کے گھر کے پاس سنی جاتی تھی۔ رواہ مالک

۲۲۱۶۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دونوں سورتوں میں جہراً بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے تھے۔ دارقطنی

۲۲۱۶۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے۔ دارقطنی

۲۲۱۶۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے نبی کریم ﷺ فرض نمازوں میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جہراً پڑھتے تھے۔ دارقطنی

۲۲۱۶۷..... ابوطفیل کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سورت فاتحہ میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جہراً پڑھتے تھے۔ دار قطنی، طبرانی، ابن حبان

۲۲۱۶۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہو تو کیسے قراءت کرتے ہو میں نے عرض کیا: الحمدللہ رب العالمین فرمایا کہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بھی کہا کرو۔ دارقطنی

۲۲۱۶۹..... زہری، عبداللہ بن جبر سے ان کے والد جبر کی روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے قراءت کی چنانچہ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: اے جبر! اپنے رب کو سناؤ مجھے نہ سناؤ۔ ابن مندہ، ابن قانع، طبرانی، ابو نعیم، عسکری و ابن عدی

۲۲۱۷۰..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہر نماز میں قراءت ہے چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ جب با آواز بلند قراءت کرتے تو ہم بھی بلند آواز سے قراءت کرتے اور جب آہستہ آواز سے قراءت کرتے تو ہم بھی آہستہ آواز سے قراءت کرتے۔ عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ

۲۲۱۷۱..... اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کبھی آہستہ آواز سے قراءت کرتے اور کبھی بلند آواز سے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۱۷۲..... اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ جہری نمازوں میں جہر کرتے اور سری نمازوں میں سر (آہستہ قراءت) کرتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۷۳... حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی قراءت سن لیتی تھی حالانکہ میں اپنے بستر پر ہوتی تھی۔ رواہ ابن ابی شیبه

۲۲۱۷۴... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے یہ حضرات بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جہراً نہیں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبه

تسمیہ کے بیان میں

۲۲۱۷۵... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابوبکر صدیق عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے یہ سب حضرات بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے نماز شروع کرتے تھے۔ مالك وبيهقى

۲۲۱۷۶... ابوفاختہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جہراً نہیں پڑھتے تھے اور الحمد للہ رب العالمین کو جہراً پڑھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۷۷... شعبی کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے اور ان کے پیچھے نماز پڑھی ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جہراً پڑھتے تھے۔ رواہ بیهقی

۲۲۱۷۸... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم نماز کو کیسے شروع کرتے ہو اے جابر؟ میں نے عرض کیا: میں الحمد للہ رب العالمین سے نماز شروع کرتا ہوں مجھے حکم دیا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بھی پڑھا کر۔ رواہ ابن نجار

۲۲۱۷۹... موسیٰ بن ابی حبیب، حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ جو کہ بدری صحابی ہیں سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی آپ ﷺ رات کی نماز میں صبح کی نماز میں اور جمعہ کی نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جہراً پڑھتے تھے۔

کلام:... یہ حدیث ضعاف دارقطنی میں ہے ۲۴۲

۲۲۱۸۰... عمرو بن دینار کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما دونوں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے نماز شروع کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۸۱. حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جہراً پڑھنا دیہاتیوں کی قراءت ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۸۲... عبداللہ بن ابی بکر بن حفص بن عمر بن سعد کی روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی چنانچہ انہوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور بعض تکبیریں نہ کہیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو ان کی قراءت کو سننے والے بعض مہاجرین وانصار نے پکار کر کہا: اے معاویہ! کیا آپ نے نماز میں سے چوری کی یا آپ بھول گئے ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور سجدہ میں جاتے وقت کی تکبیر کیا ہے؟ چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد ایسا نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۸۳... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جہراً پڑھا۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۱۸۴... نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو نہیں چھوڑتے تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہما قراءت کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۸۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ قراءت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کرتے تھے۔ رواہ ابن نجار

کلام:... ذخیرۃ الحفاظ میں یہ حدیث قدرے تغیر الفاظ کے ساتھ آئی ہے چنانچہ اس میں قراءت کی بجائے صلوٰۃ کا لفظ ہے دیکھئے ۲۱۸۰۔

۲۲۱۸۶... قیس بن عباد کہتے ہیں ابن عبداللہ بن مغفل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں

سے بدعت کے خلاف اپنے والد سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (جہرا) پڑھتے ہوئے سنا تو کہا: اے بیٹے! بدعت سے بچو میں نے نبی کریم ﷺ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے میں نے اس سے کسی کو بھی یوں بسم اللہ پڑھتے ہوئے نہیں سنا جب تم قراءت کرنا چاہو تو الحمد للہ رب العالمین سے کیا کرو۔ عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ

ذیل القراءۃ

۲۲۱۸۷۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ان سے کسی نے پوچھا: کیا نبی کریم ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کرتے تھے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: نہیں وہ آدمی بولا: عین ممکن ہے کہ آپ ﷺ دل دل میں آہستہ قراءت کرتے ہوں۔ فرمایا: یہ پہلی صورت سے زیادہ باعث شر ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے مامور بندے تھے انہیں جو پیغام دیا جاتا وہ ٹھیک ٹھیک ہم تک پہنچاتے تھے نیز آپ ﷺ نے لوگوں کے سوا ہمیں کسی چیز میں خصوصیت نہیں بخشی بجز تین چیزوں کہ وہ یہ کہ ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اچھی طرح سے وضو کریں اور یہ کہ ہم صدقہ نہ کھائیں اور یہ کہ ہم گدھے کو گھوڑی پر جفتی کے لئے نہ کدوائیں۔ رواہ ابن جریر

فائدہ:۔۔۔۔۔ گدھے کو گھوڑی پر کدوانے کا مطلب یہ ہے کہ جب ان دو مختلف الاجناس جانوروں سے جفتی کروائی جائے تو ان سے ایک تیسری مخلوط جنس یعنی خچر پیدا ہوتی ہے اور حدیث میں بھی خچر کی نسل بڑھانے سے منع کیا گیا ہے۔

علامہ خطابی کہتے ہیں: جب گدھے کو گھوڑی پر کدوایا جائے گا تو تیسری نسل ان سے پیدا ہوگی اور یوں گھوڑوں کی نسل کے منقطع ہونے کا خدشہ ہے اور گھوڑوں کے منافع ختم ہو جائیں گے چونکہ گھوڑے سواری، بار برداری، جہاد، مال غنیمت کے جمع کرنے کے کام آتے ہیں حالانکہ خچر میں یہ سارے منافع نہیں پائے جاتے اسی طرح شوافع کے نزدیک گھوڑوں کا گوشت بھی کھایا جاتا ہے جب کہ خچر کا گوشت بالاتفاق حرام ہے۔

انتہی النہایہ ۵ ٤ ٤

جب کہ بعض دوسری احادیث میں گدھے کو گھوڑی پر کدوانے کی اجازت آئی ہے اور اسی طرح بعض کتب فقہ میں اس امر کو مباح کہا گیا ہے۔ حالانکہ اس حدیث میں ممانعت آئی ہے۔ واللہ اعلم! اس شبہ کا ازالہ یوں کیا جا سکتا ہے کہ پوری شد و مد کے ساتھ کلی طور پر رواج نہ پھیلا دیا جائے، البتہ کبھی کبھار گدھے کو گھوڑی پر کدوانے کی اجازت ہے تاکہ گھوڑوں کی نسل بھی منقطع نہ ہو اور خچر بھی ناپید نہ ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

آمین کے بیان میں

۲۲۱۸۸۔۔۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب "ولا الضالین" کہتے تو اس کے بعد "آمین" کہتے اور اونچی آواز سے کہتے۔

ابن ماجہ، ابن جریر

ابن جریر نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ وابن شاهین

۲۲۱۸۹۔۔۔ حضرت بلال بن ابی رباح رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ مجھ سے پہلے آمین نہ کہہ دیا کرو۔ ابو شیخ

۲۲۱۹۰۔۔۔ حضرت وائل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی جب آپ ﷺ نے فاتحۃ الکتاب پڑھی تو آواز بلند آمین کہا اور پھر دائیں بائیں سلام پھیرا حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کے رخساروں کی سفیدی دیکھ لی۔ ابن ابی شیبہ

۲۲۱۹۱۔۔۔ اسی طرح وائل رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہتے تو ہمیں سنانے کیلئے آمین کہتے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۹۲۔۔۔ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ جب آپ ﷺ نے ولا الضالین کہا تو اس کے بعد "آمین" کہا اور آواز کو لمبا کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۱۹۳......ابوعثمان کی روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ مجھ سے پہلے آمین مت کہا کرو۔ سعید بن منصور

۲۲۱۹۴... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب اہل زمین کی آمین اہل آسمان کی آمین کے ساتھ موافق ہوجاتی ہے تو بندے کے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کردیئے جاتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۹۵......ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بحرین میں مؤذن تھے چنانچہ انہوں نے امام پر شرط لگا رکھی تھی کہ وہ ان پر آمین کہنے میں سبقت نہ لے جائے۔ سعید بن منصور

۲۲۱۹۶...... نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب سورت فاتحہ ختم کرتے تو آمین کہتے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ سورت فاتحہ کے اختتام پر آمین کہنا نہیں چھوڑتے تھے اور مقتدیوں کو بھی آمین کہنے پر ابھارتے تھے نیز میں نے اس بارے میں ان سے ایک حدیث بھی سن رکھی ہے۔

رواہ عبدالرزاق

رکوع اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۲۲۱۹۷......"مسند عمر رضی اللہ عنہ" ابوعبدالرحمن اسلمی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گھٹنوں کو پکڑا کرو چنانچہ رکوع میں گھٹنوں کو پکڑنا سنت قرار دیا گیا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ گھٹنے تمہارے لئے سنت قرار دے گئے ہیں لہٰذا رکوع میں گھٹنوں کو پکڑا کرو۔ طبرانی، عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

وشاشی، بغوی فی الجعد یات والطحاری، ابن حبان، دار قطنی فی الا فراد بیہقی وسعید بن منصور

۲۲۱۹۸......علقمہ رضی اللہ عنہ اور اسود رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حفظ کیا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ رکوع کے بعد گھٹنوں کو زمین پر رکھتے تھے جس طرح کہ اونٹ رکھتا ہے اور ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھتے تھے۔ رواہ طحاوی

۲۲۱۹۹......ابوعبدالرحمن اسلمی کہتے ہیں کہ جب ہم رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو رانوں کے درمیان لٹکا لیتے تھے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں دیکھ کر فرمایا: سنت یہ ہے کہ رکوع میں گھٹنوں کو پکڑا جائے۔ رواہ البیہقی

۲۲۲۰۰ ...... ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھوں کو رکوع میں گھٹنوں پر رکھتے تھے اور عبداللہ بن منصور رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان لٹکا لیتے تھے ابراہیم کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے مسلک کو نہیں اپنایا گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا طریق کار مجھے پسند ہے۔ ابن خسرو

۲۲۲۰۱...... ابومعمر کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے تھے۔ رواہ ابن سعد

۲۲۲۰۲...... ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب رکوع کرتے تو اونٹ کی طرح واقع ہوتے اور ان کے ہاتھ گھٹنوں پر ہوتے۔

رواہ ابن سعد

۲۲۲۰۳......علقمہ اور اسود کہتے ہیں: ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ جب انہوں نے رکوع کیا تو ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان لٹکا لیا ہم نے بھی ایسا کیا کچھ عرصہ بعد ہماری حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے ہمارے ساتھ اپنے گھر میں نماز پڑھی، جب انہوں نے رکوع کیا تو ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی طرح ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان چھوڑے رکھا جب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا جب نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا یہ کیا طریقہ ہے ہم نے انہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے خبر دی انہوں نے فرمایا: اس طریقہ پر بھی عمل کیا جاتا تھا پھر یہ چھوڑ دیا گیا۔ عبد الرزاق

۲۲۲۰۴...... ابراہیم بن میسرہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رکوع اور سجدہ میں سبحان اللہ وبحمدہ کے بقدر پانچ مرتبہ تسبیح کہتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۰۵۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب رکوع کرتے تو (آپ کی پیٹھ اس قدر ہموار ہوتی کہ) اگر ان کی پشت پر پانی سے بھرا برتن رکھ دیا جائے تو وہ نہ گرنے پائے۔ رواہ احمد بن حنبل

۲۲۲۰۶۔۔۔نعمان بن سعد مرفوعا حدیث بیان کرتے ہیں کہ انہیں رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے اس پر انہوں نے فرمایا: جب تم رکوع کرو تو اللہ تعالیٰ کی تعظیم بیان کرلیا کرو اور جب سجدہ کرو تو دعا کیا کرو چونکہ یہ قبول کے زیادہ لائق ہے۔ رواہ یوسف

کلام:۔۔۔۔۔۔مغنی میں لکھا ہے کہ نعمان بن سعد بن علی کوفی راوی ہے جو کہ مجہول ہے۔

۲۲۲۰۷۔۔۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اس وقت تک ہم میں سے کوئی آدمی بھی اپنے پیٹھ کو نہیں جھکاتا تھا جب تک کہ نبی کریم ﷺ سجدہ میں نہ جاتے پھر ہم سجدہ میں جاتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۰۸۔۔۔علی بن شیبان کی روایت ہے کہ ہم اپنے گھروں سے نکلے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ان کے دست اقدس پر بیعت کی اور پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ آپ ﷺ نے نماز ہی میں دوران رکوع کنکھیوں سے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنی کمر کو رکوع اور سجدہ میں سیدھی نہیں رکھتا۔ چنانچہ جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے جماعت مسلمین! اس آدمی کی نماز نہیں جو رکوع اور سجدہ میں اپنی کمر کو سیدھا نہیں رکھتا۔ ابن ابی شیبہ عن علی بن شیبان

رکوع اور سجدہ کی مقدار

۲۲۲۰۹۔۔۔حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ آپ ﷺ کا رکوع قیام کے بقدر ہوتا تھا پھر کہتے: "سمع اللہ لمن حمدہ" اور سیدھے کھڑے ہوجاتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۱۰۔۔۔ثعلبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اچانک ایک آدمی کو کہتے سنا:

"الحمدللّٰہ حمدًا کثیرًا طیبًا مبارکًا فیہ کما یبغی لکرم وجہ ربنا عزوجل"

جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: یہ کلمات کس آدمی نے کہے ہیں: بخدا! میں نے بارہ فرشتوں کو دوڑتے دیکھا ہے پھر رسول اللہ ﷺ غور کے ساتھ آنکھوں سے دیکھنے لگے حتیٰ کہ پردے چھا گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کلمات قیامت کے دن تیرے لیے عمدہ خاتمہ بن جائیں گے۔ طبرانی فی الاوسط

۲۲۲۱۱۔۔۔ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور جب رکوع سے اوپر اٹھے کہا:

سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ما شئت من شیء بعد لامانع لما اعطیت ولا معطی لمامنعت ولاینفع ذاالجد منک الجد

اور یہ کلمات بآواز بلند کہتے تھے۔

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ نے اپنی تعریف کو سن لیا اے ہمارے رب تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں۔ بھرے آسمانوں اور زمین کے بقدر اور تیری بھر مشیت کے بقدر جس چیز کو تو عطا کرے اسے کوئی نہیں روکنے والا اور جسے تو روکے اسے کوئی نہیں عطا کرنے والا اور کسی دولتمند کو اس کی دولت تیری پکڑ سے نہیں بچاسکتی۔

۲۲۲۱۲۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر مبارک اوپر اٹھاتے تو کہتے:

اللھم ربنا ولک الحمد۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۱۳۔۔۔سعید بن ابوسعید کی روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا در آں حالیکہ وہ لوگوں کو امامت کرارہے تھے چنانچہ انہوں نے کہا: سمع لمن حمدہ پھر کہا۔ اللّٰھم ربنا لک الحمد۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۱۴۔۔۔۔عبدالرحمٰن بن ہرمزاعرج کہتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا جس وقت کہ امام رکوع سے سراٹھاتا ہے چنانچہ انہوں نے کہا: سمع اللہ لمن حمدہ" اس کے بعد" ربنالک الحمد " کہا۔رواہ عبدالرزاق

فائدہ:۔۔۔۔۔۔اوپر اس مضمون کی اکثر احادیث گزر چکی ہیں جن سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ امام کو سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنالک الحمد دونوں کلمات کہنے چاہئیں جب کہ تین چار احادیث کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی حدیث آئے گی جس سے ظاہر ہوگا کہ سمع اللہ لمن حمدہ امام کو کہنا چاہیے اور" ربنالک الحمد "مقتدی کو کہنا چاہیے چنانچہ اس مضمون کی احادیث بھی کثیر ہیں کتب فقہ میں فتویٰ اسی پر ہے کہ سمع اللہ لمن حمدہ وظیفہ امام ہے اور ربنالک الحمد مقتدی کا وظیفہ ہے اس مسئلہ میں آئمہ کا اختلاف ہے تفصیل کے لیے کتب فقہ کو دیکھ لیا جائے۔

۲۲۲۱۵۔۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رکوع کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۱۶۔۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رکوع کرتے تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۱۷۔۔۔۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز سکھائی، چنانچہ آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور پھر رفع یدین کیا پھر رکوع میں گئے اور دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان لٹکا لیا۔رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ:۔۔۔۔۔رکوع میں مسنون یہ ہے کہ ہاتھوں کی انگلیوں کو کھول کر گھٹنوں کو پکڑا جائے جب کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا عمل یہ تھا کہ وہ ہاتھوں کو ملا کر گھٹنوں کے درمیان لٹکا لیتے تھے اور اس طرح کرنے کو اصطلاح میں طباق کہتے ہیں، چنانچہ ماقبل کی احادیث سے معلوم ہو چکا ہے کہ یہ طریقہ منسوخ ہو چکا ہے پہلے معمول بہا تھا پھر متروک ہو چکا۔

۲۲۲۱۸۔۔۔۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو جو اس کے پیچھے ہو اسے چاہئے کہے: ربنالک الحمد۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۱۹۔۔۔۔روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے منع کرتے تھے، فرمایا کرتے تھے کہ جب تم رکوع کرو تو اپنے رب کی تعظیم بیان کیا کرو، اور جب سجدہ کرو تو دعا مانگا کرو چونکہ سجدہ میں دعا قبولیت کے زیادہ لائق ہے۔ابو یعلی

۲۲۲۲۰۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تکبیر کہتے جب رکوع سے سر اوپر اٹھاتے تو" سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر اس کے فوراً بعد کہتے:

اللھم ربنا لک الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ماشئت من شیء بعد. المخلص

فائدہ:۔۔۔۔۔۔ابن صاعد کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ اس حدیث میں کسی نے قول کیا ہو بجز موسیٰ بن عقبہ کے۔

۲۲۲۲۱۔۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ عزوجل اس آدمی کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھتے جو رکوع اور سجدہ میں اپنی کمر سیدھی نہیں رکھتا۔ ابن النجار

مزید تفصیل کے لیے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۹۹۶

سجدہ اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۲۲۲۲۲۔۔۔۔" مسند صدیق اکبر رضی اللہ عنہ" عبدالکریم بن امیہ کہتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ننگی زمین پر نماز پڑھ لیتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۲۳۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی کو گرمی محسوس ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے کپڑے کے کنارے پر سجدہ کر لیا کرے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ وبیھقی

۲۲۲۲۴۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آدمی کو سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے یعنی پیشانی، دو ہتھیلیاں، دو گھٹنے اور دو پاؤں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۲۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی آدمی گرمی یا سردی کی شدت کی وجہ سے سجدہ کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اسے چاہئے کہ وہ اپنے کپڑے کے کنارے پر سجدہ کرلے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۲۶..... یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ سجدہ میں اپنے بالوں کو ہاتھ سے (گردوغبار سے) بچا رہا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! اس کے بالوں کو بھلائی سے محروم کردے چنانچہ اس آدمی کے بال گر گئے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:..... اس جیسی احادیث کی روشنی میں فقہاء نے وضاحت کی ہے کہ نماز میں بالوں اور کپڑوں وغیرہ کو گردوغبار سے بچانا مکروہ ہے۔

۲۲۲۲۷..... یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین طرح کی پھونکیں مکروہ سمجھی گئی ہیں سجدہ کی جگہ پر پھونک مارنا (۲) پینے کی چیز میں پھونک مارنا (۳) اور کھانے میں پھونک مارنا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۲۸..... روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ دوسجدوں کے درمیان (جلسہ میں) کہا کرتے تھے۔

رب اغفرلی وارحمنی وارفعنی واجبرنی وارزقنی.

اے میرے پروردگار میری بخشش کردے مجھ پر رحم کر، میرے درجات بلند فرما میری حالت درست کردے اور مجھے رزق عطا کردے۔

۲۲۲۲۹..... "مسند براء بن عازب" ابواسحاق کہتے ہیں کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے ہمیں سجدے کا طریقہ بتایا: چنانچہ انہوں نے اپنی ہتھیلیوں کو زمین پر رکھ کر سہارا لیا اور سرینوں کو بلند کیا پھر فرمایا: نبی کریم ﷺ اسی طرح سجدہ کرتے تھے۔ ابن ابی شیبہ

مزید تفصیل کے لیے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۱۹۰

سجدہ میں چہرہ کی جگہ

۲۲۲۳۰..... حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان سے سوال کیا گیا کہ نبی کریم ﷺ (سجدہ میں) چہرہ مبارک کہاں رکھتے تھے؟ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ چہرہ مبارک سجدہ میں ہتھیلیوں کے درمیان رکھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۳۱..... "مسند ثوبان بن سعد بن حکم" عمران بن حکم بن ثوبان اپنے دادا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کوے کی طرح ٹھونگیں مارنے اور درندے کی طرح بازو پھیلا کر رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ ابن ابی عاصم وابونعیم

۲۲۲۳۲..... "مسند جابر بن عبداللہ" حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بازوؤں کو پیٹ سے جدا کرکے سجدہ کرتے تھے حتیٰ کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی جاتی تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۳۳..... اسی طرح حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اعتدال کے ساتھ سجدہ کرنے کا حکم دیتے تھے اور کتے کی طرح بازو پھیلا کر سجدہ کرنے سے منع فرماتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۳۴..... ابوقلابہ کی روایت ہے کہ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ چنانچہ کسی نماز کا بھی وقت نہیں تھا انہوں نے ہمیں نماز پڑھ کر دکھائی اور جب انہوں نے پہلی رکعت میں دوسرے سجدہ سے سر اوپر اٹھایا تو سیدھے بیٹھ گئے اور پھر زمین پر سہارا لے کر کھڑے ہوگئے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۳۵..... "مسند وائل بن حجر" حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو سجدہ میں دیکھا چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو کانوں کے قریب رکھا ہوا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۳۶..... اسی طرح حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے پیشانی اور ناک پر سجدہ کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ:..... پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنا واجب ہے تاہم امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک اگر صرف پیشانی یا صرف ناک پر سجدہ کیا جائے تو یہ کافی ہے۔

۲۲۲۳۷..... ''مسند عبداللہ بن اقرم خزاعی'' عبداللہ بن اقرم کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ ابو بالقاع کے ساتھ نمرہ پہاڑ پر تھا، اچانک ہمارے پاس سے کچھ سوار گزرے انہوں نے اپنی سواریوں کو راستے کے ایک طرف بٹھایا، ابو بالقاع بولے: اے بیٹا! تم بکری کے بچے کے ساتھ رہو حتیٰ کہ میں ان لوگوں کے پاس سے ہو آؤں، چنانچہ وہ چل پڑے اور میں بھی ان کے ساتھ چل دیا جب وہ قریب پہنچے تو نماز کھڑی کر دی گئی۔ اچانک دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے درمیان موجود ہیں اور آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور میں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ رسول اللہ ﷺ جب بھی سجدہ کرتے میں آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لیتا۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، احمد بن حنبل، طبرانی وابو نعیم

۲۲۲۳۸..... ''مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بسا اوقات رسول اللہ ﷺ اپنے عمامہ کے پیچ پر سجدہ کر لیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۳۹..... طاؤس کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مسنون ہے کہ نماز میں سجدوں کے دوران تمہاری ایڑیاں تمہاری سرینوں کو چھو رہی ہوں طاؤس کہتے ہیں کہ میں نے عبادلہ یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو ایسے ہی کرتے دیکھا ہے۔

فائدہ:...... اصطلاح حدیث میں عبادلہ کا لفظ بولا جاتا ہے اور یہ لفظ مخفف ہے تین ناموں کا یعنی عبداللہ بن عمر عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن زبیر کا۔

۲۲۲۴۰..... ''مسند عبداللہ بن عباس'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۲۲۲۴۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ نے سجدہ میں چہرہ مبارک کو کسی چیز سے بچایا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۴۲..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے کھڑا ہوتا اور آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھ لیتا تھا یعنی جب آپ ﷺ سجدہ میں جاتے۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۲۴۳..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم سجدہ کرو تو اپنی ناک کو زمین کے ساتھ چپکا لیا کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۴۴..... ''مسند عائشہ'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو قبلہ رو رکھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

سجدہ کی کیفیت

۲۲۲۴۵..... ''مسند میمونہ'' حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سجدہ کرتے تو پیچھے کھڑا آدمی آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھ لیتا تھا (یعنی آپ ﷺ جب سجدہ کرتے تو بازوؤں کو پہلوؤں سے دور رکھتے حتیٰ کہ پیچھے کھڑا آدمی بغلوں کی سفیدی دیکھ لیتا تھا)۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۴۶..... حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو رانوں کو پہلوؤں سے دور رکھتے حتیٰ کہ اگر بکری کا کوئی بچہ آپ کے بازوؤں کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو آسانی کے ساتھ گزر جاتا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۴۷..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمارے ایک غلام جسے افلح کہا جاتا تھا کو دیکھا کہ جب سجدہ کرتا ہے تو پھونک مارتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اے افلح! اپنے چہرے کو خاک آلود کرو۔ ابو نعیم، ضعیف الترمذی

۲۲۲۴۸..... طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابو صالح کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے

پاس تھا اتنے میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا ایک قریبی رشتہ دار آیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا چنانچہ جب وہ سجدہ کرتا تو جائے سجدہ پر پھونک مار دیتا اسے دیکھ کر ام سلمہ رضی اللہ عنہا بولیں: ایسا مت کرو چونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کالے غلام سے فرمایا تھا کہ اے رباح! اپنے چہرے کو خاک آلود ہونے دو۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۲۴۹..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام مکرم کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ سجدہ کرتے وقت اپنی ناک کو اوپر اٹھا لیتی ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اس کو شدت سے ڈانٹا چونکہ آپ سجدہ میں ناک کو اٹھا لینا اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۵۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ پیشانی سے عمامہ کو ہٹالیا کرے۔ رواہ بیھقی

۲۲۲۵۱..... ''مسند احمر بن جزء سدوسی'' احمر بن جزء سدوسی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ کے آس پاس سے جگہ چھوڑ دیتے تھے چونکہ آپ ﷺ جب سجدہ کرتے تو بازوؤں کو پہلوؤں سے دور رکھتے تھے۔ احمد بن حنبل، ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابویعلی، طحاوی، طبرانی، دارقطنی فی الافراد والبغوی والباوردی وابن قانع وابونعیم وسعید بن منصور

کلام:..... الالحاظ میں سجد کی بجائے صلی آیا ہے یعنی جب آپ ﷺ نماز پڑھتے ۸۷ مخل کلام روایت ہے۔

۲۲۲۵۲..... ''مسند انس رضی اللہ عنہ'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم شدید گرمی میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے چنانچہ ہم میں سے کسی کے لئے زمین پر پیشانی رکھنا ممکن نہ ہوتا تو وہ کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کرتا۔ ابن ابی شیبہ، الجامع المصنف ۳۷۸

۲۲۲۵۳..... اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بسا اوقات رسول اللہ ﷺ سجدہ اور رکعت سے سر اوپر اٹھاتے تو ان دونوں کے درمیان ٹھہر جاتے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ ممکن ہے آپ ﷺ بھول گئے ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

سجدہ سہو اور اس کے حکم کے بیان میں

۲۲۲۵۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نماز کا نقص سجدہ سہو سے پورا کر لیا جائے تو پھر نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۲۲۲۵۵ عبداللہ بن حنظلہ بن راہب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور پہلی رکعت میں قراءت بالکل نہیں کی اور جب دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے تو سورت فاتحہ اور ایک سورت پڑھی۔ پھر اگلی رکعت میں بھی سورت فاتحہ اور سورت پڑھی پر سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے پہلے دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔ عبدالرزاق وابن سعد والحارث وبیھقی

۲۲۲۵۶..... ابوسلمہ بن عبدالرحمن کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے اور قراءت نہیں کرتے تھے، جب نماز سے فارغ ہوتے اور انہیں اس بارے میں آگاہ کیا جاتا کہ آپ کہ آپ نے قراءت نہیں کی تو آپ رضی اللہ عنہ فرماتے! رکوع اور سجدہ کا کیا حال تھا؟ لوگ کہتے: رکوع اور سجدہ بہت اچھی حالت میں تھے، فرماتے بتب کوئی حرج نہیں۔ مالک، عبدالرزاق، بیھقی

۲۲۲۵۷..... ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھائی اور قراءت بالکل نہیں کی حتیٰ کہ سلام پھیر دیا جب فارغ ہوئے تو ان سے عرض کیا گیا کہ آپ نے قراءت نہیں کی، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے شام کی طرف ایک قافلہ تیار کیا اور منزل بہ منزل شام جا پہنچا اور وہاں ساز و سامان کی خرید و فروخت کی حتیٰ کہ میں بھی واپس لوٹ آیا اور قافلہ والے بھی۔ رواہ بیھقی

۲۲۲۵۸..... عکرمہ بن خالد ایک ثقہ راوی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جابیہ مقام میں لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی اور قراءت بالکل نہیں کی حتیٰ کہ فارغ ہوئے اور اپنے حجرہ میں داخل ہو گئے اتنے میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اٹھے

اور حجرے کے اردگرد چکر لگایا اور کھنکھارے تاکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کی آمد کا پتہ چل جائے نیز اس کا بھی انہیں علم ہو جائے کہ عبدالرحمٰن کو ان سے کوئی ضروری کام ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ جواب ملا! میں عبدالرحمٰن بن عوف، فرمایا: کیا آپ کو کوئی کام ہے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اثبات میں جواب دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اندر داخل ہونے کا حکم دیا چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن اندر داخل ہوئے اور کہا مجھے خبر دیجئے کہ جو کچھ آپ نے ابھی ابھی (نماز میں) کیا ہے کیا رسول اللہ ﷺ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے یا پھر آپ نے اپنی طرف سے ایسا کیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھلا میں نے کیا کیا ہے؟ عرض کیا کہ آپ نے عشاء کی نماز میں قراءت نہیں کی فرمایا: کیا واقعی میں نے قراءت نہیں کی؟ عرض کیا: جی ہاں آپ نے قراءت نہیں کی۔ فرمایا: میں بھول گیا ہوں چنانچہ میں نے شام سے ایک قافلہ تیار کیا حتیٰ کہ میں مدینہ پہنچ گیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے موذن کو حکم دیا اس نے دوبارہ نماز کھڑے کی اور آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دوبارہ نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: جو آدمی نماز میں قراءت نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہوتی بلاشبہ جو کچھ مجھ سے ابھی ابھی سرزد ہوا وہ بھولے سے ہوا۔ چنانچہ میں نے (نماز میں کھڑے کھڑے محض خیالات کی دنیا میں) شام سے ساز وسامان سے لدا ہوا ایک قافلہ تیار کیا حتیٰ کہ میں مدینہ پہنچ گیا اور وہاں سب کچھ تقسیم کردیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۵۹۔۔۔۔۔مسرۃ بن معبد لخمی کہتے ہیں کہ یزید بن ابی کبشہ نے ایک مرتبہ ہمیں عصر کی نماز پڑھائی پھر سلام پھیرنے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں بتایا کہ انہوں نے مروان بن حکم کے پیچھے نماز پڑھی اور انہوں نے بھی اسی طرح دو سجدے کیے تھے، پھر مروان نے کہا تھا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیچھے نماز پڑھی تھی اور انہوں نے بھی اسی طرح دو سجدے کئے تھے پھر مروان نے کہا: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تھی اور انہوں نے اسی طرح دو سجدے کیے تھے۔ حضرت عثمان فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا اور آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: یا نبی اللہ! میں نے نماز پڑھی ہے اور مجھے علم نہیں آیا کہ میں نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین۔ میں نے پھر نماز پڑھی مجھے پتہ نہیں کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین۔ چنانچہ اس آدمی نے تین بار اسی طرح بیان کیا چنانچہ کریم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اس سے بچا کرو کہ نماز میں شیطان تم سے کھیلا کرے لہٰذا تم میں سے جو آدمی نماز پڑھے اور اسے یاد نہ رہے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین تو اسے چاہئے کہ وہ دو سجدے کرے بلاشبہ اس کی نماز مکمل ہو جائے گی۔ احمد بن حنبل، دارقطنی فی الافراد، ابو داؤد، ضیاء المقدسی وابونعیم فی المعرفة

کلام:۔۔۔۔۔ابونعیم کہتے ہیں کہ اس حدیث میں سوار بن عمارہ رملی مسرہ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

مغنی میں ہے کہ سمرہ بن معبد لخمی منکر روایات نقل کرتا تھا۔

میزان میں ہے ابن حبان کہتے ہیں کہ اس حدیث سے حجت نہیں پکڑے جائے گی۔

جب کہ ابو حاتم کہتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

پہلی دو رکعت میں قراءت بھول جائے

۲۲۲۶۰۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی ظہر یا عصر یا عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت کرنا بھول جائے تو اسے چاہئے کہ آخری دو رکعتوں میں قراءت کرلے اور یہ قراءت اسے کافی ہو جائے گی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۶۱۔۔۔۔۔حبیب بن ابی ثابت کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو آدمی فجر کی ایک رکعت میں قراءت کرے اور ایک میں قراءت چھوڑ دے اسے چاہئے کہ اس نے جس رکعت میں قراءت نہیں کی اسے لوٹائے اور قراءت کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۶۲۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہیں یاد نہ ہو کہ تم نے چار رکعتیں پڑھی ہیں یا تین رکعتیں تو جو بات تمہیں درست معلوم ہو اسے یقینی قرار دے کر اس پر بنا کرو اور پھر ایک رکعت اور پڑھ لو اور پھر دو سجدے کرلو چونکہ اللہ تعالیٰ زیادتی پر عذاب نہیں دے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۶۳... مسیب، حارث بن ھشام مخزومی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے سلام پھیرنے سے پہلے سہو کے دو سجدے کیے۔ رواہ ابو نعیم

۲۲۲۶۴ ''مسند حذیفہ'' قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مدائن میں تین رکعتیں پڑھیں پھر دو سجدے کیے اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ رواہ ابن جریر

۲۲۲۶۵ ''مسند رافع بن خدیج'' روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نماز میں بھول گئے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے کہا: کیا نماز میں کمی کر دی گئی ہے یا آپ سے بھول ہوگئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہ نماز میں کمی ہوئی ہے اور نہ ہی میں بھول رہا ہوں پھر آپ ﷺ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ذوالیدین کیا کہہ رہا ہے؟ ان دونوں حضرت نے جواب دیا: یارسول اللہ! ذوالیدین نے سچ کہا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ واپس لوٹ آئے اور لوگ بھی جمع ہوگئے اور آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا اور سہو کے دو سجدے کیے۔

احمد بن حنبل وطبرانی عن ذی الیدین وبخاری بتغیرما

۲۲۲۶۶..... طاوؤس رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ مغرب کی دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوئے پھر انھوں نے سہو کے دو سجدے کیے درآں حالیکہ وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ چنانچہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کا تذکرہ کیا انہوں نے کہا! ابن زبیر نے صحیح کیا۔

۲۲۲۶۷..... ''مسند ابی ہریرۃ'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ سلام اور کلام کرنے کے بعد دو سجدے کیے اور آپ ﷺ نے تکبیر کہی درآں حالیکہ آپ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہا۔ پھر سجدہ کیا اور تکبیر کہی پھر سر اوپر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۶۸..... اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھائی اور دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر کر نماز ختم کر دی۔ اتنے میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس آئے جنھیں ذوشمالین کیا جاتا تھا آپ ﷺ سے وہ کہنے لگے: یارسول اللہ! کیا نماز میں کمی ہوگئی ہے یا پھر آپ بھول گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا نماز میں کمی نہیں ہوئی اور نہ ہی مجھ سے بھول ہوئی عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے کچھ تو ہوا ہے۔ ارشاد فرمایا: کیا ذوالیدین نے سچ کہا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اثبات میں جواب دیا چنانچہ آپ ﷺ نے لوگوں کو دو رکعتیں اور پڑھائیں۔

۲۲۲۶۹..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب کسی آدمی کو یاد نہ رہے کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار رکعتیں؟ اسے چاہیے کہ جس بات پر اس کا غالب یقین ہو اس پر بنا کرلے اور اس پر سجدہ سہو نہیں ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۷۰..... اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ نے نماز پڑھائی اور اور دو رکعتوں کے بعد بھول کر سلام پھیر دیا چنانچہ آپ ﷺ سے ایک آدمی جسے ذوالیدین کہا جاتا تھا کہنے لگا: کیا نماز میں کمی ہوگئی ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا! نہیں پھر آپ ﷺ نے دوسری دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیر کر دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۷۱..... عبداللہ بن مالک کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز پڑھائی ہمارا گمان ہے کہ وہ عصر کی نماز تھی۔ چنانچہ جب آپ ﷺ دوسری رکعت سے فارغ ہوئے تو بیٹھنے کی بجائے سیدھے کھڑے ہوگئے۔ پھر سلام پھیرنے سے پہلے پہلے دو سجدے کرلیے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

سجدۂ سہو کا سلام ایک طرف

۲۲۲۷۲..... اسی طرح عبداللہ بن مالک کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ دوسری رکعت کے بعد سیدھے کھڑے ہوگئے اور بیٹھنا بھول گئے چنانچہ ہم نماز کے آخر میں سلام کی انتظار میں بیٹھ گئے اتنے میں آپ ﷺ نے دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۷۳ ..... اسی طرح عبداللہ بن مالک ہی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز میں بیٹھنے کی بجائے سیدھے کھڑے ہو گئے اور ہم نماز کے آخر میں سلام کے انتظار میں بیٹھ گئے لیکن آپ ﷺ نے سلام سے قبل دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۷۴ عبداللہ بن مالک ہی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز میں بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہو گئے اور جب نماز مکمل کی تو بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے دو سجدے کیے اور ہر سجدہ کرنے سے پہلے آپ ﷺ نے تکبیر کہی آپ ﷺ کے ساتھ لوگوں نے بھی سجدے کیے اور یہ سجدے بھولنے کی جگہ تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۷۵ ..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز میں پانچ رکعتیں پڑھ دیں بعد میں آپ ﷺ کو اس بارے میں آگاہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کئے۔

ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی و ابن ماجہ

۲۲۲۷۶ ..... اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کلام کرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کر لیے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۷۷ ..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز میں پانچ رکعتیں پڑھ لیں بعد میں آپ ﷺ سے کہا گیا کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں، چنانچہ آپ ﷺ نے سہو کے دو سجدے کر لیے پھر ارشاد فرمایا، یہ دو سجدے اس آدمی کے لئے ہیں جسے گمان ہو جائے کہ اس نے نماز میں کمی یا زیادتی کر دی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۷۸ ..... طاؤس کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سے کہا گیا کہ یارسول اللہ! آپ سے بھول ہو گئی ہے یا کیا ہمارے لیے نماز میں تخفیف کی گئی ہے؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا ذوالیدین کیا کہہ رہا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں وہ درست کہہ رہا ہے۔ پس آپ ﷺ نے بقیہ نماز ادا کی۔ دار قطنی و عبدالرزاق

۲۲۲۷۹ ..... طاؤس کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے چار رکعتی نماز آدھی پڑھا کر سلام پھیر دیا، اس پر ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے کہا: یا نبی اللہ! کیا ہمارے لیے نماز میں تخفیف کر دی گئی ہے یا آپ سے بھول ہو گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے نماز میں کمی کی ہے؟ عرض کیا جی ہاں، پس آپ ﷺ نے دو رکعتیں ادا کیں اور بیٹھے ہوئے دو سجدے کر لیے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۸۰ ..... عبید بن عمیر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیر کر اہل خانہ کے پاس واپس لوٹ گئے جب اس بارے میں آپ ﷺ سے عرض کیا گیا تو آپ ﷺ واپس لوٹ آئے اور ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو پالیا۔ انہوں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! کیا آپ بھول چکے ہیں یا نماز میں تخفیف کی جا چکی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کیوں؟ عرض کیا: چونکہ آپ نے عصر کی دو ہی رکعتیں پڑھی ہیں۔ فرمایا: کیا ذوالیدین سچ کہہ رہا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے نماز کی طرف دوبارہ بلاتے ہوئے فرمایا: حی علی الفلاح حی علی الفلاح قد قامت الصلوٰۃ پھر لوگوں کو دو رکعتیں اور پڑھائیں اور واپس لوٹ گئے۔ دار قطنی، عبدالرزاق

۲۲۲۸۱ ..... عطار کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ چار رکعتی نماز میں سے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا، اتنے میں ایک آدمی آپ ﷺ کی طرف اٹھا اور کہنے لگا: یا نبی اللہ! کیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لیے نماز میں تخفیف کر دی گئی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کیسے؟ عرض کیا: آپ نے دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: نماز میں تخفیف نہیں ہوئی۔ چنانچہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھی اور سلام پھیر کر دو سجدے کیے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۸۲ ..... "مسند سعد" قیس بن ابی حازم روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ دو رکعتوں پر بیٹھنے کی بجائے سیدھے کھڑے ہو گئے پیچھے کھڑے لوگوں نے تسبیحات کہنی شروع کر دیں لیکن آپ رضی اللہ عنہ نہ بیٹھے حتیٰ کہ نماز مکمل کی اور دو سجدے کر لیے در آں حالیکہ آپ رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔

۲۲۲۸۳ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ فرض نماز میں بھول گئے اور فرض کی بجائے نفل شروع کر دیے آپ رضی اللہ

عنہ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ بقیہ نماز مکمل کی اور دو سجدے کر لیے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۸۴..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں تسبیح مردوں کے لیے ہے اور تصفیق عورتوں کے لیے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ:...... تصفیق کا معنی ہے کہ "آہستہ سے تالی بجادینا"۔

۲۲۲۸۵..... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی تین رکعتوں پر سلام پھیر دیا، آپ ﷺ اٹھ کر چل دیئے اتنے میں ایک آدمی اٹھا جسے خرباق رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا اور اس کے ہاتھ قدرے لمبے تھے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا نماز میں کمی کر دی گئی ہے؟ چنانچہ آپ ﷺ غصہ کی حالت میں اپنی چادر کھینچتے ہوئے نکلے حتیٰ کہ لوگوں تک پہنچے اور فرمایا: کیا یہ آدمی سچ کہتا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور ایک رکعت جو باقی رہتی تھی ادا کی پھر سلام پھیر کر دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔

ابن ابی شیبہ و طبرانی

۲۲۲۸۶..... حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن نماز پڑھائی اور سلام پھیر کر واپس لوٹ گئے حالانکہ نماز کی ابھی ایک رکعت باقی تھی۔ اتنے میں ایک آدمی نے آپ ﷺ کو آن لیا اور عرض کیا! کیا آپ نماز میں سے ایک رکعت بھول چکے ہیں؟ آپ ﷺ واپس لوٹے مسجد میں داخل ہوئے اور بلال رضی اللہ عنہ کو دوبارہ نماز کھڑی کرنے کا حکم دیا، چنانچہ انہوں نماز کھڑی کی اور آپ ﷺ نے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی میں نے لوگوں کو اس کی خبر دی تو لوگوں نے کہا: کیا تم اس آدمی کو جانتے ہو۔ میں نے نفی میں جواب دیا اور یہ کہا کہ مجھے اتنا یاد ہے کہ وہ میرے پاس سے گزرا تھا۔ میں نے کہا! وہ یہ آدمی ہوسکتا ہے۔ لوگوں نے کہا: طلحہ بن عبید اللہ ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۸۷..... شعبی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی اور اور وہ دو رکعتوں پر بیٹھنے کی بجائے سیدھے کھڑے ہو گئے لوگوں نے تسبیحات کہنی شروع کر دیں مگر وہ نہ بیٹھے جب انہوں نے سلام پھیرا تو سجدے کیے اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں ہی کرتے دیکھا ہے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، وترمذی

۲۲۲۸۸..... "مسند سہل بن سعد ساعدی" ابوحازم کہتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اچانک ان سے کسی نے کہا کہ قبلیہ بنو عمرو بن عوف اور اہل قباء کے درمیان کچھ ناچاقی ہے، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ پرانی ناچاقی ہے چنانچہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہیں بتایا گیا کہ اہل قباء کی آپس میں ناچاقی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ اہل قباء کے پاس تشریف لے گئے تاکہ ان کی آپس میں صلح کروادیں آپ ﷺ کو واپسی میں تاخیر ہو گئی بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا میں نماز نہ کھڑی کر دوں؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جیسے تمہاری مرضی چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھا دیا اسی دوران وہ نماز پڑھا رہے تھے کہ اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے اور صفوں کو چیر کر آگے بڑھنا شروع کر دیا حتیٰ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے جا کر کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کر دیں جب کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عادت مبارکہ تھی کہ نماز میں اِدھر اُدھر توجہ نہیں دیتے تھے لیکن جب لوگوں نے کثرت سے تالیاں بجائیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے التفات کیا کیا دیکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ان کے پیچھے کھڑے ہیں، نبی ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کی طرف نماز جاری رکھنے کا ارشاد کر دیا لیکن آپ رضی اللہ عنہ پیچھے کھسک آئے اور نبی ﷺ آگے بڑھ گئے اور نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تمہیں کس چیز نے نماز جاری رکھنے سے روکا جبکہ میں نے تمہیں حکم دیا تھا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ابن ابی قحافہ کے لیے مناسب نہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ سے آگے بڑھنے کی جسارت کرے پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز میں یہ تصفیق کیسی تھی؟ حالانکہ مردوں کے لیے تو تسبیح ہے اور تصفیق تو عورتوں کے لیے ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۸۹..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا: دوسی نوجوان کہاں ہے؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ ہے مسجد کی آخر میں اور بخار میں مبتلا ہے پس نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے میرے سر پر ہاتھ پھیر اور مجھ سے اچھی اچھی باتیں کیں اور پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اگر میں نماز میں بھول جاؤں تو مردوں کو تسبیح کرنی چاہئے اور عورتوں کو تصفیق (تالی بجانا) آپ ﷺ نے نماز پڑھائی اور بھولے نہیں اور آپ ﷺ کے ساتھ اڑھائی صفیں مردوں کی اور دو صفیں عورتیں کی تھیں یا مردوں کی دو صفیں اور عورتوں

کی اڑھائی صفیں تھیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۹۰..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا، اتنے میں ذوالیدین رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کیا کیا نماز میں کمی کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس میں سے کچھ بھی نہیں ہوا۔ ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کچھ نہ کچھ ہوا ہے۔ نبی ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا: کیا ذوالیدین نے سچ کہا؟ عرض کیا: جی ہاں۔ پھر نبی کریم ﷺ نے بقیہ نماز مکمل کی اور بیٹھے بیٹھے سلام کے بعد دو سجدے کیے۔ عبدالرزاق، مسلم والنسائی

۲۲۲۹۱..... ابن شہاب، ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ اور ابوسلمہ عبداللہ سے روایت نقل کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے عصر یا ظہر کی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا اس پر آپ ﷺ سے عمرو کے بیٹے ذوالشمالین نے عرض کیا: یا نبی اللہ! کیا نماز میں کمی کر دی گئی ہے یا پھر آپ بھول چکے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: نہ نماز میں کمی ہوئی ہے اور نہ ہی میں بھولا ہوں ذوالشمالین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ کیوں نہیں کچھ تو ہوا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے لوگوں سے پوچھا: کیا ذوالیدین نے سچ کہا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ چنانچہ جب نبی کریم ﷺ کو یقین ہو گیا تو نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ رواہ عبدالرزاق

سجدہ تلاوت کے بیان میں

۲۲۲۹۲..... اسود کہتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود سورت ''اذا السماء انشقت'' میں سجدہ تلاوت کرتے تھے۔

عبدالرزاق وطحاوی

۲۲۲۹۳..... ربیعہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن سورت نحل منبر پر تلاوت کی حتیٰ کہ جب آیت سجدہ پر پہنچے تو منبر سے نیچے اتر کر سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی ان کے ساتھ سجدہ کیا دوسرے جمعہ پھر وہی سورت تلاوت کی اور جب آیت سجدہ پڑھی تو فرمایا: اے لوگو ہم آیت سجدہ پڑھ کر آگے بڑھ چکے ہیں، لہٰذا جس نے سجدہ کیا اس نے درست اور اچھا کیا اور جس نے سجدہ نہیں کیا اس پر کوئی گناہ نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی سجدہ نہ کیا۔ عبدالرزاق وابن خزیمہ وبیہقی

۲۲۲۹۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ عزوجل نے ہمارے اوپر سجدے واجب نہیں کیے بجز اس کے کہ جب ہم چاہیں۔ رواہ بخاری

۲۲۲۹۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر سورت ''ص'' تلاوت کرتے ہوئے دیکھا، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ منبر سے نیچے اترے سجدہ کیا اور پھر منبر پر چڑھ گئے۔ عبدالرزاق، دارقطنی، بیہقی

۲۲۲۹۶..... روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز میں ''اذا السماء انشقت'' پڑھی اور اس میں سجدہ کیا۔

عبدالرزاق، مسدد وطحاوی، طبرانی، ابونعیم وابن ابی شیبہ

یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۲۲۹۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مفصل سورتوں میں سجدہ نہیں ہے۔ ابن ابی شیبہ ومسند

یہ صحیح روایت ہے۔

۲۲۲۹۸..... عبداللہ بن ثعلبہ کہتے ہیں: میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو صبح کی نماز میں دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے سورت حج میں دو سجدے کیے۔

مسدد وطحاوی، دارقطنی و حاکم فی المستدرک

۲۲۲۹۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ سورت حج میں دو سجدے کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس صورت کو بقیہ سورتوں پر دو سجدوں کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے۔ مالک، عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ وابو عبیدہ فی فضائلہ وابن مردویہ وبیہقی

۲۲۳۰۰..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز میں سورت "والنجم اذا ھوی" پڑھی اور اس میں سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے اور ایک دوسری سورت بھی پڑھی۔ مالک، ومسدد، والطحاوی وبیھقی

۲۲۳۰۱..... عروہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن منبر پر بیٹھ کر آیت سجدہ تلاوت کی آپ رضی اللہ عنہ نے منبر سے اتر کر سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی ان کے ساتھ سجدہ کیا اگلے جمعہ میں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہی آیت سجدہ تلاوت کی لوگ سجدہ کرنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی حالت پر بیٹھے رہو اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر سجدہ واجب نہیں کیا الا یہ کہ ہم خود ہی اپنے تئیں سجدہ کرلیں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے آیت تلاوت کی لیکن سجدہ نہیں کیا اور لوگوں کو بھی سجدے سے منع کیا۔ مالک و طحاوی

۲۲۳۰۲..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے "سورت ص" میں سجدہ تلاوت کیا۔ مسدد

۲۲۳۰۳..... ابومریم عبید کہتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے سورت "ص" پڑھی اور سجدہ کیا۔ رواہ ابن عساکر

سورۂ ص کا سجدہ

۲۲۳۰۴..... سائب بن یزید کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی انہوں نے سورت "ص" پڑھی اور اس میں سجدہ تلاوت کیا پھر کھڑے ہوئے اور بقیہ سورت پڑھی اور پھر رکوع کیا نماز سے فارغ ہونے کے بعد کسی نے پوچھا: اے امیر المؤمنین! کیا سجدہ تلاوت فرائض میں سے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے سجدہ کیا ہے۔ ابن مردویه

فائدہ:..... یعنی ہمیں سجدہ تلاوت کے فرض واجب یا سنت ہونے سے بحث نہیں کرنی چاہیے۔ چنانچہ قطع نظر اس کے جب رسول اللہ ﷺ نے سجود تلاوت کیے ہیں تو ہمیں بھی کرنے چاہئیں الغرض سجود تلاوت بعض آیات میں واجب ہیں اور بعض آیات میں مسنون۔ تفصیل کے لیے بحرالرائق فتح القدیر اور بدائع الصنائع کو دیکھ لیا جائے۔

۲۲۳۰۵..... سائب بن یزید روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے منبر پر سورت "ص" پڑھی اور پھر منبر سے اتر کر سجدہ کیا۔ رواہ بیھقی

۲۲۳۰۶..... مسروق کہتے ہیں میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی انہوں نے سورت نجم پڑھی اور سجدہ کیا پھر کھڑے ہوکر بقیہ سورت پڑھی۔ رواہ طحاوی

۲۲۳۰۷..... "مسند حنظلہ بن ابی حنظلہ انصاری" چنانچہ جبلہ بن سحیم کہتے ہیں میں نے حضرت حنظلہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی وہ ان دنوں مسجد قبا کے پیش امام تھے انہوں نے پہلی رکعت میں سورت "مریم" پڑھی جب آیت سجدہ تک پہنچے تو سجدہ کیا۔ بخاری فی الصحابہ وابونعیم

۲۲۳۰۸..... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سورت "النجم" سنائی تاہم آپ ﷺ نے سجدہ نہیں کیا۔ رواہ ابن ابی شیبه

۲۲۳۰۹..... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بارہ سجدے کیے ہیں ان میں ایک سجدہ سورت نجم کا سجدہ بھی ہے۔ ابن عساکر

۲۲۳۱۰..... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ "سورت ص" لکھ رہے ہیں لکھتے لکھتے جب آیت سجدہ پر پہنچے تو قلم کو ہاتھ سے چھوڑ کر سجدہ کیا، اور ان کے ساتھ ساتھ قلم دوات اور گھر میں موجود ہر چیز نے سجدہ کیا اور ہر چیز کہہ رہی تھی:

اللھم اغفر بھا ذنبا واحطط بھا وزرا واعظم بھا اجرا

ترجمہ:...... یا اللہ اس سجدہ کے ذریعے گناہ معاف فرما اور بوجھ کو ہلکا کر اور اجر وثواب کو بڑھا دے

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ میں صبح کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انھیں سارا ماجرا سنایا: اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوموسیٰ! ایک سجدہ ہے جسے ایک نبی علیہ السلام نے بھی کیا ہے اور اس سے ان کی توبہ ہوئی میں بھی یہ سجدہ کرتا ہوں جیسے اس نے کیا تھا۔

رواہ ابن عساکر

۲۲۳۱۱..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سورت ''اذا السماء انشقت'' اور ''اقراء باسم ربک الذی خلق'' میں سجدہ تلاوت کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

سورہ انشقاق کا سجدہ

۲۲۳۱۲..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ سور ''اذا السماء انشقت'' میں سجدہ کیا کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۱۳..... ابورافع کہتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے مدینہ میں عشاء کی نماز پڑھی اس میں انہوں نے سورت ''اذا السماء انشقت'' پڑھی اور اس میں سجدہ تلاوت کیا۔ میں نے عرض کیا: کیا آپ اس سورت میں سجدہ کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے اپنے خلیل ابوقاسم ﷺ کو اس سورت میں سجدہ کرتے دیکھا ہے لہٰذا اسے نہیں چھوڑوں گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۱۴..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سورت ''ص'' میں سجدہ کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۱۵..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سور ''النجم'' میں سجدہ کیا چنانچہ آپ ﷺ کے ساتھ ہر آدمی نے سجدہ کیا بجز ایک بوڑھے کے چنانچہ اس نے مٹی اٹھا کر پیشانی کے ساتھ لگالی میں نے اس بوڑھے کو دیکھا کہ وہ بحالت کفر قتل کیا گیا۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۱۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز میں سورت ''تنزیل السجدہ'' پڑھی اور اس میں سجدہ تلاوت کیا۔

طبرانی فی الاوسط

کلام:...... اس حدیث کی سند ضعیف ہے

۲۲۳۱۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چار سجدے فرض ہیں (۱) الم تنزیل'' (۲)''حم'' السجدہ (۳) ''اقرا باسم ربک'' اور (۴) النجم''۔ ضیاء المقدسی، طبرانی فی الاوسط وابن مندہ فی تاریخ اصبھان وبیہقی

سجدہ شکر کے بیان میں

۲۲۳۱۸..... ابوعوانہ ثقفی محمد بن عبیداللہ ایک آدمی سے جن کا انہوں نے نام نہیں لیا روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فتح یمامہ کی خبر پہنچی تو انہوں نے سجدہ شکر بجالایا۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ وبیہقی

۲۲۳۱۹..... منصور کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سجدہ شکر کیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۲۰..... اسلم کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لشکر اسلام کی فتح کی خوشخبری سنائی گئی تو انہوں نے سجدہ کیا۔ ابن ابی شیبہ وبیہقی

قعدہ اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۲۲۳۲۱..... مالک بن نمیر خزاعی بصری کہتے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں بیٹھے ہوئے دیکھا در آں

حالیکہ آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھا تھا اور آپ ﷺ نے شہادت کی انگلی اوپر اٹھائی ہوئی تھی اور قدرے جھکائی ہوئی تھی اور آپ ﷺ دعا مانگ رہے تھے۔رواہ ابن عساکر

کلام:.......یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۶۸

۲۲۳۲۲.....حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ جب نماز میں پہلی دو رکعتوں پر بیٹھتے تو دایاں پاؤں کھڑا کرتے اور بایاں پاؤں پھیلا لیتے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے۔ جب آخری دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تو سرینوں کو زمین سے لگا لیتے اور دایاں پاؤں کھڑا کر لیتے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۲۳.....حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اعتدال کے ساتھ جلسہ کیا کریں اور جلد بازی سے کام نہ لیا کریں۔رواہ ابن عساکر

۲۲۳۲۴.....عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نماز میں اقعاء یعنی پاؤں کے بل بیٹھنا سنت ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۲۵.....طاؤس کہتے ہیں ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قدموں کے بل بیٹھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ سنت ہے۔طاؤس کہتے ہیں کہ ہم اسے پاؤں پر جفاکشی کرنے کے مترادف سمجھتے ہیں۔

اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تو نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۲۶.....حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب دو رکعتوں میں بیٹھتے تو یوں لگتا گویا کہ آپ ﷺ گرم پتھر پر بیٹھے ہیں۔حتیٰ کہ فوراً کھڑے ہو جاتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

ذیل القعدہ

۲۲۳۲۷.....ذیال بن حنظلہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا حنظلہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ میں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ ﷺ کو چار زانو بیٹھے ہوئے دیکھا جب کہ آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔اور رسول اللہ کو محبوب تھا کہ آدمی کو اچھے سے اچھے نام یا اچھی کنیت سے پکاریں۔ رواہ ابونعیم

۲۲۳۲۸.....روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو زمین پر ہاتھ ٹیکے ہوئے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یوں بیٹھنے کا طریقہ ایک قوم کا تھا جسے عذاب دیا گیا۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۲۹.....حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں زمین پر ہاتھ ٹیک کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۳۰.....نافع روایت کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو زمین پر ہاتھ ٹیک کر بیٹھے ہوئے دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نماز میں ان لوگوں کی طرح کیوں بیٹھتے ہو جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا۔رواہ عبدالرزاق

قعدہ کے مکروہات

۲۲۳۳۱.....ابومیسرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز میں پاؤں کے بل بیٹھنے کے متعلق ارشاد فرمایا کہ بیٹھنے کا یہ طریقہ ایسی قوم کا ہے جس پر اللہ تعالیٰ غضب نازل ہوا۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۳۲.....عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز میں پاؤں کے بل بیٹھنے کے متعلق فرمایا کہ یوں مغضوب علیہم کے بیٹھنے کا طریقہ ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۳۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے خلیل رسول اللہ ﷺ نے (نماز میں) بندر کی طرح بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۳۴... روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نماز میں چارزانو بیٹھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

تشہد اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۲۲۳۳۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمیں منبر پر کھڑے ہو کر اس طرح تشہد سکھلایا کرتے تھے جس طرح درسگاہ میں بچوں کو کوئی چیز سکھائی جاتی ہے۔ مسدد، طحاوی

۲۲۳۳۶... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے تشہد سکھایا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ بھی پکڑ کر تشہد سکھایا تھا اور وہ یہ ہے۔

التحیات للّٰہ الصلوات الطیبات المبارکات للّٰہ.

تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں برکت والی بدنی اور مالی عبادتیں بھی اللہ ہی کے لیے ہیں۔ حاکم فی المستدرک و دار قطنی دارقطنی کہتے ہیں اس حدیث کی اسناد حسن ہے۔

۲۲۳۳۷ عون بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کہتے ہیں کہ مجھے والد صاحب نے تشہد کے کلمات سکھائے جو انہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سکھائے تھے وہ یہ ہیں۔

التحیات للّٰہ و الصلوات الطیبات المبارکات للّٰہ السّلام علینا و علی عباداللہ الصالحین، اشھد ان لاالٰہ الااللہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ.

تمام تعریفیں اور بابرکت بدنی و مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ ہمارے اوپر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ طبرانی الاوسط

۲۲۳۳۸... عبدالرحمن بن قاری روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو تشہد سکھلاتے ہوئے فرمایا: کہو!

التحیات للّٰہ الزاکیات للّٰہ الطیبات الصلوات للّٰہ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا اشھدان لاالٰہ الااللہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ.

تمام تعریفیں، اچھے اعمال، مالی اور بدنی عبادت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اے نبی! تم پر اللہ تعالیٰ کا سلام اس کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں ہمارے اوپر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ مالک وشافعی وعبدالرزاق وطحاوی والحاکم فی المستدرک وبیھقی

۲۲۳۳۹ عبدالرحمن بن عبدالقاری کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے لوگوں کو تشہد سکھلا رہے تھے اور فرما رہے تھے۔

بسم اللہ خیر الاسماء التحیات للّٰہ الزاکیات للّٰہ الطیبات الصلوات للّٰہ السلام علیک ایھاالنبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین اشھد ان لاالٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ.

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو تمام ناموں سے بہتر ہے تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ تمام اچھے اعمال اللہ ہی کے لئے ہیں اور تمام مالی اور بدنی عبادات بھی اللہ ہی کے لئے ہیں اے نبی تم پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

تشہد کا وجوب

۲۲۳۴۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز تشہد کے بغیر کافی نہیں ہوتی اور جو آدمی تشہد نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، مسدد وحاکم وبیهقی

۲۲۳۴۱..... عروہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کو تشہد سکھایا کرتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ منبر رسول اللہ ﷺ پر کھڑے ہو کر لوگوں سے خطاب کرتے تھے چنانچہ فرمایا: جب تم تشہد پڑھنا چاہو تو یوں پڑھا کرو۔

بسم الله خير الا سماء التحيات الزاكيات الصلوات الطيبات لله السلام عليک ايها النبي ورحمة الله وبركاته، السلام علينا وعلى عبادالله الصالحين، اشهد ان لااله الاالله واشهد ان محمدًا عبده ورسوله

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو خیر الاسماء ہے تمام تر عمدہ تعریفیں بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اے نبی! تم پر سلامتی اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ ہمارے اوپر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اپنے آپ سے ابتداء کرو اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام بھیجو۔

رواه البيهقي

۲۲۳۴۲..... عبدالرحمٰن بن قاری روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنا کہ آپ رضی اللہ عنہ منبر رسول اللہ ﷺ پر کھڑے ہو کر لوگوں کو تشہد کی تعلیم کر رہے تھے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ جب تم تشہد پڑھنا چاہو تو یوں پڑھا کرو۔

بسم الله خير الاسماء التحيات الزاكيات الصلوات الطيبات المباركات لله اشهد ان لااله الاالله واشهد ان محمدًا عبده ورسوله السلام عليک ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عبادالله الصالحين السلام على جبريل السلام على ميكائيل السلام على ملائكة الله.

اے لوگو! یہ چار کلمات ہیں اے لوگوں تشہد سلام سے پہلے ہے اور تم میں سے کوئی آدمی بھی یوں نہ کہا کرے کہ: یعنی سلام ہو جبریل پر سلام ہو میکائیل پر اور سلام ہو اللہ تعالیٰ کے فرشتوں پر چنانچہ جب آدمی کہتا ہے **السلام علينا وعلى عبادالله الصالحين** تو گویا اس نے زمین آسمان میں موجود ہر نیک بندے پر سلام بھیج دیا۔ رواه بيهقي

۲۲۳۴۳..... ابو متوکل کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے تشہد کے بارے میں سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تشہد یہ ہے:

التحيات الصلوات الطيبات لله السلام عليک ايها النبي ورحمة الله وبركاته، السلام علينا وعلى عبادالله الصالحين اشهد ان لااله الاالله واشهد ان محمدًا عبده ورسوله

پھر حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم بجز قرآن مجید اور تشہد کے اور کچھ نہیں لکھتے تھے۔ رواه ابن ابي شيبه

۲۲۳۴۴..... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے فواتح الکلم خواتم الکلم اور جوامع الکلم عطا کیے

گئے ہیں ہم (جماعت صحابہ) نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ عزوجل نے آپ کو جو کچھ سکھایا ہے ہمیں بھی سکھا دیجئے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ہمیں تشہد سکھایا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۴۵..... ابن جریج عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم کو نماز میں تشہد کے بارے میں فرماتے سنا کہ:

التحیات المبارکات للہ الصلوات الطیبات للہ السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین، اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد اعبدہ و رسولہ.

چنانچہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو منبر پر سنا کہ آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو یہی تشہد کی تعلیم کر رہے تھے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بھی اسی طرح سنا میں نے عرض کیا: کیا ابن عباس اور ابن زبیر نے اختلاف نہیں کیا: جواب دیا نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۴۶..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد اسی طرح سکھاتے تھے جس طرح کہ قرآن مجید کی کوئی سورت ہمیں سکھاتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۴۷..... ابو عالیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو نماز میں تشہد سے پہلے الحمد للہ کہتے ہوئے سنا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے جھڑکا اور فرمایا تشہد سے ابتدا کیا کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۴۸..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تو اپنا دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھتے اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے ترپن (۵۳) کا ہندسہ بناتے اور پھر دعا مانگتے۔ بزار فی مسندہ

۲۲۳۴۹..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فواتح الکلم جوامع الکلم اور خاتم الکلم سکھائے ہیں چنانچہ آپ ﷺ نے ہمیں خطبہ صلوٰۃ، خطبہ حاجت اور پھر تشہد سکھایا ہے۔ عسکری فی الامثال

۲۲۳۵۰..... اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ نے مجھے تشہد سکھایا دراں حالیکہ میرا ہاتھ آپ ﷺ کے ہاتھ میں پیوست تھا مجھے تشہد اس طرح سکھایا جس طرح کہ قران مجید کی کوئی سورت سکھاتے تھے وہ یہ ہے۔

التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لاالہ الااللہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ. رواہ ابن ابی شیبہ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اور مالی و بدنی عبادات بھی اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اے نبی تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں ہمارے اوپر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

۲۲۳۵۱..... اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے تھے جس طرح کہ ہمیں قرآن مجید کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۵۲..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بجز استخارہ کی دعا اور تشہد کی احادیث کے کچھ نہیں لکھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۵۳ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ہم (جماعت صحابہ) نہیں جانتے تھے کہ تشہد میں کیا پڑھیں چنانچہ ہم یوں کہا کرتے تھے: السلام علی اللہ، السلام علی جبریل، السلام علی میکائیل یعنی اللہ پر سلام ہو جبرئیل اور میکائیل پر سلام ہو نبی کریم ﷺ نے ہمیں سکھایا کہ یوں نہ کہا کرو السلام علی اللہ چونکہ اللہ تعالیٰ ہی سلام ہے۔ لہٰذا جب تم دو رکعتوں کے بعد بیٹھا کرو تو کہو:

التحیات للہ والصلوات والطیبات، السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین.

جب تم یہ کہہ لوگے تو یہ ہر نیک صالح بندے خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں اسے سلام پہنچ جائے گا۔
ایک روایت میں ہے کہ جب تم یہ کہہ لوگے تو ہر مقرب فرشتے ہر پیغمبر اور ہر صالح بندے کو پہنچ جائے گا۔ اشهد ان لااله الاالله و اشهد ان محمدًا عبده ورسوله۔رواه عبدالرزاق

۲۲۳۵۴..... اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جوامع الخیر اور فواتح الخیر سکھائے ہیں ہم نہیں جانتے تھے کہ ہم تشہد میں کیا کہا کریں چنانچہ رسول اللہ نے ہمیں سکھایا کہ یوں کہو:

التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عبادالله الصالحين اشهد ان لااله الاالله واشهد ان محمدًا عبده ورسوله. رواه عبدالرزاق

فائدہ:...... واضح رہے کہ مذکور بالا روایت میں دوطرح کا تشہد روایت کیا گیا ہے چنانچہ اوپر کی دو روایتوں میں جو تشہد ذکر ہوا ہے یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک راجح ہے جب کہ ماقبل میں جو ذکر ہوا ہے اسے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنایا ہے تاہم چند وجوہ ترجیح کی وجہ سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس تشہد کو راجح قرار دیا ہے تفصیل کے لیے کتب فقہ بدایہ، بدائع الصنائع اور بحرالرائق وغیرھا کو دیکھ لیا جائے۔

۲۲۳۵۵..... اسود کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما ہمیں اس طرح تشہد تعلیم کرتے تھے جس طرح کہ قرآن مجید کی کوئی سورت اور ہمیں الف اور واؤ کے ساتھ پڑھنے کی تلقین کرتے تھے۔ رواه ابن نجار

۲۲۳۵۶..... ابن جریج کہتے ہیں کہ ہمیں عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے خبر دی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے دنیا میں موجود ہوتے ہوئے یوں سلام بھیجتے تھے السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته جب آپ ﷺ دنیا سے رخصت ہوگئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یوں کہنے لگے: السلام على النبى ورحمة الله وبركاته عطاء کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ تشہد سکھا رہے تھے ایک آدمی کہنے لگا: واشهد ان محمدارسوله وعبده (یعنی اس نے رسول کو عبد پر مقدم کر کے کہا) اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں رسول ہونے سے پہلے عبد (بندہ) تھا لہٰذا یوں کہا کرو واشهد ان محمدًا عبده ورسوله۔رواه عبدالرزاق

فائدہ:...... بعض لوگوں نے تشہد سے نبی کریم ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے پر استدلال کیا ہے، لیکن یہ استدلال بے معنی اور لغو ہے چونکہ حدیث بالا اور ماقبل کی تمام روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی زندگی اور آپ ﷺ کی رحلت کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یوں ہی تشہد پڑھتے رہے ہیں فی الواقع تشہد کے کلمات آپ ﷺ کو دوران معراج عرش معلی پر اللہ رب العزت نے تحفہ وہدیہ پیش کیے تھے پھر یہی کلمات تشہد میں پڑھنے کا حکم ہوا لہٰذا اب جو کہا جاتا ہے کہ السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته یعنی صیغہ خطاب کے ساتھ یہ حکایۃً کہا جاتا ہے یا یہ مقام مشاہدہ ہے یہاں غیبوبت کو خطاب کے بمنزلہ اتار کر اس پر حکم لگایا جاتا ہے، اس کا حاضر و ناظر سے دور کا تعلق بھی نہیں۔

۲۲۳۵۷..... روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب تشہد پڑھتے تو کہتے بسم اللہ وباللہ۔ بيهقى فى سنن الكبرىٰ

۲۲۳۵۸..... بہزی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تشہد کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ان کا تشہد دراصل رسول اللہ ﷺ کا تشہد ہی ہے وہ یہ ہے۔

التحيات لله والصلوات والغاديات والرائحات والزاكيات والناعمات المتابعات الطاهرت لله.

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور تمام بدنی و مالی عبادتیں صبح کی اور شام کی عمدہ اور پاکیزہ اور لگاتار عبادتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔

تشہد کی دعا کے بیان میں

۲۲۳۵۹..... ''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی دعا سکھا دیجئے جسے میں اپنی نماز میں پڑھا کروں آپ ﷺ نے فرمایا: ہو:

اللّٰھم انی ظلمت نفسی ظلماً کثیرًا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم۔

یااللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کرتا پس میری مغفرت کردے اور اپنے پاس سے مجھے مغفرت عطا فرما اور مجھ پر رحم کر بلاشبہ تو ہی مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

ابن ابی شیبہ، احمد بن حنبل، بخآری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ وابن خذیمہ وابوعوانہ، ابن حبان و دارقطنی فی الافراد وبیھقی

۲۲۳۶۰.....روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تشہد میں یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللّٰھم تقبل شفاعۃ محمد الکبری وارفع درجتہ العلیا وآتہ سئولہ فی الاخرۃ والاولیٰ کما آتیت ابراھیم وموسٰی وعیسٰی

یااللہ محمد ﷺ کی شفاعت کبریٰ کو قبول فرما، اور ان کے درجات بلند فرما اور دنیا وآخرت میں ان کا مقصود انہیں عطا فرما جس طرح کہ تو نے ابراہیم وموسیٰ اور عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کو عطا کیا تھا۔

۲۲۳۶۱.....حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم نماز پڑھو تو نبی کریم ﷺ پر اچھی طرح سے درود بھیجا کرو۔رواہ عبدالرزاق

تشہد کے متعلق

۲۲۳۶۲.....ابن تمیمی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نماز میں انگلی کو حرکت دینے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اخلاص ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۶۳.....حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز میں شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا شیطان پر تلوار کے وار سے بھی زیادہ گراں گذرتا ہے۔ رواہ ابن نجار

۲۲۳۶۴.....عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز میں اپنی شہادت کی انگلی سے یوں اشارہ کرتے تھے۔عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلی سے اشارہ کرکے بتایا۔رواہ عبدالرزاق

نماز سے خروج (نکلنے) کرنے کے بیان میں

۲۲۳۶۵.....ابومروان اسلمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے میں نے ان سب حضرت کو دیکھا ہے کہ یہ اپنے دائیں بائیں سلام پھیرتے تھے۔الحارث

۲۲۳۶۶ ... ''مسند سائب بن یزید'' حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم کیا ہے کہ ہم ایک نماز سے دوسری نماز میں اس وقت تک نہ جائیں جب تک کہ ہم کلام کرلیں یا پہلی نماز سے خروج نہ کرلیں۔ابن عساکر

۲۲۳۶۷.....زہری کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر یا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دو نمازوں کے درمیان فرق کرنے والی چیز سلام کا پھیرنا ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۶۸ .....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رکوع وسجدہ مکمل ہوجائیں اور ان کے بعد نمازی کو کوئی حدث لاحق ہوجائے تو اس کی نماز مکمل ہوجاتی ہے۔

فائدہ:.......یہی مذہب امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے کہ جب رکوع وسجدہ کے بعد تشہد میں بقدر واجب بیٹھنے کے بعد عمداً نمازی کو حدث لاحق ہوا تو اس کی نماز مکمل ہوگئی۔

۲۲۳۶۹ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نمازی کو آخری سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد حدث لاحق ہو جائے تو اس کی نماز ہو چکی۔
رواہ ابن جریر

۲۲۳۷۰ ..... عاصم بن ضمرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نمازی جب تشہد کی مقدار بیٹھ چکے اور اس کے بعد اسے حدث لاحق ہو جائے تو اس کی نماز مکمل ہو جاتی ہے۔ عبدالرزاق، وبیھقی

کلام: ..... بیہقی کہتے ہیں: عاصم لیس بالقوی یعنی عاصم کوئی پختہ راوی نہیں ہیں۔

نماز میں سلام پھیرنے کے بیان میں

۲۲۳۷۱ ..... "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" مسروق روایت کرتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دائیں اور بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے سلام پھیرتے اور فوراً اٹھ جاتے گویا کہ آپ رضی اللہ عنہ گرم پتھروں پر بیٹھے ہیں۔ عبدالرزاق وابن سعد وطحاوی

۲۲۳۷۲ ..... طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے بآواز بلند سلام پھیرا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۷۳ ..... عطاء کہتے ہیں کہ سب سے پہلے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے سلام پھیرا ہے ورنہ آپ رضی اللہ عنہ سے پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دل ہی دل میں سلام پھیر لیتے تھے حتیٰ کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بآواز بلند سلام پھیرنا شروع کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۷۴ ..... ابن طاؤس کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے جہراً نماز میں سلام پھیرا ہے چنانچہ انصار نے آپ ﷺ پر عیب لگایا اور کہا: آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ میری طرف سے ایک اعلان ہو جائے۔
رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۷۵ ..... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے دائیں بائیں سلام پھیرتے حتیٰ کہ ہم آپ ﷺ کے رخسار مبارک کی سفیدی دیکھ لیتے۔

۲۲۳۷۶ ..... "مسند سہل بن سعد ساعدی" عبدالمہیمن بن عباس بن سہل بن سعد اپنے والد کے واسطہ سے دادا کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سلام پھیرتے اور دائیں جانب چہرہ مبارک کو مائل کر دیتے درآں حالیکہ آپ امامت کرا رہے ہوتے تھے۔ رواہ ابن نجار

۲۲۳۷۷ ..... روایت ہے کہ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کیسے سلام پھیرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ دائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے کہتے السلام علیکم۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۷۸ ..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نہیں بھولا ہوں کہ رسول اللہ دائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ حتیٰ کہ ہم آپ ﷺ کے رخسار مبارک کی سفیدی دیکھ لیتے اور پھر بائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہوئے سلام پھیرتے حتیٰ کہ ہم آپ ﷺ کے رخسار مبارک کی سفیدی دیکھ لیتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۷۹ ..... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم ایک ہی مرتبہ سلام پھیرتے تھے۔ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۳۸۰ ..... روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم اور السلام علیکم کہتے تھے۔
عبدالرزاق، بیھقی

۲۲۳۸۱ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صرف ایک سلام پھیرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۸۲ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دائیں جانب اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے۔ اسماعیل فی معجمہ

۲۲۳۸۳ ..... اوس بن اوس ثقفی کی روایت ہے کہ ہم قبیلہ بنو ثقیف کے وفد میں نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور ہم نے آپ ﷺ کے پاس نصف مہینہ قیام کیا میں نے آپ ﷺ کو بخوبی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے چنانچہ آپ ﷺ دائیں جانب اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے۔

ابو داؤد طیالسی، طحاوی وطبرانی

فائدہ:...... اس باب میں دوطرح کی احادیث روایت کی گئی ہیں چنانچہ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں صرف ایک ہی مرتبہ سلام پھیرنا ہے اور اسی کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے جب کہ دوسری بہت سی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں دو یعنی دائیں اور بائیں سلام پھیرنے ہیں اسی مذہب کو امام ابوحنیفہ، شافعی اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے چنانچہ دونوں جانب دو مرتبہ سلام پھیرنے کا عمل ہی آخری اور متفق علیہ اور مجمع علیہ ہے رہیں وہ احادیث جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں صرف ایک ہی سلام ہے ان کی تاویل علماء نے یوں کی ہے کہ آپ ﷺ ایک سلام بلند آواز سے پھیرتے تھے اور دوسرا سلام آہستہ پھیرتے تھے۔ (واللہ علم)

فصل......ارکان صلوٰۃ کے بیان میں

۲۲۳۸۴...... عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رات کو میں رسول اللہ کے ساتھ کھڑا تھا چنانچہ آپ ﷺ نے پہلے مسواک کیا پھر وضو کیا اور پھر نماز کے لئے کھڑے ہوگئے میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑا ہوگیا آپ ﷺ نے سورت بقرہ شروع کی، آپ ﷺ جو بھی آیت رحمت پڑھتے ٹھہر جاتے اور دعا کرتے اور آپ ﷺ جو بھی آیت عذاب پڑھتے تو اس پر ٹھہر جاتے اور عذاب سے پناہ مانگتے پھر قیام کے بقدر رکوع کرتے اور رکوع میں یہ تسبیح پڑھتے۔

سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمة.

پاک ہے اللہ تعالیٰ قدرت اور بادشاہت والا بڑائی اور عظمت والا۔

پھر سورت ''آل عمران'' پڑھی اور اس کے بعد اسی طرح ایک ایک سورت پڑھتے رہے۔ ابن عساکر، نسائی وابوداؤد

۲۲۳۸۵...... حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ آیا تاکہ میں نبی کریم ﷺ کی نماز کا مشاہدہ کرسکوں چنانچہ آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور میں نے آپ ﷺ کے انگوٹھوں کو کانوں کے برابر دیکھا جب آپ ﷺ نے رکوع کرنا چاہا تو رفع یدین کیا پھر رکوع کیا اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا اور سجدہ کیا میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنا سر دونوں ہاتھوں کے درمیان یکساں رکھا ہوا ہے جس طرح کہ نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں تک لے گئے تھے، پھر آپ ﷺ نے دایاں پاؤں کھڑا کیا اور بائیں پاؤں کو پھیلا کر اس پر بیٹھ گئے۔

رواه ابن ابی شیبه

۲۲۳۸۶...... اسی طرح حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے نماز میں تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کیا پھر رکوع کرتے وقت بھی رفع یدین کیا پھر سمع الله لمن حمده کہا اور رفع یدین کیا پھر بایاں پاؤں پھیلا کر بیٹھ گئے اور دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھ لیا پھر شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا اور درمیان کی بڑی انگلی پر انگوٹھا رکھ کر حلقہ بنالیا اور باقی انگلیوں کو ہتھیلی میں پکڑ لیا پھر سجدہ کیا اور آپ ﷺ کے ہاتھ کانوں کے برابر تھے۔ رواه عبدالرزاق

۲۲۳۸۷...... حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تاکہ میں آپ ﷺ کی نماز کو دیکھ کر یاد رکھ سکوں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے نماز شروع کی تو تکبیر کے بعد ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ ہاتھوں کو کانوں کے برابر تک لے گئے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑ لیا اور جب رکوع کیا تو شروع نماز کی طرح پھر رفع یدین کیا اور رکوع میں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیا جب رکوع سے سر اٹھایا تو ایک بار پھر رفع یدین کیا جب تشہد کے لیے بیٹھے تو بائیں پاؤں کو زمین پر پھیلایا اور اس پر بیٹھ گئے اور بائیں ہتھیلی کو بائیں ران پر رکھا اور دائیں کہنی کو دائیں ران پر رکھا اور پھر انگلیوں کو بند کر کے انگوٹھے اور درمیان کی بڑی انگلی سے حلقہ بنالیا پھر دوسرے ہاتھ سے دعا مانگنے لگے۔

۲۲۳۸۸...... حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا چنانچہ آپ ﷺ نے نماز شروع کی اور ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر تک اٹھایا رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد بھی رفع یدین کیا جب آپ ﷺ بیٹھے تو بایاں پاؤں پھیلا کر اس پر بیٹھے اور دائیں

پاؤں کو کھڑا کرلیا، پھر دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھ لیا اور دو انگلیوں کو ہتھیلی میں پکڑا اور تیسری انگلی سے حلقہ بنالیا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے تھے انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ چادروں سے ہاتھ نکال کر رفع یدین کرتے تھے۔ ضیاء المقدسی

۲۲۳۸۹..... عبدالرحمٰن بن غنم کی روایت ہے کہ ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم سے کہا کہ کھڑے ہو جاؤ تا کہ میں تمہیں نبی کریم ﷺ کی نماز پڑھاؤں پس ہم نے ابو مالک رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں درست کیں پھر انہوں نے تکبیر کہہ کر سورت فاتحہ پڑھی اور اتنی اونچی آواز سے پڑھی کہ ان کے پاس کھڑا آدمی سن سکے پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا اور تکبیر ہی کہہ کر رکوع سے سر اٹھایا اور پھر اپنی پوری نماز میں اسی طرح کیا۔

عبدالرزاق، عقیلی فی الضعفاء

۲۲۳۹۰..... سالم بوار کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کیا کہ ہمیں نبی کریم ﷺ کی نماز دکھادیں چنانچہ ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی پھر رکوع کیا اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا پھر جب سجدہ کیا تو کہنیوں کو پہلوؤں سے دور رکھا اور ہاتھوں کو سر کے قریب رکھا اور پھر کہا کہ آپ ﷺ نے ہمیں اسی طرح نماز پڑھائی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۹۱..... سالم بوار کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت ابو مسعود انصاری ﷺ کی خدمت میں ان کے گھر میں حاضر ہوئے ہم نے ان سے عرض کیا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق بتایئے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور ہمارے سامنے نماز پڑھنے لگے جب انہوں نے رکوع کیا تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا اور انگلیوں کو گھٹنوں سے نیچے کرلیا اور کہنیوں کو پہلو سے دور رکھا حتیٰ کہ جسم کے ہر عضو کو (کمر بازو اور ٹانگوں کو) بالکل سیدھا رکھا پھر سر اوپر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور بالکل سیدھے کھڑے ہو گئے پھر انہوں نے اسی طرح عمدگی سے سجدہ کیا اور یوں دو رکعتیں پڑھیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

تکبیرات انتقال

۲۲۳۹۲..... حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جنگ جمل کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی جس سے ہمیں رسول اللہ ﷺ کی یاد تازہ ہو گئی سو یا تو ہم اسے (نماز کو) بھول چکے ہیں یا ہم نے جان بوجھ کر اسے چھوڑ دیا ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اوپر نیچے اور اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہی اور پھر دائیں اور بائیں سلام پھیرا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

کلام:..... یہ حدیث ضعیف ہے چونکہ اس میں آخری جملہ زائد ہے جو قابل غور ہے۔ ابن ماجہ، ۱۹۲

۲۲۳۹۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز تکبیر سے اور قراءت الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے اور جب رکوع کرتے تو اپنا سر مبارک نہ تو (بہت زیادہ) بلند کرتے تھے اور نہ (بہت زیادہ) پست بلکہ درمیان درمیان میں رکھتے تھے (یعنی پیٹ اور گردن برابر رکھتے تھے) اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بغیر سیدھا کھڑے ہوئے سجدہ میں نہ جاتے تھے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو بغیر سیدھا بیٹھے ہوئے دوسرے سجدہ میں نہ جاتے تھے اور ہر دو رکعتوں کے بعد التحیات پڑھتے تھے (اور (بیٹھنے کے لئے) اپنا بایاں پیر بچھاتے اور دایاں پیر کھڑا رکھتے تھے اور آپ شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے تھے اور مرد کو دونوں ہاتھ سجدہ میں اس طرح بچھانے سے منع کرتے تھے جس طرح درندے بچھا لیتے ہیں اور آپ ﷺ نماز کو سلام پر ختم کرتے تھے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ ومسلم وابوداؤد

۲۲۳۹۴..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس انصار کا ایک آدمی آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! چند کلمات کے بارے میں آپ سے سوال کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ بیٹھ جاؤ (تھوڑی دیر کے بعد) قبیلہ بنی ثقیف کا ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! چند کلمات کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انصاری تم پر سبقت لے گیا

ہے انصاری بولا: یہ آدمی غریب الوطن ہے اور بلاشبہ غریب الوطن کا احترام کرنا ہمارا حق ہے لہٰذا اسی سے ابتدا کیجئے چنانچہ آپ ﷺ ثقفی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اگر تم چاہو تو میں خود ہی تمہیں بتلا دوں کہ تم کس چیز کے متعلق دریافت کرنا چاہتے ہو۔ اگر چاہو تو مجھ سے سوال کرو اور میں تمہیں جواب دوں گا؟ ثقفی نے کہا یا رسول اللہ! بلکہ آپ خود ہی میرے سوال کے متعلق مجھے آگاہ کر دیجئے، ارشاد فرمایا: تم اس لیے آئے ہو تا کہ رکوع سجدہ، نماز اور روزے کے متعلق سوال کرو ثقفی بولا: بخدا آپ نے میرے دل کی بات سے آگاہ کرنے میں ذرہ برابر بھی خطا نہیں کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم رکوع کیا کرو تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا کرو اور اپنی انگلیوں کو کھول کر رکھا کرو اطمینان سے رکوع کرو حتیٰ کہ ہر عضو اپنے جوڑ میں پیوست ہو جائے اور جب سجدہ کرو تو پیشانی کو اچھی طرح سے زمین پر ٹکاؤ اور کوے کی طرح ٹھونگیں مت مارو تیز دن کے اول اور آخری حصہ میں نماز پڑھا کرو عرض کیا یا نبی اللہ! اگر میں درمیان دن میں نماز پڑھوں؟ فرمایا: تب تو تم پکے نمازی ہوئے اور ہر مہینے کی تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخوں کا روزہ رکھا کرو ثقفی اپنے سوالات کے جوابات سن کر کھڑا ہو گیا اور پھر آپ ﷺ انصاری کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اگر تم چاہو تو میں خود تمہیں تمہارے سوالات سے آگاہ کر دوں یا چاہو تو مجھ سے سوالات کرو اور میں جواب دوں؟ عرض کیا یا رسول اللہ! بلکہ آپ خود ہی مجھے آگاہ کر دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس لیے آئے ہو تا کہ حاجی کے بارے میں سوال کرو کہ جب کوئی حج کی نیت سے گھر سے نکلتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟ عرفات میں قیام، رمی جمار، سر منڈوانے اور بیت اللہ کے آخری طواف کرنے کا کیا حکم ہے؟ انصاری نے عرض کیا: یا نبی اللہ! بخدا آپ نے میرے دل کی بات بتانے میں ذرہ بھی خطا نہیں کی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی حج کی غرض سے اپنے گھر سے نکلتا ہے اس کی سواری جو قدم بھی اٹھاتی ہے اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ ایک نیکی اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیتے ہیں اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیتے ہیں جب میدان عرفات میں حاجی قیام کرتے ہیں تو اللہ عزوجل آسمان دنیا پر جلوہ افروز ہوتے ہیں اور حکم دیتے ہیں کہ میرے بندوں کو دیکھو (میرے لیے کیسے) پراگندہ حال اور غبار آلود ہیں (اے فرشتوں) گواہ رہو میں نے ان کے گناہ معاف کر دیئے گو کہ ان کے گناہ آسمان سے برسنے والی بارش اور ریت کے ذروں کے برابر ہی کیوں نہ ہوں، حاجی جب رمی جمار (شیطان کو کنکریاں مارتا ہے) کرتا ہے تو کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے لیے کتنی نیکیاں ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے وفات دے دیتے ہیں اور جب آخری طواف کرتا ہے تو گناہوں سے ایسا پاک صاف ہوتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اس گناہوں سے پاک جنم دیا تھا۔ بزار، ابن حبان وطبرانی

۲۲۳۹۵..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تکبیر نماز کی کنجی ہے اور سلام نماز میں ممنوع چیزوں کو حلال کر دیتا ہے۔

رواہ ابن جریر

۲۲۳۹۶..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پہلی تکبیر نماز کی حد ہے۔ رواہ ابن جبیر

۲۲۳۹۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ انھوں نے ایک مرتبہ اپنے شاگردوں کو نبی کریم ﷺ کی نماز کا طریقہ بتایا چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے پھر رکوع کیا اور سر کو نہ زیادہ بلند کیا اور نہ ہی زیادہ نیچے جھکایا بلکہ درمیان میں رکھا پھر اطمینان سے سیدھے کھڑے ہوئے حتیٰ کہ ہم سمجھے کہ آپ رضی اللہ عنہ کہیں بھول نہ گئے ہوں پھر اطمینان سے سجدہ کیا اور تسلی سے بیٹھ گئے حتیٰ کہ ہم سمجھے کہ کہیں بھول نہ گئے ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

معذور کی نماز کے بیان میں

۲۲۳۹۸..... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک دنیا سے رخصت نہیں ہوئے جب تک کہ بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ لی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ:..... اس حدیث کے مضمون کا ماحصل یہ ہے کہ جو آدمی کھڑے ہو کر نماز کی طاقت نہ رکھتا ہو یعنی قیام سے عاجز ہو تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھ

لے چونکہ آخری ایام میں نبی کریم ﷺ نے بیٹھ کر نماز ادا کی تھی کیونکہ آپ ﷺ کھڑے ہونے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔

عورت کی نماز کے بیان میں

۲۲۳۹۹...... عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا عورتوں کو سواریوں پر نماز پڑھنے کی رخصت دی گئی ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: عورتوں کو سواریوں پر نماز ادا کرنے کی رخصت نہیں دی گئی ہے نہ شدت میں اور نہ ہی فراخی میں۔

رواہ ابن عساکر

فائدہ:...... شدت اور فراخی کا مطلب یہ ہے کہ نہ حالت جنگ وجدل میں اور نہ ہی معمول کے حالات میں۔

۲۲۴۰۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عورت سجدہ کرے تو اسے چاہیے کہ اپنی رانوں کو ملا کر سجدہ کرے۔ رواہ بیهقی

فصل...... نماز کے مفسدات، مکروہات اور مستحبات کے بیان میں

نماز میں حدث لاحق ہونے کے بیان میں

۲۲۴۰۱...... مطیع بن اسود کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی پھر انہیں یاد آیا کہ رات کو انہیں احتلام ہوا ہے چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے خود تو نماز لوٹائی لیکن لوگوں کو نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا۔ رواہ بیهقی

۲۲۴۰۲...... شرید ثقفی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بحالت جنابت لوگوں کو نماز پڑھا دی، یاد آنے پر آپ رضی اللہ عنہ نے خود تو نماز لوٹائی لیکن لوگوں کو نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا۔ رواہ بیهقی

۲۲۴۰۳...... خالد بن لجلاج کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دن لوگوں کو نماز پڑھائی اور جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو کافی دیر تک بیٹھے رہے جب کھڑے ہوئے تو پیچھے ہٹے اور ہاتھ سے ایک آدمی کو پکڑ کر آگے بڑھایا اور اپنی جگہ لا کھڑا کیا، پھر عصر کی نماز کے لئے تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو منبر پر کھڑے ہو کر حمد وثناء کے بعد فرمایا: امابعد اے لوگو! میں نے نماز کے لیے وضو کیا تھا کہ اسی اثناء میں میں اپنے اہل خانہ کی ایک عورت کے پاس سے گزرا اور میں تھوڑی دیر کے لیے اس کے ساتھ مشغول ہو گیا چنانچہ جب میں نماز میں تھا تو میں نے کچھ تری محسوس کی تو میں نے اپنے آپ کو دو اختیار دیئے اول یہ کہ میں تم سے حیاء کر جاؤں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے جرات کا اظہار کرلوں۔ دوم یہ کہ یا تو میں اللہ تعالیٰ سے حیاء کروں اور تمہارے سامنے جرات کا اظہار کروں حالانکہ مجھے یہ بات زیادہ محبوب تھی کہ میں اللہ تعالیٰ سے حیا کروں اور تمہارے سامنے جرأت کرلوں لہٰذا میں فوراً باہر نکلا اور وضو کیا پھر از سر نو نماز پڑھی، پس تم میں سے جس کو بھی میرے جیسی کیفیت لاحق ہو اسے میرے ہی جیسا معاملہ کرنا چاہیے۔ بیهقی و ابن ابی شیبه

۲۲۴۰۴...... عباد بن عوام، حجاج، ایک آدمی، عمرو بن حارث ابن ابی ضرار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس آدمی کو نماز میں نکسیر آجائے پس وہ واپس لوٹے اور وضو کر کے دوبارہ نماز میں شریک ہو جائے اور جو نماز ہو چکی اسے شمار میں لائے۔

رواہ ابن ابی شیبه

۲۲۴۰۵...... عباد بن عوام کی روایت ہے کہ حجاج کہتے ہیں کہ ایک شیخ نے بعض محدثین سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کی طرح ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول بھی نقل کیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبه

۲۲۴۰۶...... محمد بن عمرو بن حارث روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بحالت جنابت لوگوں کو نماز پڑھا دی جب صبح کو اچھی طرح سے روشنی پھیل گئی تو اپنے کپڑوں پر احتلام کا اثر دیکھا اور فرمایا: بخدا! مجھ سے بڑی زیادتی ہو گئی۔ میں تو جنبی ہوں۔ پھر مجھے معلوم نہیں،

رہا، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے نماز کا اعادہ کیا جب کہ لوگوں کو نماز کے اعادہ کا حکم نہیں دیا۔ دار قطنی، بیہقی فی شعب الایمان

۲۲۴۰۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم (جماعت صحابہ نے) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی یکا یک آپ ﷺ نماز سے واپس لوٹ گئے دراں حالیکہ ہم نماز ہی میں کھڑے تھے پھر (تھوڑی دیر کے بعد) آپ ﷺ تشریف لائے اور آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے آپ ﷺ نے پھر ہمیں نماز پڑھائی اور نماز کے بعد فرمایا: جب میں نماز میں کھڑا ہو چکا پھر مجھے یاد آیا کہ میں جنابت کی حالت میں ہوں اور بغیر غسل کے نماز میں کھڑا ہو گیا ہوں اور تم میں سے جس کے دل میں بھی کوئی ایسی بات ہو اور اس کی کیفیت میری جیسی ہو اسے چاہیے کہ واپس لوٹ جائے حتی کہ جب اپنی حاجت یا غسل سے فارغ ہو تو واپس لوٹ آئے اور نماز ادا کرے۔ احمد بن حنبل

۲۲۴۰۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ نماز کو حدث کے سوا کوئی چیز نہیں توڑتی سو جس بات کو رسول اللہ ﷺ فرمانے سے نہیں شرمائے اس سے میں بھی نہیں شرماتا ہوں حدث یہ ہے کہ انسان کو ہوا خارج ہو جائے یا پھر گوز مار دے۔

سعید بن منصور، عبداللہ بن احمد والدورقی

۲۲۴۰۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے پیٹ میں خرابی پائے یا قے یا نکسیر کا اثر محسوس کرے اسے چاہیے کہ نماز سے واپس لوٹ جائے اور وضو کرے پھر جب تک اس نے بات نہیں کی تو اپنی نماز پر بنا کر لے۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، وابو عبید فی الغریب، دارقطنی، بیہقی

عذر لاحق ہونے کی صورت میں نکلنے کا طریقہ

۲۲۴۱۰..... حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جب امام کو نماز میں قے یا نکسیر کا اثر محسوس ہو یا اپنے پیٹ میں کچھ خرابی محسوس کرتا ہو اسے چاہیے کہ اپنی ناک پر کپڑا رکھے اور مقتدیوں میں سے کسی کو آگے کر کے چلا جائے۔ رواہ دار قطنی

۲۲۴۱۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس آدمی کو نماز میں قے یا نکسیر آ جائے یا وہ اپنے پیٹ میں تکلیف محسوس کرے اور اسے امام کے سلام پھیرنے سے پہلے وضو ٹوٹ جانے کا خوف ہو اسے چاہیے کہ اپنا ہاتھ ناک پر رکھے اور اگر پڑھی ہوئی نماز کو شمار میں لانا چاہتا ہے تو وضو تک کلام نہ کرے پھر بقیہ نماز مکمل کرے اگر اس نے کلام کر لیا تو نماز کو از سر نو پڑھے اور اگر تشہد کی مقدار میں بیٹھنے کے بعد اسے خوف لاحق ہو جائے کہ امام کے سلام پھیرنے سے پہلے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا اسے چاہیے کہ سلام پھیرے اس کی نماز مکمل ہو چکی۔ عبدالرزاق و بیہقی

۲۲۴۱۲..... ابو رزین کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں امامت کرائی اور نماز ہی میں انہیں نکسیر آ گئی چنانچہ انہوں نے ایک آدمی کو پکڑ کر آگے بڑھا دیا اور خود پیچھے ہٹ گئے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۱۳..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں جو آدمی ہنس پڑے اسے نماز کا اعادہ کرنا چاہیے اور اسے وضو لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۱۴..... حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی اور تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد لوگوں کی طرف اشارہ کیا اور خود مسجد سے چل پڑے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے غسل کیا واپس آئے تو ہم نے آپ ﷺ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپکتے ہوئے دیکھے، پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۴۱۵..... حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی آدمی نماز میں پیشاب یا پاخانے کی حاجت محسوس کرے وہ واپس جائے اور کلام کیے بغیر وضو کرے اور واپس نماز کی طرف آ جائے اور جو آیت پڑھ رہا تھا اسی سے نماز کو شروع کر دے۔

عبدالرزاق وابن عساکر

۲۲۴۱۶..... ابن مسیب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے بحالت جنابت لوگوں کو نماز پڑھا دی پھر بعد میں لوگوں سمیت نماز دھرائی۔

مفسدات متفرقہ

۲۲۴۱۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نماز کے پیچھے اسی جیسی نماز مت پڑھو۔ ابن ابی شیبہ وسمویہ

۲۲۴۱۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرض نماز کے بعد اسی جیسی نماز ہرگز مت پڑھو۔ عبد الرزاق و ابن ابی شیبہ وسمویہ

۲۲۴۱۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرض نماز کے بعد اسی جیسی نماز ہرگز مت پڑھو۔ عبدالرزاق و ابن ابی شیبہ

۲۲۴۱۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے منادی کو پکارتے ہوئے سنا ہے کہ نشے میں دھت آدمی ہرگز نماز کے قریب بھی مت جائے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۴۲۰..... شیبہ بن مساور، حکم بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ایک آدمی کو بری طرح سے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ چل کر اس کے پاس گئے اور کہا نماز دوبارہ پڑھو (وہ آدمی بولا میں نماز پڑھ چکا ہوں فرمایا: نماز پڑھو اس نے پھر کہا: میں تو نماز پڑھ چکا ہوں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے بار ہا اسے نماز لوٹانے کا کہا اور فرمایا: بخدا تم ضرور نماز دوبارہ پڑھو اور کھلم کھلے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی مت کرو۔ رواہ ابونعیم

۲۲۴۲۱..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نماز میں پھونک مارنا کلام کرنے کے مترادف ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۲۲..... زید بن سلم روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نماز میں چھینک ماری اس کے پہلو میں ایک اعرابی (دیہاتی) کھڑا تھا کہنے لگا: رحمک اللہ (اللہ تجھ پر رحم کرے) اعرابی کہتا ہے لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا: میں نے کہا: تعجب ہے یہ لوگ مجھے کیوں گھور رہے ہیں؟ اس پر انہوں نے اپنی ہتھیلیاں رانوں پر ماریں چنانچہ جب نبی کریم ﷺ نے نماز مکمل کی تو مجھے اپنے پاس بلایا: میرے ماں اور باپ آپ ﷺ پر قربان جائیں میں نے آپ ﷺ سے بہتر معلم کوئی نہیں دیکھا چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے جھڑ کا اور نہ ہی مجھے برا بھلا کہا بلکہ ارشاد فرمایا: نماز میں کلام کرنا مناسب نہیں چونکہ نماز تو تسبیح تکبیر تہلیل اور قراءت قرآن کا نام ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۲۳..... ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ عطار حمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مسلمان شروع شروع میں نماز میں باتیں کرتے تھے جس طرح کہ یہود ونصاریٰ نماز میں باتیں کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی تو کلام ختم کر دیا واذا قری القرآن فاستمعوا له وانصتوا اور جب قرآن مجید پڑھا جارہا ہو تو اسے خاموشی سے سنا کرو۔ عبد الرزاق، سعید بن منصور

۲۲۴۲۴..... ھشیم، منصور، ابن سیرین خالد حفصہ کے سلسلہ سند سے ابوعلاء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ اچانک سامنے سے ایک نابینا آدمی آیا اور ایک کنویں کے اوپر سے گذرا جس پر کھجور کی ٹہنیاں وغیرہ پڑی ہوئی تھیں چنانچہ وہ آدمی کنویں میں گر پڑا اور اسے دیکھ کر بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہنس پڑے جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے جو آدمی بھی ہنسا ہے وہ نماز بھی لوٹائے اور وضو بھی دوبارہ کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۲۵..... زہری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے اپنے کپڑوں پر خون کا اثر دیکھا چنانچہ آپ ﷺ نماز سے واپس لوٹ گئے۔ ضیاء المقدسی

۲۲۴۲۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا رہے تھے کہ اچانک نماز سے واپس لوٹ گئے پھر جب تشریف لائے تو آپ ﷺ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ نماز میں کھڑا ہو چکا تھا اور پھر مجھے یاد آیا کہ میں حالت جنابت میں ہوں اور غسل نہیں کیا ہے۔ چنانچہ میں نماز سے واپس لوٹ گیا اور غسل کیا لہٰذا تم میں سے جس کو بھی یہ عارضہ پیش آجائے وہ غسل کرے اور پھر از سر نو نماز پڑھے۔ طبرانی فی الاوسط

ذیل مفسدات

۲۲۴۲۷.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس نے نماز پڑھ لی اور بعد میں اس نے اپنے کپڑوں پر خون دیکھا یا احتلام کا اثر پایا تو اسے نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۲۸.....عاصم بن ضمرہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھادی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ابن نباح کو حکم دیا کہ اعلان کرو کہ جس نے بھی امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی ہے وہ نماز کا اعادہ کرلے چونکہ انہوں نے بحالت جنابت نماز پڑھادی ہے۔عبد الرزاق، بیهقی

۲۲۴۲۹..... قاسم بن ابوامامہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھادی چنانچہ انہوں نے تو نماز کا اعادہ کرلیا لیکن لوگوں نے نماز نہیں لوٹائی اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مناسب یہ تھا کہ آپ کے ساتھ جن لوگوں نے بھی نماز پڑھی ہے وہ بھی لوٹاتے چنانچہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فتوی پر عمل کیا، قاسم کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی طرح ابن مسعود رضی اللہ عنہما کا قول بھی ہے۔عبدالرزاق، بیهقی

مکروہات کے بیان میں

۲۲۴۳۰.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں اقعاء (کتے کی طرح بیٹھنا) شیطان کے بیٹھنے کا طریقہ ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۳۱..... "مسند خالد بن ولید" ابوعبداللہ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا اور وہ پوری طرح نہ رکوع کرتا تھا اور سجدے میں بھی کوے کی سی ٹھونگیں مارہا تھا چنانچہ آپ ﷺ نے اس آدمی کو اطمینان سے رکوع کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: اگر یہ آدمی اسی حالت پر مرگیا تو اس کی موت ملت محمد ﷺ پر نہیں ہوگی، پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اہتمام کے ساتھ رکوع نہیں کرتا اور سجدہ میں بھی کوے کی سی ٹھونگیں مارلیتا ہے اس کی مثال بھوکے کی سی ہے جو ایک یا دو کھجوریں کھالیتا ہے جو اسے بھوک سے بے نیاز نہیں کرتیں ابوعبداللہ سے کہا گیا کہ تمہیں یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے کس نے سنائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ: مجھے یہ حدیث لشکروں کے سپہ سالاروں نے سنائی ہے جن میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ، شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔ان سب حضرات نے یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے سن رکھی تھی۔

بخاری فی تاریخه و ابو یعلیٰ وابن خزیمه و ابن منده وطبرانی، ابن عساکر

۲۲۴۳۲.....ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے اس نے نماز پڑھتے ہوئے اپنے اوپر کپڑا لٹکا رکھا تھا (یعنی سدل کیا ہوا تھا) چنانچہ آپ ﷺ نے کپڑے کو ایک طرف سے اس پر لپیٹ دیا۔ابن نجار

۲۲۴۳۳..... "مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع فرماتے تھے۔

ابن ابی شیبه ومسلم فی کتاب المساجد

۲۲۴۳۴.....اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ آدمی کو نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع فرماتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبه

۲۲۴۳۵.....اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ رو تھوک دیکھی آپ ﷺ نے مٹی کے ڈھیلے سے یا کسی اور چیز سے تھوک صاف کی پھر فرمایا: کہ جب بھی تم میں سے کوئی آدمی نماز میں ہو وہ نہ اپنے سامنے کی طرف تھوکے اور نہ ہی دائیں طرف چونکہ (سامنے قبلہ ہے اور) دائیں طرف فرشتہ ہوتا ہے البتہ بائیں جانب تھوکے یا پاؤں کے نیچے تھوک لے۔رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... یہ حکم اس وقت ہے جب مسجد میں مٹی، ریت یا کنکریاں بچھائی ہوئی ہوں اور تھوکنے سے کسی دوسرے کو اذیت نہ پہنچتی ہو۔ ورنہ عام طور پر مساجد میں قالین اور کارپٹ بچھائے جاتے ہیں اور مساجد میں فرش کیا جاتا ہے، اس حالت میں یا تو قالین آلودہ ہونے کا خدشہ ہے یا پختہ فرش پر تھوک کے باقی رہنے کا اندیشہ ہے جس سے نمازیوں کو سخت اذیت پہنچ سکتی ہے لہٰذا اب یہ حکم نہیں رہا ہاں البتہ کسی کے پاس رومال ہے اس میں وہ تھوک اور بلغم کو صاف کر سکتا ہے۔

۲۲۴۳۶..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی آدمی بھی دوران سجدہ پھونک مار کر گرد وغبار ہٹانے کی کوشش نہ کرے اور نہ ہی نماز میں تورک کر کے بیٹھے۔ رواہ عبدالرزاق

نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت

۲۲۴۳۷..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے جو بھی نماز میں ہو وہ ہاتھوں کو پہلوؤں میں نہ رکھے چونکہ شیطان اپنے پہلوؤں میں ہاتھوں کو رکھ لیتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۳۸..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے چنانچہ آپ ﷺ نے قبلہ رو تھوک دیکھی جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: جب آدمی نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتے ہیں لہٰذا کوئی بھی قبلہ رو ہرگز نہ تھوکے اور نہ ہی اپنے دائیں جانب تھوکے پھر آپ ﷺ نے لکڑی منگوا کر اس سے تھوک کھرچ ڈالی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۳۹..... نافع کی روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی (مرد) نقاب کر کے نماز پڑھے (یعنی ڈھاٹا مار کر نماز پڑھنا بایں طور کہ منہ ناک چہرہ ڈھانپا ہو مکروہ ہے)۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... تفصیل اس مسئلہ کی یہ ہے کہ نوافل میں دیوار کے ساتھ ٹیک لگا لینا جائز ہے اس فرض نماز میں ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

۲۲۴۴۰..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نمازی کو (نماز میں) جب کوئی سلام کردے تو اسے نہ کلام کرنا چاہیے اور نہ ہی کسی قسم کا اشارہ کرنا چاہیے چونکہ کلام اور اشارہ بھی سلام کے جواب کے حکم میں ہے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... بدائع الصنائع میں سترہ مقام ایسے بیان کیے گئے ہیں کہ جہاں سلام کرنا ممنوع ہے ان میں سے ایک جگہ یہ بھی ہے کہ جو آدمی نماز پڑھ رہا ہو اسے سلام نہ کیا جائے اور سلام کا جواب دینا خواہ کسی طرح بھی ہو کلام کے زمرہ میں آتا ہے اور نماز میں کلام کرنا جائز نہیں ہے۔

۲۲۴۴۲..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نماز میں اونگھ کا آنا شیطان کی طرف سے ہے جب کہ دوران جنگ اونگھ کا آنا رحمت خدائے تعالیٰ ہے۔ عبدالرزاق، وعبد بن حمید وابن جریر وابن منذر وابن ابی حاتم وطبرانی

۲۲۴۴۳..... اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نماز میں سدل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۴۴..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کوئی آدمی بھی اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے اور قبلہ کے درمیان کشادہ جگہ ہو۔

فائدہ:...... یعنی آدمی سترہ دیوار یا ستون سے دور ہو کر کھڑا نہ ہو کہ اس کے آگے سے آدمی گزر جائے جو اس کی نماز میں خلل ڈال دے۔

۲۲۴۴۵..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ستونوں کے درمیان صفیں مت بناؤ اور نہ ہی باتوں میں مشغول لوگوں کو امامت کراؤ۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... یعنی مسجد میں صفیں بنانی ہوں تو پہلے پہلی صف کو مکمل کیا جائے پھر دوسری کو یوں نہ کیا جائے کہ صرف ستونوں کے درمیان درمیان

صفیں بنالی جائیں اور آس پاس کی جگہ خالی پڑی رہے حدیث کے دوسرے جزء کا مطلب یہ ہے کہ لوگ جب باتوں میں مشغول ہوں گے تو نہ ہی تکبیر اولیٰ کا اہتمام کریں گے اور نہ ہی نماز کے لئے اہتمام سے کھڑے ہوں گے اس لیے اس حالت میں نماز کھڑی کرنے سے منع فرمایا۔

۲۲۴۴۶۔۔۔ ''مسند سعد ﷺ'' مصعب بن سعد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے اپنے والد کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور رکوع میں ہاتھوں کو رانوں کے درمیان لٹکالیا والد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم پہلے ایسا کرتے تھے پھر ہمیں ایسا کرنے سے منع کردیا گیا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۴۷۔۔۔ ''مسند انس رضی اللہ عنہ'' عبدالحمید بن محمود کہتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا چنانچہ ہم ستونوں کے درمیان کھڑے ہو گئے اور پھر پیچھے ہٹ گئے جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایسا کرنے سے بچتے تھے۔ عبد الرزاق، ابو داؤد، الترمذی وقال ھذا حدیث حسن

۲۲۴۴۸۔۔۔ اسی طرح عبدالحمید بن محمود کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا تو ہم ستونوں کے درمیان کھڑے ہو گئے جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایسا کرنے سے بچتے تھے۔

عبدالرزاق والترمذی وقال حسن صحیح

نماز میں التفات کرنے کا بیان

۲۲۴۴۹۔۔۔ یحییٰ بن ابی کثیر کہتے ہیں کہ آدمی جب نماز میں ادھر ادھر توجہ (التفات) کرلیتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے: جس چیز کی طرف تو متوجہ ہو رہا ہے میں اس سے بدرجہا بہتر ہوں۔ اگر دوسری بار پھر متوجہ ہو تو پھر اللہ تعالیٰ یہی فرماتا ہے اور اگر تیسری بار پھر متوجہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے اعراض کرلیتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۵۰۔۔۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے لوگو! نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے اجتناب کرو چونکہ ادھر ادھر دیکھنے والے کی نماز نہیں ہوتی بالفرض نفلی نماز میں تمہاری توجہ ہٹ جائے تو فرض نماز میں توجہ کو مت ہٹنے دو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۴۵۱۔۔۔ عطاء کی روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ نماز میں تم اپنے رب سے مناجات (سرگوشی) کر رہے ہوتے ہو اور رب تعالیٰ تمہارے سامنے ہوتا ہے اور تمہارے ساتھ سرگوشی کر رہا ہوتا ہے لہٰذا تمہیں ادھر ادھر توجہ نہیں دینی چاہیے۔

عطاء کہتے ہیں ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ رب تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! تو کس کی طرف متوجہ ہے جس کی طرف تو توجہ کر رہا ہے اس سے میں بدرجہا بہتر ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۵۲۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں نماز میں دائیں بائیں دیکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۴۵۳۔۔۔ ابوعطیہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نماز میں دائیں بائیں توجہ کرنے کے متعلق پوچھا انہوں نے جواب دیا کہ نماز میں یہ شیطان کا ایک فریب ہے جو نمازی کے ساتھ کر گزرتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۵۴۔۔۔ عطا کہتے ہیں نماز میں دائیں بائیں دیکھنے سے منع کیا گیا ہے اور ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ: اے ابن آدم! تو کس چیز کی طرف متوجہ ہو رہا ہے حالانکہ میں اس چیز سے بہتر ہوں جس کی طرف تو توجہ دے رہا ہے۔

نماز میں بالوں کی چوٹی بنانے کا حکم

۲۲۴۵۵۔۔۔ مجاہد کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے ایک بیٹے کے پاس سے گذرے وہ نماز پڑھ رہا تھا اور اس نے سر پر بالوں کی چوٹی بنا رکھی تھی چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چوٹی سے پکڑ کر کھینچا حتیٰ کہ اسے پچھاڑ دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۵۶..... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے وہ نماز میں مشغول تھا اور اس نے بالوں کی چوٹی بنا رکھی تھی چنانچہ ان دونوں حضرات نے اسے دیکھ کر سخت ناگواری کا اظہار کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۴۵۷..... روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی نماز پڑھے اور اس نے سر پر بالوں سے چوٹی بنا رکھی ہو یا وہ کنکریوں سے کھیلے یا سامنے یا دائیں طرف تھوکے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۵۸..... زید بن وھب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما ایک آدمی کے پاس سے گزرے اور وہ سجدہ میں تھا اور اس نے سر پر بالوں سے چوٹی بنا رکھی تھی چنانچہ آپ ﷺ نے اس کی چوٹی کھول دی جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بالوں سے چوٹی مت بناؤ چونکہ تمہارے ساتھ تمہارے بال بھی سجدہ کرتے ہیں اور ہر بال کے لیے الگ سے اجر وثواب ہے اور تم نے بالوں کی چوٹی اس لیے بنائی ہے تاکہ بال مٹی سے آلودہ نہ ہوں حالانکہ بالوں کا مٹی میں آلودہ ہونا تمہارے لیے بہت بہتر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۶۰ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے دراں حالیکہ میں سجدہ میں تھا اور اس میں نے بالوں کی چوٹی بنا رکھی تھی چنانچہ آپ ﷺ نے چوٹی کھول دی اور مجھے ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

نماز میں پیشاب یا پاخانے کو بتکلف روکنے کا حکم

۲۲۴۶۱ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں پیشاب و پاخانے کو زبردستی نہ روکے رکھو۔ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ وسعید بن المنصور

فائدہ:..... مطلب یہ کہ پیشاب یا پاخانے سے آدمی کو پہلے اچھی طرح سے فارغ ہو لینا چاہیے اور پھر نماز پڑھنی چاہئے اگر دوران نماز پیشاب کی حاجت پیش آ جائے تو تکلف کر کے پیشاب کو نہیں روکنا چاہیے بلکہ نماز توڑ کر ناک پر ہاتھ رکھ کر مسجد سے باہر نکل جانا چاہیے اور قضائے حاجت سے فارغ ہو کر پھر نماز پڑھنی چاہیے۔

۲۲۴۶۲..... زید بن اسلم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی آدمی بھی اس حالت میں نماز نہ پڑھے کہ اس نے اپنی سرینوں کو بتکلف جوڑا ہوا ہو۔ مالک رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۴۶۳... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں پیشاب و پاخانے سے مدافعت مت کرو۔ رواہ الحارث

۲۲۴۶۴..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کوئی آدمی بھی اس حالت میں نماز نہ پڑھے کہ وہ پیشاب اور پاخانے سے دفاع کر رہا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

مکروہ وقت کے بیان میں

۲۲۴۶۵..... "مسند عمر رضی اللہ عنہ" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں چند پسندیدہ شخصیات کے پاس تھا جن میں میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ شخصیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں چنانچہ ان تمام حضرات کا بیان تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد تا غروب آفتاب اور فجر کے بعد سورج کے چمکنے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ الطبرانی والامام احمد بن حنبل والدارمی والبخاری ومسلم والترمذی وابوداؤد وابن ماجہ وابو یعلی وابن جریر وابن خزیمہ وابوعوانہ والطحاوی والبیھقی

۲۲۴۶۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز مت پڑھو چونکہ طلوع آفتاب کے ساتھ ساتھ شیطان کے سینگ بھی طلوع ہوتے ہیں اور غروب آفتاب کے ساتھ اس کے سینگ بھی غروب ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان اوقات میں نماز پڑھنے پر لوگوں کو مارا کرتے تھے۔ رواہ مالک

۲۲۴۶۷..... سائب بن یزید کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منکدر کو عصر کے بعد نماز پڑھنے پر مار رہے تھے۔ مالک والطحاوی

۲۲۴۶۸..... اسود کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عصر کے بعد دو رکعات پڑھنے پر مارتے تھے۔ مسدد

۲۲۴۶۹..... وبرہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کو عصر کے بعد نماز پڑھتے دیکھا چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں درے سے مارا اس پر تمیم رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! آپ مجھے اس نماز پر کیوں مارتے ہیں جسے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھ چکا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے تمیم! سب لوگ وہ کچھ نہیں جانتے جو تم جانتے ہو۔ الحارث وابو یعلی

۲۲۴۷۰..... عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ مجھے تمیم داری رضی اللہ عنہ نے بتایا یا مجھے خبر دی گئی ہے کہ تمیم داری رضی اللہ عنہ نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قبل ازیں اس نماز سے منع کر چکے تھے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں درے کے ساتھ مارا تمیم رضی اللہ عنہ نے نماز ہی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا عمر رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور جب تمیم رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا: اے عمر! آپ نے مجھے کیوں مارا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا چونکہ تم نے عصر کے بعد دو رکعات پڑھی ہیں حالانکہ میں ان سے منع کر چکا ہوں تمیم رضی اللہ عنہ نے کہا: میں یہ دو رکعتیں آپ سے بہتر ہستی یعنی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھ چکا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا مجھے خوف نہیں ہے لیکن تمہارے بعد ایسے لوگ آنے والے ہیں جو (تمہیں دیکھ کر) عصر اور مغرب کے درمیان نماز پڑھیں گے حتیٰ کہ وہ اس گھڑی میں بھی نماز پڑھنے لگیں گے جس میں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور وہ عصر اور مغرب کے درمیان اسی طرح نماز پڑھیں گے جس طرح ظہر اور عصر کے درمیان پڑھتے ہیں۔ الطبرانی فی الاوسط

۲۲۴۷۱..... سوید بن غفلہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اقامت کے بعد (فرض نماز کے علاوہ کوئی اور) نماز پڑھنے پر مارتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

عصر کے بعد نفل کی ممانعت

۲۲۴۷۲..... فارسیوں کے آزاد کردہ غلام سائب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں زید بن خالد جہنی کو عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے دیکھا آپ ﷺ چل کر زید بن خالد کے پاس آئے اور انہیں درّے سے مارنا شروع کیا لیکن وہ برابر نماز پڑھتے رہے جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہا: اے امیر المؤمنین! آپ مجھے مارتے رہیں میں ان دو رکعتوں کو نہیں چھوڑوں گا چونکہ میں رسول اللہ ﷺ کو یہ دو رکعتیں پڑھتے دیکھ چکا ہوں۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ زید رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے اور فرمایا: اے زید بن خالد! اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ ان دو رکعتوں کو رات کی نماز کے لیے ایک طرح کی سیڑھی بنالیں گے میں ہرگز تمہیں نہ مارتا۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنف

۲۲۴۷۳..... طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت سے پہلے عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے، اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے یہ دو رکعات چھوڑ دیں۔ جب عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو ابوایوب رضی اللہ عنہ نے پھر سے دو رکعتیں پڑھنی شروع کر دیں جب ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو ان کا کہنا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان دو رکعتوں پر مارا کرتے تھے۔ عبدالرزاق

۲۲۴۷۴..... رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے عصر کے بعد نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا تم عصر کے بعد بھی نماز پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: مجھ سے ایک نماز فوت ہوگئی تھی جسے اب پڑھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم بعد میں پڑھ لیتے تو اچھا ہوتا۔ اخرجہ ابراہیم بن سعد بن نسختہ

۲۲۴۷۵..... مقدام بن شریح اپنے والد شریح سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز

کیسے پڑھتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: آپ ﷺ دوپہر کے وقت ظہر کی نماز پڑھتے اور پھر اس کے بعد دو رکعت اور پڑھتے تھے۔ پھر عصر کی نماز پڑھتے اور عصر کے بعد دو رکعتیں اور پڑھتے تھے۔ میں نے عرض کیا: عصر کے بعد نماز پڑھنے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مارا کرتے تھے اور اس نماز سے منع کرتے تھے۔ لیکن اہل یمن کے لوگ کمینے ہیں وہ ظہر کی نماز پڑھتے ہیں پھر ظہر اور عصر کے درمیان بھی نماز پڑھتے رہتے ہیں اور پھر عصر پڑھتے ہیں اور پھر عصر اور مغرب کے درمیان بھی نماز پڑھتے رہتے ہیں۔ اور جو کچھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کرتے تھے وہ بہت اچھا کرتے تھے۔ اخرجه ابو العباس السراج فی مسنده

۲۲۴۷۶..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دن اور رات کو نماز پڑھنے پر کسی کو بھی اپنی گرفت میں نہیں لوں گا بشرطیکہ جب تک غروب آفتاب اور طلوع آفتاب کے وقت نماز نہ پڑھے سوائے اس کے کہ میں نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھتے دیکھا ہو۔

ابن منده فی الناسع من حدیثه

۲۲۴۷۷..... حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! رات کا کونسا حصہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آخر رات کا وقت افضل وقت ہے۔ پھر فجر تک نماز مقبول ہوتی ہے پھر فجر کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز جائز نہیں۔ پھر عصر تک نماز مقبول ہے (سوائے زوال کے وقت کے) پھر عصر کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نماز جائز نہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! رات کو نماز کیسے پڑھی جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعت کر کے پڑھی جائے میں نے عرض کیا: دن کو کیسے نماز پڑھی جائے۔ ارشاد فرمایا: دن کو چار چار رکعت کر کے نماز پڑھی جائے۔ پھر فرمایا کہ: جو نماز پر نماز پڑھتا ہے اس کے لیے ایک قیراط ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور قیراط کی مقدار احد پہاڑ کے برابر ہے۔ آدمی جب وضو کے لیے تیاری کرتا ہے اور ہاتھوں کو دھوتا ہے اس کے گناہ ہاتھوں سے خارج ہو جاتے ہیں پھر جب کلی اور ناک میں پانی ڈالتا ہے تو اس کے گناہ ناک کے بانسے سے خارج ہو جاتے ہیں پھر جب چہرہ دھوتا ہے تو گناہ اس کے چہرے کانوں اور آنکھوں سے خارج ہو جاتے ہیں جب سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے گناہ سر کے راستے سے نکل جاتے ہیں۔ جب پاؤں دھوتا ہے تو اس کے گناہ پاؤں کی طرف سے نکل جاتے ہیں اور پھر جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

رواه عبدالرزاق وسنده حسن

۲۲۴۷۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے دراں حالیکہ سورج اچھی طرح چمک رہا ہو۔

الامام احمد بن حنبل وابو داؤد والنسائی وابو یعلی وابن الجارود وابن خن یمه وابن حبان وسعید بن المنصور

۲۲۴۷۹..... بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بجز طلوع آفتاب کے وقت میں نماز پڑھنے سے اور کسی وقت نماز پڑھنے سے نہیں منع کیا گیا چونکہ اس وقت سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ رواه ابن جریر

۲۲۴۸۰ "مسند تمیم داری رضی اللہ عنہ" عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ مجھے تمیم داری رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں جب کہ قبل ازیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ منع کر چکے تھے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور انہیں درے سے مارا تمیم رضی اللہ عنہ نے نماز ہی میں عمر رضی اللہ عنہ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا عمر رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے حتیٰ کہ تمیم رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے اور عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے مجھے کیوں مارا ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دو رکعتوں کے پڑھنے پر حالانکہ میں ان سے منع بھی کر چکا ہوں تمیم رضی اللہ عنہ نے کہا: میں یہ دو رکعتیں آپ سے بہتر ہستی یعنی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھ چکا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں کی جماعت (جماعت صحابہ) کا مجھے خوف نہیں ہے مجھے تو بعد میں آنے والے لوگوں کا خوف ہے کہ وہ عصر تا مغرب نماز پڑھتے رہیں گے حتیٰ کہ اس گھڑی میں بھی نماز پڑھیں گے جس میں نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور پھر یہ لوگ کہیں گے ہم نے فلاں فلاں کو عصر کے بعد نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ رواه ابن جریر

۲۲۴۸۱ حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں چوتھے نمبر پر اسلام لایا ہوں ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ رات کے کس حصہ میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: رات کا آخری تہائی حصہ پھر فجر کی نماز پھر جب سورج

طلوع ہورہا ہو تو نماز سے رک جاؤ چونکہ سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے چنانچہ اس وقت کفار نماز پڑھتے ہیں جب سورج طلوع ہوکر بلند ہوجائے تو اس کے بعد زوال تک نماز پڑھنے کا وقت ہے۔ جب زوال کا وقت ہوجائے تو نماز سے رک جاؤ چونکہ اس وقت دوزخ کی آگ پورے جوبن میں ہوتی ہے اور اس وقت اللہ تعالیٰ دوزخ کے دروازے بھی کھول دیتے ہیں پھر غروب آفتاب تک نماز پڑھ سکتے ہو اور سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور یہ کفار کی نماز کا وقت ہے۔ رہی بات وضو کی سو جو آدمی بھی وضو کے پانی کے قریب ہوکر ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں کے پانی کے ساتھ ساتھ ہاتھوں کے گناہ بھی جھڑنے لگتے ہیں جب وہ کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے تو گناہ اس پانی کے ساتھ جھڑتے رہتے ہیں جب وہ چہرہ دھوتا ہے تو گناہ چہرے سے پانی کے ساتھ نکلنے لگتے ہیں۔ جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر سے گناہ جھڑ جاتے ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کی طرف سے گناہ خارج ہوتے رہتے ہیں اس کے بعد اگر وہ اسی حالت میں مسجد کی طرف چل پڑتا ہے اور مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ثناء پڑھتا ہے اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتا ہے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنا تھا اگر میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے ایک بار یا دو بار یا تین بار سن کر یاد نہ کی ہوتی تو میں یہ حدیث کسی کو نہ سناتا۔

رواہ الضیاء المقدسی

فجر کے بعد نفل کی ممانعت

۲۲۴۸۲..... حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! رات کا کونسا حصہ افضل ترین ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رات کا آخری حصہ حتیٰ کہ فجر طلوع ہوجائے پھر فجر کے بعد نماز پڑھنا جائز نہیں حتیٰ کہ طلوع آفتاب ہوجائے اور ایک یا دو نیزے کے بقدر بلند ہوجائے تو پھر نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ یہاں تک کہ سورج نیزے کی طرح کھڑا ہوجائے اور زوال شمس کے وقت نماز نہیں پڑھی جاسکتی پھر جب زوال کا وقت ہوجائے تو اس کے بعد نماز پڑھی جاسکتی ہے پھر غروب آفتاب کے وقت نماز نہیں پڑھی جائے گی۔

عبد الرزاق وابن جریر

۲۲۴۸۳..... ابن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ عصر کے بعد دو رکعتیں میں پڑھتے تھے انہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع کیا اس پر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ مجھے نماز پڑھنے پر عذاب نہیں دیگا لیکن نماز نہ پڑھنے پر عذاب دے گا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: بہرحال میں نے آپ کو عصر کے بعد نماز پڑھنے کا حکم بتادیا ہے اور میں جانتا ہوں کہ آپ مجھ سے بہتر ہیں تاہم یہ نماز پڑھنے کی وجہ سے آپ پر کوئی حرج نہیں لیکن مجھے یہ خوف ہے کہ آپ کو لاعلم آدمی دیکھ لے گا اور پھر وہ عصر کے بعد نماز پڑھنا شروع کردیگا حتیٰ کہ وہ اس گھڑی میں بھی نماز پڑھے گا جس میں نماز پڑھنا حرام ہے۔ ابن جریر وابن عساکر

۲۲۴۸۴..... "مسند صفوان بن معطل سلمی" حمید بن اسود، ضحاک بن عثمان، مقبری کے سلسلہ سند سے حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: یا نبی اللہ! میں آپ سے ایک ایسی چیز کے متعلق پوچھتا ہوں جیسے آپ بخوبی جانتے ہیں حالانکہ میں اسے نہیں جانتا کیا دن اور رات میں کوئی ایسی گھڑی بھی ہے جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم صبح کی نماز پڑھ لو تو اس کے بعد نماز سے رک جاؤ حتیٰ کہ آفتاب طلوع ہوجائے جب سورج طلوع ہوچکے تو پھر نماز پڑھ سکتے ہو حتیٰ کہ سورج تمہارے سر پر نیزے کی طرح ہوجائے چنانچہ جب سورج تمہارے سر پر آجائے تو اس وقت نماز سے رک جاؤ چونکہ اس وقت میں دوزخ کو دہکایا جاتا ہے اور اس کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جب سورج ڈھل چکے (یعنی زوال کا وقت گزر جائے) تو عصر تک نماز پڑھ سکتے ہو۔

عبداللہ بن احمد بن حنبل وابویعلی وابن عساکر

۲۲۴۸۵..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا نبی اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ دن اور رات میں کوئی ایسی گھڑی ہے جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں: جب تم صبح

کی نماز پڑھ چکو تو اس کے بعد نماز چھوڑ دو حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے چونکہ سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد نماز پڑھو یہ نماز مقبول ہے حتیٰ کہ سورج تمہارے سر پر نیزے کی طرح کھڑا ہو جائے تو اس وقت میں بھی نماز چھوڑ دو چونکہ اس وقت جہنم کو دھکایا جاتا ہے اور اس کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب سورج ڈھلنے لگے تو عصر تک نماز پڑھ سکتے ہو پھر عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز چھوڑ دو۔ ابن جریر و ابن منده وقال هذا حديث صحيح عزيز غريب و بيهقي و ابن عساكر

۲۲۴۸۶ ...... اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دو وقتوں میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے عصر کے بعد حتیٰ کہ آفتاب غروب ہو جائے اور فجر کے بعد حتیٰ کہ آفتاب طلوع ہو جائے۔ عبدالرزاق و ابن جریر

۲۲۴۸۷ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے طلوع آفتاب کے وقت غروب آفتاب کے وقت اور نصف نہار کے وقت۔ رواه ابن جرير

۲۲۴۸۸ ...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے دیکھا تو میں نے کہا یہ کونسی نماز ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے چنانچہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے پوچھا تو وہ کہنے لگیں ابن زبیر نے سچ کہا ہے، میں نے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ عصر کے بعد نماز نہ پڑھی جائے حتیٰ کہ آفتاب غروب ہو جائے اور فجر کے بعد بھی طلوع آفتاب تک نماز نہ پڑھی جائے پس رسول اللہ ﷺ وہی کچھ کرتے تھے جس کا انہیں حکم دیا جاتا تھا اور ہم بھی وہی کچھ کریں گے جس کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ رواه عبدالرزاق

۲۲۴۸۹ ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کی تلاش میں مت رہو چونکہ شیطان کے سینگ طلوع آفتاب کے ساتھ طلوع ہوتے ہیں اور پھر آفتاب کے ساتھ غروب ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان اوقات میں نماز پڑھنے پر لوگوں کو مارا کرتے تھے۔ رواه عبدالرزاق

عصر کے بعد کے نفل

۲۲۴۹۰ ...... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی بھی عصر کے بعد نماز نہیں پڑھتے دیکھا بجز ایک مرتبہ کے کہ آپ ﷺ کے پاس ظہر کے بعد کچھ لوگ آئے تھے جن کی وجہ سے آپ کسی کام میں مشغول ہو گئے تھے اور ظہر کے بعد دو رکعتیں نہ پڑھ سکے پھر عصر کی نماز پڑھی اور نماز کے بعد میرے حجرے میں تشریف لائے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ رواه عبدالرزاق

۲۲۴۹۱ ...... ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے اور انہوں نے کثیر بن صلت کو حکم دیا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے بارے میں سوال کرو چنانچہ کثیر بن صلت کے ساتھ میں بھی (ابو سلمہ) کھڑا ہوا اور کثیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن حارث کو بھیجا چنانچہ یہ دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے پوچھا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نہیں جانتی اور جاؤ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو ہم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے صرف ایک دن عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھی تھیں حالانکہ قبل ازیں میں نے آپ ﷺ کو یہ دو رکعتیں پڑھتے نہیں دیکھا تھا تاہم میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ یہ دو رکعتیں کیسی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس قبیلہ بنو تمیم کا ایک وفد آیا تھا یا فرمایا کہ میرے پاس صدقے کا مال آ گیا تھا جس کی وجہ سے میں ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا تھا جواب پڑھ رہا ہوں۔ رواه عبدالرزاق

۲۲۴۹۲ ...... عبداللہ بن حارث کہتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا چنانچہ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے قریب بیٹھایا اور پھر کہا: لوگ عصر کے بعد کیسی دو رکعتیں پڑھتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: لوگوں کو ابن زبیر فتوی دیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس قاصد بھیج کر ان دو رکعتوں کے متعلق پوچھا: انہوں نے جواب دیا مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ چنانچہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے قاصد کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا، انہوں نے جواب دیا کہ اس بارے میں مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا ہے چنانچہ قاصد حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کی حقیقت دریافت کی انہوں نے جواب دیا کہ: اللہ تعالیٰ عائشہ رضی اللہ عنہا پر رحم فرمائے میں نے تو انہیں یہ خبر دی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دو رکعتوں سے منع فرمایا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر میں ظہر کی نماز کے لیے وضو کیا اور آپ ﷺ کے پاس مہاجرین کافی تعداد میں جمع تھے اور اس سے پہلے آپ ﷺ نے ایک عامل کو صدقات کی وصولی کے لیے بھیجا تھا اور اس نے تاخیر کردی تھی اسی اثناء میں دروازے پر دستک ہوئی۔ آپ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور ظہر کی نماز پڑھی نماز کے بعد آپ ﷺ مال تقسیم کرنے کے لئے بیٹھ گئے یہاں تک کہ عصر کے وقت فارغ ہوئے آپ ﷺ کو بلال رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو انہوں نے اقامت کہہ کر عصر کی نماز کھڑی کردی اور آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی پھر میرے گھر پر تشریف لائے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ میں نے آپ ﷺ سے ان رکعتوں کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دو رکعتیں میں ظہر کے بعد پڑھتا تھا جنہیں میں نہیں پڑھ سکا ہوں اور اب عصر کے بعد پڑھ رہا ہوں مجھے ناگوار گزرا کہ میں یہ دو رکعتیں مسجد میں پڑھوں درآں حالیکہ لوگ مجھے دیکھ رہے ہوں لہٰذا میں نے تمہارے پاس آکر پڑھی ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۲۴۹۳......عبداللہ بن شداد بن ھاد حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد میرے گھر میں دو رکعتیں پڑھیں میں نے عرض کیا یہ کیسی دو رکعتیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان دو رکعتوں کو میں عصر سے پہلے پڑھتا تھا۔ رواہ ابن جریر

۲۲۴۹۴......عبدالرحمٰن بن سابط رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا: آپ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: میں نبی ہوں عرض کیا: آپ کو کس کی طرف بھیجا گیا ہے؟ ارشاد فرمایا: سرخ وسیاہ (عرب وعجم) کی طرف عرض کیا: کس وقت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے؟ ارشاد ہوا: صبح کی نماز کے بعد حتیٰ کہ سورج ایک نیزے کے بقدر بلند ہوجائے۔ اور جس وقت سورج زرد پڑ جائے تاوقتیکہ غروب نہ ہوجائے۔ عرض کیا: کس وقت دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے ارشاد ہو کہ رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد۔ عرض کیا: آفتاب کس وقت غروب ہونا شروع ہوتا ہے؟ حکم ہوا کہ سورج کے زرد مائل ہونے سے غروب ہونے تک۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۹۵......عطاء کہتے ہیں میں نے سنا ہے کہ نفل نماز آدھے دن کے وقت مکروہ ہے حتیٰ کہ سورج بلند نہ ہوجائے اور طلوع آفتاب وغروب آفتاب کے وقت بھی نفل پڑھنا مکروہ ہیں۔ عطاء کہتے ہیں مجھے حدیث پہنچی ہے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۹۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نصف نہار (آدھے دن) کے وقت نماز نہیں پڑھتے تھے اور نہ ہی عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک پڑھتے تھے اور نہ ہی فجر کے بعد سورج کے طلوع ہونے تک پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

نماز کے مستحب اوقات کا بیان

۲۲۴۹۷......محمد بن کعب قرظی کی روایت ہے کہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ عموماً مروان کی مخالفت کرتے تھے اس پر مروان نے ان سے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کو نماز پنجگانہ ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے اگر تم رسول اللہ ﷺ کی موافقت کروگے تو ہم بھی تمہاری موافقت کریں گے اور گر تم رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کروگے تم ہم بھی تمہاری مخالفت کریں گے

الرویانی وابن عساکر

۲۲۴۹۸...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! عنقریب میرے بعد کچھ ایسے امراء آنے والے ہیں جو نماز کو وقت پر نہیں پڑھیں گے لہٰذا تم وقت پر نماز پڑھتے رہنا سو اگر تم نے نماز وقت پر پڑھی تمہارے لیے نماز کے علاوہ اضافی اجر وثواب بھی ہوگا ورنہ تمہارے لیے صرف نماز ہی کا ثواب ہوگا۔ رواہ مسلم والترمذی عن ابی ذر

۲۲۴۹۹...... ابو عالیہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے بھتیجے تھے سے امراء کے متعلق پوچھا جو کہ نماز کو تاخیر سے پڑھیں گے چنانچہ انہوں نے میرے گھٹنوں پر مارا اور کہا کہ میں نے بھی ایسا سوال حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا انہوں نے بھی میرے ساتھ ایسا ہی کیا تھا جیسا کہ میں نے تیرے ساتھ کیا ہے (یعنی انہوں نے بھی مجھے گھٹنوں پر تھپڑ مارا تھا) چنانچہ انہوں نے فرمایا: نماز کو وقت پر پڑھو اور اگر تم ان امراء (کی اقتداء میں ان) کے ساتھ نماز کو پالو تو دوبارہ پڑھ لو اور مت کہو کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں لہٰذا اب نہیں پڑھوں گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۰۰...... ''مسند عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ'' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب کچھ ایسے امراء آنے والے ہیں جو مختلف امور میں مشغول ہو جائیں گے اور وقت پر نماز نہیں پڑھیں گے لہٰذا تم وقت پر نماز پڑھنا ایک آدمی بولا: یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا میں ان کے ساتھ نماز پڑھ لوں؟ حکم ہوا: جی ہاں ان کے ساتھ پڑھ لو۔

عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۵۰۱...... ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی کا وقت پر نماز پڑھ لینا اس کے اہل وعیال اور مال سے بدر جہا بہتر ہے۔ رواہ سعید بن منصور

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۵۵۔

۲۲۵۰۲...... عبدالرحمن بن اسود کہتے ہیں ایک مرتبہ علقمہ اور اسود نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے پاس داخل ہونے کی اجازت مانگی انہوں نے اجازت دے دی اور فرمایا: عنقریب کچھ ایسے امراء آنے والے ہیں جو نمازوں کو وقت سے موخر کر کے پڑھیں گے پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ہمارے سامنے نماز پڑھی اور فارغ ہونے کے بعد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

روہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ

۲۲۵۰۳...... ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے اپنے شاگردوں سے فرمایا: مجھے وقت کے متعلق تمہاری کوئی پرواہ نہیں اور پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگردوں سمیت زوال شمس کے بعد ظہر کی نماز پڑھی اور پھر فرمایا: عنقریب تمہارے اوپر کچھ ایسے لوگ حکمراں ہوں گے جو نماز کو تاخیر سے پڑھیں گے لہٰذا تم وقت پر نماز پڑھنا اگر تم ان کے ساتھ بھی نماز کو پالو تو پڑھ لو۔

رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۵۰۴...... مہدی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے مہدی! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارے خیار (افضل و بہترین) لوگوں کو پس پشت ڈال دیا جائے گا اور تمہارے اوپر نوعمر اور شریر لوگ حکمراں بن بیٹھیں گے اور نماز کو وقت پر نہیں پڑھا جائے گا؟ میں نے عرض کیا: مجھے معلوم نہیں: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس وقت لوگوں سے ٹیکس وصول نہ کرنا، جاسوس نہ بننا، شرطی (پولیس کا آدمی) نہ بننا اور نہ ہی سرکاری ڈاکیا بننا (یعنی کسی قسم کا کوئی بھی سرکاری عہدہ نہ لینا) اور تم نماز کو اپنے وقت پر پڑھتے رہنا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۰۵...... قاسم بن عبدالرحمن کہتے ہیں: ایک مرتبہ ولید بن عقبہ نے نماز میں تاخیر کر دی تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے موذن کو حکم دیا اس نے نماز کھڑی کرنے کا اعلان کر دیا پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے آگے بڑھ کر نماز پڑھا دی جب ولید بن عقبہ کو پتہ چلا تو اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیجا کہ آپ نے یہ کیا کیا؟ کیا آپ کے پاس امیر المومنین کا کوئی نیا حکم پہنچا ہے یا پھر آپ سے بدعت سرزد ہوئی ہے؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اس میں سے کچھ بھی نہیں ہوا لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ہمیں منع کیا ہے کہ ہم اپنی نماز میں تمہارا انتظار کریں درآں حالیکہ تم اپنے کام میں مشغول ہو۔ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۵۰۶...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے وقت پر نماز نہ پڑھی ہو۔

البتہ آپ ﷺ میدان عرفات میں ظہر اور عصر کی نماز کو جمع کر کے پڑھتے تھے اور مغرب عشاء کی نماز کو مزدلفہ میں جمع کر کے پڑھتے تھے اور اس دن فجر کی نماز وقت سے پہلے پڑھ لیتے تھے۔عبد الرزاق فی مصنفه

۲۲۵۰۷.....حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بلاشبہ تمہارے اس زمانہ میں خطباء قلیل ہیں اور علماء کثیر ہیں جو نمازیں طویل (لمبی) پڑھتے ہیں اور مختصر خطبے دیتے ہیں جبکہ عنقریب تمہارے اوپر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں خطباء کثیر ہوں گے اور علماء قلیل ہوں گے اور وہ خطباء لمبی لمبی تقریریں کریں گے نماز کو تاخیر سے پڑھیں گے حتیٰ کہ کہا جانے لگے گا کہ یہ تو شرف الموتی ہے آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ شرف الموتی کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: جب سورج بہت زیادہ زردی مائل ہو جاتے اسے شرف الموتی کہتے ہیں لہٰذا تم میں سے جو بھی اس زمانہ کو پائے وہ وقت پر نماز پڑھے اور جو جبراً نماز پڑھنے سے روک دیا جائے تو وہ انہی لوگوں کے ساتھ پڑھ لے اور اپنی پڑھی ہوئی نماز کو فرض شمار کرے اور ان (امراء وحکمرانوں) کے ساتھ پڑھی ہوئی نماز کو نفل شمار کرے۔رواه عبدالرزاق

۲۲۵۰۸.....حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یقیناً نماز کا وقت مقرر ہے جس طرح کہ حج کا وقت مقرر ہے لہٰذا نماز کو وقت پر پڑھو۔
رواه عبدالرزاق

”مباح جگہ“

۲۲۵۰۹.....”مسند ابی سعید“ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بسا اوقات نبی کریم ﷺ چٹائی پر نماز پڑھ لیتے تھے۔ رواه ابن ابی شیبه

فائدہ:.....اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قالین دری اور چٹائی خواہ کسی قسم کی بھی ہو جب اس کے پاک ہونے کا یقین ہو تو اس پر نماز پڑھنا درست ہے۔

جن جگہوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

۲۲۵۱۰.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا درآں حالیکہ میں ایک قبر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نماز پڑھ رہے ہو حالانکہ تمہارے سامنے قبر ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے ایسا کرنے سے منع فرمایا۔
عبد الرزاق وابن ابی شیبه وابن منیع

غیر اللہ کو سجدہ کرنا شرک ہے

۲۲۵۱۱.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مرض وفات میں مجھے حکم دیا کہ لوگوں کو اندر آنے کی اجازت دو چنانچہ جب لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قوم پر لعنت کرے جس نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا پھر آپ ﷺ پر بیہوشی طاری ہوگئی جب افاقہ ہوا تو حکم دیا کہ اے علی! لوگوں کو اندر لاؤ میں لوگوں کو اندر لایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قوم پر لعنت کرے جس نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔ مرض وفات میں آپ ﷺ نے تین بار یہی ارشاد فرمایا۔البزار

فائدہ:.....یعنی آپ ﷺ کو خدشہ تھا کہ میرے بعد میری امت کہیں میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنائے تب ہی آپ ﷺ نے مرض وفات میں اس خدشہ کو شدت سے ظاہر کیا۔

۲۲۵۱۲.....ابو صالح غفاری کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بابل (شہر) سے گزر ہوا آپ رضی اللہ عنہ کے پاس موذن آیا اور عصر کی نماز کے لیے اجازت چاہی۔ آپ رضی اللہ عنہ خاموش رہے اور جب بابل سے گزر گئے تو موذن کو حکم دیا اور نماز کھڑی کی۔ جب آپ

رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میرے محبوب رسول اللہ ﷺ نے مجھے قبرستان میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور مجھے سرزمین بابل میں نماز پڑھنے سے بھی منع فرمایا ہے چونکہ بابل کی سرزمین پر اللہ تعالیٰ کی لعنت نازل ہوئی ہے۔ ابو داؤد والبیھقی

۲۲۵۱۳۔۔۔۔۔ ''مسند براء بن عازب'' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز مت پڑھو آپ ﷺ سے بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھنے کی متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھ لیا کرو چونکہ ان میں برکت ہے۔ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ

فائدہ:۔۔۔۔۔ یعنی بسا اوقات بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز جائز ہے یہ مطلب نہیں کہ اس کے متبادل جگہ موجود ہوتے ہوئے بھی یہاں پڑھی جائے یا اہتمام کے ساتھ معمول بنالیا جائے چونکہ ظاہر ہے کہ متبادل جگہ بکریوں کے باڑے سے بہتر ہے۔

۲۲۵۱۴۔۔۔۔۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کہ کیا ہم اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے نفی میں جواب دیا پوچھا گیا: کیا ہم بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے اثبات میں جواب دیا: پھر پوچھا گیا کیا ہم بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں؟ آپ ﷺ نے نفی میں جواب دیا: پھر پوچھا گیا کیا اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں؟ آپ ﷺ نے اثبات میں جواب دیا۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ وابن ابی شیبہ فی مصنفہ

۲۲۵۱۵۔۔۔۔۔ ''مسند جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ'' جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم (جماعت صحابہ) بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھ لیتے تھے جب کہ اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۵۱۶۔۔۔۔۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کریں اور اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۲۵۱۷۔۔۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بکریوں کے ساتھ اچھائی سے پیش آؤ اور بکریوں کی رینٹ وغیرہ بھی صاف کرلیا کرو اور ان کے باڑے میں نماز بھی پڑھا کرو چونکہ بکری جنت کے جانوروں میں سے ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۱۸۔۔۔۔۔ عبیداللہ بن عبداللہ بن عباس کی روایت ہے کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ مرض وفات میں چہرہ اقدس پر چادر کا پلو رکھ لیتے پھر جب افاقہ ہوتا تو کپڑا اٹھا کر فرماتے: اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ پر لعنت کرے چونکہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ ایسا کرنے سے ڈراتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۱۹۔۔۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تم باغ، حمام اور قبرستان میں ہرگز نماز مت پڑھو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۲۰۔۔۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایسے کنیسہ میں نماز پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے جس میں مورتیاں رکھی ہوں (یا تصویریں بنی ہوں)۔

عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۵۲۱۔۔۔۔۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کے درمیان میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۵۲۲۔۔۔۔۔ حارث کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بدترین لوگ وہ ہیں جو قبروں کو سجدہ گاہ بنالیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۲۳۔۔۔۔۔ ''مسند اسامہ بن زید'' حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ نے مرض وفات میں فرمایا کہ میرے صحابہ کو میرے پاس لاؤ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے درآں حالیکہ آپ ﷺ نے چہرہ اقدس پر معافری چادر ڈال رکھی تھی پھر آپ نے چہرہ اقدس سے کپڑا اٹھا کر فرمایا اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ پر لعنت کرے انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا ہے۔

الطبرانی، الامام احمد بن حنبل وابونعیم فی المعرفہ وسعید بن المنصور واخرجہ مسلم فی کتاب المساجد

۲۲۵۲۴۔۔۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ گزرگاہ (راستہ) میں نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

مکروہات متفرقہ

۲۲۵۲۵..... ''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کی روایت ہے ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خشوع نفاق سے پناہ مانگو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ! خشوع نفاق کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا خشوع بدن اور دل کا نفاق۔

الحکیم والعسکری فی الامثال والبیهقی فی شعب الایمان

۲۲۵۲۶..... ابوحازم اپنی آزاد کردہ لونڈی عزہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: پالان کے اوپر بچھائے جانے والی چادر یا کمبل پر نماز مت پڑھو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۲۷..... عبدالرحمن بن زید بن خطاب کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی اور میں سجدہ کی جگہ سے ہاتھ سے کنکریاں ہٹانے لگا چنانچہ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ رواہ ابن ابی شیبه

۲۲۵۲۸..... محمد بن عبداللہ قرشی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک نوجوان کو نماز پڑھتے دیکھا کہ اس نے سر جھکا رکھا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیا حالت ہے اپنا سر اوپر اٹھاؤ اس طرح کی ظاہری عاجزی تمہارے دل کے خشوع میں اضافہ نہیں کرے گی سو جس آدمی نے بھی دل میں پائے جانے والے خشوع سے زیادہ ظاہر کرنے کی کوشش کی اس نے نفاق در نفاق کو ظاہر کیا۔ الدینوری

۲۲۵۲۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے علی! میں تمہارے لیے وہ چیز پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ رکوع اور سجدہ میں قراءت نہ کرنا سر پر بالوں سے جوڑا بنا کر مت نماز پڑھو چونکہ یہ شیطان کی عادت ہے شیطان کی طرح مت سو سجدہ میں بازوؤں کو مت پھیلاؤ اور سجدہ کی جگہ سے کنکریوں کو مت ہٹاؤ سجدوں کے درمیان کتے کی طرح مت بیٹھو امام کو لقمہ مت دو اور سونے کی انگوٹھی مت پہننا کتان اور حریر سے بنا ہوا کپڑا مت پہنو اور ریشم سے بنی ہوئی زین پر مت سواری کرو۔

الطبرانی، والدورقی والبیهقی

کلام:..... امام بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۵۳۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں داڑھی سے کھیلتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اس کے دل میں خشوع ہوتا تو اس کے اعضاء میں بھی خشوع ہوتا۔ العسکری فی المواعظ

کلام:..... اس حدیث کی سند میں زیاد بن منذر ایک راوی ہے جو متروک ہے۔

۲۲۵۳۱..... ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر سے باہر تشریف لائے آپ رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں اور سدل (کپڑے لٹکائے ہوئے) کیے ہوئے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ لوگ تو یوں لگتے ہیں گویا کہ یہود ہوں جو اپنی میلہ گاہوں کی طرف نکل آئے ہوں۔ رواہ ابوعبید

۲۲۵۳۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے کچھ لوگوں کو نماز میں سدل کیے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ان لوگوں نے یہود کی مشابہت کر رکھی ہے جو ابھی ابھی اپنے کنیسوں سے باہر آئے ہوں۔ عبدالرزاق فی مصنفه

۲۲۵۳۳..... ''مسند حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ'' شقیق کہتے ہیں میں ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اچانک ایک آدمی آیا اور نماز پڑھنے لگا اس نے نماز ہی میں اپنے سامنے تھوک دیا جب نماز سے فارغ ہوا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: نہ اپنے سامنے تھوک اور نہ ہی دائیں جانب چونکہ تمہارے دائیں جانب نیکیوں کو رکھنے والے فرشتے ہوتے ہیں بلکہ اپنی بائیں طرف تھوکو یا پیچھے تھوکو سو آدمی جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے توجہ نہیں ہٹاتے جب تک کہ وہ خود اللہ کی طرف سے

توجہ نہ ہٹالے یا اس سے کوئی بری الذمہ نہ ہو جائے۔ ابن عساکر

۲۲۵۳۴..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رکوع میں قراءت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن جریر

مستحبات نماز..... حضور قلب

فائدہ:..... نماز میں حضور قلب کو وہ حیثیت حاصل ہے جو سر میں دماغ کو اور بقیہ اعضاء جسمانیہ میں دل کو چنانچہ دل یا دماغ فیل ہو جائے تو انسان چند گھڑی کا مہمان رہ جاتا ہے چنانچہ اسی طرح اگر نماز کی ظاہری صورت موجود ہو اور حضور قلب سے خالی ہو وہ نماز ذمہ سے تو ساقط ہو جائے گی لیکن تمام تر خوبیوں سے خالی ہوگی نماز میں یہی حضور قلب تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جسم تیروں سے چھلنی ہو جاتے مگر انہیں خبر تک نہ رہتی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جسد اطہر میں نیزے کا پھل گھس گیا جو نماز میں نکالا گیا اسی حضور قلب کے متعلق درج ذیل میں احادیث لائی جارہی ہیں۔

۲۲۵۳۵..... "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" حکم بن عبداللہ قاسم بن محمد، اسماء بنت ابی بکر کے سلسلہ سند سے ام رومان کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مجھے نماز میں دائیں بائیں جھکتے ہوئے دیکھا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے شدت سے ڈانٹا قریب تھا کہ میں نماز توڑ دیتی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جب تم لوگ نماز کے لئے کھڑے ہو تو سکون و وقار کے ساتھ کھڑے ہو اور یہودیوں کی طرح کاندھوں کو دائیں بائیں جھکایا نہ کرو۔ رواہ ابن عدی فی الکامل وابو نعیم فی الحلیہ وابن عساکر

۲۲۵۳۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب شام کا کھانا (کھانے کے لئے) رکھ دیا جائے اور ادھر نماز بھی کھڑی کر دی گئی ہو تو پہلے کھانا کھالینا چاہیے۔ ابن ابی شیبہ وذخیرۃ الحفاظ ۴۳۴ وکشف الخفاء ۲۲۵

۲۲۵۳۷..... یسار بن نمیر کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ پہلے کھانا تناول کرکے نماز کے لیے اچھی طرح سے فارغ ہو لیا کرو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۵۳۸..... جعفر بن برقان کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میمون بن مہران نے ہمیں دعوت پر بلایا چنانچہ کھانا دسترخوان پر رکھ دیا گیا تھا کہ اتنے میں اذان ہوگئی ہم کھانا چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے میمون بن مہران بولے: بخدا! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایسے ہی ہوتا تھا اور ہم پہلے کھانا کھاتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۳۹..... یسار بن نمیر جو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وزیر خزانہ تھے کہتے ہیں کہ کھانا اگر تیار ہوتا اور ادھر سے نماز کا بھی وقت ہو جاتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں پہلے کھانا تناول کرنے کا حکم دیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۴۰..... ابو عثمان نہدی کی روایت ہے کہ بسا اوقات نماز کھڑی کر دی جاتی اور عمر رضی اللہ عنہ کو کوئی آدمی پیش آ جاتا اور آپ رضی اللہ عنہ اس سے باتوں میں مشغول ہو جاتے حتیٰ کہ کافی دیر کھڑے رہنے کی وجہ سے بعض لوگ بیٹھ جاتے۔ ابو الربیع الزھرانی فی الجزء الثانی من حدیثہ

۲۲۵۴۱..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب کوئی آدمی کھانے پر بیٹھا ہو اور ادھر نماز کھڑی کی جاچکی ہو تو اسے جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے بلکہ آرام سے کھانے سے فارغ ہولے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۴۲..... "مسند حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ" زید بن وہب کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے اچانک دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی نماز میں مشغول ہے لیکن نہ رکوع اہتمام سے کرتا ہے اور نہ ہی سجدہ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا تم کتنے عرصہ سے اس طرح نماز پڑھ رہے ہو؟ اس نے جواب دیا: چالیس سال سے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب تو تم نے چالیس سال سے نماز ہی نہیں پڑھی، بالفرض اگر اسی حالت پر تمہاری موت ہوگئی تو تمہاری موت سنت محمد ﷺ پر نہیں ہوگی جسے آپ ﷺ نے قائم کیا تھا۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو اہتمام کے ساتھ نماز پڑھنے کا طریقہ سمجھایا اور پھر فرمایا: بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو نماز تو خفیف (ہلکی سی) پڑھتے ہیں لیکن رکوع وسجدہ اہتمام سے کرتے ہیں۔عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ والبخاری فی کتاب الصلوۃ والنسائی

۲۲۵۴۳... حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز تو ناپ تول کا پیمانہ ہے سو جو پورا پورا دیتا ہے اسے پورا پورا دیا جاتا ہے اور اگر کمی کر دے تو کمی کرنے والوں کے بارے میں تم جانتے ہو کہ ان کے لیے کیا ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۴۴... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور قلب کے ساتھ دو رکعتیں پڑھی ہوئیں بدون حضور قلب کے رات بھر کے قیام سے بدر جہا افضل ہیں۔رواہ ابن ابی الدنیا فی التفکر

۲۲۵۴۵... حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کو شیطان کے وسوسے ڈالنے سے پہلے پہلے ختم کرلو۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۴۶... ابن سیرین کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ آسمان کی طرف نظر اٹھاتے تھے درآں حالیکہ آپ ﷺ نماز میں ہوتے آپ ﷺ کو خشوع کا حکم ملا اور آپ اپنی نظریں سجدہ کی جگہ پر جمالیتے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۴۷... ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ آسمان کی طرف نظر اٹھالیتے اور آپ ﷺ نماز میں ہوتے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

الذین هم فی صلاتهم خاشعون

وہ جو اپنی نماز میں خشوع کے ساتھ مصروف رہتے ہیں۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنے سر مبارک کو نیچے کرلیا (یعنی نظریں سجدہ گاہ پر جھکالیں)۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۴۸... ابن سیرین کہتے ہیں کہ جب کوئی آدمی نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے نہ رکتا ہوتو اسے حکم دیا جائے گا کہ اپنی آنکھوں کو بند کرلے۔ رواہ عبدالرزاق

مستحبات نماز کے متعلقات

۲۲۵۴۹... ''مسند ابن عمر رضی اللہ عنہما'' مسرق کی روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ نماز کو سکون اور اطمینان سے پڑھا کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۵۰... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ایک آدمی سے گزرے جو نماز میں رکوع اور سجدہ اطمینان سے نہیں کر رہا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کچھ نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۵۱... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کون سی دعا افضل ہے جسے میں نماز میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ دعا کیا کرو۔

اللهم لک الحمد كله ولک الشكر كله ولک الملک كله ولک الخلق كله بيدک الخير كله واليک يرجع الامر كله اسا لک من الخير كله واعوذبک من الشر كله

یا اللہ تمام تر تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں اور شکر تیرے ہی لیے ہے بادشاہت صرف تیری ہے اور مخلوق بھی ساری تیری ہی ہے ساری بھلائی تیرے قبضہ قدرت میں ہے اور تیری ہی طرف تمام امور نے لوٹنا ہے میں ساری کی ساری بھلائی تجھی سے مانگتا ہوں اور سارے کے سارے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ابن ترکان فی الدعاء والدیلمی

۲۲۵۵۲... حضرت ابوعبداللہ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا جو اطمینان سے نہ رکوع کر رہا تھا اور سجدہ بھی کوے کی ٹھونگوں کی طرح کر رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اسی حالت پر اسے موت آگئی تو ملت محمد ﷺ پر اس کی موت واقع نہیں ہوگی پھر ارشاد فرمایا: جب کوئی نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ اطمینان سے رکوع کرے اور کوے کی طرح سجدے میں ٹھونگیں نہ مارے اس آدمی کی

مثال بھوکے کی سی ہے جو ایک دو کھجوریں کھالے یا اس کی مثال مرغ کی سی ہے جو خون میں چونچ مار لیتا ہے چنانچہ نہ وہ آدمی بھوک سے سیر ہو پاتا ہے اور نہ ہی مرغ۔ رواہ ابن عساکر

فجر کی نماز میں سورۃ المؤمنون

۲۲۵۵۳..... حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا چنانچہ آپ ﷺ نے کعبہ کی اگلی طرف نماز پڑھی اور جوتے اتار کر بائیں طرف رکھ لیے تھے پھر آپ ﷺ نے سورت ''المومنون'' شروع کر دی اور جب موسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا تو آپ ﷺ کو کھانسی لگ گئی اور آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۵۵۴..... حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم نے ﷺ فتح مکہ کے دن نماز پڑھی اور نعلین مبارک اتار کر بائیں جانب رکھ دیں۔ عبدالرزاق وابو داؤد والنسائی وابن ماجه

۲۲۵۵۵..... حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ ہی کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور سورت ''المؤمنون'' شروع کر دی حتی کہ جب آپ ﷺ موسیٰ اور ہارون یا عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر پہ پہنچے تو آپ ﷺ کو کھانسی لگ گئی اور قراءت میں تخفیف کر کے رکوع کر دیا۔ عبدالرزاق سعید بن المنصور وابو داؤد والنسائی وابن ماجه

۲۲۵۵۶..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب کسی کو نماز میں جمائی آجائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے چونکہ جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۵۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک منقش چادر پر نماز پڑھی جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: یہ چادر ابوجہم بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور اس سے انجانیہ (ایک قسم کی چادر) میرے پاس لیتے آؤ چونکہ اس (منقش چادر) نے مجھے نماز سے غافل کر دیا تھا۔ عبدالرزاق واخرجه البخاری فی کتاب الصلوٰۃ، ۴۰۱

۲۲۵۵۸..... طاؤس کہتے ہیں: فرشتے بنی آدم کے اعمال لکھتے رہتے ہیں اور پھر کہتے ہیں فلاں شخص نے اپنی چوتھائی نماز میں کمی کر دی فلاں نے آدھی نماز میں کمی کر دی اور فلاں نے اتنی نماز میں کمی کر دی۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفه

۲۲۵۵۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے کہ جس آدمی نے فرض نماز میں اپنے ہاتھوں کو کھیلنے سے روکے رکھا تو اس کا اجر وثواب اتنا اور اتنا سونا صدقہ کرنے سے افضل ہے۔ عبدالرزاق و بیهقی

کلام:..... امام بیہقی کہتے ہیں اس حدیث میں دو راوی مجہول ہیں اور یہ غیر محفوظ حدیث ہے میزان میں ہے کہ یہ حدیث منکر ہے۔

سترہ کا بیان

۲۲۵۶۰..... ''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' ابن جریج کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ایک نوجوان کے پاس سے ہوا جو نماز میں مشغول تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اے نوجوان! ستون کی طرف آگے بڑھ جاؤ تاکہ تمہاری نماز سے شیطان نہ کھیلنے پائے اور یاد رکھ میں تمہیں یہ تاکید اپنی رائے سے نہیں کر رہا ہوں بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۶۱..... اسحاق بن سوید کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو قبلہ رو دیوار سے دور نماز پڑھتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آگے بڑھ جاؤ تاکہ کہیں تمہاری نماز نہ فاسد ہو جائے اور میں تم سے وہی بات کہہ رہا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھی ہے۔ رواہ الحارث

کلام:..... یہ حدیث منقطع ہے۔

۲۲۵۶۲..... قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو اگر معلوم ہوتا کہ اس کے سامنے سے گزرنے پر کتنا گناہ ہے وہ سال بھر اس کی انتظار میں کھڑا رہتا اور یہ اس کے لیے افضل ہوتا بشرطیکہ نمازی کے آگے سترہ نہ ہو۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفه

۲۲۵۶۳..... عبداللہ بن شقیق کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا گزر ایک آدمی پر سے ہوا جو بغیر سترہ کے نماز پڑھ رہا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے اور نمازی کو معلوم ہوا کہ ان پر کتنا گناہ ہے تو گزرنے والا قطعاً نہ گزرے اور نمازی بغیر سترہ کے نماز نہ پڑھے۔

۲۲۵۶۴..... ابن جریج کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نمازی اپنے سامنے سے کسی آدمی کو بھی نہ گزرنے دے چونکہ اس کے ساتھ اس کا شیطان ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۶۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے جب کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اپنے سامنے سترہ گاڑ لے تاکہ شیطان اس کے درمیان نہ حائل ہونے پائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۶۶..... غضیف کہتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا: ہم لوگ اپنے گھروں سے پورا سال باہر ہی رہتے ہیں چنانچہ میرا چھوٹا سا گھر ہے اگر میں نماز پڑھتا ہوں تو میری بیوی میرے بالکل مقابل میں آجاتی ہے (یعنی ساتھ کھڑی ہوجاتی ہے) اور اگر میں باہر نکل جاؤں تو سردی سے ٹھٹھر جاتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے درمیان کپڑا لٹکالیا کرو اور پھر جیسے چاہو نماز پڑھو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف ملک شام سے آپ رضی اللہ عنہ کے ایک گورنر نے خط لکھا کہ مقام سامرہ میں ہمارے کچھ پڑوسی ہیں وہ تورات کا کچھ حصہ پڑھتے ہیں (یا کہا کہ انجیل کا کچھ حصہ پڑھتے ہیں) لیکن مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان نہیں رکھتے اے امیر المؤمنین! لہٰذا ان کے ذبیحوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھ بھیجا کہ اگر یہ لوگ ہفتے کے دن کا احترام کرتے ہیں اور تورات یا انجیل کا کچھ حصہ پڑھتے ہیں تو ان کے ذبیحوں کا حکم اہل کتاب کے ذبیحوں کی طرح ہے۔ رواہ عبدالرزاق و مسدد

۲۲۵۶۷..... اسود کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعض اوقات اپنے سامنے نیزہ گاڑ کر نماز پڑھنے لگ جاتے اور آپ کے سامنے سے پالانوں میں سوار عورتیں گزر جاتی تھیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۶۸..... ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نماز پڑھ رہا تھا ایک آدمی نے میرے سامنے سے گزرنا چاہا میں نے اسے روک لیا، بعد میں میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے! تمہارا نماز کو نہ توڑنا تمہارے لیے باعث نقصان نہیں ہے (یعنی تمہاری نماز ہوچکی)۔ رواہ مسدد و الطحاوی

۲۲۵۶۹..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بجز کلام اور حدث کے کوئی چیز بھی نماز کو نہیں توڑتی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۷۰..... قتادہ سعید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسلمان کی نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی اور جو بھی آگے سے گزرنے کی جسارت کرے تو جہاں تک ہوسکے اسے روکنے کی کوشش کرو۔ البیہقی، والمتناهیه ۷۶۱

۲۲۵۷۱..... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اس کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا اور اس کی ناک ٹوٹی ہوئی تھی پہلا آدمی بولا: میں نماز پڑھ رہا تھا کہ یہ میرے سامنے سے گزرنے لگا میں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے کا حکم سن رکھا ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے! تم نے بہت برا کیا اپنی نماز بھی ضائع کی اور اس کی ناک بھی توڑ ڈالی۔ رواہ عبدالرزاق

نمازی کے سامنے سے گذرنا منع ہے

۲۲۵۷۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی چیز بھی نماز کو نہیں توڑتی لہٰذا جو چیز بھی آگے سے گزرے اسے حسب استطاعت روکنے کی

کوشش کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۷۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو تسبیحات میں مشغول ہوتے درآں حالیکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے سامنے (قبلہ کی طرف) لیٹی ہوئی ہوتیں۔

رواہ الامام احمد بن حنبل والحارث وابن خزیمہ والقطعی فی القطعیات والطحاوی والدورقی

۲۲۵۷۴ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ دوسرے آدمی کی طرف نماز پڑھ رہا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا: وہ آدمی بولا یارسول اللہ ﷺ میں نماز پڑھ رہا تھا اور آپ مجھے دیکھ رہے تھے۔ البزار

کلام: ...... بزار نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۵۷۵ ... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمان کی نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی آگے سے گزرنے والے کو حتی المقدور روکنے کی کوشش کرو۔

رواہ عبدالرزاق

کلام: ...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے۔ المتناھیہ ۷۶۸۔

۲۲۵۷۶ ... "مسند فضل بن عباس رضی اللہ عنہ" فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملنے آئے ہم اس وقت بادیہ (دیہات) میں تھے آپ ﷺ عصر کی نماز پڑھنے کھڑے ہوئے جب کہ آپ ﷺ کے سامنے ہماری ایک کتیا تھی اور ایک گدھا بھی چر رہا تھا اور آپ کے سامنے ایسی کوئی چیز نہیں تھی جو آپ کے اور ان جانوروں کے درمیان حائل ہوتی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۷۷ ...... مطلب بن ابی وداعہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو مسجد حرام میں باب بنی سہم کے قریب نماز پڑھتے دیکھا درآں حالیکہ لوگ بیت اللہ کا طواف کررہے تھے اور بیت اللہ اور آپ ﷺ کے درمیان سترہ نہیں تھا اور لوگ آپ ﷺ کے سامنے سے طواف کرتے ہوئے گزر جاتے۔ رواہ عبدالرزاق وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ

۲۲۵۷۸ ...... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کالا کتا شیطان ہے وہ نماز کو توڑ دیتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۷۹ ...... "مسند حکم بن عمرو غفاری" حسن کہتے ہیں حکم غفاری نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی اور انہوں نے اپنے سامنے نیزہ گاڑ رکھا تھا چنانچہ لوگوں کے سامنے سے کتایا گدھا گزرا تو حکم غفاری جب نماز سے فارغ ہوئے ساتھیوں سے کہا: اس جانور نے میری نماز تو نہیں توڑی لیکن تمہاری نماز توڑ دی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۸۰ ...... حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک سفر میں حکم غفاری نے لوگوں کو نماز پڑھائی حکم غفاری نے اپنے سامنے نیزہ گاڑ رکھا تھا اتنے میں لوگوں (مقتدیوں) کے سامنے سے گدھے گزرے حکم غفاری نے دوبارہ نماز پڑھائی۔ بعد میں لوگوں نے آپس میں باتیں کیں کہ حکم غفاری بھی ولید بن عقبہ کی طرح فجر کی چار رکعتیں پڑھنا چاہتے ہیں، عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حکم سے ملا اور اس کا تذکرہ کردیا حکم تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر گئے حتیٰ کہ لوگ جب ان سے آملے تو کہا: میں نے اس وجہ سے نماز کا اعادہ کیا ہے چونکہ سامنے سے گدھوں کا گزر ہوا تھا اور تم نے ابن ابی معیط کے ساتھ میری مثال بیان کردی اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تمہارا یہ سفر اچھا رکھے، منزل مقصود تک تمہیں اچھی طرح پہنچادے دشمن کے خلاف تمہیں فتح عطا فرمائے اور پھر میرے اور تمہارے درمیان جدائی کردے لوگ یہ باتیں سن کر آگے چل پڑے اور اس کے بعد اپنے چہروں کے ان کے متعلق خوشی ہی محسوس کرتے رہے اور جب جنگ سے فارغ ہوئے تو حکم غفاری وفات پاگئے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۸۱ ...... حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مکہ جاتے ہوئے راستے میں نماز پڑھا رہے تھے کہ اتنے میں ایک آدمی اپنے اونٹوں کو ہانکتا ہوا آیا (قریب تھا کہ آپ ﷺ کے سامنے سے گزر جاتا) نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف اشارہ کیا کہ اونٹوں کو واپس کر لیکن وہ آپ ﷺ کے اشارہ کو نہ سمجھ سکا اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زور سے کہا: اے اونٹوں والے! اپنے اونٹوں کو واپس کر چنانچہ اس آدمی نے اونٹوں کو واپس کیا جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: یہ کلام کس نے کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی

اللہ عنہم نے عرض کیا: عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب! تیری فقاہت کے کیا کہنے!

رواہ عبدالرزاق بن عبد الرحمن بن یزید بن اسلم عن ابیہ مرسلا

۲۲۵۸۲ ... ''مسند ابی جحیفہ'' ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے اپنے سامنے نیزہ یا اس جیسی کوئی لکڑی گاڑ کر اس کے پیچھے نماز پڑھی اور راستہ آپ ﷺ کے پیچھے تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ

۲۲۵۸۳ ... حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے ہوئے دیکھا چنانچہ انہوں نے دائیں بائیں مائل ہو کر اذان دی اور اپنی انگلیوں کو کانوں میں ڈال کر اذان دے رہے تھے جب کہ رسول اللہ ﷺ ایک سرخ قبہ میں تشریف فرما تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ قبہ سے باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ کے پاس ایک نیزہ تھا جسے آپ ﷺ نے کنکریالی جگہ گاڑا اور پھر اس کی طرف منہ کرکے آپ ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز پڑھی آپ ﷺ کے سامنے سے کتا گدھا اور عورت بھی گزری آپ ﷺ نے سرخ رنگ کے کپڑے زیب تن کر رکھے تھے مجھے یوں لگتا ہے گویا کہ میں ابھی ابھی آپ ﷺ پنڈلیوں کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۸۴ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے فرمایا: تم اپنے بھائی کے سامنے سے گزرتے ہو جو نماز میں مشغول ہوتا ہے حالانکہ تم خود اپنے ایک یا دو سال کے عمل کو اکارت کر بیٹھتے ہو۔ ابن عساکر

۲۲۵۸۵ ... عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کالا کتا اور حائضہ عورت نماز کو توڑ دیتی ہے میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کتا کیوں نماز کو توڑ دیتا ہے انھوں نے جواب دیا: میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہی سوال پوچھا تھا آپ ﷺ نے فرمایا کالا کتا شیطان ہے۔ رواہ عبدالرزاق ومسلم وابوداؤد والترمذی

۲۲۵۸۶ ... ابوہریرہ عبدی کہتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے پوچھا نمازی کے سترہ کی کتنی مقدار ہونی چاہئے؟ انہوں نے فرمایا: کجاوے کے پچھلے حصہ کے برابر ہونا چاہئے سترہ کے طور پر پتھر بھی کافی ہے اور اگر نیزہ ہو تو وہ اپنے سامنے گاڑ لیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۸۷ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی نماز پڑھے وہ اپنے سامنے کوئی چیز نصب کرے اگر کسی چیز کو بھی نہ پائے تو اپنے سامنے ایک خط کھینچ لے چونکہ اس کے سامنے سے گزرنے والا اس کے آڑے نہیں آئے گا۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۵۸۸ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہارے سامنے سترہ ہو خواہ بال سے باریک ہی کیوں نہ ہو تو تمہارے آڑے آنے والی چیز کے لیے رکاوٹ بن جائے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۸۹ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سترہ جب کجاوے کے پچھلے حصہ کے بقدر ہو گو کہ بال کے برابر کیوں نہ ہو تو وہ کافی سمجھا جائے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۹۰ ... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے کھلی فضا میں نماز پڑھی اور آپ ﷺ کے سامنے سترہ نہیں تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ: ... ضروری نہیں کہ ہر حال میں سترہ ہو ہی جو سترہ رکھنا مسنون ہے چھنگلی کے بقدر اس کی موٹائی ہو اور ایک فٹ کم از کم لمبائی میں ہونا چاہیے، یہ مقدار اس کی مستحب سمجھی گئی ہے حدیث بالا میں جو آیا ہے کہ آپ ﷺ نے بدون سترہ کے نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے ایسی جگہ میں نماز پڑھی ہوگی جہاں کسی انسان یا حیوان کے گزرنے کا خدشہ نہیں ہوا ہوگا یا سترہ گاڑنا مسنون ہے جسے آپ ﷺ نے عمداً ابھی ترک بھی کر دیا ہے۔

۲۲۵۹۱ ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک مرتبہ میں اور فضل گدھی پر سوار ہو کر آئے اور نبی کریم ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے ہم گدھی سے نیچے اترے اور اسے وہیں چرنے چھوڑ دیا چنانچہ آپ ﷺ نے ہمیں اس بارے میں کچھ نہیں فرمایا۔ ابن ابی شیبہ

۲۲۵۹۲ ... اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اچانک بکری کا ایک بچہ آپ ﷺ کے سامنے سے گزرنے لگا چنانچہ کبھی آگے ہو جاتا اور کبھی پیچھے ہو جاتا بالآخر وہ چھلانگ لگا کر آگے سے گزر گیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۵۹۳..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نماز میں مشغول تھے۔ میں اور فضل بن عباس گدھی پر سوار ہوکر آئے ہم نیچے اترے اور صف تک پہنچ گئے درآں حالیکہ گدھی وہیں نمازیوں کے سامنے گھومنے پھرنے لگی چنانچہ گدھی نے لوگوں کی نماز کو نہیں توڑا۔

۲۲۵۹۴..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نماز کو کتا، خنزیر، یہودی، نصرانی، مجوسی اور حائضہ عورت توڑ دیتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۹۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حائضہ عورت اور سیاہ کتا نماز کو توڑ ڈالتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۹۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے اور میں آپ ﷺ کے سامنے قبلہ رو لیٹی ہوتی تھی۔ عبدالرزاق و ذخیرہ الحفاظ ۴۰۷۸

نمازی کے آگے سے گذرنے والوں کو روکنا

۲۲۵۹۷..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نماز میں سامنے سے گزرنے والوں سے جہاں تک ہوسکے دفاع کرتے رہو اور کتوں کے آنے جانے کی جگہوں میں نماز پڑھنے سے شدت سے بچو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۹۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اے اہل عراق تم نے ہمیں کتوں کے ساتھ ملا لیا حالانکہ کوئی چیز بھی نماز کو نہیں توڑتی لیکن بقدر استطاعت اپنے سامنے سے کسی کو گزرنے مت دو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۹۹..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نماز میں مشغول تھے کہ آپ کے سامنے سے عبداللہ یا عمرو بن ابی سلمہ گزرنے لگے آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ کیا جس سے وہ واپس لوٹ گئے چنانچہ زینب بنت ام سلمہ سامنے سے گزرنے لگیں آپ ﷺ نے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا تو وہ چل پڑی جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ یہ عورتیں زیادہ غالبہ والی ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۲۶۰۰..... ''مسند عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ'' حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک وادی میں تھے، چنانچہ آپ ﷺ نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ اٹھ گئے اچانک شعب ابی دب سے ایک گدھا رونما ہوا جسے دیکھ کر آپ ﷺ رک گئے اور تکبیر نہ کہی فوراً بنو اسد کے بھائی یعقوب بن زمعہ گدھے کی طرف لپکے اور اسے واپس دھکیل دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۰۱..... اسود کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم میں سے جو آدمی نماز میں ہو اسے چاہیے کہ وہ بھرپور کوشش کرے اور اپنے سامنے سے کسی کو گزرنے نہ دے چونکہ سامنے سے گزرنے والا نمازی کے اجر وثواب میں کمی کا باعث بنتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۰۲..... اسود کی روایت ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی آدمی تمہارے سامنے سے گزرنا چاہتا ہو اور تم نماز میں ہو تو اسے اپنے سامنے سے ہرگز مت گزرنے دو چونکہ وہ تمہاری نماز کے ایک حصہ کو ضائع کر دیتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۰۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں اور فضل بن عباس عرفہ کے دن گدھی پر سوار نبی کریم ﷺ کے سامنے سے گزر گئے جب کہ آپ ﷺ نماز میں تھے اور ہمارے اور آپ ﷺ کے درمیان کوئی اور چیز حائل نہیں تھی۔ رواہ عبدالرزاق

متعلقات سترہ

۲۲۶۰۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو نماز پڑھتے اور میں آپ ﷺ کے سامنے جنازہ کی طرح دراز لیٹی ہوتی۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۲۲۶۰۵.....عروہ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے اور میں آپ ﷺ کے سامنے لیٹی ہوتی حضرت انس رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ یہ (ازواج مطہرات) تمہاری مائیں ہیں تمہاری بہنیں ہیں اور تمہاری پھوپھیاں ہیں۔

رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق

۲۲۶۰۶... حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے جب کہ میں آپ ﷺ کے برابر میں لیٹی ہوتی بسا اوقات جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو آپ کے کپڑے میرے ساتھ مس کرتے اور آپ ﷺ چٹائی نما مصلی پر نماز پڑھتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۶۰۷.... ''مسند اسامہ رضی اللہ عنہ'' حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ اچانک ایک جنازہ آپ ﷺ کے پاس لایا گیا تا کہ آپ اس پر نماز جنازہ پڑھیں۔ آپ ﷺ نے ایک طرف جو دیکھا تو سامنے سے ایک عورت آ رہی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے واپس کر دو چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس عورت کو واپس کر دیا حتی کہ وہ نظروں سے اوجھل ہوگئی تب رسول اللہ ﷺ نے جنازہ پر تکبیر کہی۔ الطبرانی عن اسامہ بن شریک

مباحات نماز

۲۲۶۰۸.... حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ چمڑے سے بنے ہوئے جوتوں میں نماز پڑھ رہے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۰۹ .. ''مسند حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ'' حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے ہر چیز کے متعلق پوچھا ہے حتی کہ سجدہ میں کنکریوں کے ہٹانے کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ کنکریوں کو ہموار کر لو ورنہ چھوڑ دو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۱۰.... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سجدہ کے لیے کنکریاں ہموار کرنے میں رخصت ہے لیکن ان کا جوں کا توں رہنے دینا سو اونٹنیوں سے افضل ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۱۱..... ''مسند ابی قتادہ'' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے تھے اور آپ کی نواسی امامہ بنت زینب جو کہ ابوالعاص بن ربیع بن عبدالعزیٰ کی بیٹی ہے آپ ﷺ کی گردن مبارک پر ہوتی جب آپ رکوع کرتے اسے نیچے رکھ دیتے اور جب سجدہ سے اٹھتے تو اسے دوبارہ اٹھا لیتے۔ ابن جریج کہتے ہیں مجھے زید بن ابی عتاب، عمرو بن سلیم کی سند سے خبر دی گئی ہے کہ وہ صبح کی نماز تھی۔

۲۲۶۱۲.....ابوسلمہ بن عبدالرحمن، عبداللہ بن حارث سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور امامہ بنت ابوالعاص بنت زینب آپ ﷺ کے کاندھے پر ہوتی جب آپ ﷺ رکوع کرتے تو اسے نیچے رکھ دیتے اور جب سجدہ سے اٹھتے تو اسے دوبارہ اٹھا لیتے۔

رواہ ابن مسندہ وابن عساکر

۲۲۶۱۳..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اس عمارت کے رب کی قسم میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اس میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ کے جوتے آپ کے پاؤں میں تھے پھر آپ نے اسی حالت میں نماز پڑھی اور اسی حالت میں مسجد سے باہر نکل گئے اور آپ ﷺ نے جوتے نہیں اتارے۔

۲۲۶۱۴.... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جوتے اتار کر کے بھی نماز پڑھتے دیکھا ہے اور جوتے پہنے ہوئے بھی، آپ ﷺ دائیں طرف سے بھی جوتے پہن لیتے تھے اور بائیں طرف سے بھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۱۵ .. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو مقام ابراہیم کے پاس جوتوں سمیت نماز پڑھتے دیکھا ہے پھر جب آپ نماز سے فارغ ہو کر چل پڑے تو آپ ﷺ نے برابر جوتے پہنے ہوئے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۱۶.... حضرت عبداللہ بن شخیر کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۶۱۷.....حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے کی روایت کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا پھر آپ ﷺ نے تھوک پاؤں تلے ڈالی اور اسے پاؤں میں پہنے ہوئے جوتے سے رگڑ دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۱۸.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ بچھونے پر نماز پڑھ لیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ

۲۲۶۱۹.....''مسند ابی واقد'' ابوواقد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے اور مسجد بنی عبدالاشہل میں ہمیں نماز پڑھائی۔ چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ سجدہ کرتے تو آپ ﷺ کے ہاتھ کپڑے میں ہوتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۶۲۰.....عبداللہ بن عبدالرحمن محمد بن عباد بن جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک شیخ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا اور راوی نے مقام ابراہیم کی طرف اشارہ کیا۔ یعنی آپ ﷺ نے اس کے قریب نماز پڑھی تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۲۱.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بسا اوقات نبی کریم ﷺ اپنا ہاتھ داڑھی مبارک کے نیچے رکھ لیتے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ بغیر کھیلنے کے ہاتھ داڑھی کے نیچے رکھ لیتے تھے۔ رواہ ابن عدی فی الکامل وابن عساکر

کلام:.....یہ حدیث ضعیف ہے تفصیل کے لیے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۵۹۰ وضعیف الجامع ۴۴۶۸۔

۲۲۶۲۲.....حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آدمی نماز میں چہار زانو ہو کر بیٹھے اس سے بہتر ہے کہ انگاروں پر بیٹھ جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۲۳.....عطاء کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز میں قیام کے دوران حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اٹھا لیتے، اور جب سجدہ کرتے تو انہیں نیچے رکھ دیتے۔ راوہ عبدالرزاق

۲۲۶۲۴.....اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ پہلے نماز کھڑی کردی جاتی اتنے میں کوئی آدمی آتا اور آپ ﷺ سے اپنے کسی ضروری کام کے متعلق باتیں کرنے لگتا اور وہ آپ کے سامنے قبلہ رو کھڑا ہوتا اور برابر آپ ﷺ سے باتیں کرتا رہتا بعض دفعہ میں نے یہ بھی دیکھا کہ آپ ﷺ کے کافی دیر کھڑے رہنے کی وجہ سے بعض لوگ اونگھنے لگے۔

۲۲۶۲۵.....اوس بن اوس یا ابن ابی اوس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل والطحاوی

۲۲۲۲۶.....حمید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو چار زانو بیٹھ کر بھی نماز پڑھتے دیکھا ہے اور ٹیک لگا کر بھی نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۶۲۷.....عبدالرحمن بن اسود کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز میں جوں کو مار دیتے تھے حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر خون بھی نمایاں ہوتا۔ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ

۲۲۶۲۸.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نماز میں بحرین کے جزیہ کا حساب کرتا رہتا ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۶۲۹.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بسا اوقات میں نماز میں اپنے لشکروں کو تیار کر رہا ہوتا ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۶۳۰.....عبداللہ بن عامر کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک عمدہ قالین پر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ عبدالرزاق وابوعبیدہ فی الغریب

۲۲۶۳۱.....موسیٰ بن طلحہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو سنا در آں حالیکہ آپ رضی اللہ عنہ منبر پر تھے اور مؤذن نے نماز کھڑی کردی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کے حالات دریافت کر رہے تھے اور لوگوں کے مقرر کردہ نرخوں کے متعلق معلوم کر رہے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۳۲.....ابوجعفر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا جب کہ آپ ﷺ نماز میں

مشغول تھے چنانچہ آپ ﷺ نے انہیں سلام کا جواب دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۳۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ علقمہ بن علاثہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے ان کے لیے سری منگوائی اور ان کے ساتھ کھانے بیٹھ گئے اتنے میں بلال رضی اللہ عنہ آئے اور نماز کا کہا لیکن آپ ﷺ نے انہیں کچھ جواب نہ دیا۔ بلال مسجد میں واپس لوٹ گئے اور کافی دیر تک بیٹھے رہے۔ بلال پھر آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ! نماز کا وقت ہو چکا ہے۔ خدا صبح ہو چکی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بلال پر رحم فرمائے اگر بلال نہ ہوتے تو ہم امید ظاہر کرتے کہ نماز طلوع شمس تک موخر کر دی جائے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بالفرض اگر بلال رضی اللہ عنہ قسم نہ اٹھاتے تو رسول اللہ ﷺ کھانے میں برابر مشغول رہتے اور جبریل آکر انہیں کہتے کہ اپنا ہاتھ اٹھالیجئے۔ رواہ البزار

کلام:...... بزار نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۶۳۴..... ”مسند جابر بن عبداللہ بن رباب سلمی انصاری“ صلت بن مسعود، جحدری محمد بن یحییٰ ابن ابی سمینہ علی بن ثابت جزری وازع بن نافع ابوسلمہ کے سلسلہ سند سے جابر بن رباب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ جبریل میرے پاس سے گزرے میں نماز پڑھ رہا تھا وہ میری طرف ہنس دیئے اور میں بھی ان کی طرف مسکرا دیا۔ جب کہ صلت بن مسعود کی حدیث میں ہے کہ میکائیل علیہ السلام میرے پاس سے گزرے اور ان کے پروں پر غبار کا اثر تھا میں نماز پڑھ رہا تھا چنانچہ وہ میری طرف ہنس دیئے اور میں بھی ان کی طرف ہنس دیا اور وہ دشمن کی طلب میں تھے۔ رواہ ابونعیم

۲۲۶۳۵..... حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا اور آپ ﷺ نے مجھے سلام کا جواب دیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ و رواہ ابن جریر فی تھذیبہ بلفظ فاوما بیدہ

یعنی آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے سلام کا جواب دے دیا۔

فائدہ:...... نماز میں سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا ایک طرح کا کلام ہے اور نماز میں کلام ممنوع ہے خواہ جس طرح سے بھی ہو حدیث میں جو اشارے سے سلام کے جواب دینے کے بارے میں آیا ہے یا تو نفل نماز میں آپ ﷺ نے ایسا کیا یا یہ عمل منسوخ ہے۔

نماز کو ٹھنڈا کر کے، جلدی اور تاخیر سے پڑھنے کا بیان

۲۲۶۳۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو چونکہ گرمی کی شدت جہنم کی سخت تپش کی وجہ سے ہوتی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۶۳۷..... ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو (مسجد حرم کی) اذان کی ذمہ داری سونپی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ تشریف لائے اور ”دارالرومہ“ میں نزول فرمایا اسی اثناء میں ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور پھر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور سلام بجالایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابومحذورہ تو کتنی اونچی آواز والا ہے؟ کیا تو ڈرتا نہیں کہ شدت آواز کی وجہ سے کہیں تیرا پیٹ پھٹ پڑے پھر فرمایا: اے ابومحذورہ! تو ایسی سرزمین میں ہے جہاں شدید گرمی پڑتی ہے لہٰذا نماز کو ٹھنڈا کیا کرو اور پھر مزید ٹھنڈا کیا کرو پھر اذان دو اور پھر نماز کھڑی کرو تم اپنے پاس مجھے پاؤ گے۔ رواہ ابن سعد

۲۲۶۳۸..... ابراہیم بن عبدالعزیز کی روایت ہے کہ میرے دادا جان نے مجھے حدیث سنائی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: اے ابومحذورہ! بلاشبہ تم ایسی سرزمین میں ہو جہاں شدت کی گرمی پڑتی ہے اور مسجد میں بھی تیز دھوپ ہوتی ہے لہٰذا تم نماز کو ٹھنڈا کرو اور پھر مزید ٹھنڈا کرو پھر اذان دو اور دو رکعت نماز پڑھو اور نماز کھڑی کر دو میں خود تمہارے پاس آجاؤں گا تم میرے پاس نہ آنا۔ رواہ ابن سعد

۲۲۶۳۹..... ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ رضی اللہ عنہ نے ابومحذورہ

رضی اللہ عنہ کو آواز بلند اذان دیتے سنا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی ہلاکت (کلمہ تعجب)! کیا اسے خوف نہیں کہ اس کا پیٹ پھٹ جائے گا حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا امیر المومنین! میں نے تو آپ کی آمد کی وجہ سے آواز بلند کی ہے فرمایا: تم گرمی والی سر زمین میں ہو لہٰذا نماز کو ٹھنڈا کرو اور پھر ٹھنڈا کرو آپ رضی اللہ عنہ نے دو یا تین بار فرمایا پھر دورکعتیں پڑھو اور پھر اقامت کہہ کر نماز کھڑی کردو۔ رواہ البیہقی

۲۲۶۴۰..."مسند ابوذر رضی اللہ عنہ" حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دینا چاہی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز کو ٹھنڈی کرو پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دینی چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اور ٹھنڈی کرو حتیٰ کہ ہم ٹیلوں کا سایہ دیکھنے لگے۔ پھر (کچھ دیر کے بعد) بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور آپ ﷺ نے نماز پڑھائی اور پھر فرمایا: گرمی کی شدت جہنم کی تپش کے اثر سے ہوتی ہے، جب گرمی کی شدت بڑھ جائے تو نماز کو ٹھنڈی کر کے پڑھا کرو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۶۴۱.....ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تمہاری بنسبت ظہر کی نماز کو زیادہ ٹھنڈی کر کے پڑھتے تھے۔ رواہ الضیاء المقدسی فی المختارہ

۲۲۶۴۲.....ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھتے تھے فجر کی نماز جلدی پڑھتے تھے جب کہ بارش والے دن مغرب کی نماز تاخیر سے پڑھتے تھے۔ رواہ سعید بن منصور فی شیبہ

۲۲۶۴۳.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بارش کے دن ظہر کی نماز کو جلدی اور عصر کی نماز کو تاخیر سے پڑھو۔ رواہ ابن ابی شب فی مصنفہ

۲۲۶۴۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بارش والے دن عصر کی نماز جلدی پڑھ لو اور ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

متعلقات تبرید

فائدہ:......علامہ ہندی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ باب قائم کرنے کا مقصد یہ ہے کہ نماز کو ٹھنڈی کر کے پڑھنے کے متعلق کچھ مسائل کو مزید لانا چاہتے ہیں۔

۲۲۶۴۵....."مسند خباب بن ارت رضی اللہ عنہ" حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں شدید گرمی کی شکایت کی لیکن آپ ﷺ نے ہماری شکایت نہ سنی۔ رواہ ابن ابی شیبہ والامام احمد بن حنبل ومسلم فی کتاب المساجد والنسائی

۲۲۶۴۶.....اسی طرح حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے دوپہر کو شدید گرمی کی شکایت کی لیکن آپ ﷺ نے ہماری شکایت نہ سنی اور ارشاد فرمایا: جب زوال شمس ہو جائے تو نماز پڑھ لو۔ رواہ ابن المنذر فی الاوسط والطبرانی

۲۲۶۴۷.....حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے شدت گرمی کی شکایت کی لیکن آپ ﷺ نے ہماری شکایت نہ سنی۔ رواہ عبدالرزاق والطبرانی

۲۲۶۴۸ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی ہی روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ سجدہ میں ہماری پیشانیوں کو شدید تپش محسوس ہوتی ہے لیکن آپ ﷺ نے ہماری شکایت نہیں سنی۔ رواہ الطبرانی

تکبیرات صلوٰۃ

۲۲۶۴۹ ..."مسند عمران بن حصین رضی اللہ عنہ" مطرف بن شخیر کہتے ہیں کہ میں نے اور عمران بن حصین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ آپ ﷺ جب بھی سجدہ کرتے تکبیر کہتے اور سجدہ سے سر اٹھاتے وقت بھی تکبیر کہتے، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا:

ہماری یہ نماز رسول اللہ ﷺ کی نماز جیسی ہے۔رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۶۵۰.....عبداللہ بن عبید بن عمیر لیثی اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرض نماز میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے تھے۔رواہ الخطیب وقال: غریب وابن عساکر

کلام:.......یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل ۳۹۶۔

۲۲۶۵۱.....حضرت مالک بن حارث کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر کہتے اور رکوع سے اوپر اٹھتے ہوئے بھی تکبیر کہتے اور ہاتھ بھی اٹھاتے حتیٰ کہ ہاتھوں کو کانوں کے سروں کے برابر کردیتے۔رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۶۵۲.....مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ شروع نماز میں تکبیر کہتے تو رفع یدین کرتے جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے تو رفع یدین کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اس وقت بھی رفع یدین کرتے۔رواہ ابن عساکر

۲۲۶۵۳.....حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ آپ ﷺ اوپر نیچے اٹھتے بیٹھتے وقت تکبیر کہتے اور تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے اور دائیں و بائیں سلام پھیرتے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے چہرہ اقدس کی سفیدی ظاہر ہو جاتی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۶۵۴.....ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب ہمیں نماز پڑھاتے تو اوپر نیچے اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہتے اور جب نماز سے فارغ ہوتے تو کہتے میری نماز رسول اللہ ﷺ کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۶۵۵.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تکبیر کہتے اور جب رکوع کرتے تکبیر کہتے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے اور کھڑے کھڑے کہتے: ربنا ولک الحمد، پھر جب سجدہ کے لیے جھکتے تو تکبیر کہتے پھر سجدہ سے سر اٹھاتے ہوئے تکبیر کہتے، پھر جب دوسرے سجدہ کے لیے جاتے تکبیر کہتے پھر جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے پھر پوری نماز میں اسی طرح کرتے حتیٰ کہ نماز پوری کر لیتے۔دو رکعتوں میں بیٹھنے کے بعد اگر اٹھنا ہوتا تو اٹھتے وقت پھر تکبیر کہتے۔

رواہ عبدالرزاق والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی

۲۲۶۵۶.....عکرمہ کہتے ہیں کہ میں یعلیٰ کو مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھتے دیکھا چنانچہ یعلیٰ جب بھی اوپر نیچے اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہتے۔میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے مجھے کہا: کیا یہ رسول اللہ کے نماز نہیں ہے عکرمہ کی ماں نہ رہے۔رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۶۵۷.....عمرو، قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے فلاں آدمی کے ساتھ نماز پڑھی اس نے نماز میں بائیس مرتبہ تکبیریں کہیں گویا کہ سائل امام کا عیب سمجھ رہا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تیری بلاکت! یہ تو ابوالقاسم ﷺ کی سنت ہے۔رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۶۵۸ "مسند ابن مسعود" حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اٹھتے بیٹھتے کھڑے ہوتے اور قیام کے وقت تکبیر کہتے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۶۵۹.....ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز کی تعلیم دی چنانچہ آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور ساتھ رفع یدین کیا اور پھر رکوع کیا اور ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان لٹکا لیا۔رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ

ارکان صلوٰۃ کے مختلف اذکار......رکوع وسجود کے مسنون اذکار

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے تکبیر تحریمہ کہتے پھر یہ دعا پڑھتے۔

انی وجہت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لاشریک لہ وبذالک امرت وانا من المسلمین اللھم انت الملک لاالہ الا انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی جمیعا انہ لایغفر الذنوب الاانت واھدنی لاحسن الاخلاق لایھدی لاحسنھا الا انت واصرف عنی سیئھا لایصرف عنی سیئھا الا انت لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک والشر لیس الیک انابک والیک تبارکت و تعالیت استغفرک واتوب الیک۔

میں نے اپنے آپ کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا جو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے دراں حالیکہ میں حق کی طرف متوجہ ہونے والا اور دین باطل سے بیزار ہوں میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو شرک کرنے والے ہیں، میری نماز، میری عبادت، میری زندگی اور میری موت خدا ہی کے لیے ہے جو دونوں جہانوں کا پالنے والا ہے جس کا کوئی شریک نہیں اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں فرمانبردار مسلمانوں میں سے ہوں یا اللہ تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔لہٰذا تو میرے سارے گناہوں کو بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی اور گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔اور بہترین اخلاق کی طرف میری راہنمائی کر چونکہ تیرے سوا بہترین اخلاق کی طرف کوئی راہنمائی نہیں کر سکتا اور بدترین اخلاق کو مجھ سے دور کر دے چونکہ بجز تیرے اور کوئی بداخلاقی سے مجھے نہیں بچا سکتا ہے۔میں تیرے حضور حاضر ہوں اور تیرا حکم بجالانے پر تیار ہوں تمام بھلائیاں تیرے ہاتھ میں ہیں اور برائی تیری جانب منسوب نہیں کی جا سکتی تیرے ہی سبب سے ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں تو بابرکت ہے اور بلند و عالی شان ہے میں تجھی سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔

جب آپ ﷺ رکوع میں جاتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللھم لک رکعت وبک آمنت ولک اسلمت خشع لک سمعی وبصری ومخی وعظمی وعصبی.

یا اللہ! میں نے تیرے ہی لیے رکوع کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرے ہی لیے اسلام لایا اور میری سماعت میری بینائی، میرا دماغ میری ہڈیاں اور پٹھے تیرے ہی لیے جھکے ہوئے ہیں۔

اور جب آپ ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللھم ربنا لک الحمد ملأ السموات والارض وما بینھما وملأ ماشئت من شیءٍ بعد.

یا اللہ! اے ہمارے رب تیرے ہی لیے آسمانوں اور زمین کے برابر حمد ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کے برابر اور اس چیز کے برابر جو تو بعد میں پیدا کرے۔

اور جب سجدہ میں جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللھم لک سجدت ولک امنت ولک اسلمت سجد وجھی للذی خلقہ و صورہ وشق سمعہ وبصرہ تبارک اللہ احسن الخالقین.

یا اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا، تجھ پر ایمان لایا اور تیرے ہی لیے اسلام سے بہرہ ور ہوا۔میرے چہرہ نے اسی ذات کو سجدہ کیا جس نے اس کو پیدا کیا اس کو صورت دی اس کے کان کھولے اور اس کو آنکھ عطا فرمائی اللہ تعالیٰ بہت بابرکت اور بہت بہترین خالق ہے۔

اور پھر سب سے آخری دعا جو آپ ﷺ التحیات اور سلام پھیرنے کے درمیان کرتے وہ یہ ہے۔

اللھم اغفر لی ماقدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت

المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت.

یا اللہ میرے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دے اور ان گناہوں کو بخش دے جو میں نے پوشیدہ اور علانیہ کیے ہیں اور اس زیادتی کو بخش دے جو مجھ سے سرزد ہوئی ہے اور ان گناہوں کو بخش دے جن کا تو بخوبی علم رکھتا ہے تو ہی عزت و مرتبہ میں آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے ڈالنے والا ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ رواہ الطبرانی وعبد الرزاق وابن ابی شیبہ والا مام احمد بن حنبل ومسلم فی کتاب صلوٰۃ المسافرین والدارمی وابو داؤد والترمزی والنسائی وابن خزیمہ والطحاوی وابن الجارود وابن حبان فی صحیحہ والدارقطنی والبیہقی

۲۲۶۶۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سجدہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔

سبحان ذی الملک والملکوت والجبروت والکبریآء والعظمۃ. رواہ الھاشمی

پاک ہے وہ ذات جس کے لیے زمین وآسمان کی بادشاہت ہے اور جس کے لیے قدرت ہے، بڑائی اور عظمت ہے۔

۲۲۶۶۲ عاصم بن ضمرہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رکوع میں یہ دعا پڑھتے۔

اللھم لک خشعت ولک رکعت ولک اسلمت وبک آمنت وانت ربی وعلیک توکلت خشع لک سمعی ولحمی ودمی ومخی وعظمای وعصبی وشعری وبشری سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ

یا اللہ میں تیرے ہی آگے جھکتا ہوں اور تیرے ہی لیے رکوع کرتا ہوں اور تیرے ہی لیے اسلام لایا ہوں تجھی پر ایمان لایا ہوں اور تو میرا رب ہے، تجھ ہی پر میں بھروسہ کرتا ہوں اور تیرے ہی لیے میرے کان میرا گوشت پوست میرا خون میرا دماغ میری ہڈیاں میرے پٹھے میرے بال اور میری جلد جھکی ہوئی ہے اللہ پاک ہے اللہ پاک ہے اللہ پاک ہے۔

جب آپ ﷺ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اس کے بعد اللھم ربنا لک الحمد کہتے جب سجدہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللھم لک سجدت ولک اسلمت ولک آمنت وعلیک توکلت وانت ربی سجد لک سمعی وبصری ولحمی ودمی وعظامی وعصبی وشعری وبشری سبحان اللہ سجان اللہ سجان اللہ

یا اللہ میں نے تجھی کو سجدہ کیا اور تیرے ہی لیے اسلام لایا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا تو ہی میرا رب ہے اور تیرے ہی لیے میری قوت سماعت قوت بینائی میرے گوشت پوست میرے خون میری ہڈیوں میرے پٹھوں میرے بالوں اور میری جلد نے سجدہ کیا اللہ پاک ہے اللہ پاک ہے اللہ پاک ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۶۳۔۔۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم (جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) قیام وقعود (کھڑے رہنے کی حالت اور بیٹھنے کی حالت) میں دعا کرتے تھے جب کہ رکوع وسجدہ میں تسبیحات پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۶۶۴۔۔۔ خالد بن طفیل بن مدرک غفاری کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے دادا مدرک کو مکہ بھیجا تاکہ اپنی بیٹی کو ساتھ لے آئیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ رکوع وسجدہ میں یہ دعا پڑھتے تھے:

اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بعفوک من عقوبتک واعوذبک منک لاابلغ ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک.

یا اللہ میں تیری رضاء کے ذریعے تیرے غصہ سے پناہ مانگتا ہوں تیری عفوو درگزر کے ذریعے تیری سزا سے پناہ مانگتا ہوں اور تیرے غضب سے تیری پناہ مانگتا ہوں میں تیری تعریف کو اس حد تک نہیں پہنچ سکتا جس حد تک تو نے اپنی تعریف کی ہے۔

۲۲۶۶۵۔۔۔ "مسند رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ" ربیعہ بن حارث کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللھم لک رکعت وبک آمنت ولک اسلمت وانت ربی خشع لک سمعی وبصری ولحمی ودمی وعصبی وعظمی ومخی وما ستقلت بہ قدمای للہ رب العالمین ربنا لک الحمد ملء السموات

والارض وما شئت من شیء بعد.

یا اللہ! میں نے تیرے ہی لیے رکوع کیا اور تجھ پر ہی ایمان لایا اور تیرے ہی لیے اسلام سے بہرہ مند ہوا تو ہی میرا رب ہے اور تیرے ہی لیے میری قوت سماعت قوت بینائی میرے گوشت پوست میرا خون، میرے پٹھے، میری ہڈیاں میرا دماغ اور میرے قدموں کا استقلال جھکتا ہے اللہ ہی کی ذات تمام جہانوں کی پالنہار ہے۔

رکوع سے اوپر سر اٹھاتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہتے ہوئے یہ دعا پڑھتے اے ہمارے رب آسمانوں اور زمین کے بقدر تیرے لیے حمد ہے اور ان کے بعد جس چیز کو تو وجود دے اس کے بقدر تیری حمد ہے۔

پھر جب سجدہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللھم لک سجدت وبک آمنت ولک اسلمت وانت ربی سجد وجھی للذی خلقه وصوره وشق سمعه وبصره تبارک الله رب العلمین.

یا اللہ میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا تجھ پر ایمان لایا اور تیرے ہی لیے اسلام لایا تو ہی میرا رب ہے میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اسے صورت عطا کی اس میں کان پیدا کیے اور آنکھ عطا کی۔

اللہ تعالیٰ بہت برکت والا ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۶۶..... ''مسند ابن عباس رضی اللہ عنہما'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں رات گزاری چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سجدہ میں یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا۔

اللھم اجعل فی قلبی نورا واجعل فی سمعی نورا واجعل فی بصری نورا واجعل امامی نورا وجعل خلفی نورا واجعل من تحتی نورًا واعظم لی نورا. رواہ ابن ابی شیبة

یا اللہ میرے دل میں نور پیدا فرما میرے کانوں اور آنکھوں میں بھی نور پیدا فرما میرے آگے اور پیچھے نور ہی نور پھیلا دے میرے پاؤں تلے بھی نور رکھ دے اور میرے لیے نور کا ایک بڑا حصہ مقرر فرما۔

۲۲۶۶۷..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

سمع اللہ لمن حمدہ

پھر کہتے۔

اللھم ربنا ولک الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ماشئت من شیء بعد.

اللہ تعالیٰ نے اپنی حمد کرنے والے کو سن لیا یا اللہ تو ہمارا رب ہے تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں آسمانوں اور زمین کے برابر، اور ان کے بعد تو جو کچھ پیدا کرے اس کے برابر۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۶۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو بستر پر گم پایا میں آپ کو تلاش کرنے لگی کہ اتنے میں میرے ہاتھ آپ ﷺ کے قدموں پر پڑے دراں حالیکہ آپ ﷺ کے قدم مبارک کھڑے تھے اور آپ ﷺ جائے نماز پر محو سجدہ تھے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے۔

اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک وبمعا فاتک من عقوبتک واعوذبک منک الا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک.

یا اللہ! میں تیری رضا کے ذریعے تیرے غصہ سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری عفو درگزر کے ذریعے تیری عقوبت سے پناہ مانگتا ہوں میں تیرے غیظ وغضب سے تیری پناہ چاہتا ہوں میں اس طرح سے تیری ثناء نہیں کر سکتا ہوں جس طرح تو نے اپنی ثناء کی ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۶۶۹... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو گم پایا میں آپ کی تلاش میں لگ گئی میں سمجھی شاید آپ اپنی کسی باندی یا بیوی کے پاس چلے گئے ہیں۔ اچانک میں دیکھتی ہوں کہ آپ ﷺ سجدہ میں ہیں اور یہ دعا پڑھ رہے ہیں۔

اللّٰھم اغفرلی مااسررت وما اعلنت۔

یا اللہ میرے وہ گناہ معاف فرمادے جو میں نے پوشیدہ طور پر کئے یا اعلانیہ کیے۔

۲۲۶۷۰... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رکوع وسجدہ میں اکثر یہ دعا پڑھتے تھے۔

سبحانک اللّٰھم وبحمدک اللّٰھم اغفرلی۔

یا اللہ تو پاک ہے اور تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں یا اللہ میری مغفرت کردے۔

۲۲۶۷۱... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک رات میں نے نبی کریم ﷺ کو گم پایا کر تلاش کرنا شروع کیا اتنے میں میرے ہاتھ آپ ﷺ کے قدموں پر لگے اور آپ ﷺ سجدہ میں یہ دعا پڑھ رہے تھے۔

سبحان ربی ذی الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بمغفرتک من عقوبتک واعوذبک منک لااحصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک۔

پاک ہے میرا رب جو بادشاہت اور قدرت والا ہے بڑائی اور عظمت والا ہے میں تیری رضاء کے ذریعے تیرے غصہ سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور تیری مغفرت کی ذریعے تیری عقوبت وپکڑ سے پناہ چاہتا ہوں میں تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں میں اس طرح سے تیری ثناء نہیں کرسکتا ہوں جس طرح سے تو نے خود اپنی ثناء کی ہے۔

۲۲۶۷۲... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سجدہ میں یہ دعا پڑھتے تھے۔

سبوحا وقدوسا رب الملائکۃ والروح۔

یا اللہ تو پاک اور بزرگی والا ہے تو ہی فرشتوں اور روح الامین (جبریل) کا رب ہے۔

۲۲۶۷۳... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللّٰھم ربنا لک الحمد ملء السموات والارض وملء ما شئت من شیء بعد۔

یا اللہ! اے ہمارے رب آسمانوں اور زمین کے بھرنے کے برابر تیرے لیے حمد ہے اور ان کے بعد تو جو پیدا کرے اس کے بھرنے کے برابر تیرے لیے حمد ہے۔ رواہ البزار

۲۲۶۷۴... ام الحسن کی روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سجدہ میں یہ دعا پڑھتی تھیں۔

اللّٰھم اغفر وارحم واھدنا السبیل الاقوم۔

یا اللہ میری بخشش فرما اور مجھ پر رحم کر اور ہمیں سیدھی راہ دکھا۔

۲۲۶۷۵... ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رکوع میں سبحان ربی العظیم تین یا تین سے زیادہ مرتبہ کہتے اور جب سجدہ کرتے تو تین یا تین سے زیادہ مرتبہ سبحان ربی الاعلی وبحمدہ کہتے ابوعبیدہ کہتے ہیں کہ میرے والد کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ یہی اذکار نماز میں پڑھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۷۶... مجاہد کہتے ہیں کہ ایک صحابی نے رکوع سے سر اٹھایا تو کہا۔

ربنا لک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ۔

جب نبی کریم ﷺ نے نماز پوری کی تو فرمایا: یہ کلمات کس نے کہے ہیں۔ وہ صحابی خاموش رہے آپ ﷺ نے پھر فرمایا: یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟ وہ صحابی رضی اللہ عنہ بولے: یا رسول اللہ! میں نے کہے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بارہ فرشتے ان کلمات کو لکھنے کے لیے ایک دوسرے پر سبقت لے جارہے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۷۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد اللھم ربنا ولک الحمد اللھم بحولک وقوتک اقوم واقعد۔ (یا اللہ اے ہمارے رب تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، یا اللہ میں تیری ہی طاقت اور قوت سے کھڑا ہوتا ہوں اور بیٹھا ہوں)۔

رواہ عبدالرزاق والبیھقی

ذکر بعد از نماز

۲۲۶۷۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ذکر کے ساتھ آواز بلند کرنا جس وقت کہ لوگ فرض نماز سے فارغ ہوں نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ہوتا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب لوگ نماز سے فارغ ہوتے تو میں اسے سنتا تو بخوبی جان لیتا تھا۔

رواہ عبدالرزاق والبخاری فی کتاب الصلوۃ

فائدہ:..... اس ذکر سے وہ ذکر مراد نہیں جو ہندوستان و پاکستان میں بعض لوگوں نے رواج بنالیا ہے اور اسے ذکر بالجہر بعد از صلوٰۃ کا نام دیا گیا ہے اس ذکر کا بدعت ہونا دلائل سے ثابت ہو چکا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں جو ذکر ہوتا تھا یا جس کا بیان حدیث بالا میں ہوا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ سلام پھیرنے کے بعد ہلکی دھیمی آواز سے اللہ اکبر سبحان اللہ یا الحمد للہ کہنا ہے۔

لواحق صلوٰۃ

۲۲۶۷۹..... ''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' عبدالرزاق کی روایت ہے کہ اہل مکہ کہتے ہیں کہ ابن جریج نے نماز عطاء سے حاصل کی ہے، عطاء نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے حاصل کی انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اور میں نے ابن جریج سے زیادہ اچھی نماز پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔ رواہ الامام احمد بن حنبل، والدارقطنی فی الافراد وقال تفرد بہ عبدالرزاق عن ابن جریج ورواہ البیھقی

اور بیہقی نے ان الفاظ کی زیادتی بھی نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز جبریل علیہ السلام سے حاصل کی اور جبریل نے براہ راست اللہ عزوجل سے حاصل کی عبدالرزاق کہتے ہیں کہ ابن جریج نماز میں رفع یدین کرتے تھے۔

تیسرا باب..... قضائے صلوٰۃ کے بیان میں

۲۲۶۸۰..... ''مسند بلال رضی اللہ عنہ'' حضرت جبیر بن مطعم کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے چنانچہ ایک جگہ رات ہوگئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے لئے رات کا کون انتظار کرے گا تا کہ ہمیں نماز فجر کے لیے جگا دے؟ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کام میں کروں گا چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ مطلع آفتاب کی طرف منہ کر کے لیٹ گئے لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسی گہری نیند سوئے کہ انہیں سورج کی تپش نے جگایا پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اٹھے اور اپنی سواریوں کو کھینچنے لگے پھر سب نے وضو کیا اور بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور سب نے فجر کی دو سنتیں پڑھیں اور پھر دو فرض پڑھے۔ رواہ الامام احمد بن حنبل فی مسندہ والطحاوی والطبرانی

۲۲۶۸۱..... ''مسند جندب بن عبداللہ'' جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا دوران سفر آپ ﷺ کے پاس کچھ لوگ آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! ہم فجر کی نماز بھول گئے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا (یعنی ہم سو گئے بیدار نہیں ہو سکے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضو کر کے نماز پڑھ لو پھر فرمایا: یہ بھول نہیں یہ تو شیطان کی وجہ سے ہے جب بھی تم بستر پر رات کو لیٹنے جاؤ تو یہ دعا پڑھ لیا کرو۔

بسم اللہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم رواہ الطبرانی

۲۲۶۸۲..... حضرت جندب بن عبداللہ کی روایت ہے کہ جب ہم سو گئے اور نماز نہ پڑھ سکے اور جب بیدار ہوئے تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ!

کیا ہم فلاں فلاں نماز نہ پڑھیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا ہمارا رب ہمیں اضافہ سے منع فرماتا ہے حالانکہ وہ قبول فرماتا ہے۔ بلاشبہ زیادتی تو بیداری میں ہوتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۸۳..... ''مسند حصین بن جندب'' جندب بن جندب اپنے والد حصین بن جندب سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے کہ کچھ لوگوں نے آکر شکایت کی کہ ہم صبح کو سوتے رہے نماز نہیں پڑھ سکے حتیٰ کہ سورج طلوع ہوگیا۔ آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ اذان دو اور پھر اقامت کہہ کر نماز پڑھو بلاشبہ یہ غفلت شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اور شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو۔ رواہ ابو نعیم

۲۲۶۸۴..... ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سوتے رہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہوگیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تم مردہ تھے اللہ تعالیٰ نے تمہاری روحوں کو واپس لوٹا دیا جو بھی سوتا رہے اور نماز رہ جائے یا نماز کو بھول جائے تو جب وہ بیدار ہو یا یاد آئے تو نماز پڑھ لے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۶۸۵..... حضرت ابو جمعہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھی اور عصر کی نماز بھول گئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: کیا تم نے مجھے عصر کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ہم نے آپ کو نہیں دیکھا: پھر رسول اللہ ﷺ نے موذن کو حکم دیا اس نے اذان دی پھر اقامت کہی اور آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی جب کہ مغرب کی پہلی پڑھی ہوئی نماز توڑ دی اور پھر مغرب کی نماز پڑھی۔ رواہ ابو نعیم

۲۲۶۸۶..... ''ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر آپ رات کو ہمارے ساتھ آرام فرمالیں؟ حکم ہوا: مجھے خوف ہے کہ تم سوتے رہو گے اور نماز فوت ہو جائے گی (سو اگر یہی بات ہے تو پھر) ہمیں جگائے گا کون بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ میں جگاؤں گا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سمیت رات کے پچھلے پہر میں آرام کیا اور لیٹ گئے جب کہ بلال رضی اللہ عنہ نے اپنے کجاوہ کے ساتھ ٹیک لگالی اور ان پر نیند کا سخت غلبہ ہوا۔ بالآخر رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے دراں حالیکہ سورج طلوع ہو چکا تھا۔ ارشاد فرمایا: اے بلال تمہاری بات کہاں ہوئی؟ عرض کیا: یا رسول اللہ قسم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو برحق مبعوث کیا ہے مجھ پر نیند کا ایسا غلبہ کبھی نہیں ہوا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمہاری روحوں کو قبض کرلیا اور جب چاہا تمہاری روحوں کو واپس لوٹا دیا پھر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ اپنی اپنی حاجت سے فرغ ہو لو اور وضو کر واتنے میں سورج بلند ہو چکا تھا پھر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فجر کی نماز پڑھائی۔ رواہ ابن ابی شیبہ وابو الشیخ فی الاذان

۲۲۶۸۷..... یزید بن مریم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ صبح کو سوتے رہے اور طلوع شمس تک بیدار نہیں ہوئے پھر جب رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو موذن کو حکم دیا اس نے اذان دی اور دو رکعتیں پڑھیں اور پھر فجر کی نماز (فرض) پڑھی۔

رواہ البغوی وابن عساکر وقال البغوی: لااعلم روی ابن ابی مریم غیر ثلاثۃ احادیث

یعنی مجھے ابن ابی مریم کی تین احادیث کے سوا کوئی اور حدیث معلوم نہیں ہوئی۔

۲۲۶۸۸..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک رات ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑاؤ کیا اور ہم سو گئے حتیٰ کہ سورج کی تپش نے ہمیں بیدار کیا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس جگہ سے کوچ کرنے کا حکم دیا پھر (کچھ آگے جا کر) پانی منگوایا اور وضو کرکے دو رکعتیں پڑھیں پھر اقامت کہی گئی اور آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۶۸۹..... عثمان بن موھب کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تفریط فی الصلاۃ (نماز میں کمی زیادتی) کیا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ نماز کو اس کے وقت سے اتنا مؤخر کیا جائے کہ بعد کی نماز کا وقت آجائے سو جس نے بھی ایسا کیا وہ تفریط کا شکار ہوا۔

رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۶۹۰..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تمہیں صبح کی نماز فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو طلوع شمس سے پہلے پہلے فجر کی ایک رکعت پڑھ لو بالفرض اگر سورج طلوع ہی ہو جائے تو دوسری رکعت پڑھنے میں جلد بازی سے کام مت لو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۹۱... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سمیت رات کے پچھلے پہر نزول کیا اور سو گئے اور سوتے رہے حتی کہ سورج کی تپش نے انہیں جگایا آپ ﷺ اٹھے اور موذن کو حکم دیا موذن نے اذان دی اور پھر اقامت کہی اور آپ ﷺ نے پھر نماز پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۲۶۹۲... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک رات ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محو سفر تھے ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر آپ رات کو کسی جگہ نزول کریں تاکہ ہم سو یں اور ہماری سواریوں کے جانور بھی چر لیں؟ حکم فرمایا: ہمیں جگائے گا کون؟ میں نے عرض کیا میں جگاؤں۔ چنانچہ مجھ پر نیند کا تحت غلبہ ہوا اور ہمیں سورج کی تپش نے بیدار کیا جب ہم اٹھے تو ہماری باتوں نے رسول اللہ ﷺ کو بیدار کیا آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم دیا پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ

فائدہ: ... آپ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سو جانا اور نماز کا فوت ہو جانا غفلت کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ یہ حکمت خداوندی تھی تاکہ امت کو نماز کے فوت ہو جانے پر اس کی قضاء کی تعلیم ہو جائے چونکہ آپ ﷺ کی زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

چوتھا باب ... صلوٰۃ مسافر کے بیان میں

۲۲۶۹۳... ابو عالیہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ مسافر دو رکعتیں پڑھے گا اور مقیم چار رکعتیں میری جائے پیدائش مکہ ہے اور میں ہجرت کر کے مدینہ آ چکا ہوں جب میں مکہ جا رہا ہوتا ہوں اور مقام ذوالحلیفہ پہنچ کر دو رکعت پڑھتا ہوں تاوقتیکہ واپس نہ لوٹ آؤں۔ رواہ ابن جریر وابونعیم فی الحلیہ وذخیرۃ الحفاظ

۲۲۶۹۴... "مسند عمر رضی اللہ عنہ" شرحبیل بن سمط کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب کو مقام ذوالحلفیہ میں دو رکعتیں پڑھتے دیکھا ہی میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ویسا ہی کر رہا ہوں جیسا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو کرتے دیکھا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ والا مام احمد بن حنبل ومسلم والنسائی وابن جریر والبیہقی

۲۲۶۹۵... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ تمیم داری رضی اللہ عنہ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سمندری سفر کے متعلق پوچھا (کہ آیا سمندر میں سفر کرنے والا قصر کرے گا یا نہیں) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں قصر صلوٰۃ کا حکم دیا اور یہ آیت تلاوت کی۔

هو الذی یسیر کم فی البر والبحر.

اللہ وہ ذات ہے جو تمہیں خشکی اور تری میں سفر کی توفیق دیتا ہے۔ رواہ البیہقی

۲۲۶۹۷... اسلم کی روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ خیبر جاتے ہوئے بھی قصر کرتے تھے۔ رواہ المالک وعبد الرزاق والبیہقی

۲۲۶۹۸... اسلم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے اور اعلان کرتے کہ اے اہل مکہ! اپنی نمازوں کو پورا کرو چونکہ ہم مسافر لوگ ہیں۔ رواہ مالک وعبدالرزاق وابن جریر والطحاوی والبیہقی

۲۲۶۹۹... عبداللہ بن مالک ازدی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے مغرب اور عشاء کی نماز کو جمع کر کے پڑھا مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں اور عشاء کی دو رکعتیں۔ رواہ ابن سعد

۲۲۷۰۰... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین دن کی مسافت پر نماز قصر کی جائے گی۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۰۱... عبدالرحمن بن حمید کے آزاد کردہ غلام سالم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے منی میں پوری نماز پڑھی اور پھر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! سنت تو رسول اللہ ﷺ کی ہے اور آپ ﷺ کے دو صاحبین کی سنت ہے لیکن عام لوگوں نے نئی بات ایجاد کر لی ہے مجھے خوف ہے کہیں اسے سنت نہ بنا لیں۔ رواہ البیہقی وابن عساکر

۲۲۷۰۲... زہری کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے منی میں پوری نماز پڑھی چونکہ اس سال اعراب (گنواروں) کی تعداد

زیادہ تھی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو چار رکعات پڑھائیں تا کہ اعراب کو پتہ چل جائے کہ فی الواقع ظہر کی چار رکعتیں ہیں۔ رواہ البیھقی

۲۲۷۰۳...... قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو خط لکھا ہے کہ مقیم دیہاتی اور تاجر دو رکعتیں نہیں پڑھیں گے البتہ جس کے پاس زادراہ ہو اور دور سے سفر کر کے آیا ہو وہ دو رکعتیں پڑھے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۰۴...... ابومہلب کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خط لکھا ہے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ کچھ لوگ بغرض تجارت یا وصولی ٹیکس یا اپنے جانوروں کو چرانے کیلئے اپنے گھروں سے نکلتے ہیں تو وہ نماز میں قصر کرتے ہیں جب کہ قصر تو وہ آدمی کرے گا جو مسافر ہو یا دشمن کے مقابل ہو۔

رواہ عبدالرزاق وابو عبید فی الغریب والطحاوی

۲۲۷۰۵...... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' عاصم بن ضمرہ کی روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ جو آدمی بھی ارض بیابان کی طرف نکلے اسے چاہیے کہ نماز کے وقت کا دھیان رکھے اور اپنے دائیں بائیں نظر دوڑا کر کسی اچھی اور عمدہ جگہ کو تلاش کرے جہاں وہ پڑاؤ کر کے نماز پڑھے چونکہ زمین کی ہر جگہ مسلمانوں کی تلاش میں ہوتی ہے اور ہر جگہ پسند کرتی ہے کہ اس میں اللہ عزوجل کا ذکر کیا جائے اب اس آدمی کو اختیار ہے چاہے تو اذان اور اقامت کہہ کر نماز پڑھے چاہے تو صرف اقامت کہہ کر نماز پڑھے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۷۰۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسافر کی نماز دو دو رکعتیں پڑھی ہیں سوائے مغرب کے کہ آپ ﷺ مغرب کی تین رکعتیں پڑھتے تھے۔ رواہ بن ابی شیبہ وابن منیع والعدنی ومسدد البزار

کلام:...... بزار رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۷۰۷...... عاصم بن ضمرہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دوران سفر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ رضی اللہ عنہ خیمہ میں داخل ہوئے اور دو رکعتیں پڑھی میں آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہا تھا۔ رواہ مسدد

۲۲۷۰۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ مسافر کی نماز دو رکعتیں ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۰۹...... ابوحرب بن ابواسود دولی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب بصرہ کی طرف عازم سفر ہوتے اور گھاس پھونس کے بنے جھونپڑوں کو دیکھتے تو کہتے اگر یہ جھونپڑے نہ ہوتے تو ہم دو رکعتیں پڑھتے۔ رواہ عبدالرزاق وابن جریر

۲۲۷۱۰...... علی بن ابی ربیعہ اسدی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے درآں حالیکہ ہم کوفہ کو دیکھ رہے تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر ہم واپس لوٹے تو آپ رضی اللہ عنہ نے پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ حالانکہ ہم بستی کو دیکھ رہے تھے ہم نے عرض کیا: کیا آپ چار رکعتیں نہیں پڑھیں گے؟ فرمایا: نہیں تاوقتیکہ ہم شہر میں داخل ہولیں۔ رواہ عبدالرزاق وابن عدی فی الکامل

۲۲۷۱۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم کسی جگہ دس دن قیام کرو تو نماز کو پوری پڑھو اور اگر تم اس تردد میں رہے کہ آج یا کل یہاں سے نکل جاؤ گے تو دو رکعتیں پڑھو گے کہ تم مہینہ بھر اسی تردد میں گزار دو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۱۲...... ثویر بن ابوفاختہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرض نماز سے پہلے نفل پڑھتے تھے اور نہ ہی بعد میں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۱۳...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے تبوک میں بیس دن قیام کیا اور اس دوران آپ ﷺ نماز میں قصر کرتے رہے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۱۴...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ اٹھارہ دن تک قیام کیا اس دوران آپ ﷺ دو دو رکعتیں (یعنی نماز میں قصر کیا) پڑھتے رہے اور پھر اہل شہر سے کہہ دیتے کہ تم چار رکعتیں پڑھ لو چونکہ ہم مسافر لوگ ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۷۱۵...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے چنانچہ ہم رات بھر محو سفر رہے حتیٰ کہ رات کے آخری پہر میں ہم نے سفر موقوف کیا بلاشبہ اس طرح کا وقفہ مسافر کے نزدیک بڑا لذیذ ہوتا ہے الغرض ہم گہری نیند سوتے رہے اور ہمیں سورج کی تپش نے جگایا عمر رضی اللہ عنہ تکبیر کہنے لگے اور جب رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو لوگوں نے آپ ﷺ سے گہری نیند سوتے رہنے کی شکایت کی

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ ضرر کی بات نہیں (فی الحال) یہاں سے کوچ کرو چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہاں سے چل دیے اور تھوڑا آگے جا کر نزول کیا، اذان دی گئی اور آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۲۷۱۶..... ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ مقام ابطح میں عصر کی نماز (چار رکعت کی بجائے) دو رکعتیں پڑھیں۔ رواہ ابن النجار

۲۲۷۱۷. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے دوران سفر نماز کے متعلق دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سفر میں (چار رکعت والی نماز کی) دو رکعتیں پڑھنی ہیں۔ ابن جریر و صححہ

۲۲۷۱۸..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دمی نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا: کیا میں دوران سفر نماز میں قصر کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں بلاشبہ اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اس کی دی ہوئی رخصت پر عمل کیا جائے جیسا کہ وہ اپنے فرائض پر عمل کرنا پسند فرماتا ہے۔ رواہ ابن جریر و صححہ

۲۲۷۱۹..... ''مسند ابن عباس'' حضرات ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ سفر کرتے اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سے نہیں ڈرتے تھے چنانچہ آپ ﷺ (چار رکعت والی نماز میں قصر کر کے) دو رکعتیں پڑھتے تھے۔
رواہ عبدالرزاق والترمذی وقال صحیح والنسائی وابن جریر وصححہ وایضا صححہ عبدالرزاق

۲۲۷۲۰..... ابن جریج کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حمید ضمری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: میں مسافر ہوں آیا کہ دوران سفر نماز میں قصر کروں یا نماز پوری پڑھوں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم قصر نہیں کرو گے بلکہ پوری نماز پڑھو گے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ بے خوف سفر پر نکلتے تھے اور سوائے اللہ کے کسی سے نہیں ڈرتے تھے آپ (چار رکعت والی نماز) دو رکعت پڑھتے تھے حتیٰ کہ واپس لوٹ آتے پھر ان کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ سفر پر نکلتے تھے اور وہ بھی سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سے نہیں ڈرتے تھے اور وہ بھی دو رکعتیں پڑھتے تھے حتیٰ کہ سفر سے واپس لوٹ آتے۔ پھر ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ بھی بے خوف سفر پر نکلتے تھے اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سے نہیں ڈرتے تھے وہ بھی دوران سفر دو رکعتیں پڑھتے تھے حتیٰ کہ واپس لوٹ آتے پھر عثمان رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت کے ابتدائی تہائی حصہ میں ایسا ہی کرتے تھے یا نصف دور تک ایسا ہی کرتے تھے لیکن اس کے بعد انہوں نے چار رکعتیں پڑھیں (قصر نہیں کی) پھر بنو امیہ نے بھی اسی کو لے لیا (یعنی سفر میں قصر کی بجائے چار رکعتیں پوری پڑھنے لگے) ابن جریج کہتے ہیں ہمیں خبر پہنچی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صرف منیٰ میں چار رکعتیں پڑھی ہیں چونکہ ایک اعرابی نے مسجد خیف میں بآواز بلند کہا تھا کہ اے امیر المؤمنین! میں گزشتہ سال سے مسلسل دو دو رکعتیں پڑھتا چلا آ رہا ہوں چونکہ جو میں نے آپ کو دو رکعتیں پڑھتے دیکھا تھا لہٰذا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اندیشہ لاحق ہوا کہ جاہل لوگ کہیں یہی نہ گمان کر لیں کہ نماز فی الواقع ہے ہی دو رکعتیں۔ اس وجہ سے انہوں نے منیٰ میں چار رکعتیں پڑھی تھیں۔ رواہ الدارقطنی وعبدالرزاق

۲۲۷۲۱..... عطاء کی روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا میں عرفہ تک نماز میں قصر کروں یا منیٰ تک؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں بلکہ تم طائف جدہ، اور عسفان تک قصر کرو۔ اور تم ایک دن قصر کرو اس کے علاوہ نہیں۔ اور اگر تم اپنے اہل خانہ کے پاس جاؤ یا اپنی بکریوں کے پاس جاؤ تو پھر نماز پوری پڑھو گے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۲۲..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں سترہ دن تک قیام کیا اور اس دوران آپ ﷺ قصر کرتے رہے حتیٰ کہ حنین کی طرف کوچ کر گئے۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفه وابن ابی شیبه فی مصنفه

۲۲۷۲۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر میں چالیس دن تک قیام کیا اور اس دوران نماز میں قصر کرتے رہے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:..... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۲۴۹۔

۲۲۷۲۴..... موسیٰ بن سلمہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: جب میں مکہ میں ہوں اور امام کے پیچھے نہ ہوں تو میں کیسے

نماز پڑھوں؟ انہوں نے جواب دیا: دو رکعتیں پڑھو اور یہی ابوالقاسم ﷺ کی سنت ہے۔ رواہ مسلم والنسائی وابن جریر

۲۲۷۲۵ ..... عطاء کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: میں اگر عرفہ تک سفر کروں تو نماز میں قصر کرسکتا ہوں؟ فرمایا نہیں۔ عرض کیا بطن مرتک؟ فرمایا نہیں۔ کیا جدہ تک سفر کروں تو قصر کرسکتا ہوں؟ فرمایا: جی ھاں۔ عرض کیا طائف تک کے سفر میں قصر کرسکتا ہوں؟ فرمایا جی ہاں۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۲۶ ..... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک دن اور ایک رات کی مسافت پر نماز میں قصر کیا جائے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۲۷ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ شروع میں اللہ تعالیٰ نے دو رکعت نماز فرض کی تھی پھر مقیم کے لیے پوری کردی جب کہ مسافر کی نماز پہلے ہی فریضہ پر برقرار رہی۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۷۲۸ ..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حالت حضر میں چار رکعتیں مقرر فرمائی ہیں اور سفر میں دو رکعتیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۷۲۹ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جس نے سفر میں چار رکعتیں پڑھیں اس نے اچھا کیا اور جس نے دو رکعتیں پڑھیں اس نے بھی اچھا کیا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ زیادتی پر عذاب نہیں دے گا لیکن کمی اور نقصان پر عذاب دے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۳۰ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سفر میں قصر بھی کرتے تھے اور اتمام بھی کرتے تھے۔ ابن جریر فی تہذیبہ

کلام: ..... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۵۹۴ والکشف الالٰہی ۱۴۰۔

۲۲۷۳۱ ..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھی ہیں اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو رکعتیں پڑھی ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور خلافت میں بھی دو رکعتیں پڑھی ہیں پھر بعد میں وہ چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۳۲ ..... عبدالرحمٰن بن امیہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: ہم صلوٰۃ خوف، صلوٰۃ مقیم تو قرآن میں پاتے ہیں جب کہ صلوٰۃ مسافر قرآن میں نہیں پاتے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو مبعوث کیا دراں حالیکہ ہم سرکش لوگ تھے ہم وہی کچھ کریں گے جو کچھ رسول اللہ ﷺ کرتے رہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۳۳ ..... مورق عجلی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی نے سفری نماز کے متعلق دریافت کیا تو آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: (چار رکعت والی نماز) دو رکعت پڑھی جائے گی جس نے سنت کے خلاف کیا اس نے کفر کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۳۴ ..... نافع کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابن عمر رضی اللہ عنہما خیبر تشریف لے گئے اور نماز میں قصر کیا۔ رواہ مالک وعبدالرزاق

۲۲۷۳۵ ..... سالم کی روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے کوئی چیز خریدی میرا گمان ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اونٹ خریدا تھا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ اسے (اونٹ یا جو چیز بھی تھی) دیکھنے تشریف لے گئے اور نماز قصر پڑھی یہ پورے دن کی مسافت تھی یا چار برد کے بقدر فاصلہ تھا۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ: ..... ایک برد سولہ فرسخ کے برابر ہوتا ہے ایک فرسخ تین میل کے برابر۔ تو گویا چار برد ۴۸ (اڑتالیس) میل کے برابر فاصلہ ہوا۔ بالفاظ دیگر ایک برد تقریباً ۱۲ (بارہ) میل کے برابر فاصلہ ہوتا ہے اور چار برد ۴۸ میل ہوئے۔ یہی وہ شرعی فاصلہ ہے جو نماز کی قصر کے لیے مقرر کیا گیا ہے اور یہ ۷۸ کلومیٹر کے برابر ہے۔ لہٰذا جو بھی ۴۸ میل کا سفر کرے گا اس سفر کو شرعی سفر کہا جائے گا اور قصر کا حکم لاگو ہوگا گو کہ موٹر کار کے ذریعے ہو یا ہوائی جہاز کے ذریعے۔

۲۲۷۳۶ ..... نافع کی روایت ہے کہ بسا اوقات ابن عمر رضی اللہ عنہم خیبر میں اپنے مال (مویشی جائیداد وغیرہ) کو دیکھنے جاتے اور نماز کی قصر کرتے تھے جب کہ آپ رضی اللہ عنہ نہ حج کے لیے نکلے ہوتے نہ عمرہ کے لیے اور نہ ہی کسی غزوہ کے لیے نکلے ہوتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۳۷ ..... نافع کی روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک برید کے برابر سفر کیا اس دوران آپ رضی اللہ عنہ نے قصر نماز نہیں پڑھی۔ مالک وعبدالرزاق

۲۲۷۳۸... نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما چار برد کی مسافت کے فاصلہ پر قصر نماز پڑھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۳۹... سالم کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما پورے ایک دن کی مسافت پر قصر نماز پڑھتے تھے۔

فائدہ:...... احادیث مذکورہ بالا پر غور کیا جائے تو مقدار مسافت کے متعلق تین عدد سامنے آتے ہیں ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ پورے ایک دن کی مسافت پر قصر کیا جائے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کرتے تھے ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ ۴ برد کی مسافت جو ۴۸ میل بنتی ہے پر قصر کیا جائے۔ جب کہ قبل ازیں ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ تین دن کی مسافت پر قصر کیا جائے اب ان تمام احادیث میں تطبیق یوں ہوسکتی ہے کہ اگر پورا ایک دن یعنی ۲۴ گھنٹے پیدل سفر کیا جائے تو ۴۸ میل (۴ برد) کا فاصلہ طے کیا جا سکتا ہے۔ جب کہ منزل بہ منزل دن دن کو سفر کیا جائے اور رات کو قیام کیا جائے تو اونٹ پر ۴۸ میل کا سفر تین دن میں طے ہوگا اسی کو فقہاء کرام نے لیا ہے، جب کہ ۴ برد کا فاصلہ ۴۸ میل کے برابر ہے گویا مرجع سب اعداد کا ایک ہی ہے۔ رہی یہ بات کہ پیدل یا اونٹ پر پورے ایک دن میں ۴۸ میل کا فاصلہ کیسے طے ہوسکتا ہے۔ میں کہتا ہوں یہ ممکن ہے چونکہ ۸ اکتوبر کے زلزلہ کے دوران اس کا بخوبی مشاہدہ ہوا ہے چنانچہ آزاد کشمیر میں واقع سری نگر روڈ کوہالہ تا چناری چکوٹھی مکمل بند تھی، ہمارے بہت قریبی عزیزوں نے ظہر کے وقت بھوکے پیٹ حالت روزہ میں کوہالہ سے سفر شروع کیا اور دوسرے دن ظہر کے وقت سے پہلے پہلے ہٹیاں بالا اور چناری چکوٹھی پیدل چلتے ہوئے پہنچ گئے جب کہ انہیں سڑک سڑک پر ہی چلنا نہیں تھا بلکہ کہیں ٹیلے پر چڑھنا ہے کہیں سڑک میں سلائیڈ نگ ہورہی ہے تو متبادل راستہ اوپر نیچے سے اختیار کرنا ہے۔ جب کوہالہ تا ہٹیاں بالا اور چناری چکوٹھی ۶۰ (ساٹھ) میل (نوے کلومیٹر) سے زائد فاصلہ ہے۔ لہٰذا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پورے ایک دن سفر ۴۸ میل کیا ۴ برد بھی ۴۸ میل کے برابر ہیں اور یہی ۴۸ میل کا فاصلہ اگر منزل بہ منزل معتدل چال سے طے کیا جائے تو تین دن میں طے ہوگا لہٰذا احادیث میں آنے والے مختلف اعداد میں کوئی فرق نہیں سب کا مرجع ایک ہی ہے واللہ اعلم بالصواب۔

۲۲۷۴۰... نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب تم کسی جگہ بارہ (۱۲) دن قیام کا ارادہ کرلو تو نماز پوری پڑھو گے۔ رواہ عبدالرزاق

قصر کی مدت کا بیان

۲۲۷۴۱... نافع کی روایت ہی کہ ایک مرتبہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آذربیجان میں چھ (۶) مہینہ تک قیام کیا اس دوران آپ رضی اللہ عنہ نماز کی قصر کرتے رہے اور فرماتے تھے کہ جب میں قیام کا پختہ ارادہ کرلوں گا تو نماز پوری پڑھوں گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۴۲... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں کسی جگہ چلا جاؤں اور وہاں ٹھہرنے کا پختہ ارادہ نہ کرلوں تو میں دو رکعتیں پڑھوں گا گو کہ میں بارہ دن قیام کیوں نہ کرلوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۴۳... ابو مجلز کہتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ اگر میں مقیمین کے ساتھ دو رکعتیں پالوں اور میں مسافر ہوں تو میرے لیے کیا حکم ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مقیمین کی نماز پڑھو گے۔ یعنی بقیہ دو رکعتوں میں تم مسبوق کے حکم میں ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۴۴... امیہ بن عبداللہ بن خالد بن اسید نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: ہم تو کتاب اللہ میں صلوٰۃ خوف کا حکم پاتے ہیں جب کہ صلوٰۃ مسافر کے متعلق کچھ نہیں پاتے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: ہم نے نبی کریم ﷺ کو جیسا کرتے پایا ہے ہم بھی ویسا ہی کریں گے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۴۵... وارد بن ابی عاصم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منی میں ملاقات ہوئی میں نے ان سے سفری نماز کے متعلق دریافت کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سفر میں (چار رکعت والی نماز) دو رکعت پڑھی جائے گی۔ میں نے کہا: آپ کا کیا خیال ہے جب کہ ہم یہاں منی میں ہیں؟ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے ڈانٹتے ہوئے فرمایا: تیری ہلاکت! کیا تو نے رسول کریم ﷺ کو نہیں دیکھا؟ میں نے کہا: جی

حال سن رکھا ہے اور میں آپ ﷺ پر ایمان بھی لایا ہوں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر نکلتے تو دو رکعتیں پڑھتے تھے لہٰذا تم بھی اگر چاہو تو دو رکعتیں پڑھو یا چھوڑ دو۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۴۶..... سماک حنفی کی روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے صلوٰۃ سفر کے متعلق دریافت کیا: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سفر میں دو رکعت نماز پڑھی جائے گی جو کہ پوری نماز ہے قصر نہیں بلاشبہ قصر تو صلوٰۃ خوف میں ہوتی ہے میں نے عرض کیا: صلوٰۃ خوف کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ یہ کہ امام مقتدیوں کی دو جماعتیں بنالے ایک جماعت خوف کے سامنے سینہ سپر رہے اور دوسری جماعت کو امام ایک رکعت پڑھائے پھر یہ جماعت مقام خوف پر چلی جائے اور وہاں کی جماعت آئے اور امام کے پیچھے ایک رکعت پڑھ لے یوں اس طرح امام کی دو رکعتیں ہو جائیں گی اور ہر جماعت کی ایک ایک رکعت ہو جائے گی۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۴۷..... ابو منیب جرشی کی روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس آیت کریمہ کے متعلق دریافت کیا گیا: واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ..... الایۃ یعنی جب تم زمین میں محو سفر ہو تو تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں الایۃ، کہ ہم تو حالت امن میں ہیں اور ہمیں کوئی خوف نہیں کیا ہم قصر نماز پڑھیں گے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۴۸..... سالم کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ مکرمہ تشریف لائے اور یہ فیصلہ نہ کر پاتے کہ کوچ کریں گے یا نہیں مقیم رہیں گے لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ پندرہ دن تک قصر کرتے رہتے اور جب قیام کا پختہ ارادہ کر لیتے تو پوری نماز پڑھتے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۴۹..... نافع رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آذربیجان میں چھ (۶) ماہ تک قیام کیا اس دوران آپ رضی اللہ عنہ قصر کرتے رہے سردی کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ وہاں سے واپس نہ لوٹ سکے اور نہ ہی قیام کا پختہ ارادہ کیا۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۵۰..... ابوزبیر کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دوران سفر بجز دو رکعتوں کے منع کرتے سنا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۵۱..... سالم کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما دو دن کی مسافت پر قصر نماز پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۵۲..... سالم کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما چار برد کی مسافت پر قصر کرتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۵۳..... نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مقام صرف (مدینہ کے قریب ایک جگہ ہے) میں اپنے اہل خانہ کے پاس تشریف لاتے تو قصر نہیں کرتے تھے جب کہ خیبر میں اپنی زمین کی دیکھ بھال کے لیے آتے تو قصر کرتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۵۴..... جو یبر طلحہ بن سماح سے روایت کرتے ہیں کہ سعدی اللہ بن معمر قرشی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو خط لکھا اور اس وقت عبداللہ بن عمر امیر فارس تھے۔ چنانچہ انہوں نے لکھا کہ ہم نے یہاں قرار پکڑ لیا ہے اور ہمیں دشمن کا خوف بھی نہیں نیز ہمیں سات سال گزر چکے ہیں اور ہماری کافی ساری اولاد بھی پیدا ہو چکی ہے لہٰذا ہماری نماز کس قدر ہو گی؟ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب لکھا: تمہاری نماز دو رکعت ہے اس پر عبداللہ بن معمر نے کچھ تردد ظاہر کیا اور پھر خط لکھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب لکھا: میں نے تمہاری طرف رسول کریم ﷺ کی سنت لکھ بھیجی ہے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جو میری سنت پر چلا وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری سنت سے منہ موڑا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے۔ الاباطیل ۴۲۳

۲۲۷۵۵..... ایک آدمی نے سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: کیا میں دوران سفر پوری نماز پڑھوں اور روزہ بھی رکھوں؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ وہ آدمی بولا! میں ایسا کرنے کی قوت رکھتا ہوں۔ فرمایا: رسول اللہ کریم ﷺ تجھ سے زیادہ قوی تھے حالانکہ آپ ﷺ نے سفر میں قصر نماز پڑھی ہے اور روزہ افطار کیا ہے اور فرمایا ہے کہ تم میں سے بہترین آدمی وہ ہے جو سفر میں قصر نماز پڑھے اور روزہ افطار کرے۔

ایک روایت میں ہے کہ سعید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ تم میں وہ آدمی بہترین ہے جو سفر میں قصر نماز پڑھے اور روزہ افطار کرے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۵۶..... عطاء کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو قصر کرتے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ بھی مکہ مکرمہ آتے تو قصر کرتے تھے

اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی اپنے دور خلافت کے ابتدائی دور میں قصر کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۵۷ عاصم بن ضمرہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دوران سفر ہمارے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور پھر خیمہ میں داخل ہوئے تو دو دو رکعتیں مزید پڑھ لیں جب کہ ہم آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۵۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم مسافر ہو تو دو رکعتیں پڑھو اور جب واپس لوٹ رہے ہو تو پھر بھی دو رکعتیں پڑھو۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۵۹ قتادہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہ اپنے ابتدائی دور خلافت میں مکہ اور منیٰ میں دو رکعتیں پڑھتے تھے پھر عثمان رضی اللہ عنہ چار رکعتیں پڑھتے تھے جب اس کی خبر ابن مسعود رضی اللہ عنہما کو ہوئی تو انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور پھر انہوں نے بھی چار رکعتیں پڑھیں۔ جب ان سے کہا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہا تھا اور آپ خود چار رکعتیں پڑھنے لگے ہیں؟ اس پر انہوں نے جواب دیا: امیر کی خلاف ورزی باعث شر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۶۰ عبدالرحمن بن مسعود کی روایت ہے کہ ہم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملک شام میں دو ماہ تک قیام کیا چنانچہ ہم پوری نماز پڑھتے جب کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ قصر کرتے ہم نے آپ رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ دریافت کی تو انھوں نے جواب دیا: ہم اس مسئلہ کو بخوبی جانتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق وابن جریر

۲۲۷۶۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی پھر آپ ﷺ سفر پر نکل گئے اور مقام ذوالحلیفہ میں پہنچ کر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں نبی کریم ﷺ مکہ جانا چاہتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۶۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ ساتھ سفر پر نکلے اور آپ ﷺ قصر نماز پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ مکہ مکرمہ پہنچ گئے اور وہاں دس دن قیام کیا اور اس دوران قصر ہی کرتے رہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔ رواہ ابن حبان فی صحیحہ

۲۲۷۶۳ انس بن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے (بحری سفر کے دوران) کشتی میں چٹائی بچھا کر (قصر نماز پڑھی)۔ رواہ عبدالرزاق

جمع بین صلوٰتین کا بیان

فائدہ:...... حنفیہ کے نزدیک جمع بین الصلوٰتین کسی طرح جائز نہیں سوائے عرفات میں ظہر وعصر اور مزدلفہ میں مغرب وعشاء کے اور جن احادیث میں جمع بین الصلوٰتین کا ذکر آیا ہے ان میں تاویل کی گئی ہے۔ جیسا کہ احادیث میں آئے گا کہ جمع سے مراد جمع صوری ہے جمع حقیقی نہیں۔ مثلاً ظہر کی نماز بالکل آخری وقت میں پڑھی جائے اور عصر کی نماز بالکل ابتدائی وقت میں پڑھ لی جائے یوں اس طرح جمع بین الصلوٰتین ہو جائے گا جو کہ صورۃ جمع ہے حقیقۃ نہیں۔

۲۲۷۶۴ عمرو بن شعیب عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے مقیم ہوتے ہوئے ہمارے لیے ظہر وعصر کی نماز جمع کر کے پڑھی حالانکہ آپ ﷺ مسافر نہیں تھے، اس کے بعد مغرب اور عشاء کی نماز بھی جمع کر کے پڑھی ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: تاکہ آپ ﷺ کی امت عذر میں کسی قسم کی حرج (تنگی) نہ محسوس کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۶۵ ابوقتادہ عدوی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک گورنر کو خط لکھا کہ تین چیزیں کبیرہ گناہوں میں سے ہیں (۱) بلا عذر جمع بین الصلوٰتین (۲) جنگ سے بھاگ جانا (۳) اور دوسروں کا مال چھین لینا۔ رواہ ابن ابی حاتم والبیہقی

۲۲۷۶۶ صفوان بن سلیم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بارش والے ایک دن ظہر وعصر کی نماز جمع کر کے پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۶۷..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دوران سفر ظہر وعصر کی نماز جمع کرکے پڑھی۔ رواہ ابن جریر

کلام:..... دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۳۲۱ و ۱۳۱۹۔

۲۲۷۶۸..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر ظہر اور عصر کی نماز جمع کی اور پھر مغرب عشاء کی نماز جمع۔ رواہ ابن ابی شیبة

کلام:..... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیہ ۷۳۲۔

۲۲۷۶۹..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ مکہ میں تھے کہ سورج غروب ہوگیا تو آپ ﷺ نے مقام سرف میں پہنچ کر مغرب وعشاء کی نماز جمع کرکے پڑھی۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۷۰..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ غروب شمس کے وقت مکہ سے چل پڑے حتی کہ مقام سرف میں پہنچ گئے سرف مکہ مکرمہ سے ۹ (نو) میل کے فاصلہ پر ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۷۱..... جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر وعصر کی نماز جمع کرکے پڑھی جب کہ ایک مرتبہ اذان اور دو مرتبہ اقامت کہی گئی۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۷۲..... حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں نکلے چنانچہ آپ ﷺ نے ظہر وعصر کی نماز اور مغرب وعشاء کی نماز جمع کرکے پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ ومسلم فی کتاب صلوۃ المسافرین وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن جریر

حبیب بن شہاب کی روایت ہے کہ ان کے والد شہاب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ فتح فارس میں شریک تھے چنانچہ حضرت ابوموسیٰ رحمۃ اللہ علیہ ظہر وعصر کی نماز اور مغرب وعشاء کی نماز جمع کرکے پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۷۴..... "مسند ابن عباس رضی اللہ عنہما" ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ میں آٹھ نمازیں جمع کرکے پڑھیں اور پھر سات نمازیں جمع کرکے پڑھیں۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی

۲۲۷۷۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں دو نمازیں ظہر وعصر کی نماز اور مغرب وعشاء کی نماز جمع کرکے پڑھتے تھے حالانکہ نہ آپ ﷺ دشمن کا پیچھا کررہے ہوتے تھے اور نہ ہی دشمن آپ ﷺ کا پیچھا کررہا ہوتا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۷۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ فرمایا: کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ رسول اللہ ﷺ دوران سفر کس طرح نماز پڑھتے تھے؟ چنانچہ اگر آپ گھر پر موجود ہوتے کہ سورج زائل ہوجاتا (یعنی زوال کا وقت گزر جاتا) تو آپ کوچ کرنے سے قبل ظہر وعصر کی نماز جمع کرکے پڑھ لیتے اور اگر گھر میں زوال کا وقت نہ ہوچکا ہوتا تو کوچ کرجاتے حتی کہ جب عصر کا وقت (قریب) ہوتا تو اترتے اور ظہر وعصر کی نماز جمع کرکے پڑھ لیتے اگر مغرب کا وقت ہوجاتا دراں حالیکہ آپ گھر پر ہی ہوتے (یا کسی ٹھکانے پر ہوتے) تو مغرب وعشاء کی نماز جمع کرکے پڑھ لیتے اور اگر ابھی (ٹھکانے پر) ہوتے کہ مغرب کا وقت ابھی تک نہ ہوا ہوتا تو کوچ کرجاتے اور جب عشاء کا وقت قریب ہوتا تو نزول کرتے اور مغرب وعشاء کی نماز جمع کرکے پڑھ لیتے۔ رواہ عبدالرزاق وابن جریر

کلام:..... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۲۲۰ وضعاف دار قطنی ۳۳۹

۲۲۷۷۷..... صالح مولی توامہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں ظہر وعصر کی نماز اور مغرب وعشاء کی نماز جمع کرکے پڑھی جب کہ آپ ﷺ کسی سفر پر نہیں تھے اور نہ ہی اس دن بارش تھی صالح کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی امت پر وسعت کرنا چاہتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۷۸..... سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں ظہر وعصر کی نماز جمع کرکے پڑھی آپ ﷺ کا نہ سفر کا ارادہ تھا اور نہ ہی کسی قسم کا خوف تھا۔ سعید بن جبیر کہتے ہیں: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ نے چاہا کہ امت کے کسی فرد پر تنگی نہ ہو۔ رواہ عبدالرزاق

کلام: ...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۰۴ وضعاف الدار قطنی ۳۳۹ ارادہ تھا اور نہ ہی کسی قسم کا خوف تھا سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ ﷺ نے جواب دیا رسول اللہ ﷺ نے چاہا کہ رکعت کے کسی فرد پر تنگی (حرج) نہ ہو۔ رواہ عبدالرزاق

کلام: ...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۳۱۔

۲۲۷۷۹ ..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمام نمازوں کا حکم نازل کیا ہے چنانچہ مسافر پر بھی ایک طرح کی نماز فرض کی ہے اور مقیم پر بھی ایک طرح کی نماز فرض کی ہے لہٰذا مقیم کے لیے جائز نہیں کہ وہ مسافر کی نماز پڑھے اور نہ ہی مسافر کے لیے جائز ہے کہ وہ مقیم کی نماز پڑھے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ: ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہی اثر اصل الاصول ہے اور اسی کو فقہاء نے احناف نے لیا ہے چنانچہ حنفیہ کے نزدیک سفر میں رخصت پر عمل کرنا واجب ہے بالفرض اگر کسی نے پوری نماز پڑھ لی (چار رکعت والی) تو دو رکعتیں فرض اور دو نفل شمار ہوں گی اور مقیم کے لیے بہرصورت کسی طرح جائز نہیں کہ قصر نماز پڑھے یا جمع بین الصلوٰتین کرے۔

۲۲۷۸۰ ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر ظہر وعصر کی نماز اور مغرب وعشاء کی نماز جمع کر کے پڑھی۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۸۱ ..... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ... ان سفر ظہر وعصر کی نماز اور مغرب وعشاء کی نماز جمع کر کے پڑھا کرتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۸۲ ... جابر بن زید کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھتے تھے اور فرماتے کہ یہ (جمع بین الصلوٰتین) سنت ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۸۳ ... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کو جب سفر کرنے میں جلدی ہوتی تو مغرب وعشاء کی نماز جمع کر کے پڑھتے تھے۔ رواہ مالک عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ بخاری، مسلم والنسائی

۲۲۷۸۴ ... حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ بنی مصطلق کے موقع پر جمع بین الصلوٰتین کیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۷۸۵ ..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سفر میں دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۸۶ ابوقیس، ہزیل بن شرحبیل سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر پر تشریف لے جاتے تو ظہر کی نماز موخر کر کے پڑھتے اور عصر کی نماز اول وقت میں مقدم کر کے پڑھتے اور یوں دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھتے پھر اسی طرح مغرب کی نماز موخر کر کے پڑھتے اور عشاء کی نماز مقدم کر کے (اول وقت میں) پڑھتے اور یوں ان دو نمازوں کو (صورۃ) جمع کر کے پڑھتے۔ رواہ ابن جریر

فائدہ: ...... اسی حدیث کو اصل سمجھ کر علماء احناف نے جمع بین الصلوٰتین کی یہی وضاحت کی ہے۔

۲۲۷۸۷ ..... عکرمہ کی روایت ہے کہ دوران سفر رسول اللہ ﷺ نے دن کو ظہر وعصر کی نماز جمع کر کے پڑھی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۸۸ ... ابوعثمان نہدی کی روایت ہے کہ ہم سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کے لیے نکل پڑے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ ظہر وعصر کی نماز اور مغرب وعشاء کی نماز جمع کر کے پڑھتے تھے تاوقتیکہ ہم مکہ پہنچ گئے۔

۲۲۷۸۹ ... ابوعثمان کہتے ہیں میں نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل اور حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر کیا چنانچہ یہ دونوں حضرات ظہر وعصر کی نماز اور مغرب وعشاء کی نماز جمع کر کے پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۹۰ ..... اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب وعشاء کی نماز جمع کر کے پڑھتے تھے۔
البزار والدار قطنی فی الافراد

کلام:...... ہیثمی نے یہ حدیث مجمع الزوائد (۱۵۸۲) میں ذکر کی ہے اور اس حدیث کی سند میں عبدالکریم بن ابی مخارق ہے جو کہ ضعیف راوی ہے۔

سفر میں سنتوں کا حکم

۲۲۷۹۱..... ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ (دونوں حضرات) سفر میں فرض نماز سے پہلے بھی سنت پڑھتے تھے اور بعد میں بھی۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... سفر میں اکثر لوگوں کو سنتوں کے متعلق تردد رہتا ہے آیا کہ پڑھی جائیں یا کہ نہیں تاہم اس میں اعتدال کی راہ یہ ہے کہ مسافر اگر راستہ پر گامزن ہے اور صرف نماز کے لیے وقفہ کیا ہے تو سنتیں نہ پڑھی جائیں اور اگر مسافر نے چند دن کے لئے وقفہ کیا ہے یا رات بھر ٹھہرنا ہے یا دن بھر ٹھہرنا ہے تو سنتوں کا پڑھ لینا افضل ہے لیکن فجر کی سنتیں بہر حال پڑھی جائیں گی چونکہ حدیث میں ان کی شدت سے تاکید آئی ہے۔

پانچواں باب...... جماعت کی فضلیت اور اس کے احکام کے بیان میں

فصل...... جماعت کی فضلیت کے بیان میں

۲۲۷۹۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھوں مجھے اس سے بدرجہا محبوب ہے کہ میں رات بھر نماز میں مشغول رہوں حتیٰ کہ اسی حالت میں صبح ہو جائے۔ رواہ مالک و عبد الرزاق و بیہقی فی شعب الایمان

۲۲۷۹۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عشاء اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ لوں مجھے رات بھر کی عبادت سے زیادہ پسند ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ و سعید بن المنصور

۲۲۷۹۴..... یحییٰ بن سعید کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو کئی دنوں تک گم پایا چنانچہ یا تو وہی آپ کے پاس آیا یا پھر آپ رضی اللہ عنہ کی اچانک اس سے ملاقات ہوگئی آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا تم کہاں تھے؟ اس نے جواب دیا میری صحت خراب تھی اسی لیے میں نہ نماز کے لیے آ سکا اور نہ ہی کسی اور کام کے لیے گھر سے باہر نکل سکا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا تمہیں حی علی الفلاح کا جواب دینا تھا۔ یعنی جماعت میں حاضر ہوتا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۹۵..... ثابت بن حجاج کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز کے لیے تشریف لائے اور انہوں نے آگے سے لوگوں کو آتے ہوئے دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ نے موذن کو حکم دیا وہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا: بخدا ہم اپنی نماز کے لیے کسی کا انتظار نہیں کریں گے چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا وجہ ہے لوگوں نے ایسی روش پر چلنا شروع کر دیا ہے کہ ان کی دیکھا دیکھی آنے والے بھی ان کی روش پر چل دیں گے بخدا میں نے ارادہ کیا ہے کہ ان کے پاس پولیس کے اہل کار بھیجوں جو ان کو گردنوں میں پھندے ڈال کر لے آئیں اور پھر ان سے کہا جائے کہ نماز میں حاضر ہوا کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۹۶..... ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ بنی عدی بن کعب کی شفاء نامی ایک عورت ماہ رمضان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا وجہ ہے میں نے صبح کی نماز میں تمہارے شوہر ابو حثمہ کو نہیں دیکھا؟ اس عورت نے جواب دیا: اے امیر المومنین! وہ رات بھر جانفشانی سے عبادت میں مشغول رہا، پھر اسے (تھکاوٹ کی وجہ سے) ہمت نہ ہوئی کہ جماعت میں حاضر ہوتا تاہم اس نے صبح کی نماز گھر پر ہی پڑھ لی اور پھر سو گیا اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا اگر وہ با جماعت نماز میں حاضر ہو جاتا مجھے اس کی رات بھر کی جانفشانی سے کہیں زیادہ محبوب تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۹۷..... سلیمان بن ابوحثمہ روایت کرتے ہیں کہ شفاء بنت عبداللہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے گھر پر تشریف لائے انہوں نے میرے پاس دو مردوں کو (جن میں سے ایک اس کا خاوند اور دوسرا بھائی یا بیٹا تھا) (سوئے ہوئے دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا وجہ ہے یہ دونوں ہمارے ساتھ نماز میں حاضر کیوں نہیں ہوئے؟ میں نے عرض کیا: اے امیرالمؤمنین! انہوں نے (رات کو) لوگوں کے ساتھ نماز (تراویح) پڑھی تھی (یہ رمضان کا مہینہ تھا) اور پھر صبح تک مسلسل نماز پڑھتے رہے اور پھر انہوں نے صبح کی نماز گھر پر پڑھی اور سوگئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! میرا صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ لینا مجھے رات بھر نماز میں مشغول رہنے سے کہیں زیادہ محبوب ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۹۸ علی بن ثابت، وازع بن نافع، نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مرتبہ جبریل امین علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے: تاریکیوں میں مساجد کی طرف چلنے والوں کو قیامت کے دن نور تام کے ملنے کی خوشخبری سنادیجئے۔

ابن الجوزی فی الواھیات

کلام:...... ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے الواھیات میں لکھا ہے کہ یہ حدیث ثابت نہیں چونکہ علی بن ثابت ضعیف راوی ہے اور وازع متروک ہے۔ پھر دیکھئے المتناھیۃ ۶۸۳

۲۲۷۹۹..... ابن جریج اور ابراہیم بن یزید کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس نے اذان سنی اور پھر اس کا جواب نہ دیا (یعنی چل کر با جماعت نماز کے لئے مسجد میں نہ آیا) تو اس کی نماز نہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ البتہ کسی بیماری یا عذر کی وجہ سے جماعت میں حاضر نہیں ہوسکا تو وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثار ۲۰ وذخیرۃ الحفاظ ۵۳۶۲

۲۲۸۰۰..... ابوحسان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسجد کے پڑوسی کی نماز (کامل) نہیں ہوتی مگر مسجد ہی میں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ مسجد کا پڑوسی کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جو اذان کی آواز سنے۔ عبدالرزاق والبیھقی

کلام:...... حدیث کا اول حصہ ثابت ہے اور دوسرا حصہ جو سوال ہے وہ غیر ثابت ہے۔ ملاحظہ کیجئے المانقان ۱۲۳۲۹ اسنی المطالب ۱۸۱۱۔

۲۲۸۰۱..... حارث روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسجد کے پڑوسیوں میں سے جس نے اذان کی آواز سنی اور اس نے جواب نہ دیا (یعنی چل کر مسجد نہ پہنچا) حالانکہ وہ تندرست تھا اور اسے کوئی شرعی عذر بھی نہیں تھا تو اس کی نماز (گھر میں) نہیں ہوتی۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۰۲..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ کچھ لوگ عشاء کی نماز سے پیچھے رہ گئے (یعنی جماعت میں حاضر نہ ہوسکے) رسول کریم ﷺ نے پوچھا: تم لوگ جماعت سے پیچھے کیوں رہ گئے؟ ان لوگوں نے کچھ جواب نہ دیا اور خاموش رہے۔ آپ ﷺ نے دوبارہ پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: یارسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کچھ جھگڑا ہوگیا تھا جس کی وجہ سے تو تکرار تک نوبت آگئی رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس نے اذان سنی اور پھر مسجد میں حاضر نہ ہوا اس کی نماز نہیں الا یہ کہ وہ بیمار ہو۔ رواہ ابن النجار

۲۲۸۰۳..... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! رات کی تاریکیوں میں مسجدوں کی طرف چلنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی قیامت کے دن نور تام سے نوازیں گے۔ رواہ ابن عساکر

جماعت سے نماز پڑھنے کی اہمیت

۲۲۸۰۴..... ام درداء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک مرتبہ ابودرداء رضی اللہ عنہ غصہ کی حالت میں گھر میں داخل ہوئے میں نے ان سے پوچھا: آپ غصہ میں کیوں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: بخدا ہم نے محمد ﷺ کے امر میں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں یہی بات پہنچائی ہے کہ وہ سب مل کر

جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۸۰۵۔۔۔ "مسند ابوسعید" ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قبیلہ بنوسلمہ نے رسول کریم ﷺ سے شکایت کی کہ ہمارے گھر مسجد سے دور ہیں، اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ونکتب ما قدموا واثارھم ۔ہم ان کے قدموں کے نشانات بھی لکھتے ہیں اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے گھروں میں رہو چونکہ تمہارے قدموں کے نشانات بھی لکھے جاتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۰۶۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نابینا ہوں میرا گھر بھی مسجد سے (قدرے) دور ہے اور مجھے کوئی راہبر بھی دستیاب نہیں جو مجھے ہمہ وقت مسجد میں لایا کرے کیا میرے لیے رخصت ہے (کہ میں جماعت میں حاضر نہ ہوا کروں) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں اذان سنائی دیتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ پھر میں تمہارے لیے رخصت کی کوئی گنجائش نہیں پاتا۔ رواہ البزار

۲۲۸۰۷۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں نابینا ہوں میرا گھر بھی مسجد سے دور ہے اور مجھے مسجد میں لانے والا بھی کوئی نہیں جو ہر وقت میرے ساتھ چمٹا رہے کیا میرے لیے رخصت ہے کہ میں مسجد میں نہ آیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ ابن ابی شیبہ عن ابی ھریرۃ

۲۲۸۰۸۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جس نے اذان کی آواز سنی اور پھر مسجد میں حاضر نہ ہوا تو وہ خیر بھلائی کی توقع نہ رکھے اور نہ ہی اس سے خیر کی توقع کی جاسکتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۰۹۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جسے ہم عشاء اور فجر کی نماز میں گم پاتے تو اس کے بارے میں ہمیں بدگمانی ہونے لگتی تھی (کہ کہیں یہ منافق نہ ہو)۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۲۸۱۰۔۔۔ عطاء کہتے ہیں: مجھے باجماعت نماز میں حاضر ہونا دن کے روزہ اور رات کے قیام سے زیادہ محبوب ہے۔

رواہ سعید بن المنصور فی سننہ

امام کا مقتدیوں کے متعلق سوالات

۲۲۸۱۱۔۔۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ: ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی جب نماز مکمل کی تو مسجد والوں کو قلیل سمجھ کر فرمایا: کیا فلاں حاضر ہے؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں۔ حتیٰ کہ تین آدمیوں کے متعلق دریافت کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے پوچھا کیا یہاں فلاں آدمی موجود ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں۔ پھر ایک اور آدمی کے متعلق پوچھا تو صحابہ نے عرض کیا: جس ہاں وہ بھی موجود ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ منافقین پر فجر اور عشاء کی نماز بہت گراں گزرتی ہے۔ اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ ان میں کیا ہے لامحالہ تم ایک دوسرے پر سبقت لے جاتے۔ جان لو دو آدمیوں کی نماز اکیلے آدمی کی نماز سے افضل ہوتی ہے اور تین آدمیوں کی باجماعت نماز دو آدمیوں کی نماز سے افضل ہے: آدمی جتنے زیادہ ہوں گے اتنے ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہیں۔ رواہ الضیاء المقدسی فی المختارہ وابن ابی شیبہ

۲۲۸۱۲۔۔۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی تھا جو مسجد سے کافی دور تھا، اور اس کی کوئی نماز بھی جماعت سے خطا نہیں ہوتی تھی اس سے کہا گیا: اگر تم سواری کے لیے کوئی گدھا خرید لو جو اندھیرے اور گرمی میں تمہارے کام آئے۔ اس نے جواب دیا: مجھے پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو میں چاہتا ہوں کہ مسجد کی طرف اٹھنے والے قدم بھی لکھے جائیں اور واپسی کے قدم بھی لکھے جائیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے جمع کر دیا ہے۔

رواہ الامام احمد بن حنبل ومسلم والدارمی وابوعوانۃ وابن خزیمہ وابن حبان فی صحیحہ

۲۲۸۱۳۔۔۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں انصار کا ایک آدمی تھا جس کا گھر مدینہ میں سب سے زیادہ دور تھا۔ اس کی کوئی بھی نماز

جماعت سے خطا نہیں ہوتی تھی اور رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتا تھا میں نے اس سے کہا: اے فلاں آدمی تو کوئی گدھا خرید لے جو تمہیں سخت گرم سنگریزوں اور حشرات الارض سے بچائے گا۔ اس نے کہا: بخدا مجھے پسند نہیں کہ میرا گھر نبی کریم ﷺ کے گھر کے پہلو میں ہو اور یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت میں سوار ہوکر حاضر ہوا کروں (میں تو پیدل چل کر آؤں گا گو کہ کتنا ہی فاصلے پر ہوں) میں نے نبی کریم ﷺ کو خبر دی آپ ﷺ نے اسے بلایا۔ اس نے آپ ﷺ سے بھی یہی بات کہی اور یہ بھی کہا کہ مجھے ایسا کرنے میں اجر وثواب کی امید ہے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس اجر وثواب کا ارادہ تم نے کیا ہے وہ تمہیں مل کر رہے گا۔ رواہ الطبرانی و مسلم وابن ماجہ

۲۲۸۱۴۔۔۔۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی ہی روایت ہے کہ ایک آدمی تھا میں نہیں جانتا کہ اہل مدینہ میں اس کے گھر سے کسی اور کا گھر مسجد نبوی سے اتنا زیادہ دور ہو جتنا کہ اس کا تھا چنانچہ اس کی کوئی نماز بھی مسجد سے خطا نہیں ہوتی تھی، میں نے اس سے کہا: اگر تم کوئی گدھا خریدو جس پر تم گرمی اور تاریکی میں سوار ہو لیا کرو؟ وہ بولا! مجھے یہ بھی پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اس کی یہ بات رسول اللہ ﷺ سے عرض کردی آپ ﷺ نے اسے بلا کر پوچھا: اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا ارادہ ہے کہ میرا مسجد کی طرف جانا (یعنی اٹھنے والے قدم) بھی لکھے جائیں اور اہل خانہ کی طرف واپسی بھی لکھی جائے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ سب عطا کردیا ہے اور تم نے جس اجر وثواب کا ارادہ کیا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ تمہیں عطا کرے۔ رواہ ابوداؤد فی کتاب الصلوٰۃ

۲۲۸۱۵۔۔۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرا ایک چچازاد بھائی تھا اور اس کا گھر مسجد نبوی سے دور تھا میں نے اس سے کہا: اگر تم مسجد کے قریب گھر بنالو یا کوئی گدھا خرید لو؟ اس نے کہا: مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرا گھر محمد ﷺ کے گھر کے ساتھ جڑا ہو۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں جب سے اسلام لایا ہوں ایسا سخت کلمہ میں نے نہیں سنا۔ چنانچہ وہ مسجد کی طرف اٹھنے والے قدموں کا ذکر کررہا تھا۔ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ ان سے کہہ دیا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اس کے لیے ہر قدم کے بدلہ میں جو وہ مسجد کی طرف اٹھاتا ہے ایک درجہ ہے۔ رواہ الحمیدی

۲۲۸۱۶۔۔۔۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور نماز سے فارغ ہوکر فرمایا: کیا فلاں شخص حاضر ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا نہیں فرمایا: کیا فلاں شخص حاضر ہے؟ عرض کیا: نہیں ارشاد فرمایا: یہ دو نمازیں (عشاء اور فجر) منافقین پر بہت گراں ہوتی ہیں کاش! اگر انہیں معلوم ہوتا کہ ان دونمازوں کا (جماعت کے ساتھ ادا کرنے میں) کتنا زیادہ اجر وثواب ہے تو وہ ضرور ان نمازوں میں حاضر ہوتے گو کہ انہیں گھٹنوں کے بل ہی کیوں نہ چل کر آنا ہوتا۔ بلاشبہ پہلی صف فرشتوں کی صف کے مانند ہوتی ہے۔ اور اگر تمہیں اس کی فضیلت معلوم ہوجائے تم ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ بلاشبہ دو آدمیوں کی باجماعت نماز تنہا آدمی کی نماز سے بدرجہا افضل ہے اور تین آدمیوں کی (باجماعت) نماز دو آدمیوں کی (باجماعت) نماز سے افضل ہے۔ الغرض جتنے بھی لوگ (جماعت) میں زیادہ ہوں گے اتنے ہی زیادہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں۔ رواہ الطبرانی وعبد بن حمید والدارمی وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ وابویعلی وابن حزیمہ وابن حبان والدار قطنی فی الا فراد والحاکم فی المستدرک والبیہقی والضیاء المقدسی فی المختارہ

۲۲۸۱۷۔۔۔۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ایک دن رسول کریم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: کیا فلاں اور فلاں شخص حاضر ہیں؟ حتیٰ کہ آپ ﷺ نے تین آدمیوں کا نام لیا اور وہ تینوں اپنے اپنے گھروں پر تھے اور نماز میں حاضر نہیں ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ فجر اور عشاء کی نمازیں منافقین پر بہت گراں گزرتی ہیں کاش اگر انہیں معلوم ہوتا کہ ان نمازوں کی کتنی زیادہ فضیلت ہے تو ان نمازوں میں ضرور ہوتے گو کہ انہیں گھٹنوں کے بل کیوں نہ چل کر آنا پڑتا۔ جان لو! تمہاری ایک آدمی کے ساتھ (باجماعت) نماز تمہارے تنہا نماز پڑھنے سے بدرجہا افضل ہے؟ اور دو آدمیوں کے ساتھ نماز ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے افضل ہے تم جتنے زیادہ ہوگے اتنے ہی زیادہ تم اللہ تعالیٰ کو محبوب ہوں گے بلاشبہ پہلی صف فرشتوں کی صف کی مانند ہوتی ہے۔ کاش اگر تمہیں پہلی صف کی فضیلت معلوم ہوتی تم ایک دوسرے پر سبقت لے جاتے اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے چوبیس (۲۴) یا پچیس (۲۵) گنا زیادہ افضل ہے۔ رواہ الرویانی وابن عساکر و سعید بن المنصور

نماز کے انتظار میں بیٹھنے کی فضیلت

۲۲۸۱۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تم میں سے ہر ایک کو معلوم ہونا چاہیے کہ جب تک وہ نماز کے انتظار میں بیٹھا ہے وہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۸۱۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جو شخص بھی اپنے مصلی پر بیٹھے نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے وہ نماز ہی کے حکم میں ہوتا ہے۔ رواہ ابن المبارک

فائدہ:..... نماز کے انتظار میں بیٹھنے کا ثواب ایسا ہی ہے جیسا کہ نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ حدیث مذکورہ بالا کا بھی یہی مطلب ومفہوم ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۲۲۸۲۰..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو آدمی بھی نماز کے انتظار میں رہتا ہے وہ بھلائی پر ہوتا ہے اور اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے جو اس کے لیے یہ دعا کرتا رہتا ہے۔ یا اللہ! اس کی مغفرت فرما اور اسے اپنی رحمت سے نواز دے۔ یہ فرشتہ اس کے لیے مسلسل یہ دعا کرتا رہتا ہے جب تک کہ اسے حدث نہ لاحق ہو جائے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۸۲۱..... ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ابوہریرہ پر رحمت نازل کرتے ہیں، کسی نے کہا: آپ تو خود اپنا تزکیہ کر رہے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: (اللہ اور اس کے فرشتے) ہر مسلمان پر رحمت نازل کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ مسجد میں بیٹھا رہتا ہے تاوقتیکہ اس کے ہاتھ اور زبان سے کوئی لغزش نہ سرزد ہو جائے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۸۲۲..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم میں سے جس آدمی کو بھی نماز روکے رکھتی ہے وہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے چونکہ اسے اپنے اہل خانہ کے پاس واپس لوٹنے میں رکاوٹ صرف نماز ہی ہوتی ہے اور تم میں سے جو بھی اپنے مصلی پر بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے حق میں رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں کہ یا اللہ! اس کی مغفرت فرما اور اسے غریق رحمت کر دے فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ اسے حدث نہ لاحق ہو جائے یا کسی کو اذیت نہ پہنچا دے اور اگر اسے حدث لاحق ہو جائے (یعنی وضو ٹوٹ جائے) تو جب تک وہ وضو نہ کرلے اس کی نماز نہیں قبول کی جاتی۔ رواہ ابن جریر

۲۲۸۲۳..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جس آدمی کو بھی نماز روکے رکھتی ہے وہ برابر نماز کے حکم میں ہوتا ہے جب تک کہ اسے حدث نہ لاحق ہو جائے۔ حدث یہ ہے کہ اس کی ہوا خارج ہو جائے یا گوز مار دے میں اس حکم کو بیان کرنے میں حیا نہیں محسوس کرتا جس سے رسول اللہ ﷺ نے حیا نہیں کی۔ رواہ ابن جریر

۲۲۸۲۴..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور پھر جس نے واپس لوٹنا تھا وہ واپس لوٹ گیا اور جس نے مسجد میں پیچھے (بیٹھے) رہنا تھا وہ وہیں رہا۔ رسول کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: تمہارے رب نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا ہے اور فرشتے تمہارے اوپر رشک کر رہے ہیں چنانچہ اللہ رب العزت فرما رہے ہیں کہ میرے بندوں نے ایک فریضہ ادا کر دیا اور دوسرے فریضہ کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۲۸۲۵..... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ (صحابہ کے زمانہ میں) کہا جاتا تھا کہ آدمی جب تک اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہا ہے وہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے۔ اور فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک کہ اسے حدث نہ لاحق ہو جائے یا کسی کو اذیت نہ پہنچائے۔ اور جب وہ مسجد میں بیٹھا ہے تو وہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے بیشک کہ اسے حدث نہ لاحق ہو جائے یا کسی کو اذیت نہ پہنچائے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۸۲۶..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی جب تک نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے وہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۸۲۷..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی نماز کے لیے چلتا ہے وہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے اور جو آدمی مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتا ہے وہ مسلسل نماز کے حکم میں ہوتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۸۲۸..... سماک کہتے ہیں میں نے قبیلہ بنو اسد کے ایک آدمی کو کہتے سنا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس مسجد میں تشریف لائے اور کہنے لگے: تم کس چیز کا انتظار کرر ہے ہو؟ ہم نے عرض کیا نماز کا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نماز کے حکم میں ہو۔ رواہ ابن جریر

نماز کے اعادہ کا بیان

۲۲۸۲۹..... ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا جب کہ آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون اس آدمی کے ساتھ تجارت کرنے کو تیار ہے؟ چنانچہ حاضرین میں سے ایک آدمی اٹھا اور اس کے ساتھ نماز پڑھی۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

فائدہ: ..... اس حدیث میں باجماعت نماز کو تجارت کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے اور وجہ شبہ فائدہ تامہ ہے۔

۲۲۸۳۰..... ابوعثمان نہدی کی روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے داخل ہوا جب کہ رسول کریم ﷺ نماز پڑھ چکے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا کوئی آدمی ہے جو اس پر صدقہ کرے اور اس کے ساتھ نماز پڑھ لے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۲۸۳۱..... ایک مرتبہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ جو آدمی ظہر کی نماز اپنے گھر پر پڑھ لے اور پھر مسجد میں آ جائے دراں حالیکہ لوگ (جماعت کے ساتھ) نماز پڑھ رہے ہوں اور یہ آدمی لوگوں کے ساتھ بھی نماز میں شامل ہو جائے اس کی کونسی نماز فرض شمار کی جائے گی آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اس کی پہلی نماز (جو اس نے گھر پر پڑھی ہے) فرض سمجھی جائے گی۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۸۳۲..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر تم اپنے گھر میں نماز پڑھ لو اور پھر تم مسجد میں امام کے ساتھ بھی یہی نماز پالو تو فجر اور مغرب کی نمازوں کے علاوہ جو نماز بھی ہو امام کے ساتھ دوبارہ پڑھ لو چونکہ مغرب اور فجر کی نمازیں دو مرتبہ نہیں پڑھی جا سکتیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۳۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو آدمی پہلے تنہا نماز پڑھ لے اور پھر وہی نماز جماعت کے ساتھ بھی پڑھ لے اس کی پہلی نماز فرض سمجھی جائے گی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۸۳۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی مغرب کی نماز کا اعادہ کرنا چاہے تو دو رکعتوں کے ساتھ ایک رکعت اور ملا کر پڑھ لے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

فصل ..... امام کے آداب کے بارے میں

۲۲۸۳۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تین آدمی ہوں تو امام آگے کھڑا ہو اور دو آدمی اس کے پیچھے کھڑے ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۳۶..... عبداللہ بن عتبہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا وہ ظہر کے وقت نفل پڑھ رہے تھے میں بھی نماز پڑھنے ان کے پاس جا کھڑا ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا میں اسی حالت میں کھڑا رہا حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام یرفا داخل ہوا میں پیچھے ہٹا اور ہم دونوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف بنالی۔

رواہ الامام مالک رحمۃ اللہ علیہ و عبد الرزاق والضیاء المقدسی فی المختارہ والطحاوی رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۸۳۷..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ہمیں امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سختی سے منع کیا ہے کہ ہم نماز میں قراءت قرآن مجید سے دیکھ کر کریں اور آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں تاکید کی ہے کہ ہماری امامت صرف بالغ مرد ہی کرائے۔

رواہ ابن ابی داؤد

۲۲۸۳۸۔۔۔عبید بن عمر کی روایت ہے کہ دوران حج ایک جماعت مکہ مکرمہ کے مضافات میں کسی پانی پر جمع ہوگئی اتنے میں نماز کا وقت ہوگیا اور آل ابوسائب مخزومی کا ایک آدمی (امامت کرانے کے لیے) آگے بڑھا اس کی زبان میں کچھ لکنت تھی۔

مسور بن مخرمہ نے اسے پیچھے کیا اور ایک اور آدمی کو آگے بڑھا دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معاملہ سے آگاہی نہ ہوئی حتی کہ مدینہ پہنچ گئے اور جب مدینہ منورہ پہنچے تو اس واقعہ کا پتہ چلا اور مسور کہنے لگے: یا امیر المؤمنین! اس آدمی کی زبان میں لکنت تھی مجھے خدشہ تھا کہ کوئی حاجی اس کی قراءت سن لے گا اور پھر اس کی قراءت اختیار کرے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم وہاں گئے ہو؟ مسور نے جواب دیا جی ہاں۔ فرمایا تم نے جو کچھ کیا درست کیا۔

رواہ عبدالرزاق والبیہقی

۲۲۸۳۹۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ آدمی (جو امام ہو) وہ آگے کھڑا ہو اور دو آدمی اس کے پیچھے کھڑے ہوں اور ان کے پیچھے کوئی عورت کھڑی ہوسکتی ہے۔ رواہ البزار

کلام:۔۔۔۔۔۔بزار نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۸۴۰۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ مسجد میں تشریف لاتے اور نماز کھڑی کی جاتی اور آپ ﷺ لوگوں (مقتدیوں) کو کم دیکھتے تو بیٹھ جاتے اور نماز نہ پڑھتے اور جب پوری جماعت دیکھتے تو نماز پڑھ لیتے۔ رواہ ابوداؤد

کلام:۔۔۔۔۔۔یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابوداؤد ۱۰۷۔

۲۲۸۴۱۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم سے ہوسکے تو کسی کی امامت مت کراؤ چونکہ اگر امام کو معلوم ہوتا کہ اس کے سر پر کتنی بڑی ذمہ داری ہے وہ کبھی امامت نہیں کرے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۴۲۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہمیں فرض نماز پڑھاتے آپ کی نماز نہ لمبی ہوتی اور نہ ہی ہلکی بلکہ معتدل ہوتی اور آپ ﷺ عشاء کی نماز موخر کرکے پڑھتے تھے۔ رواہ ابن النجار

۲۲۸۴۳۔۔۔عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس قبیلہ جرم کا وفد آیا آپ ﷺ نے حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کو امامت کرنے کا حکم دیا حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سب سے چھوٹے تھے لیکن قرآن انہیں سب سے زیادہ یاد تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۴۴۔۔۔حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہمارا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس سے واپس آیا آپ ﷺ نے وفد والوں کو نماز سکھائی اور انہیں حکم دیا کہ تمہاری امامت وہ آدمی کرائے جسے سب سے زیادہ قرآن یاد ہو۔ چنانچہ حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ ان کی امامت کرتے تھے حالانکہ وہ ابھی تک سن بلوغت کو نہیں پہنچے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۴۵۔۔۔"مسند حذیفہ رضی اللہ عنہ" قتادہ کی روایت ہے کہ بنو امیہ کے آزاد کردہ غلام ابوسعید نے کھانا تیار کیا اور پھر ابوذر غفاری حذیفہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم کو دعوت دی یہ حضرات کھانا کھانے حاضر ہوگئے اتنے میں نماز کا وقت بھی ہوگیا اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ آگے بڑھ گئے تاکہ امامت کرائیں ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ بول پڑے کہ گھر کا مالک تمہارے پیچھے کھڑا ہے جو کہ امامت کا زیادہ مستحق ہے ابوذر رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابن مسعود کیا مسئلہ یوں ہی ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں چنانچہ ابوذر رضی اللہ عنہ پیچھے ہوگئے ابوسعید کہتے ہیں انہوں نے مجھے آگے بلایا حالانکہ میں غلام تھا اور میں نے ان کی امامت کرائی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۴۶۔۔۔"مسند مالک بن عبداللہ خزاعی" مالک بن عبداللہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک رہا ہوں چنانچہ میں نے آپ ﷺ کے علاوہ کسی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جو آپ ﷺ سے ہلکی نماز پڑھاتا ہو۔

رواہ ابن ابی شیبہ والبخاری فی تاریخہ وابن ابی عاصم والبغوی

۲۲۸۴۷۔۔۔ہلب کی روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے انہوں نے آپ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ کبھی دائیں طرف سے لوگوں کی طرف مڑتے تھے اور کبھی بائیں طرف سے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۸۴۸۔۔۔عمرو بن سلمہ جرمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی قوم کا ایک وفد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ ﷺ کی

خدمت سے واپس لوٹنے لگے تو ہم نے پوچھا: یارسول اللہ! ہماری امامت کون کرائے گا؟ آپ ﷺ نے حکم دیا: تم میں جسے سب سے زیادہ قرآن مجید یاد ہو چنانچہ قبیلہ میں سب سے زیادہ قرآن مجھے یاد تھا اور وہ مجھے نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھا دیتے حالانکہ میں اس وقت لڑکا تھا۔ چنانچہ میں لوگوں کو نماز پڑھاتا اور میں نے اپنے اوپر ایک چادر اوڑھ رکھی تھی اس کے بعد میں جب بھی قبیلہ جرم کے کسی مجمع میں حاضر ہوتا میں ضرور ان کا امام بنتا اور میں آج تک ان کے جنازوں پر نماز پڑھا رہا ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۲۸۴۹..... حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ لوگوں میں وہ آدمی امامت کا زیادہ حقدار ہے جو کتاب اللہ کا سب سے بڑا قاری ہو، اگر اس میں سب برابر ہوں تو جو سنت کا سب سے بڑا عالم ہو اگر اس میں سب برابر ہوں تو امامت کا حقدار وہ ہے جس نے ان میں سے پہلے ہجرت کی ہو اگر ہجرت میں سب برابر ہوں تو ان میں جو عمر میں سب سے بڑا ہو وہ امامت کرائے کوئی آدمی بھی کسی دوسرے کی سلطنت میں امامت نہ کرائے اور نہ ہی کوئی آدمی کسی دوسرے کی مخصوص نشست پر اس کی اجازت کے بغیر بیٹھنے کی جسارت کرے۔

رواہ عبدالرزاق عن ابی مسعود الانصاری

۲۲۸۵۰..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں اس مسجد میں فجر کی نماز پڑھائی اور قصار مفصل میں سے دو چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھیں نماز سے فارغ ہو کر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہم آپ ﷺ کو مختصر قراءت پر اجنبیت سے دیکھنے لگے۔ آخر ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آج آپ نے ہمیں بہت مختصر نماز پڑھائی ہے۔ حالانکہ آپ اتنی مختصر نماز ہمیں نہیں پڑھاتے تھے ارشاد فرمایا: کیا تم نے عورتوں کی صف میں ایک بچے کو روتے ہوئے نہیں سنا لہٰذا میں نے چاہا کہ اس کی ماں جلدی فارغ ہو جائے اور اپنے بچے کی خبر لے تب میں نے نماز کو مختصر کر لیا۔ رواہ ابن النجار

۲۲۸۵۱..... حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اگر کسی کے پاؤں کی چاپ سن لیتے تو (نماز شروع کرنے سے پہلے) اس کا انتظار کر لیتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۸۵۲..... حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ (اقامت کہتے ہوئے) قد قامت الصلوٰۃ کہتے تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر تکبیر کہہ دیتے۔ رواہ ابوالمسیح

کلام:..... اس حدیث کی سند میں حجاج بن فروخ واسطی ایک راوی ہے اس کے متعلق امام نسائی کا کہنا ہے کہ یہ راوی ضعیف اور متروک ہے۔

۲۲۸۵۳..... ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے شکایت کی کہ فلاں آدمی ہمیں بہت لمبی نماز پڑھاتا ہے۔ چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو شدید غصہ میں دیکھا پھر ارشاد فرمایا: جو آدمی بھی لوگوں کو امامت کرائے اسے چاہئے کہ ہلکی نماز پڑھائے چونکہ اس کے پیچھے کمزور و ناتواں بوڑھا اور حاجتمند بھی ہو سکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۵۴..... ابوسعید بن سرجس کہتے ہیں میں نے ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ کے پاس نماز کا تذکرہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: رسول کریم ﷺ لوگوں کے لیے بہت ہلکی نماز پڑھتے تھے اور اپنے آپ کو ہمیشگی کا پابند کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ

۲۲۸۵۵..... حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ لوگوں کے لیے بہت ہلکی (مختصر) نماز پڑھتے اور جب اکیلے نماز پڑھ رہے ہوتے تو بہت لمبی نماز پڑھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۵۶..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لڑکا بیشک بالغ نہ ہو جائے اس وقت تک امامت نہیں کرا سکتا اور تمہارے بہترین لوگ تمہارے اذان دیا کریں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۵۷..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سالم نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے مہاجرین اولین اور انصار کی مسجد قباء میں امامت کراتے تھے اور ان (مقتدیوں) میں ابوبکر، عمر، ابوسلمہ، زید اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بھی موجود ہوتے۔ رواہ عبدالرزاق

غلام کی امامت

۲۲۸۵۸..... نافع کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ کی ایک مسجد میں نماز کھڑی کی گئی اور اس مسجد کے قریب ابن عمر رضی اللہ عنہما کی زمین بھی تھی جب کہ اس مسجد کا امام ایک آزاد کردہ غلام تھا اتنے میں ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں تشریف لائے وہ آزاد غلام ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہنے لگا آگے بڑھیے اور لوگوں کو نماز پڑھائیے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا، تم اس کے زیادہ حقدار ہو کہ لوگوں کو نماز پڑھاؤ چونکہ یہ تمہاری مسجد ہے چنانچہ اس آزاد کردہ غلام نے نماز پڑھائی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۵۹..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں تم میں سے کوئی آدمی بھی اپنے نفس سے شیطان کا حصہ مقرر نہ کرے چنانچہ وہ یہ نہ سمجھے کہ اس کے اوپر حق ہے کہ نماز سے فارغ ہو کر مقتدیوں کی طرف دائیں طرف سے ہی مڑنا ہے۔ حالانکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ مقتدیوں کی طرف اکثر بائیں طرف سے مڑتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۸۶۰..... شعبی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر کیا تھا اور وہی (مدینہ میں) لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے حالانکہ وہ نابینا بھی تھے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:..... کتب فقہ میں نابینا کی امامت کو مکروہ کہا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نابینا کما حقہ طہارت و پاکیزگی کا خیال اس طرح نہیں رکھ سکتا جس طرح کہ بینا شخص رکھ سکتا ہے۔ فقہی اصول ہمیشہ کلیات کو دیکھ کر بنائے جاتے ہیں نہ کہ جزئیات کو چنانچہ خارج میں ہمارا مشاہدہ ہے کہ اکثر نابینے طہارت کا خیال نہیں رکھتے حتیٰ کہ بعض اندھے تو ایسے بھی دیکھے ہیں کہ ان کے کپڑوں کے ساتھ پیشاب لگا ہوتا ہے اور انہیں خبر تک نہیں ہوتی۔ بہر حال اگر ایک نابینا شخص عالم ہو حافظ و قاری ہو سنت سے واقفیت بھی رکھتا ہو اور طہارت و پاکیزگی کا کما حقہ خیال بھی رکھتا ہو اس کی امامت بلاشبہ کراہت سے خالی ہوگی بلکہ مستحسن ہے لیکن ہر نابینا بھی تو ابن ام مکتوم نہیں بن سکتا۔ و اللہ اعلم۔

۲۲۸۶۱..... عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے آخری نصیحت یہ کی تھی کہ اپنے ساتھیوں کو ایسی نماز پڑھاؤ جو ضعیف ترین آدمی کی نماز ہو سکتی ہے، چونکہ تمہارے مقتدیوں میں ناتواں بھی ہوتا ہے، بوڑھا بھی ہوتا ہے، ضعیف اور حاجتمند بھی ہوتا ہے اور ایسے شخص کو مؤذن مقرر کرو جو اذان پر اجرت کا خواستگار نہ ہو۔ رواہ ابوالشیخ فی الاذان

۲۲۸۶۲..... حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے طائف کا گورنر مقرر کیا اور آپ ﷺ نے مجھے جو آخری نصیحت ارشاد فرمائی وہ یہ تھی کہ لوگوں کو ہلکی (یعنی مختصر) نماز پڑھاؤ۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۶۳..... عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو آدمی ہماری امامت کرائے اسے چاہیے کہ رکوع اور سجدہ اچھی طرح سے کرے چونکہ ہم میں ناتواں بوڑھا، مریض مسافر اور حاجتمند بھی ہو سکتا ہے، ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ ایسی ہی نماز پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۸۶۴..... زہری کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نابینا بھی تھے اور وہ اپنے اپنے قبیلوں میں امامت کراتے تھے ان (نابینا حضرات) میں سے یہ بھی ہیں حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم حضرت عتبان بن مالک اور معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہم۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۶۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مخلوق میں کسی کے پیچھے بھی ایسی ہلکی نماز نہیں پڑھی جیسی کہ رسول کریم ﷺ پڑھتے تھے۔

رواہ الخطیب

۲۲۸۶۶..... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اہل کوفہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کی کہ سعد رضی اللہ عنہ اچھی طرح سے انہیں نماز نہیں پڑھاتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سعد رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ دریافت کی اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو انہیں رسول کریم ﷺ کی سی نماز پڑھاتا ہوں اور اس میں سے کچھ نہیں چھوڑتا پہلی دو رکعتوں کو پوری پوری پڑھاتا ہوں اور آخری دو رکعتوں کو مختصر کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابواسحاق! یہ تمہارے بارے میں لوگوں کی بدگمانی ہے۔

رواہ عبدالرزاق والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابو یعلی وابو نعیم فی المعرفۃ

۲۲۸۶۷..... مصعب بن سعد روایت کرتے ہیں کہ میرے والد گھر میں لمبی لمبی نمازیں پڑھتے جب کہ لوگوں کو ہلکی (مختصر) نماز پڑھاتے میں نے پوچھا: اے ابا جان! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں! انہوں نے جواب دیا: ہم امام ہیں اور ہماری اقتداء کی جاتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۶۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، سنت میں سے ہے کہ امام جب سلام پھیر لے اور جس جگہ نماز پڑھی ہے وہاں سے اٹھنے کی گنجائش اگر نہ ہو اور اس نے نوافل پڑھنے ہوں تو اس جگہ سے تھوڑا سا کھسک لے یا چہرہ دوسری طرف پہلے موڑ لے یا کوئی کام کر کے دونوں نمازوں میں فرق کرے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ والدارقطنی والبیھقی

۲۲۸۶۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سلام پھیر کر دائیں طرف سے (مقتدیوں کی طرف) مڑتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۸۷۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز کو موخر کرتے اور پھر مختصر کر کے پڑھتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ

۲۲۸۷۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ ہلکی اور مختصر نماز پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

نماز کے اختصار کا بیان

۲۲۸۷۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کو فجر کی نماز پڑھائی اور اس میں سورت بقرہ پڑھی ان کے پیچھے ایک اعرابی تھا اس نے اپنے ہمراہ ایک اونٹنی لائی تھی (جو مسجد کے باہر تھی) جب دوسری رکعت شروع ہوئی تو اعرابی نے الگ اپنے طور پر جلدی جلدی پڑھ دی اور معاذ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے اس اعرابی کی شکایت کی آپ ﷺ نے اس سے ایسا کرنے کی وجہ دریافت کی تو کہنے لگا: مجھے اپنی اونٹنی کا ڈر تھا کہ کہیں چلی نہ جائے اور میرے گھر پر میرا اعیال ہے جن کی میں نگرانی کرتا ہوں اس پر نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو سختی سے تاکید کی کہ لوگوں کو کمزور تر آدمی کی سی نماز پڑھایا کرو چونکہ مقتدیوں میں بچے بھی ہوتے ہیں بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور حاجتمند بھی ہوتے ہیں تم لوگوں کو فتنہ میں مبتلا مت کرو۔ رواہ ابن منیع

۲۲۸۷۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آدمی کو کسی ضروری کام کی وجہ سے جلدی ہو تو اس کے لیے اتنا کافی ہے کہ رکوع میں یہ دعا پڑھ لیا کرے۔

اللھم لک رکعت ولک سجدت وبک آمنت وعلیک توکلت. رواہ یوسف

یا اللہ میں نے تیرے ہی لیے رکوع کیا تیرے ہی لیے سجدہ کیا اور تجھی پر ایمان لایا اور میں نے تجھی پر بھروسہ کیا۔

۲۲۸۷۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کی نماز لوگوں میں سب سے زیادہ مکمل اور مختصر ہوتی تھی۔ رواہ ابن النجار

۲۲۸۷۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کی نماز تمام لوگوں میں سب سے زیادہ کامل اور مختصر ہوتی تھی۔ رواہ ابن النجار

۲۲۸۷۶..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نماز میں سب سے زیادہ تخفیف کرتے تھے۔ رواہ ابن النجار

۲۲۸۷۷..... حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عزم کیا کہ میں رات کو ضرور رسول کریم ﷺ کی نماز دیکھوں گا چنانچہ میں چوکھٹ یا ستون کا سہارا لے کر انتظار میں بیٹھ گیا رات کو رسول کریم ﷺ اٹھے اور دو مختصری رکعتیں پڑھیں پھر دو لمبی رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں جو پہلے والی دو رکعتوں سے قدرے ہلکی تھیں پھر ان سے ہلکی دو رکعتیں اور پڑھیں پھر ان سے ہلکی دو رکعتیں اور پڑھیں پھر آخر میں وتر پڑھے اور کل ملا کر تیرہ (۱۳) رکعتیں پڑھیں۔ رواہ ابن جریر

۲۲۸۷۸..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فجر کی نماز میں طوال مفصل میں سے پڑھتے تھے لیکن ایک دن آپ ﷺ نے قصار مفصل میں سے قراءت کی آپ ﷺ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ایک بچے کے رونے کی آواز سنی تو میں نے چاہا کہ اس کی ماں جلدی فارغ ہو کر اس کی سنے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی المصارف

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں ابوھارون عبدی ایک راوی ہے جو کہ ضعیف ہے۔

۲۲۸۷۹...... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور قصار مفصل کی مختصر ترین سورتیں پڑھیں۔
رواہ ابن ابی الدنیا

جماعت کی نماز میں اختصار

۲۲۸۸۰...... اسماعیل بن ابوخالد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی آپ رضی اللہ عنہ رکوع اور سجدہ پورے اہتمام سے کرتے تھے اور نماز مختصر پڑھتے تھے اس پر آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول کریم ﷺ کی نماز بھی ایسی ہی ہوا کرتی تھی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ھاں، آپ ﷺ کی نماز بہت مختصر ہوا کرتی تھی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۲۸۸۱...... سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ نماز جو از روئے قیام کے مختصر ہو اجر و ثواب میں عظیم تر ہوتی ہے۔
رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۲۸۸۲...... عبدالرحمٰن بن سابط رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فجر کی پہلی رکعت میں ساٹھ آیتیں پڑھیں پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اتنے میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنی تو آپ ﷺ نے دوسری رکعت میں صرف تین آیتیں پڑھیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۸۳...... عطاء رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کو طائف کا امیر مقرر کیا تو انہیں حکم دیا کہ لوگوں کو مختصر ترین نماز پڑھاؤ چونکہ ان میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں ناتواں بھی ہوتے ہیں اور حاجتمند بھی ہوتے ہیں۔ اور جب تم اکیلے ہو تو جتنی چاہو نماز لمبی پڑھو اور جب موذن تمہارے پاس آئے اور اس کا ارادہ اذان دینے کا ہو تو اسے اذان سے مت روکو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۸۴...... عطاء کی روایت ہے کہ ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں چونکہ مجھے کسی بچے کے رونے کی آواز سنائی دیتی ہے مجھے اندیشہ ہوتا ہے کہ اس کی ماں کہیں آزمائش ہی نہ پڑ جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۸۵...... زہری کی روایت ہے کہ رسول کرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میں کسی بچے کا رونا سنتا ہوں تو نماز مختصر کر لیتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۸۶...... ابوجعفر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اپنے پیچھے بچے کا رونا سنتا ہوں تو نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں تا کہ اس کی ماں آزمائش کا شکار نہ ہو جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۸۷...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی نماز سے خفیف نماز نہیں پڑھی جس میں رکوع وسجدہ پورے اہتمام سے کیا گیا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

مکروہات امام

۲۲۸۸۸...... غالب بن ھذیل کہتے ہیں ایک مرتبہ میں سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ایک مسجد میں گیا اور ہم نے مسجد میں موجود لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی اچانک ہم دیکھتے ہیں کہ ان کا امام نابینا شخص ہے نماز سے فارغ ہو کر لوگ اس (امام) کی ملامت کرنے لگے سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی وجہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نابینے کی امامت اور اذان کو مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۲۸۸۹...... روایت ہے ایک مرتبہ کچھ لوگ ایک آدمی کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: یہ شخص ہماری امامت کرتا ہے حالانکہ ہم اسے ناپسند کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بلاشبہ تو بڑا بے وقوف آدمی ہے کیا تو ان لوگوں کا امام ہے حالانکہ یہ تجھے ناپسند کرتے ہیں۔
رواہ ابو عبید

۲۲۸۹۰...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے امام کو موذن بننے سے منع فرمایا ہے۔
رواہ ابوالشیخ فی الاذان

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللطیفہ ۳۶۔

آداب مقتدی اور اس کے متعلقات

۲۲۸۹۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو آدمی بھی امام سے پہلے رکوع یا سجدہ سے سر اٹھالے وہ اسی کے بقدر سر کو نیچے کرے (یعنی اس نے جتنی دیر سر اٹھایا ہے اتنی دیر سر نیچے کرے)۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۸۹۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تم میں سے کسی آدمی کو گمان ہو جائے کہ امام نے سر اٹھالیا ہے اور اس نے (یہی سمجھ کر) سر اٹھالیا دیکھا تو امام نے ابھی سر نہیں اٹھایا تو وہ واپس لوٹ جائے اور جب امام سر اٹھائے تو یہ آدمی اپنا سر نہ اٹھائے چنانچہ جتنی دیر اس نے پہلے سر اٹھایا تھا اس کی بقدر سر جھکائے رکھے۔ رواہ البیہقی

۲۲۸۹۳..... ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چار چیزوں میں امام اخفاء کرے گا (یعنی آہستہ کہے جہر نہ کرے) وہ یہ ہیں۔ تعوذ بسم اللہ الرحمن الرحیم، آمین اور اللھم ربنا ولک الحمد رواہ ابن جریر

۲۲۸۹۴..... ابوعبدالرحمن نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، سنت میں سے ہے کہ جب امام تم سے لقمہ مانگے تو تم اسے لقمہ دیدو۔ ابو عبدالرحمن سے کسی نے پوچھا: امام کا لقمہ مانگنا کیسے ہوتا ہے؟ جواب دیا کہ جب امام خاموش ہو جائے۔ رواہ ابن منیع و الحاکم فی المستدرک

۲۲۸۹۵..... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کی دائیں طرف کھڑا ہونا پسند کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۸۹۶..... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے بہت پسند تھا کہ میں نبی کریم ﷺ کی دائیں طرف نماز پڑھوں تاکہ جب آپ ﷺ سلام پھیریں تو آپ ﷺ کا چہرہ اقدس میرے سامنے ہو۔ یا کہا: تاکہ آپ ہم سے سلام کی ابتدا کریں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۹۷..... حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ کی روایت ہے کہ ہم غزوہ بطن بواط میں رسول کریم ﷺ کے ہمراہ محو سفر تھے اسی دوران آپ ﷺ نے فرمایا: کون آدمی تیار ہے جو آگے جائے اور ہمارے لیے حوض مٹی سے پاٹ دے، خود بھی پیے اور ہمیں بھی پلائے؟ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میں تیار ہوں۔ ارشاد فرمایا: جابر کے ساتھ دوسرا آدمی کون تیار ہے چنانچہ جبار بن صخر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ ہم حوض پر آئے اور مٹی سے اس کا منڈیر بنادیا ہمارے پاس سب سے پہلے رسول کریم ﷺ رونما ہوئے آپ ﷺ حوض پر آئے وضو کیا اور پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے میں بھی آپ ﷺ کی بائیں طرف نماز پڑھنے کھڑا ہوگیا آپ ﷺ نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر اپنی دائیں طرف کرلیا اتنے میں جبار رضی اللہ عنہ آگئے اور آپ ﷺ نے انہیں اپنی بائیں طرف کھڑا کردیا پھر ہم دونوں آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوگئے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیہ وعبدالرزاق

۲۲۸۹۸..... جبار بن صخر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ ﷺ نے مجھے اپنی بائیں طرف کھڑا کردیا۔

رواہ ابن مندہ وابونعیم وابن النجار

نماز میں امام کو لقمہ دینا

۲۲۷۹۹..... مسور بن یزید کاہلی کہتے ہیں ایک دفعہ میں صبح کی نماز میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ حاضر ہوا آپ ﷺ ایک آیت پر رک گئے جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے ابی تم نے مجھے فتحہ (لقمہ) کیوں نہیں دیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۹۰۰..... مسور بن یزید اسدی کہتے ہیں: ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے نماز پڑھی اور کچھ آیتیں چھوڑ دیں (جب نماز سے فارغ ہوئے تو) ایک آدمی اٹھا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ آپ نے فلاں فلاں آیتیں چھوڑ دی ہیں۔ حکم ہوا: تم نے مجھے (نماز ہی میں) کیوں نہیں یاد کرائیں۔

رواہ عبداللہ بن احمد وابن عساکر

۲۲۹۰۱..... ''مسند ربیعہ بن کعب اسلمی'' کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر تھا نبی کریم ﷺ رات کو اٹھے اور نماز پڑھنے لگے میں بھی اٹھ کر آپ ﷺ کی بائیں طرف جا کھڑا ہوا آپ ﷺ نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر اپنی دائیں طرف کر لیا۔ پھر آپ ﷺ نے تیرا رکعتیں پڑھیں اور ہر رکعت میں سورت ''یا ایہا المزمل'' پڑھنے کے بقدر قیام کیا۔ رواہ عبدالرزاق عن ابن عباس

۲۲۹۰۲..... ''مسند ابن عباس رضی اللہ عنہما'' ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ایک رات میں نے (اپنی خالہ) حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی چنانچہ نبی کریم ﷺ رات کو نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے میں بھی آپ کی دائیں طرف جا کھڑا ہوا آپ ﷺ نے مجھے کنپٹی کے بالوں سے کر اپنی دائیں طرف کر لیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۹۰۳..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے رات کو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں قیام کیا چنانچہ رات کو نبی کریم ﷺ اٹھے اور نماز پڑھنے لگے میں بھی آپ کی بائیں طرف جا کھڑا ہوا آپ ﷺ نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر اپنی دائیں طرف کر لیا پھر آپ ﷺ نے تیرا رکعتیں پڑھیں میں نے اندازہ کیا کہ ہر رکعت میں قیام آپ ﷺ نے سورت ''یا ایہا المزمل'' پڑھ لینے کے بقدر کیا (ابن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: ایک رات میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بسر کی شام ہو جانے کے بعد نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: کیا اس لڑکے نے نماز پڑھی ہے؟ اہل خانہ جواب دیا: جی ہاں آپ ﷺ سو گئے حتیٰ کہ رات کا کچھ حصہ گزر گیا پھر آپ ﷺ اٹھے اور وضو کیا میں بھی اٹھا اور آپ کے بچے ہوئے پانی سے وضو کیا پھر اپنا ازار لپیٹا اور آپ ﷺ کی بائیں طرف (نماز پڑھنے) جا کھڑا ہوا آپ ﷺ نے مجھے کان یا سر سے پکڑ کر گھمایا اور اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا پھر آپ ﷺ نے پانچ یا سات رکعت وتر پڑھے اور ان کے آخر میں سلام پھیرا۔ رواہ ابن جریر

۲۲۹۰۵..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ مجھے والد نے رسول کریم ﷺ کے پاس ایک کام کے لیے بھیجا، میں نے آپ ﷺ کو اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے پایا مجھے آپ ﷺ سے بات کرنے کی جرات نہ ہو سکی چنانچہ آپ ﷺ گھر سے اٹھتے نماز پڑھتے اور مسجد سے گھر واپس آ جاتے چنانچہ (رات کو) آپ ﷺ گھر میں داخل ہوئے پھر وضو کیا اور میں نے بھی وضو کیا پھر آپ ﷺ نماز میں مشغول ہو گئے میں بھی آپ ﷺ کی بائیں طرف جا کھڑا ہوا آپ ﷺ نے مجھے پکڑ کر گھمایا اور اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا ازنماز پڑھی پھر فجر کی دو رکعتیں پڑھیں اور پھر نماز کے لیے مسجد کی طرف تشریف لے گئے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد وابن عساکر

۲۲۹۰۶..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: صفوں کی دائیں طرف کھڑے ہوا کرو اور ستونوں کے درمیان کھڑا ہونے سے بچو اور پہلی صف کو اپنے اوپر لازم کر لو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۰۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے نماز میں اپنی دائیں طرف مجھے کھڑا کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۹۰۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے آپ ﷺ نے مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۹۰۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ گھوڑے سے گر گئے اور آپ ﷺ کے دائیں پہلو پر چوٹ آئی ہم عیادت کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا چنانچہ آپ ﷺ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی جب کہ ہم نے کھڑے ہو کر آپ کے پیچھے نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہمیں بیٹھنے کا ارشاد کیا اور پھر فرمایا: امام اس لیے بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے سو جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو جب سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو جب ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہے تم ''اللهم ربنا ولک الحمد'' کہو اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

رواہ عبدالرزاق، والطبرانی والامام احمد بن حنبل وابن ابی شیبہ والبخاری ومسلم وابو داؤد والترمذی والنسائی و ابن ماجہ وابن حبان

۲۲۹۱۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد عربی کی جان ہے اگر تم نے وہ کچھ دیکھا ہوتا جو میں نے دیکھا ہے تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ ارشاد فرمایا: میں نے جنت اور دوزخ دیکھی ہے۔ نیز رسول کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پر ابھارا اور رکوع وسجدہ میں سبقت کر

جانے سے منع کیا نیز یہ کہ امام سے قبل نماز سے جانے والے مت بنو پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: میں تمہیں سامنے سے بھی دیکھتا ہوں اور پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ رواہ ابن النجار

مکروھات مقتدی

۲۲۹۱۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ گھر سے باہر تشریف لائے دراں حالیکہ لوگ کھڑے کھڑے نماز کی انتظار کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے میں تمہیں سراوپر اٹھائے ہوئے اور سینے باہر نکالے ہوئے کیوں دیکھ رہا ہوں۔ رواہ ابو عبید

مواقع اقتداء

۲۲۹۱۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام اور مقتدی کے درمیان اگر نہر ہو یا رستہ ہو یا دیوار ہو تو اس مقتدی کی اقتداء درست نہیں ہے۔
رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۹۱۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تیمم کرنے والا پانی سے طہارت حاصل کرنے والے کی امامت نہ کرے اور بیڑیوں میں جکڑا ہوا کھلے ہوئے شخص کی بھی امامت نہ کرے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:..... یہ حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے المطیفۃ ۲۸

قرأۃ امام کا بیان

۲۲۹۱۵..... قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی آپ رضی اللہ عنہ نے سورت آل عمران شروع کر دی عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے قریب ہے کہ آپ کے سلام پھیرنے سے قبل سورج طلوع ہو جائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر سورج طلوع ہو بھی گیا تو ہمیں غافل نہیں پائے گا۔ رواہ ابن حبان والطحاوی

۲۲۹۱۶..... عروہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز پڑھی اور اس کی دو رکعتوں میں سورت بقرہ تلاوت کی۔
رواہ الامام مالک وعبدالرزاق والبیہقی

۲۲۹۱۷..... ابوعبداللہ حنابجی کی روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے مغرب کی نماز پڑھی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور قصار مفصل میں سے ایک ایک سورت پڑھی اور تیسری رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد یہ آیت پڑھی "ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنک رحمة انک انت الوهاب" یعنی اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت سے سرفراز کرنے کے بعد ہمارے دلوں میں کجی نہ ڈالنا اور ہمیں اپنی رحمتوں کے خزانوں سے مالا مال کر دے بے شک تو ہی عطا کرنے والا ہے۔ رواہ الامام مالک وعبد الرزاق وابو داود والبیهقی

۲۲۹۱۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز پڑھائی اور اس میں سورت بقرہ تلاوت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قریب تھا کہ سورج طلوع ہو جاتا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: (بالفرض) اگر طلوع بھی ہو جاتا تو ہمیں غافل نہ پاتا۔ رواہ الشافعی وعبد الرزاق والضیاء المقدسی فی المختارہ وابن ابی شیبہ والبیہقی

۲۲۹۱۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عید کے موقع پر نماز میں سورت بقرہ تلاوت

کی حتیٰ کہ ہم نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ وہ طول قیام کی وجہ سے جھکا جارہا ہے۔رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۹۲۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے بندوں میں بغض مت ڈالو وہ اس طرح کہ تم میں سے کوئی امام ہو اور پھر وہ لمبی قراءت کرے حتیٰ کہ لوگوں کے دلوں میں بغض ڈال دے یا یہ کہ تم میں سے کوئی قاضی ہو اور فیصلے کو خواہ مخواہ طوالت دیتا رہے حتیٰ کہ وہ اس کے بغض میں مبتلا ہو جائیں۔رواہ ابن ابی شیبہ والصابونی فی المائتین والبیھقی فی شعب الایمان

۲۲۹۲۱..... زہری عبیداللہ بن ابورافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ظہر وعصر کی پہلی دورکعتوں میں سورت فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت ملا کر پڑھتے تھے جب کہ دوسری دورکعتوں میں قراءت نہیں کرتے تھے زہری کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ظہر عصر کی پہلی دورکعتوں میں سورہ شفاء اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت بھی پڑھتے تھے جب کہ دوسری دورکعتوں میں صرف سورت فاتحہ پڑھتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

دورانِ سفر عشاء کی قراءت کا ذکر

۲۲۹۲۲..... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ سفر کے دوران رسول کریم ﷺ کو عشاء کی نماز میں سورت ''والتین والزیتون'' پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۹۲۳..... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور اس میں چھوٹی چھوٹی دوسورتیں تلاوت کیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: میں نے اس لیے جلدی کی ہے تا کہ بچے کی ماں فارغ ہو کر اپنے بچے کی خبر لے۔رواہ ابن ابی داؤد فی المصاحف وسندہ صحیح

۲۲۹۲۴..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، پہلی دورکعتوں میں سورت فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت پڑھی جائے اور آخری دورکعتوں میں صرف سورت فاتحہ پڑھی جائے چنانچہ ہم کہا کرتے تھے کہ سورت فاتحہ اور اس کے ساتھ مزید کچھ پڑھنے کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

رواہ ابن ابی شیبہ والبیھقی فی کتاب القراۃ فی الصلوۃ

۲۲۹۲۵..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ایک قوم کو مغرب کی نماز پڑھائی ان کے پاس سے ایک انصاری لڑکا گزرا وہ دن بھر اونٹ لیکر کسی کام میں مشغول رہا تھا وہ بھی نماز میں شامل ہو گیا چنانچہ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بہت لمبی کر دی تو نماز کو وہیں چھوڑ کر اونٹ کی طلب میں چل پڑا جب اس واقعہ کی خبر نبی کریم ﷺ کو دی گئی تو آپ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تم لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کرنا چاہتے ہو؟ تم میں سے جو آدمی بھی مغرب کی نماز پڑھائے وہ صرف ''سبح اسم ربک الاعلیٰ'' اور ''والشمس وضحاھا'' پڑھا کرے۔

رواہ ابن ابی شیبہ ومسلم فی صحیحہ

۲۲۹۲۶..... اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کے لوگوں کو نماز پڑھائی اور اس میں سورت بقرہ تلاوت کی اس پر نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم فتنے کا باعث بننا چاہتے ہو کیا تم فتنے کا باعث بننا چاہتے ہو؟ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۹۲۷..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک انصاری نوجوان اپنی اونٹنی کے لئے چارہ لایا اتنے میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز کھڑی کر دی نوجوان نے چارہ وہیں چھوڑا، وضو کیا اور نماز میں حاضر ہو گیا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے سورت بقرہ شروع کر دی نوجوان نے الگ سے اپنی نماز پڑھی، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو وہیں چھوڑ اور اپنی اونٹنی کو چارہ دیے چل پڑا جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ان سے فارغ ہوئے تو نوجوان ان کے پاس آیا اور انہیں برا بھلا کہا۔ پھر بولا بخدا! میں ضرور نبی کریم ﷺ کے پاس جاؤں گا اور تمہاری شکایت کروں گا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نبی کریم ﷺ کے پاس جاؤں گا اور تمہاری شکایت کروں گا۔ چنانچہ صبح کو دونوں نبی کریم ﷺ

کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پہلے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنا موقف بیان کیا پھر نوجوان بولا: ہم مصروف کار لوگ ہیں اور دن بھر کام کاج میں مشغول رہتے ہیں اور پھر اس نے ہمیں لمبی نماز پڑھائی، اور سورت بقرہ شروع کر دی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تم فتنے کا باعث بننا چاہتے ہو؟ جب لوگوں کو امامت کراؤ تو سبح اسم ربک الاعلٰی والليل اذا يغشٰی واقرا باسم ربک والضحٰی ان جیسی دوسری سورتیں پڑھا کرو عبداللہ بن عبیداللہ بن عمر کہتے ہیں پھر نبی کریم ﷺ نے نوجوان کو بلایا اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے دعا کی پھر نوجوان سے کہا: تم دعا مانگو اس نے جواب دیا: مجھے آپ کی بات سمجھ میں نہیں آئی لیکن بخدا! اگر دشمن سے میرا مقابلہ ہو گیا تو میں اللہ تعالیٰ کو ضرور سچ کر دکھاؤں چنانچہ دشمن سے اس کا مقابلہ ہو گیا اور شہادت کی موت پائی اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور اور اسے سچا کر دکھایا۔ رواہ عبدالرزاق وھو صحیح

۲۲۹۲۸..... قطبہ بن مالک ثعلبی ﷺ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور پہلی رکعت میں ''ق والقرآن المجید'' پڑھی حتیٰ کہ پڑھتے پڑھتے آیت ''والنخل باسقات لها طلع نضيد'' پر پہنچ گئے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ ومسلم والترمذی والنسائی و ابن ماجہ

۲۲۹۲۹..... حزم بن ابی بن کعب کی روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے دراں حالیکہ معاذ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کو مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے اور سورت بقرہ شروع کر رکھی تھی حزم رضی اللہ عنہ نے الگ سے اپنی نماز پڑھی اور چلتے بنے۔ صبح کو معاذ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا نبی اللہ! حزم نے رات کو اپنی طرف سے ایک نئی بات گھڑی ہے مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیسے؟ اتنے میں حزم رضی اللہ عنہ آ گئے اور عرض کیا: یا نبی اللہ! میرا گذر معاذ کے پاس سے ہوا انہوں نے ایک لمبی سورت شروع کر رکھی تھی اور میں نے الگ اچھی طرح سے اپنی نماز پڑھ لی اور پھر میں چل پڑا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! فتنے کا باعث مت بنو بلاشبہ تمہارے پیچھے ناتواں بھی ہو سکتا تھا بوڑھا بھی ہو سکتا ہے اور حاجتمند بھی ہو سکتا ہے۔ رواہ الرویانی والبغوی وابونعیم وسعید بن المنصور

کلام:..... امام بغوی کہتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ اس حدیث کی اس کے علاوہ کوئی اور سند بھی ہو۔

۲۲۹۳۰..... معبد بن خالد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ایک رکعت میں سبع طوال (ابتدائی سات لمبی سورتیں) پڑھیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۹۳۱..... ابوالاحوص کی روایت ہے کہ ایک صحابی کا کہنا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ظہر اور عصر کی نمازوں میں نبی کریم ﷺ کی قراءت کو آپ ﷺ کی داڑھی مبارک کے ہلنے سے پہچان جاتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۹۳۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ امام ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور مزید کوئی اور سورت بھی پڑھے اور قراءت سرا (آہستہ سے) کرے اور اس کے پیچھے مقتدی خاموش رہیں اور دل ہی دل میں قراءت کرتے رہیں اور آخری دو رکعتوں میں سورت فاتحہ پڑھتے نیز استغفار اور اللہ کا ذکر بھی کر سکتا ہے۔ عصر کی نماز میں بھی اسے ایسا ہی کرنا چاہے۔ رواہ البخاری ومسلم فی القراۃ

۲۲۹۳۳..... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے اور نماز میں دو سکتے کرتے تھے۔

۱..... نماز کے لیے تکبیر تحریمہ کہتے وقت۔

۲..... اور جب سورت فاتحہ کی قراءت سے فارغ ہوتے۔

ایسا کرنے کی وجہ سے لوگ آپ کو عیب کی نظر سے دیکھتے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ ایسا کرنے پر لوگ مجھے عیب کی نظر سے دیکھتے ہیں: شاید حقیقت حال میں بھول چکا ہوں اور انہیں یاد ہو یا مجھے یاد ہے اور یہ بھول چکے ہیں۔ حضرت

ابی رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا کہ نہیں حقیقت حال آپ کو یاد ہے اور یہ لوگ بھول چکے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:......نماز میں سکتہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تھوڑی دیر کے لیے وقفہ کرلیا جائے۔

۲۲۹۳۴......ازھر بن منقر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی چنانچہ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ الحمد للہ رب العالمین سے قراءت کی ابتداء کرتے ہیں اور نماز کے آخر میں دو مرتبہ سلام پھیرتے ہیں۔ رواہ ابن مندہ وابن قانع وابو نعیم

کلام:......ابن مندہ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کے علاوہ اس کا کوئی اور معروف طریق نہیں ہے ابن قانع کہتے ہیں! اس حدیث کی سند میں علی بن قرین ہے جو اپنی طرف سے حدیثیں گھڑ لیتا تھا۔

۲۲۹۳۵......حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فجر میں ''اذا الشمس کورت'' پڑھ لیتے تھے۔

رواہ الدارقطنی وقال تفردبہ الواقدی عن ابن اخی الزھری

۲۲۹۳۶......اغر بن یسار رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز میں سورت روم تلاوت کی۔

رواہ البزار والطبرانی وابونعیم

۲۲۹۴۶......"مسند بلال بن ابی رباح" اسماعیل بن فضل عیسیٰ بن جعفر، سفیان ثوری اعمش حکم، عبد الرحمن بن ابـــالیـــل کے سلسلہ سند سے بلال رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں امام کے پیچھے قراءت نہ کروں۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ والبیھقی

کلام:......حاکم کہتے ہیں: یہ حدیث باطل ہے اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے حضور اس حدیث سے معافی مانگی ہے۔ تلخیص میں حاکم لکھتے ہیں: یہ حدیث اس قسم حدیث سے ہے کہ جس کا سماع جائز نہیں۔

بیہقی کہتے ہیں: عیسیٰ بن جعفر جو کہ ری کے قاضی ہیں ثقہ اور ثبت راوی حدیث ہیں وہ اس دنس (گندگی) کا بوجھ اپنے ذمہ نہیں لے سکتے۔ لہٰذا عیسیٰ بن جعفر سے اس حدیث کو روایت کرنے والا (یعنی اسماعیل بن فضل) یا تو کذاب (جھوٹا) ہے اور اپنی طرف سے حدیث گھڑ کر عیسیٰ بن جعفر ثقہ راوی کی طرف نسبت کردی ہے یا پھر یہ راوی صدوق ہے اور اس نے ایک حدیث میں دوسری حدیث کو داخل کردیا ہے۔

۲۲۹۴۷......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میرے پیچھے کس نے "سبح اسم ربک الاعلیٰ" پڑھی ہے؟ کسی نے بھی جواب نہ دیا آپ ﷺ نے تین بار پوچھا پھر ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! میں نے پڑھی ہے فرمایا: میں نے تمہیں دیکھا ہے کہ تم قرآن میں مجھ سے جھگڑ رہے ہو۔ لہٰذا تم میں سے جو بھی امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے امام کی قراءت اس کی قراءت کی طرح ہے۔ البیھقی فی کتاب القراۃ

۲۲۹۴۸......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ کے پیچھے قراءت شروع کردی اسے ایک (دوسرے) آدمی نے ایسا کرنے سے منع کیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو دونوں جھگڑ پڑے اور معاملہ رسول کریم ﷺ تک جا پہنچا آپ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو امام کی قراءت اس کی قراءت ہے۔ رواہ البیھقی فی کتاب القراۃ

۲۲۹۴۹......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جس نے نماز پڑھی اور نماز میں سورت فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز ناقص ہے۔ الا یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو (تو اسے سورت فاتحہ پڑھنے کی ضرورت نہیں)۔ رواہ البیھقی فی کتاب القراۃ

کلام:......بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۹۵۰......حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ نماز نہیں ہوتی جس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی گئی ہو الا یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔ رواہ البیھقی فی کتاب القراۃ

کلام:......بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے نیز دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۴۰ والتنزیہ ۱۱۴۲

۲۲۹۵۱......حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ظہر کی نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے "سبح اسم ربک الاعلیٰ" پڑھی ہے؟ قوم میں سے ایک آدمی نے کہا: میں نے پڑھی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تبھی میں سمجھ گیا تھا کہ تم میں سے کوئی اس سورت میں میرے ساتھ خلل ڈال رہا ہے ایک روایت میں ہے: میں نے کہا: مجھ سے منازعت کیوں کی جارہی ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ والطبرانی وابن عدی فی الکامل والدار قطنی والبیھقی فی القراۃ

جب کہ ابن عدی، دارقطنی اور بیہقی نے یہ اضافہ بھی نقل کیا ہے: آپ ﷺ نے امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع فرمایا: نیز ان حضرات نے اس اضافہ کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۹۵۲......قاضی ابوعمر محمد بن حسین بن محمد بن ھیثم ابوحسن عبدالواحد بن حسن (جندیسا پور میں) حسن بن بیان عسکری عبداللہ بن حماد سلیمان بن سلمہ محمد بن اسحاق اندلسی مالک بن انس یحییٰ بن سعید انصاری، سعید بن مسیّب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نواس بن سمعان کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی چنانچہ میری دائیں طرف انصار کا ایک آدمی تھا اس نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے قراءت شروع کردی جب کہ میری بائیں طرف قبیلہ مزینہ کا ایک آدمی تھا وہ کنکریوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو فرمایا:

میرے پیچھے کس نے قراءت کی ہے؟ انصاری بولا: یارسول اللہ! میں نے آپ ﷺ نے فرمایا: ایسامت کرو اور جو آدمی کنکریوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اس سے کہا: یہ تیرا حصہ ہے۔ رواہ البیھقی

کلام:...... بیہقی کہتے ہیں اس حدیث کی مذکورہ سند باطل ہے چونکہ اس میں غیر معروف راوی بھی ہیں چنانچہ محمد بن اسحاق اگر عکاشی ہے تو وہ جھوٹا کذاب ہے اور وہ اپنی طرف سے حدیث گھڑ کر امام اوزاعی اور دیگر ائمہ حدیث کی طرف منسوب کر دیتا تھا۔

۲۲۹۵۳... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے امام کے پیچھے قراءت نہ کی اس کی نماز ناقص ہے۔ رواہ البیھقی فی القراۃ

۲۲۹۵۴...... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے امام کے ساتھ قراءت کی اس کی نماز نہیں ہوتی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۵۵...... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ سے پوچھا گیا: کیا ہر نماز میں قراءت ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں ایک انصاری نے کہا: واجب ہے۔ رسول کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا ہے: دراں حالیکہ میں لوگوں کی بنسبت آپ ﷺ کے زیادہ قریب تھا میں یہی سمجھتا ہوں کہ امام جب قوم کی امامت کر رہا ہو تو وہ ان کے لیے کافی ہے۔ رواہ البیھقی

کلام:...... بیہقی کہتے ہیں: اس حدیث کا اول حصہ محفوظ ہے اور دوسرا حصہ خطا ہے۔

۲۲۹۵۶...... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے پوچھا: یارسول کریم اللہ ﷺ ہر نماز میں قراءت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، ایک آدمی بولا: واجب ہے واجب ہے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نہیں سمجھتا کہ امام جب لوگوں کی امامت کر رہا ہو مگر یہ کہ وہ ان کے لیے کافی ہے۔ رواہ البیھقی فی القراۃ

فائدہ:...... ان دونوں حدیثوں میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے امام کو مقتدیوں کے لیے کافی سمجھا ہے یعنی امام کی قراءت مقتدیوں کی قراءت کے لیے کافی ہے مقتدیوں کو قراءت کی ضرورت نہیں۔

۲۲۹۵۷...... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ آدمی جب امام کے پیچھے قراءت نہ کرے تو یہ اسے کافی ہوگا؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ رواہ البیھقی فی القراۃ

کلام:...... بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۹۵۸...... ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم میرے پیچھے قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: بجز سورت فاتحہ کے کچھ نہ پڑھو۔ رواہ البیھقی فی القراۃ

۲۲۹۵۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے نماز پڑھائی اور پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم امام کے پیچھے کچھ قراءت کرتے ہو؟ چنانچہ بعض لوگوں نے کہا: جی ہاں ہم قراءت کرتے ہیں اور بعض نے کہا: ہم قراءت نہیں کرتے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: (صرف) فاتحۃ الکتاب پڑھا کرو۔ رواہ ابن عدی والبیھقی فی القراۃ

۲۲۹۶۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک مرتبہ نماز پڑھائی اور اس میں جہراً قراءت کی پھر سلام پھیرنے کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ ابھی ابھی قراءت کی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! جی ہاں اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: تب ہی میں کہہ رہا ہوں کہ قرآن میں میرے ساتھ منازعت کیوں کی جا رہی ہے؟ چنانچہ رسول کریم ﷺ سے جب سے لوگوں نے یہ بات سنی اس وقت سے جہری نمازوں میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ قراءت کرنے سے باز آ گئے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۶۱...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں برابر ہے کہ نماز جہری ہو یا سری۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۶۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی امام کے ساتھ فرض نماز پڑھ رہا ہو وہ امام کی قراءت کے درمیان وقفوں میں سورت فاتحہ پڑھ لیا کرے اور جس نے سورت فاتحہ پوری پڑھ لی تو وہ اسے کافی ہے۔ رواہ البیھقی فی القراۃ

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدار قطنی ۲۸۱ والضیعفۃ ۹۹۱

۲۲۹۶۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: امام جس نماز میں جہراً قراءت کررہا ہوتو کسی کی لیے بھی جائز نہیں کہ وہ امام کے ساتھ قراءت کرے۔ رواہ البیھقی فی القراۃ

کلام:...... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے۔

۲۲۹۶۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی اور اس میں جہراً قراءت کردی اس پر آپ ﷺ نے انہیں کہا: اے ابن حذافہ مجھے (قراءت) نہ سناؤ بلکہ اللہ تعالیٰ کو سنا۔ رواہ البیھقی فی القراۃ

فائدہ:...... اللہ تعالیٰ کو سنانے کا مطلب یہ ہے کہ قراءت آہستہ کرو جہراً نہ کرو۔

۲۲۹۶۵...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہروہ نماز جس میں فاتحۃ الکتاب نہ پڑھی جائے وہ نماز نہیں ہوتی الا یہ کہ امام کے پیچھے ہو۔ رواہ البیھقی فی کتاب القراۃ

۲۲۹۶۶...... عیزار بن حریث کی روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا ہے کہ امام کے پیچھے فاتحۃ الکتاب پڑھو۔ رواہ البیھقی فی القراۃ وقال صحیح

۲۲۹۶۷...... ابوعالیہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قراءت کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ہر وہ نماز جس میں تمہارا امام قراءت کرے تم بھی قراءت کرلو خواہ تھوڑی یا زیادہ اور اللہ کی کتاب تھوڑی نہیں ہے۔ رواہ البیھقی فی القراۃ

۲۲۹۶۸...... ابوقلابہ، محمد بن ابوعائشہ کے واسطہ سے ایک صحابی کی حدیث نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: شاید تم قراءت کرتے ہو دراں حالیکہ امام بھی قراءت کررہا ہوتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں ہم قراءت کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ایسامت کروالا یہ کہ تم میں سے کوئی دل ہی دل میں فاتحۃ الکتاب پڑھ لے۔ رواہ البیھقی فی القراۃ

فائدہ:...... بیہقی کہتے ہیں صحابی کا مجہول ہونا حدیث کی پختگی میں باعث ضرر نہیں چونکہ ہر صحابی ثقہ ہوتا ہے۔ اور محمد بن ابی عائشہ کے متعلق امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے کہ وہ بنی امیہ کا آزاد کردہ غلام ہے اور ابوقلابہ اکابر تابعین میں سے ہیں۔

بیہقی کی اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ یہ حدیث بے غبار ہے چونکہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

۲۲۹۶۹...... نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ البیھقی فی کتاب القراۃ

کلام:...... بیہقی نے اس حدیث کو واہی کہا ہے نیز دیکھئے الغماز ۳۲۳

۲۲۹۷۰...... عبداللہ بن دینار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ سے قراءت خلف الامام کے متعلق دریافت کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: امام جو قراءت کرتا ہے (مقتدی کو قراءت کی کیا ضرورت)۔ رواہ البیھقی فی القراۃ

کلام:...... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۹۷۱...... رجاء بن حیوہ نقل کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی پھر فرمایا: جب تم میرے ساتھ نماز میں ہوتے ہو تو کیا میرے ساتھ قرآن پڑھتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ حکم ہوا: بجز ام القرآن (سورت فاتحہ) کے کچھ نہ پڑھو۔ رواہ البیھقی فی القراۃ

۲۲۹۷۲...... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: جب تم میرے ساتھ نماز میں ہوتے ہو تو کیا تم بھی میرے ساتھ قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: بجز ام القرآن کے مت پڑھو۔ رواہ البیھقی فی القراۃ

مقتدی کو قراءت سے ممانعت

کلام:.......یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الوقوف ۸۶

۲۲۹۷۳.....حضرت عبداللہ بن بحسینہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے ابھی ابھی نماز میں قراءت کی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا تب ہی میں کہہ رہا ہوں کہ قرآن مجید میں مجھ سے منازعت کیوں کی جارہی ہے۔اس کے بعد لوگ امام کے پیچھے قراءت کرنے سے باز آگئے۔رواہ البیھقی فی القراۃ

۲۲۹۷۴.....''مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہما''فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے قراءت کرتے تھے تاہم نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ (میرے پیچھے قراءت کرکے) مجھے خلط میں مبتلا کردیتے ہو۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۹۷۵.....زید بن اسلم کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۷۶.....حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں ظہر اور عصر کی نماز میں امام کے پیچھے ہر رکعت میں ام الکتاب (سورت فاتحہ) اور کوئی دیگر سورت پڑھ لیتا ہوں۔رواہ البیھقی فی القراۃ

فائدہ:.....بیہقی کہتے ہیں اس حدیث کی سند دنیا بھر کی اسانید سے صحیح ترین ہے۔بہر حال اس حدیث کی سند سے انکار ہے جہاں قراءت خلف الامام میں وارد احادیث صحیح الاسناد ہیں وہاں عدم قراءت میں بھی صحیح ترین احادیث ہیں۔یہ امام بیہقی کا مزاج ہے کہ جہاں اپنے مسلک کے موافق حدیث آتی ہے تو برملا جذبات میں آجاتے ہیں اور جہاں مخالف حدیث میں معمولی سا نکتہ نظر آتا ہے اسے آنکھ کا شہتیر بنادیتے ہیں جیسے کہ بلال بن ابی رباح کی حدیث ۲۲۹۴۶ میں اس کا مشاہدہ ہوا ہے۔الغرض دونوں طرف مضبوط دلائل بھی موجود ہیں اور کمزور بھی ونقول من فعل فقداحسن ومن لا فھو ایضاً قدا حسن۔

۲۲۹۷۷.....حارث علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کیا میں امام کے پیچھے قراءت کروں یا خاموش رہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ خاموش رہو چونکہ امام کی قراءت تمہیں کافی ہے۔رواہ البیھقی فی القراۃ

کلام:.......یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۱۲۸۔

۲۲۹۷۸.....قتادہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میرے ساتھ نماز میں ہوتے ہو تو کیا تم بھی قراءت پڑھتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ جی ہاں۔حکم ہوا: بجز ام القرآن کے کچھ نہ پڑھو۔رواہ البیھقی فی القراۃ

۲۲۹۷۹.....ابوقلابہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صبح کی نماز پڑھائی پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: کیا تم اپنی نماز میں قراءت کرتے ہو دراں حالیکہ امام بھی قراءت کررہا ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے، آپ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ سوال دہرایا: پھر عرض کیا: جی ہاں، ہم قراءت کرتے ہیں حکم ہوا: ایسا مت کرو ہاں تم میں سے جو پڑھے بھی تو دل ہی دل میں پڑھ لیا کرے۔رواہ البیھقی

۲۲۹۸۰.....''مسند علی رضی اللہ عنہ''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو آدمی امام کے پیچھے قراءت کرتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ اس کے منہ میں پتھر ڈال دیئے جائیں۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۸۱.....''مسند ابی رضی اللہ عنہ''عبداللہ بن ابی ھذیل نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ظہر اور عصر کی نمازوں میں امام کے پیچھے قراءت کرتے تھے۔رواہ عبدالرزاق فی القراۃ

۲۲۹۸۲.....عبداللہ بن ابی ھذیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا میں امام کے پیچھے قراءت کرسکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔رواہ البیھقی فی القراۃ

۲۲۹۸۳...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم اپنی نماز میں امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو دراں حالیکہ امام بھی قراءت کر رہا ہوتا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے آپ ﷺ نے تین بار پوچھا: اس پر کسی ایک نے یا سب نے جواب دیا، ہم قراءت کرتے ہیں حکم ہوا: امام کی پیچھے قراءت مت کرو ہاں جو کرنا بھی چاہے تو دل دل میں فاتحۃ الکتاب پڑھ لیا کرے۔ رواہ البیھقی فی القراۃ

تلقین امام کا بیان

۲۲۹۸۴...... محمد بن سیرین روایت کرتے ہیں کی ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو نماز میں نسیان ہو گیا۔ چنانچہ آپ کے پیچھے ایک آدمی نے آپ رضی اللہ عنہ کو تلقین کرنی شروع کر دی جب وہ سجدہ کرنے یا اوپر اٹھنے کا اشارہ کرتا آپ رضی اللہ عنہ ایسا ہی کر دیتے۔ رواہ ابن سعد

۲۲۹۸۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب امام تم سے لقمہ مانگے تو اسے دے دیا کرو۔ رواہ البیھقی

۲۲۹۸۶...... حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ کہ ہم امام کو لقمہ دے دیا کریں اور یہ کہ ہم آپس میں محبت سے رہیں اور ایک دوسرے کو سلام کیا کریں نیز ہمیں ایک دوسرے پر لعنت کرنے سے منع فرمایا اور یہ کہ ہم ایک دوسرے کو اللہ کے غضب اور دوزخ سے لعنت نہ کریں۔ رواہ ابن عساکر

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۲۱۲۔

۲۲۹۸۷...... حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور نماز میں ایک سورت پڑھی اس میں سے ایک آیت چھوڑ دی جب نماز سے فارغ ہوئے میں نے عرض کیا! یارسول اللہ ﷺ کیا یہ آیت منسوخ ہو چکی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ میں بھول چکا ہوں۔ رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل وابن خزیمہ وابن حبان و الدارقطنی وسعید بن المنصور

۲۲۹۸۸...... حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور قرآن مجید کی ایک سورت کا کچھ حصہ چھوڑ دیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا فلاں فلاں آیتیں منسوخ ہو چکی ہیں؟ فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا! آپ نے تو پھر یہ آیتیں نماز میں نہیں پڑھیں فرمایا: تم نے مجھے تلقین کیوں نہیں کی۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

طبرانی کہتے ہیں زہری سے یہ حدیث صرف سلیمان بن ارقم نے روایت کی ہے۔

۲۲۹۸۹...... حضرت ابی بن کعب اور آل حکم بن ابی العاص کا ایک آدمی روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی آپ ﷺ نے ایک سورت پڑھی اور اس میں سے ایک آیت بھول گئے آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: کیا میں نے کوئی آیت چھوڑ دی ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں کو کیا ہوا انہیں کتاب اللہ پڑھ کر سنائی جاتی ہے اور انہیں معلوم نہیں ہوتا کہ ان کے سامنے کیا پڑھا گیا اور کیا چھوڑ دیا گیا۔ یہی حال بنی اسرائیل کا تھا ان کے دلوں سے خوف خدا نکل چکا تھا ان کے دل غائب ہوتے تھے اور ان کے بدن حاضر رہتے تھے خبردار! اللہ عزوجل کسی کا کوئی عمل اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک کہ وہ دل سے اسی طرح حاضر نہ رہے جیسا کہ بدن سے حاضر رہتا ہے۔ رواہ الدیلمی

صفوں کے سیدھا کرنے کا بیان اور پہلی صف کی فضیلت

۲۲۹۹۰...... ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ھشام روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما مسجد میں داخل ہوئے، امام رکوع میں تھا ان دونوں نے صف تک پہنچے سے پہلے ہی رکوع کر لیا پھر رکوع کی حالت ہی میں صف کے ساتھ آ ملے۔

رواہ سمویہ والبیھقی

۲۲۹۹۱......علقمہ کہتے ہیں: ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے اپنی صفیں سیدھی کرلو بایں طور کہ کاندھے سے کاندھا ملا ہوتا کہ شیطان بکری کے بچے کی طرح تمہارے بیچ میں داخل نہ ہو جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۹۲......ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی مانند صفوں میں کھڑے ہو جاؤ ورنہ تمہارے درمیان بکریوں کے بچوں کی مانند شیاطین کھڑے ہو جائیں گے بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفیں سیدھی رکھنے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۹۳......ابوعثمان نہدی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صفیں سیدھی کرنے کا حکم دیتے تھے اور فرمایا کرتے! اے فلاں! آگے ہو جاؤ اے فلاں! آگے ہو جاؤ، میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا فرما رہے تھے: جو قوم مسلسل پیچھے ہوتی رہتی ہے اللہ تعالیٰ بھی اسے پیچھے کر دیتے ہیں۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۹۴......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صف سیدھی رکھنے والے پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

رواہ الحارث

۲۲۹۹۵......نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صفیں سیدھی رکھنے کا حکم دیتے تھے چنانچہ جب لوگ آپ رضی اللہ عنہ کو بتاتے کہ صفیں سیدھی ہو چکی ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ تکبیر کہہ دیتے۔ رواہ مالک وعبدالرزاق والبیہقی

۲۲۹۹۶......ابوعثمان روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ جب آپ رضی اللہ عنہ نماز کے لیے تشریف لاتے تو کاندھوں اور قدموں کی طرف دیکھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۹۷......ابونضرہ روایت کرتے ہیں کہ جب نماز کھڑی کر دی جاتی تو عمر رضی اللہ عنہ فرماتے استووا یعنی سیدھے کھڑے ہو جاؤ اے فلاں آگے ہو جا اے فلاں آ پیچھے ہو جا اپنی صفوں کو سیدھی کرلو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں فرشتوں کی طرف پر دیکھنا چاہتے ہیں پھر آپ رضی اللہ عنہ یہ آیت تلاوت کرتے" وانا لنحن الصافون انا لنحن المسبحون" یعنی بلاشبہ ہم صف بستہ ہیں اور حق تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔

رواہ عبد ابن حمید وابن جریر وابن ابی حاتم

۲۲۹۹۸......ابوسہل بن مالک اپنے والد مالک سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اتنے میں نماز کھڑی کی گئی اور میں ان سے اپنی تنخواہ کے متعلق بات کر رہا تھا میں ان سے مسلسل باتیں کرتا رہا اور وہ پاؤں سے سنگریزے ہموار کرتے رہے حتیٰ کہ کچھ لوگ آ گئے جنھیں صفیں سیدھی کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ صفیں سیدھی ہو چکی ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صف میں سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور پھر تکبیر کہہ دی۔ رواہ عبدالرزاق والبیہقی

صف سیدھا کرنے کی تاکید

۲۲۹۹۹......حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمایا کرتے تھے صفوں میں سیدھے ہو جاؤ چاہئے کہ تمہارے دل بھی سیدھے رہیں اور آپس میں مل کر کھڑے ہو جاؤ اور ایک دوسرے پر مہربان رہو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

کلام:...... یہ حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف ابی مع ۸۳۶

۲۳۰۰۰......"مسند براء بن عازب رضی اللہ عنہ" کہ نبی کریم ﷺ نماز میں ہمارے سینوں کو یہاں سے لے کر یہاں تک سیدھا کرتے تھے اور فرماتے تھے: اپنی صفوں کو سیدھی کرلو اور مختلف مت ہو کہیں تمہارے دلوں میں اختلاف نہ پڑ جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۰۱......حضرت بلال رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نماز میں ہمارے کاندھوں کو سیدھا کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۰۲......حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے حاضر ہوئے آپ

ﷺ نے ہمیں ارشاد کیا کہ بیٹھ جاؤ چنانچہ ہم بیٹھ گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح صفیں بنانے میں تمہارے لیے کون سی چیز رکاوٹ بن رہی ہے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں فرشتوں نے صفیں بنا رکھی ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فرشتے کیسے صفیں بناتے ہیں فرمایا فرشتے صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح صفیں بناتے ہیں۔ رواہ ابو داؤد ابن ماجه

۲۳۰۰۳۔۔۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم اپنے علاقہ سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے آپ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی اور آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی چنانچہ (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) آپ ﷺ نے ایک آدمی کو صفوں کے پیچھے دیکھا، آپ ﷺ رک گئے اور پھر اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تم دوبارہ نماز پڑھو چونکہ جو آدمی صف کے پیچھے کھڑا ہو جائے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ رواہ ابن ابی شیبه

فائدہ:۔۔۔ صفیں بنانے میں یہ اصول ہے کہ ہر صف درمیان سے شروع کی جائے اور پھر دائیں بائیں سے برابر بڑھتی چلی جائے۔ جب تک پہلی صف مکمل نہ ہو جائے دوسری صف نہ بنائی جائے گو کہ اگلی صف میں صرف ایک ہی آدمی کے کھڑے ہونے کی جگہ کیوں نہ ہو۔ اگر اگلی صف بالکل مکمل ہو جائے کہ اس میں ایک آدمی کی بھی جگہ نہیں رہی تو آنے والے اگر زیادہ ہوں (یعنی دو یا دو سے زیادہ) تو نئی صف بنالیں اگر آنے والا ایک ہی شخص ہے تو دیکھے کہ امام کو رکوع میں جانے کے لئے ابھی وقت لگے گا وہ تھوڑا انتظار کرے تاکہ کوئی اور آ جائے اس کے ساتھ مل کر نئی صف بنالے۔ اگر امام کو رکوع کرنے میں زیادہ وقت نہیں رہا تو وہ اور اگلی صف سے کسی کو پیچھے کھینچ لے اور اس کو ساتھ کھڑا کر کے صف بنالے اور اگر اسے خدشہ ہو کہ اگلی صف میں کھڑا آدمی مسئلہ سے واقف نہیں یا کھینچے سے اسے اذیت پہنچے گی اور ادھر رکعت کے فوت ہو جانے کا خوف ہے تو پھر اکیلا ہی کھڑا ہو جائے۔

حدیث بالا میں آپ ﷺ نے جس صحابی کو از سر نو نماز پڑھنے کا حکم دیا تو یہ صف بندی کے لیے شدت اہتمام کے لیے تھا اس سے آگے والی صف میں ابھی گنجائش تھی یا اس کو تنبیہاً حکم دیا تاکہ بقیہ لوگوں کو بھی عبرت ہو جائے۔

۲۳۰۰۴۔۔۔ "مسند نعمان" رسول کریم ﷺ نماز میں ہمیں (جماعت صحابہ) اس طرح سیدھا کرتے تھے جیسے کہ نیزے سے ہمیں سیدھا کر رہے ہوں۔ ہمارے ساتھ کئی مرتبہ ایسا کرتے۔ حتیٰ کہ جب دیکھتے کہ ہم سمجھ چکے ہیں تو آگے بڑھ جاتے اور اگر کسی آدمی کا سینہ باہر نکلا ہوا دیکھتے تو فرماتے: اے مسلمانو، اللہ کے بندو! اپنی صفوں کو سیدھی کرلو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان مخالفت ڈال دے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۰۵۔۔۔ مسند رفاعہ بن رافع زرقی" کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور اپنی صفوں کو سیدھی کرلو۔ رواہ ابو داؤد والبیهقی عن انس

کلام:۔۔۔ یہ حدیث سنداً ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی مع ۲۳۶

۲۳۰۰۶۔۔۔ وابصہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ نے اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبه وابو داؤد والترمذی

۲۳۰۰۷۔۔۔ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پہلی صف اس بات کی زیادہ حقدار ہے کہ پہلے اسے مکمل کیا جائے بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق عن یحییٰ بن جعدة بلاغا وسندہ صحیح

۲۳۰۰۸۔۔۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے کچھ لوگوں کو مسجد کے پچھلے حصہ میں کھڑے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی قوم مسلسل پیچھے ہوتی رہتی ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ بس اسے پیچھے کر دیتا ہے میرے قریب ہو جاؤ اور میری اقتداء کرو تاکہ بعد میں آنے والے تمہاری اقتداء کریں۔ رواہ ابو عوانه

۲۳۰۰۹۔۔۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نماز میں اہتمام کے ساتھ ہمارے کاندھوں کو سیدھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے مختلف مت ہو جاؤ کہیں تمہارے دلوں میں اختلاف نہ پڑ جائے چاہیے کہ تم میں سے جو لوگ عقل و دانش رکھتے ہوں وہ میرے قریب کھڑے ہوں پھر وہ جو ان کے بعد ہیں پھر وہ جو ان کے بعد ہیں۔ رواہ عبد الرزاق ومسلم وابو داؤد والنسائی وابن ماجه

۲۳۰۱۰۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: صف میں خالی جگہ پر کرنے کے لئے آدمی کے جو قدم اٹھتے ہیں وہ اجر و ثواب میں اس قدر بڑھے ہوئے ہیں کہ کوئی قدم بھی ان کے مقابل کے نہیں ہو سکتے۔

۲۳۰۱۱......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میرے سامنے والے دو دانتوں کا گر جانا مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں اپنے سامنے والی صف میں کوئی خالی جگہ دیکھوں اور اسے پر نہ کروں۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۳۰۱۲......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کی فرشتے صفوں میں آگے بڑھنے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں بالخصوص صف اول پر۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۱۳......حضرت عرباض رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پہلی صف والوں کے لیے تین بار دعائے مغفرت کرتے اور دوسری صف والوں کے لیے صرف ایک بار دعائے مغفرت کرتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ والنسائی

۲۳۰۱۴......ابوجعفر کہتے ہیں کہ مسجد کی دائیں طرف والی صفیں بائیں طرف والی صفوں پر پچیس (۲۵) گناہ زیادہ درجہ رکھتی ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۰۱۵......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صف مقدم کے لیے تین بار استغفار کرتے اور صف ثانی کے لیے صرف ایک بار۔
رواہ عبدالرزاق وابن ماجہ

۲۳۰۱۶......حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دے رکھا تھا کہ وہ پہلی صف میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مل کر رہیں۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد وابن عساکر

۲۳۰۱۷......"مسند انس رضی اللہ عنہ" کہ رسول کریم ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوجاتے تو فرمایا کرتے تھے اہتمام کے ساتھ صف بندی کیا کرو چونکہ میں تمہیں پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... یہ مطلب نہیں کہ آپ ﷺ کی دو آنکھیں گدی میں بھی تھیں چونکہ یہ تو بدصورتی ہے جب کہ آنخضور ﷺ تو اجمل الناس تھے بلکہ مطلب یہ ہے کہ میں اگرچہ تمہیں پیچھے سے نہیں دیکھتا ہوں آنکھوں سے لیکن میں تمہاری کیفیات حرکات وسکنات کا علی وجہ الاتم ادراک کر لیتا ہوں۔ دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو سامنے والی دو آنکھوں سے پیچھے کے حالات وواقعات بھی دکھا دیتے تھے گویا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی آنکھوں میں آگے پیچھے دائیں بائیں ہر طرف کے ادراک کی قوت ودیعت کردی تھی۔ لہٰذا اس میں کوئی اشکال نہیں۔

نماز کا کچھ حصہ پالینے کا بیان

۲۳۰۱۸......ربیعہ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: امام کے ساتھ نماز کا آخری حصہ جو تم پالو اسے اپنی نماز کا اول حصہ تصور کرو۔ رواہ ابن ابی شیبہ والبیہقی

۲۳۰۱۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امام کے ساتھ جتنی نماز تم پالو وہ تمہاری نماز کی کا اول حصہ ہوگا اور جس قدر قراءت گزر چکی ہے اس کی قضاء کرلو۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ والبیہقی

۲۳۰۲۰......مجحن بن ادرع کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے ظہر اور عصر کی نماز اپنے گھر پر پڑھ لی پھر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں آپ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اتنے میں نماز کھڑی کردی گئی نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھ لی جب کہ میں نے نماز نہ پڑھی نماز سے فارغ ہوکر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو مسلمان نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیوں نہیں میں تو مسلمان ہوں فرمایا: پھر کیا وجہ ہے تم نے نماز کیوں نہیں پڑھی؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے گھر پر نماز پڑھ لی ہے اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب نماز کھڑی کردی جائے تو (جماعت کے ساتھ دوبارہ) نماز پڑھ لو گو کہ تم پہلے گھر پر نماز پڑھ چکے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۲۱......"مسند زید بن ثابت" ابوامامہ بن سہل بن حنیف کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو مسجد میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا درحالیکہ امام رکوع میں تھا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ قبلہ رو کھڑے ہوئے (تکبیر کہہ کر) پھر رکوع میں چلے گئے حتیٰ کہ رکوع کی حالت ہی میں صف سے ساتھ جاملے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ: ...... اس مضمون کی ایک حدیث پہلے بھی گزر چکی ہے بہر حال حضرت زید رضی اللہ عنہ کا اپنا اجتہاد تھا اس میں ترتیب یہ ہے کہ صف میں کھڑے ہو کر تکبیر کہنی ہے اور پھر اگر رکوع مل جائے تو فبہا ورنہ سجدہ میں چلا جائے اور اس رکعت کی قضاء کرے مندرجہ ذیل حدیث اسی کی مؤید ہے۔

۲۳۰۲۲ ..... حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ حالت رکوع میں جھکے جھکے جلدی سے صف کی طرف چل رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری حرص میں اضافہ کرے بہر حال دوبارہ ایسا نہیں کرنا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۲۳ ..... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اس آدمی کی طرف التفات کیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری حرص میں اضافہ کرے اور دوبارہ ایسا نہیں کرنا چنانچہ وہ آدمی اپنی جگہ پر جم گیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۲۴ ..... ھبیرہ ابن مریم: حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ ان دونوں حضرات نے فرمایا: جس نے پہلی رکعت (رکوع میں) نہ پائی تو وہ سجدہ سے اس رکعت کو شمار میں نہ لائے۔ یعنی اس کی یہ رکعت فوت ہو چکی۔ رواہ عبدالرزاق

مسبوق کا بیان

۲۳۰۲۵ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت پالی یا اس کی ایک رکعت فوت ہو گئی وہ امام کے ساتھ تشہد نہ پڑھے بلکہ تہلیل کرتا رہے حتیٰ کہ امام (نماز سے فارغ ہو کر) کھڑا ہو جائے۔ رواہ عبدالرزاق عن عمر و بن الشرید

۲۳۰۲۶ ..... بلال رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں جب کوئی آدمی (مسجد میں) داخل ہوتا دراں حالیکہ اس کی نماز میں سے ایک دو رکعتیں فوت ہو چکی ہوتیں تو لوگ اس کی طرف اشارہ کرتے کہ پہلے فوت شدہ نماز پڑھ لو اور پھر جماعت کے ساتھ شریک ہو جاؤ چنانچہ ایک دن حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے لوگوں نے ان کی طرف اشارہ کیا لیکن انہوں نے لوگوں کی اشارے کی طرف مطلق دھیان نہ دیا اور فوراً جماعت کے ساتھ شریک ہوئے جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے معاذ بن جبل نے اچھی سنت جاری کر دی ہے۔ رواہ عبدالرزاق عن عبد الرحمن بن ابی لیلی

۲۳۰۲۷ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (شروع میں) جب لوگوں نے وتر کی ایک رکعت پڑھی ہوتی اور امام دو رکعتیں پڑھ چکا ہوتا تو لوگ کھڑے ہو جاتے اور امام بیٹھا رہتا یا لوگ بیٹھے ہوتے اور امام کھڑا ہو جاتا (یعنی ایسی حالت میں) لوگ امام کی اقتداء نہیں کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یقیناً ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے تمہارے لیے ایک سنت جاری کی ہے تم بھی اسے اپنالو۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی جریج عن عطاء

۲۳۰۲۸ ..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو آدمی نماز میں شریک ہونے کے لیے آ رہا ہو کہ اتنے میں نماز کھڑی کر دی جائے وہ ابھی راستے میں ہو تو اسے جلدی نہیں کرنی چاہیے بلکہ وقار و سکون کے ساتھ چلتا رہے جس قدر نماز پالے امام کے ساتھ پڑھ لے اور جو نماز نہیں پا سکا اسے بعد میں پوری کرے اور جب نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے چہرے کو نہ پونچھے اگر چہرے کو پونچھنا ضروری سمجھے بھی تو صرف ایک بار اور اگر صبر کرے تو اس کے لیے سو اونٹنیوں سے بھی زیادہ بہتر ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۲۹ ..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی آدمی نماز کے لیے آ رہا ہو کہ اتنے میں نماز کھڑی کر دی جائے تو اسے چاہیے کہ وقار و سکون کے ساتھ چلتا رہے چونکہ وہ نماز کے حکم میں ہے (یعنی نماز کے لیے آنا نماز کے حکم میں ہے) سو جس قدر نماز پائے (امام کے ساتھ) پڑھ لے اور جو فوت ہو جائے اسے بعد میں قضاء کرلے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۳۰ ..... عبدالعزیز بن رفیع روایت کرتے ہیں کہ اہل مدینہ کا ایک آدمی جس کا تعلق انصار سے تھا کہتا ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے میرے پاؤں کی چاپ سنی آپ ﷺ سجدہ میں تھے جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میں نے کسی کے قدموں کی چاپ سنی ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ! میں ہوں۔ فرمایا: تم نے کیا کیا کہا کہ میں نے آپ ﷺ کو سجدہ میں پایا لہٰذا میں بھی سجدہ میں چلا گیا ارشاد فرمایا تم بھی اسی طرح کیا

کرو اور اس رکعت کو شمار میں نہ لاؤ جو شخص بھی مجھے رکوع یا قیام یا سجدہ میں پائے اسے چاہیے کہ اسی حالت میں میرے ساتھ شامل ہو جائے۔
رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۰۳۱.....زہری کی روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت اور ابن عمر رضی اللہ عنہم فتویٰ دیا کرتے تھے کہ کوئی آدمی جب مسجد میں آئے اگر لوگ رکوع میں ہوں وہ تکبیر کہہ کر ان کے ساتھ رکوع میں شامل ہو جائے یوں اس نے یہ رکعت پائی۔ اور اگر لوگوں کو سجدہ میں پائے اور اس نے بھی ان کے ساتھ سجدہ کر لیا تو اس رکعت کو شمار میں نہ لائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۳۲..... نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جب کوئی رکعت فوت ہو جاتی تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہو جاتے اور فوت شدہ رکعت قضا کر لیتے اور جب کوئی رکعت فوت نہ ہوتی تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوتے جب تک کہ امام نہ کھڑا ہو جاتا۔
رواہ عبدالرزاق وابن ماجه

۲۳۰۳۳.....حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس نے رکوع پا لیا اس نے نماز (یعنی وہ رکعت پا لی اور جس سے رکوع فوت ہو گیا تو وہ سجدہ (سے نماز کو) شمار میں نہ لائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۳۴.....حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آدمی صف تک پہنچنے سے پہلے ہی رکوع کر لے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔
رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۳۵.....زید بن وہب کہتے ہیں کہ میں اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما مسجد میں داخل ہوئے اور امام رکوع میں تھا ہم فوراً رکوع میں چلے گئے پھر ہم اسی حالت میں چلتے ہوئے صف میں جا ملے امام جب نماز سے فارغ ہوا تو کہا: انشاء اللہ تم نے رکعت پا لی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۳۶.....عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں جب کوئی آدمی (مسجد میں) آتا درآں حالیکہ کچھ نماز فوت ہو چکی ہوتی تو لوگ اس کی طرف اشارہ کرتے وہ فوت شدہ نماز پڑھتا اور پھر امام کے ساتھ نماز میں داخل ہو جاتا، چنانچہ ایک دن حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے اور لوگوں نے ان کی طرف اشارہ کیا انہوں نے لوگوں کے اشارہ کی طرف مطلق توجہ نہ کی اور نماز میں شامل ہو گئے جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے لوگوں نے ان سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: معاذ نے تمہارے لیے ایک سنت جاری کر دی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۳۷.....عطا کہتے ہیں شروع میں لوگوں کا یہ حال تھا کہ جب انہوں نے وتر پڑھے ہوتے جب کہ امام کی دو رکعتیں ہو چکی ہوتیں تو وہ امام کی اقتدا نہیں کرتے تھے بلکہ کھڑے ہو جاتے اور امام بیٹھا ہوتا یا لوگ بیٹھے ہوئے اور امام کھڑا ہوتا حتیٰ کہ ایک دن ابن مسعود رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے تمہارے لیے ایک سنت جاری کی ہے اسے تم بھی اپناؤ۔
رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۳۸.....ایک مرتبہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو سمجھایا کہ آدمی کو چاہیے کہ اہتمام کے ساتھ رکوع کرے بلاشبہ میں نے زبیر رضی اللہ عنہ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

عورت کا مرد کی اقتداء میں نماز پڑھنا

۲۳۰۳۹.....''مسند سہل بن سعد ساعدی'' حضرت سہل بن سعد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے مردوں کو کپڑوں کی تنگدستی کی وجہ سے بچوں کی طرح گردنوں سے ازاروں کو باندھ کر نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، ایک آدمی کہنے لگا! اے عورتوں کی جماعت! تم (سجدہ سے) مردوں سے پہلے سر مت اٹھاؤ۔ رواہ ابن ابی شیبه

۲۳۰۴۰.....''مسند ابن عباس'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے نبی کریم ﷺ کے پہلو میں نماز پڑھی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے پیچھے (ہمارے ساتھ) نماز پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۴۱......قاسم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام ذکوان ان کی امامت کرتا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۴۲... مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں نماز کے لیے ایک جگہ مقرر کی ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو پیغام بھیج کر اپنے ہاں منگوایا چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھائی درانحالیکہ ام سلیم ہمارے پیچھے کھڑی تھیں۔ رواہ الطبرانی

۲۳۰۴۳......حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری دادی ملیکہ نے نبی کریم ﷺ کو کھانے پر مدعو کیا چنانچہ آپ ﷺ نے کھانا تناول کیا اور پھر فرمایا: کھڑے ہو جاؤ تاکہ ہم تمہارے لیے نماز پڑھیں۔ ہمارے ہاں ایک چٹائی تھی جو پرانی ہونے کی وجہ سے سیاہی مائل ہو گئی تھی میں نے اسے پانی سے صاف کیا رسول کریم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے جب کہ میں نے اور یتیم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنالی اور بڑھیا ہمارے پیچھے کھڑی ہوگئی آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی اور پھر ہمارے ہاں سے تشریف لے گئے۔

عورت کی امامت

۲۳۰۴۴ ''مسند خلاد انصاری'' عبدالرحمن بن خلاد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ام ورقہ کو اجازت دی تھی کہ وہ اپنے گھر والوں کی امامت کرائے چنانچہ ان کا ایک موذن بھی تھا۔ رواہ ابونعیم

نماز میں خلیفہ مقرر کرنا

۲۳۰۴۵... محمد بن حارث بن ابوضرور روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ کو نکسیر آ گئی آپ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کا ہاتھ پکڑا اور اسے (امامت کے لئے) آگے بڑھا دیا آپ رضی اللہ عنہ وضو کے لئے چلے گئے واپس آئے لیکن پھر دوبارہ وضو کرنے چلے گئے اب آئے تو بقیہ نماز پڑھی اس دوران آپ نے کلام نہیں کیا۔ رواہ البیہقی فی جزئہ

۲۳۰۴۶... ابورزین روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی اسی اثناء میں آپ رضی اللہ عنہ کو نکسیر آ گئی ایک آدمی کو آگے بڑھایا اور آپ رضی اللہ عنہ مسجد سے باہر نکل گئے۔ رواہ البیہقی

۲۳۰۴۷... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کوئی آدمی بھی کسی دوسرے کی طرف سے نماز نہ پڑھے اگر دوسرے کی طرف سے کوئی عمل کرنا بھی چاہے تو صدقہ کردے یا اس کی طرف سے ہدیہ کردے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۴۸......ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنے کپڑوں میں خون کا اثر دیکھے دراں حالیکہ وہ نماز میں ہو وہ نماز سے لوٹ جائے اور خون کو دھو لے بقیہ نماز کو پڑھی ہوئی نماز پر مکمل کرے جب تک کہ اس نے کلام نہ کیا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۴۹... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آدمی کو جب نماز میں نکسیر آ جائے یا قے ہو جائے یا مذی خارج ہو جائے تو وہ واپس لوٹ جائے اور وضو کرے پھر جائے نماز پر آئے اور بقیہ نماز کو پڑھی نماز پر مکمل کرے بشرطیکہ اس نے (اس دوران) کلام نہ کیا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۵۰... قیس بن سکن اور ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا شیطان نماز میں آدمی کے دل میں طرح طرح کے خیالات پیدا کرتا رہتا ہے تاکہ اس کی نماز توڑ ڈالے چنانچہ شیطان جب نمازی کو ورغلانے سے مایوس ہو جاتا ہے تو اس کے دبر میں پھونک مار جاتا ہے لہٰذا جو شخص بھی اپنے پیٹ میں ایسا محسوس کرے وہ نماز نہ توڑے حتیٰ کہ آواز نہ سن لے یا ہوا خارج ہوتی نہ محسوس کرے۔ رواہ عبدالرزاق

عذر ہائے جماعت

۲۳۰۵۱... عبداللہ بن جعفر عبدالرحمن بن مسور بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سعید بن یربوع

رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر پر تشریف لائے اور ان کی نظر ختم ہوجانے پر ان کی تعزیت کی اور پھر فرمایا: نماز جمعہ اور پنجگانہ نماز کو رسول کریم ﷺ کی مسجد سے مت چھوڑو سعید بولے: میرے پاس کوئی قائد (رہبر) نہیں ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چلو ہم تمہارے پاس کسی قائد کو بھیج دیں گے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے سعید رضی اللہ عنہ کے پاس قیدیوں میں سے ایک غلام بھیج دیا (جو انہیں ہاتھ سے پکڑ کر مسجد میں لایا کرتا تھا)۔

رواہ ابن سعد

۲۳۰۵۲..... نعیم بن نحام ﷺ کہتے ہیں کہ میں نے ایک شدید ٹھنڈی رات میں نبی کریم ﷺ کے موذن کی (اذان کی) آواز سنی، میں نے اپنے اوپر لحاف اوڑھ رکھا تھا میں نے تمنا کی کہ مؤذن اگر یوں کہہ دے کہ صلو افی رحالکم یعنی اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ چنانچہ موذن جب حی علی الفلاح پر پہنچا تو موذن نے کہا: صلو افی رحالکم بعد میں میں نے اس کے متعلق دریافت کیا تو پتہ چلا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کا حکم دیا تھا۔

رواہ عبدالرزق

۲۳۰۵۳..... نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ شدید سردی والی رات میں نبی کریم ﷺ کے موذن نے اذان دی میں لحاف میں گھسا ہوا تھا۔ میں نے تمنا کی کاش اللہ تعالیٰ اگر موذن کی زبان پر ”ولا حرج“ یعنی گھروں میں نماز پڑھ لو اس میں کوئی حرج نہیں ڈال دے۔“ چنانچہ موذن جب اذان سے فارغ ہوا تو کہا: و لا حرج۔

۲۳۰۵۴..... عمرو بن اوس روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ ثقیف کے ایک آدمی نے انہیں بتایا کہ ایک مرتبہ اس نے رسول کریم ﷺ کے موذن کی آواز سنی جب کہ یہ رات کا وقت تھا اور شدید بارش برس رہی تھی۔ آپ ﷺ نے موذن کو حکم دیا کہ یوں کہو حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح صلوا فی رحالکم یعنی اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۵۵..... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے کہ بارش برسنے لگی: آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو چاہے اپنے کجاوے میں نماز پڑھ لے۔ رواہ ابن حبان والبزار

کلام:..... سند کے اعتبار سے یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۷۶۴۔

۲۳۰۵۶..... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رات کو جب شدید آندھی چلتی تو رسول کریم ﷺ مسجد میں تشریف لے آتے جب تک آندھی نہ رک نہ جاتی باہر نہ نکلتے اسی طرح آسمان میں جب کوئی نئی بات رونما ہوتی مثلاً سورج یا چاند کو گرہن لگ جاتا تو آپ ﷺ جائے نماز پر تشریف لے جاتے حتیٰ کہ گرہن ختم ہوجاتا۔ رواہ ابن ابی الدنیا وابن عساکر وسندہ حسن

۲۳۰۵۷..... عبداللہ حارث روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن موسلا دھار بارش برس رہی تھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے موذن کو حکم دیا کہ جب تم حی علی الفلاح پر پہنچو تو کہو”الاصلوا فی الرحال“ یعنی اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے بہتر ہستی (نبی کریم ﷺ) نے ایسا کیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۵۸..... نافع روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رات کو تیز ہوا چل رہی تھی اور سردی بھی شدید تھی ابن عمر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان مقام ضجنان میں تھے چنانچہ جب عشاء کی اذان مکمل ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہما نے اپنے ساتھیوں سے کہا: نماز اپنے اپنے کجاووں میں پڑھ لو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان فرمائی کہ ایک مرتبہ سخت ٹھنڈی رات میں بارش بھی برس رہی تھی یا آندھی چل رہی تھی رسول کریم ﷺ نے اپنے موذن کو اس کا حکم دیا تھا چنانچہ آپ ﷺ کا موذن جب اذان سے فارغ ہوا تو دو مرتبہ کہا: نماز اپنے اپنے کجاوہ میں پڑھ لو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۵۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک سفر میں شدید سردی محسوس کی آپ رضی اللہ عنہما نے موذن کو حکم دیا کہ اعلان کرو کہ نماز اپنے کجاووں میں پڑھ لو چنانچہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس کا حکم دیتے ہوئے دیکھا ہے جب کہ اس طرح کی حالت پیش آجاتی۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۰۶۰..... عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ تیز بارش کے موقع پر فرمایا کرتے تھے کہ ہر آدمی الگ الگ نماز پڑھ لے۔

رواہ ابن عساکر

۲۳۰۶۱... اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر تھوڑی سی بارش برسی۔ حتیٰ کہ ہمارے جوتوں کے تلوے بھی نہ گیلے ہوئے۔ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے چنانچہ آپ ﷺ کے موذن نے اعلان کیا کہ نماز اپنے اپنے کجاووں میں پڑھ لو۔

رواہ عبدالرزاق والطبرانی

۲۳۰۶۲... اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے دوران سفر ایک دن بارش ہوگئی آپ ﷺ نے موذن کو حکم دیا کہ اعلان کرو کہ نماز اپنے اپنے کجاووں میں پڑھ لو۔ رواہ الطبرانی وابونعیم

۲۳۰۶۳... اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں غزوہ حنین میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھا چنانچہ (اس دن) تھوڑی سی بوندا باندی ہوئی آپ ﷺ کے موذن نے اعلان کیا کہ جو آدمی اپنے کجاوہ میں نماز پڑھنا چاہے وہ پڑھ لے۔ رواہ الطبرانی وابونعم

متابعت امام کا حکم منسوخ

مسلمانوں کا پہلے یہ طریقہ تھا اور اس کا نبی کریم ﷺ نے حکم بھی دیا تھا کہ امام اگر کھڑا ہو تو مقتدیوں کو بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھنا چاہئے۔ امام اگر بیٹھا ہو تو مقتدیوں کو بھی بیٹھ کر نماز پڑھنی چاہیے۔ جیسا کہ ترجمۃ الباب کے ذیل میں احادیث آرہی ہیں لیکن آپ ﷺ کا مسئلہ مجوث فیہا میں آخری عمل یہ تھا کہ آپ ﷺ بیٹھے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے کھڑے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے تھے گویا امام بیٹھا تھا اور مقتدی کھڑے تھے لہٰذا اس دوسرے عمل سے پہلا منسوخ ہوگیا اب فتویٰ یہ ہوگا کہ امام بیٹھا ہو یا کھڑا مقتدیوں کو ہر حال میں کھڑا رہنا ہوگا۔ جیسا کہ باب کے ذیل میں آخری حدیث اس کی مؤید ہے۔

۲۳۰۶۴... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ گھوڑے سے نیچے گر گئے اور آپ ﷺ کا جسم اطہر ایک تنے کے ساتھ جا لگا جس کی وجہ سے آپ ﷺ کے پاؤں مبارک میں چوٹ آئی ہم آپ کی عیادت کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنا چاہی چنانچہ ہم آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوگئے ہم دوسری بار پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اس بار بھی) آپ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے ہم بھی آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہوئے اور آپ کے پیچھے کھڑے ہوگئے چنانچہ آپ ﷺ نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ۔ جب نماز سے فارغ ہوئے ارشاد فرمایا: امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے، امام جب کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر امام بیٹھا ہو تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ اور امام اگر بیٹھا ہو تو تم مت کھڑے ہو جایا کرو جیسا کہ اہل فارس اپنے بڑوں کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۰۶۵... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ علیل ہوگئے آپ ﷺ کی عیادت کے لیے آپ کی خدمت میں لوگ حاضر ہوگئے آپ ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوگئے آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھ گئے جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے لہٰذا جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب بیٹھ کر نماز پڑھے تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ رواہ ابن ابی شیبہ الامام احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ وابن حبان

۲۳۰۶۶... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ بیمار پڑ گئے چنانچہ آپ ﷺ کی عیادت کرنے کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اوران کے ساتھ چند اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اتنے میں نماز کا وقت ہوگیا آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی درآں حالیکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے تھے آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف ہاتھ سے بیٹھ جانے کا اشارہ کیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: یہ اہل فارس کا طریقہ ہے چنانچہ ان کے بادشاہ ان پر اپنی برتری ظاہر کرنا

چاہتے ہیں چونکہ ان کے بادشاہ بیٹھے ہوتے ہیں اور انھیں (رعایا عوام) کو اپنے سامنے کھڑا کر دیتے ہیں لہٰذا تم ایسا مت کرو۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: آپ ﷺ نے اشارہ کرنے کے لئے ہاتھ اوپر گردن کی طرف نہیں اٹھایا بلکہ ہاتھ پیچھے کر کے اشارہ کر دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۶۷..... ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ عطاء نے مجھے خبر دی ہے کہ نبی کریم ﷺ علیل تھے، آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں سو آپ ﷺ نے لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھائی جب کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنے اور لوگوں کے درمیان رکھا چنانچہ لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اپنے معاملہ کا پہلے علم ہوتا تو میں اسے یوں نہ چھوڑ دیتا اور تم صرف بیٹھ کر نماز پڑھتے جیسا کہ تمہارا امام تھا سو امام اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھے تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھے تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۶۸..... عروہ حدیث نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھی آپ ﷺ لوگوں کی امامت کر رہے تھے جب کہ لوگ آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے چنانچہ آپ ﷺ اپنا ہاتھ مبارک پیچھے لے گئے اور لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ۔ عروہ کہتے ہیں کہ نماز میں اس طرح اشارہ کرنا نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۶۹..... ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو بیماری کے عالم میں مسجد میں لایا گیا حتیٰ کہ آپ ﷺ مصلی پر بیٹھ گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پہلو میں کھڑے ہو گئے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی اور لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق

متعلقات جماعت

۲۳۰۷۰..... یسار معرور سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! رسول کریم ﷺ نے یہ مسجد بنائی کیا مہاجرین، کیا انصار سب (ہم) آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ لہٰذا جب مسجد میں ہجوم بڑھ جائے تو پیچھے والا اپنے سامنے والے بھائی کی پیٹھ پر سجدہ کر سکتا ہے ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو راستے میں نماز پڑھتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسجد میں نماز پڑھو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط واحمد بن حنبل والشاشی والبیھقی وسعید بن المنصور

۲۳۰۷۱..... عروہ نقل کرتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ گھر سے تشریف لائے درانحالیکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے (آپ ﷺ کو دیکھ کر مسجد میں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے، نبی کریم ﷺ نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ نماز پڑھتے رہو نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے چنانچہ لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے جب کہ نبی کریم ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

فصل..... متعلقات مسجد کے بیان میں

مسجد کی فضیلت

۲۳۰۷۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نماز مسجد کے علاوہ پڑھی گئی سو نمازوں پر فضیلت رکھتی ہے۔ رواہ الحمیدی

۲۳۰۷۳..... معاویہ بن قرہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے کسی شہر کی جامع مسجد میں ایک فرض نماز پڑھی وہ نماز اس کے لیے حج مقبول کی طرح ہوگی۔ اور اگر نفل نماز پڑھی، تو یہ اس کے لیے مقبول عمرہ کی طرح ہوگی۔

رواہ ابن زنجویہ ابن عساکر

۲۳۰۷۴ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجدیں زمین پر اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں چنانچہ میزبان کا حق ہے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔
رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ: ..... لہٰذا آدمی جب نماز کے لیے اللہ تعالیٰ کے گھر میں جاتا ہے تو وہ مہمان کی حیثیت سے جاتا ہے اور حق تعالیٰ خود اس کے میزبان ہوتے ہیں لہٰذا جب بھی آداب وحقوق کی رعایت کر کے میزبان مسجد میں جاتا ہے اللہ رب العزت اسے نظر کرم سے دیکھتے ہیں۔

۲۳۰۷۵ ..... عثمان بن عطاء کہتے ہیں جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شہروں کے شہر فتح کر لیے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو مختلف خطوط لکھے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جو بصرہ کے امیر تھے کو خط لکھ کر حکم دیا کہ ایک جامع مسجد بناؤ اور مختلف قبیلوں کے لیے بھی مسجدیں بنالو سو جب جمعہ کا دن ہو تو سب (قبائل) جمعہ کے لیے جامع مسجد میں جمع ہو جائیں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جو کوفہ کے گورنر تھے کی طرف بھی ایسا ہی خط لکھا حضرت عمرو بن العاص جو مصر کے گورنر تھے کی طرف بھی اسی مضمون میں خط لکھا اور امراء اجناد کی طرف لکھا کہ دیہاتوں کی طرف مت نکل جاؤ بلکہ شہروں میں رہو اور ہر شہر میں صرف ایک ہی مسجد بناؤ اور قبیلے اپنی الگ الگ مسجدیں نہ بنائیں جیسے کہ اہل کوفہ اہل بصرہ اور اہل مصر نے بنا رکھی ہیں راوی کہتے ہیں کہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں ان کا حکم فوراً نافذ کرتے تھے اور اس پر عمل پیرا ہوتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۰۷۶ ..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ مسجدیں بنائیں اور شہر آباد کریں۔
رواہ ابن ابی شیبہ

کلام: ..... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۱۷۴۱۔

۲۳۰۷۷ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے مسجد بنائی گو کہ وہ قطات پرندے کے گڑھے کے بقدر ہی کیوں نہ ہو (یعنی چھوٹی سی ہی کیوں نہ ہو) اللہ تعالیٰ اس کی لیے جنت میں عالی شان گھر بنا دیتے ہیں حضرت عائشہ کہتی ہیں: میں نے عرض کیا! یارسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ کے راستے پر جو مسجدیں آتی ہیں وہ بھی اسی حکم میں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں یہ مسجدیں بھی جو مکہ مکرمہ کے راستے میں آتی ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ وابن عساکر

۲۳۰۷۸ ..... قتادہ کہتے ہیں کہ مسجد نبوی کے ایک طرف خالی جگہ تھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس جگہ کو جو خرید کر مسجد میں توسیع کرے گا اس کے لئے جنت میں بھی ایسا ہی ہوگا چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ جگہ خریدی اور مسجد میں توسیع کر دی۔ رواہ ابن عساکر

حقوق المسجد

۲۳۰۷۹ ..... "مسند صدیق اکبر رضی اللہ عنہ" ابوضمرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور حمد وثناء کے بعد فرمایا: عنقریب تمہارے لیے ملک شام فتح کیا جائے گا اور تم (شام کی) مانوس سرزمین میں قدم رکھو گے (اس میں آباد ہو کر) تم روٹی اور تیل سے پیٹ بھرو گے سرزمین شام میں تمہارے لیے مسجدیں بنائی جائیں گی اس سے بچنا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ان مساجد میں لہو ولعب کے لئے آتا دیکھتے چونکہ یہ مساجد تو اللہ تعالیٰ کی یاد کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ رواہ الامام احمد بن حنبل

۲۳۰۸۰ ..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے نہ سنا ہوتا کہ میں اپنے قبلہ میں اضافہ کروں تو میں اضافہ نہ کرتا۔ رواہ ابویعلی وسمویہ وابن جریر فی تھذیب الآثار

۲۳۰۸۱ ..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر جمعہ میں مسجد کو دھونی دے کر معطر کیا کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۰۸۲ ..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں شور کرنے سے منع کرتے تھے اور فرماتے! ہماری مسجد کے شایان شان نہیں کہ اس میں آوازیں بلند کی جائیں۔ رواہ عبدالرزاق و ابن ابی شیبة

۲۳۰۸۳ ...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب مسجد میں تشریف لاتے تو پکار کر کہتے: تم لوگ شور کرنے سے بچو، ایک روایت میں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ بآواز بلند کہتے مسجد میں فضول باتیں کرنے سے اجتناب کرو۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ والبیہقی

۲۳۰۸۴ ...... سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دن میں مسجد میں سو رہا تھا کہ کسی نے اچانک مجھے کنکری ماری۔ میں دیکھتا ہوں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا کہ جاؤ اور ان دو آدمیوں کو میرے پاس لاؤ چنانچہ میں ان دو آدمیوں کو آپ رضی اللہ عنہ کی پاس لایا آپ رضی اللہ عنہ ان سے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہم طائف کے رہنے والے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم شہر کے رہنے والے نہ ہوتے ہیں تمہیں سزا دیتا کیا تم رسول کریم ﷺ کی مسجد میں آوازیں بلند کر رہے ہو۔ رواہ البخاری والبیہقی

۲۳۰۸۵ ...... سالم بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد کی ایک جانب جھگی بنائی اور اسے بطیحاء کا نام دیا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

جو آدمی باتیں کرنا چاہتا ہو یا یا شعر گوئی کرنا چاہتا ہو یا آواز بلند کرنا چاہتا ہو وہ اس جھگی میں چلا جائے۔ رواہ الامام مالک والبیہقی

۲۳۰۸۶ ...... روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مسجد میں لغوبات کرنے سے گریز کرو۔ رواہ البیہقی

۲۳۰۸۷ ...... سعید بن ابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد میں کسی آدمی کی آواز سنی۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ تم کہاں ہو تمہیں معلوم ہے کہ تم کہاں ہو؟ گویا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی آواز کو مکروہ سمجھا۔

رواہ ابراھیم بن سعد بن تسختہ وابن المبارک

۲۳۰۸۸ ...... طارق بن شہاب کی روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس کسی وجہ سے لایا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے مسجد سے نکال دو اور اس کی پٹائی بھی کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۸۹ ...... روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد میں سنگریزے بچھائے آپ رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا: ان میں تھوک وغیرہ پوشیدہ ہو جاتی ہے اور چلنے کے لیے جگہ بھی نرم ہو جاتی ہے۔ رواہ ابو عبید

مسجد میں دنیوی کام ممنوع ہے

۲۳۰۹۰ ...... علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہا تھا ہم ایک مسجد کے پاس سے گزرے اس میں درزی تھا۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے درزی کو مسجد سے باہر نکال دینے کا حکم دیا میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ (درزی) مسجد میں جھاڑو دیتا ہے فرش پر پانی ڈالتا ہے اور مسجد کے دروازے بھی بند کرتا ہے عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوالحسن میں نے رسول کریم ﷺ کو سنا ہے فرما رہے تھے کہ اپنی مساجد کو کاریگروں (صنعتکاروں) سے بچاؤ۔ رواہ ابن عساکر والخطیب فی تلخیص المتشابہ

کلام: ...... نیز اس حدیث کی سند میں انقطاع بھی ہے اور اس کی سند میں محمد بن مجیب بن محبوب ثقفی کوفی راوی ہے اس کے بارے میں ابوحاتم کہتے ہیں کہ یہ ذاہب الحدیث ہے۔

فائدہ: ...... جہاں تک مسجد کی خدمت کی بات ہے اس میں ہر خاص و عام کو اجازت ہے چونکہ مسجد کی خدمت کار ثواب ہے اور ثواب کا مستحق ہر شخص ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۳۰۹۱ ...... "مسند ثوبان والد عبدالرحمٰن انصاری" یزید بن خصیفہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان عبدالرحمٰن بن ثوبان، ثوبان رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے میں نے رسول کریم ﷺ کو سنا ارشاد فرمایا: جس شخص کو تم مسجد میں شعر گوئی کرتے ہوئے دیکھو تو کہو: اللہ تعالیٰ تیرے منہ کو آسودہ نہ کرے اور جسے مسجد میں خرید و فروخت کرتے ہوئے دیکھو تو کہو: اللہ تعالیٰ تیری تجارت کو نفع بخش نہ بنائے رسول کریم ﷺ نے ہمیں اسی طرح فرمایا ہے۔

رواہ ابن مندہ وابو نعیم

کلام: .... یہ حدیث کچھ اضافہ کے ساتھ بھی مروی ہے لیکن سند کے اعتبار سے ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۲۱۳۱ وضعیف الجامع ۵۵۹۲۔

۲۳۰۹۲..... زید بن ملقط کہتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ہے کہ تھوک سے مسجد پھول جاتی ہے جیسا کہ گوشت کی بوٹی یا چمڑا آگ پر پھول جاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام: .... یہ حدیث ضعیف ہے حتیٰ کہ بعض ناقدین نے اسے موضوع تک کہا ہے۔ دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۳۶ والتنزیہ ۲/۱۰۱

۲۳۰۹۳..... عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد میں زخمیوں کو لانے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۹۴..... "مسند ابی رضی اللہ عنہ" ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو مسجد میں اپنی گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنا آپ رضی اللہ عنہ اس پر سخت غصہ ہوئے وہ آدمی بولا: اے ابومنذر! آپ تو اس طرح طعن و تشنیع نہیں کیا کرتے تھے حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہمیں یہی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

۲۳۰۹۵..... زید بن اسلم روایت نقل کرتے ہیں کہ مسجد نبوی کے پڑوس میں حضرت عباس بن عبدالمطلب کا ایک گھر تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ گھر مجھے بیچ دو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے خرید کر مسجد میں توسیع کرنا چاہتے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو گھر بیچنے سے انکار کردیا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بیچتے نہیں ہو تو مجھے ہبہ کردو۔ لیکن عباس رضی اللہ عنہ نے ھبہ سے بھی انکار کردیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا چلئے آپ اپنے تئیں گھر کو مسجد میں شامل کرکے توسیع کردیجئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس سے بھی انکار کردیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آپ کے لیے یہ تین اختیارات ہیں ان کے سوا آپ کے لیے کوئی چارہ کار نہیں۔ لیکن عباس رضی اللہ عنہ برابر انکار پر مصر رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی آدمی کو ثالت بنادیجئے جو ہمارے درمیان فیصلہ کردے چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا انتخاب کیا چنانچہ یہ دونوں حضرات اپنا قضیہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں جائز نہیں سمجھتا کہ آپ عباس رضی اللہ عنہ کو ان کی رضامندی کے بغیر ان کے گھر سے نکال دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کا یہ فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق ہے یا سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق؟ ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: بلکہ میں نے یہ فیصلہ سنت رسول ﷺ کے مطابق کیا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کیسے؟ ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جب سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس کی تعمیر شروع کی تو جب بھی کوئی دیوار بناتے صبح کو اسے منہدم دیکھتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام پر وحی نازل کی کہ تم کسی آدمی کے حق میں تعمیر نہیں کرسکتے تاوقتیکہ اسے راضی نہ کرلو چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا دعویٰ ترک کردیا اور اس کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنا گھر مسجد کی نذر کردیا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۹۶..... "مسند ابی بن کعب" ابن مسیب روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے گھر کو حاصل کرکے مسجد میں شامل کرلیں لیکن عباس رضی اللہ عنہ نے گھر دینے سے انکار کردیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: البتہ میں اسے ضرور حاصل کرکے رہوں گا لہٰذا آپ میرے اور اپنے درمیان ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ثالث مقرر کردیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس پر رضامندی ظاہر کی اور دونوں حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے اور ان کے سامنے اپنا اپنا مدعا پیش کیا۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ بولے: اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان بن داود پر وحی نازل کی کہ بیت المقدس کی تعمیر کرو جہاں بیت المقدس کی عمارت کھڑی کرنی تھی وہ جگہ ایک آدمی کی ملکیت میں تھی، حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے زمین خریدی اور جب آپ علیہ السلام نے اس کو زمین کی قیمت دی تو وہ آدمی کہنے لگا: جو کچھ آپ نے مجھے دیا ہے وہ بہتر ہے یا جو کچھ آپ نے مجھ سے لیا ہے وہ بہتر ہے؟ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ جواب دیا: جو کچھ میں نے تم سے لیا ہے وہ بہتر اور افضل ہے۔ اس پر وہ آدمی بولا: پھر میں آپ کو زمین کی اجازت نہیں دیتا ہوں۔ چنانچہ سلیمان علیہ السلام نے اس آدمی سے زمین پہلے سے کہیں زیادہ قیمت دے کر خریدنی چاہی لیکن اس آدمی نے پھر دو یا تین مرتبہ ایسا ہی کیا (جیسا اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا) حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس آدمی پر شرط لگادی کہ میں زمین کو تیرے فیصلہ کے مطابق خریدوں گا

لیکن تو یہ نہیں پوچھے گا کہ ان دونوں (قیمت اور مبیع) میں سے افضل اور بہتر کونسی چیز ہے؟ چنانچہ سلیمان علیہ السلام نے اس آدمی سے زمین ان کے فیصلہ کے مطابق خریدی اور اس نے زمین کی قیمت بارہ ہزار (۱۲۰۰) قنطار مقرر کی حضرت سلیمان علیہ السلام نے اتنی زیادہ قیمت کو گراں سمجھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کی طرف وحی نازل کی کہ جو چیز تم اس آدمی کو دینا چاہتے ہو وہ اگر تمہاری ذاتی ملکیت ہے تو تم اس سے بخوبی واقف ہو اور اگر وہ ہمارے عطا کردہ رزق میں سے ہے تو پھر اسے دو حتیٰ کہ وہ رضا مند ہو جائے۔ سلیمان علیہ السلام نے اسے منہ مانگی قیمت دے دی۔

لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ عباس رضی اللہ عنہ اپنے گھر کا استحقاق زیادہ رکھتے ہیں حتیٰ کہ وہ دینے پر رضامند ہو جائیں۔ اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ بولے: جب تم نے میرے حق میں فیصلہ کیا ہے تو میں بھی اس گھر کو مسلمانوں کے لیے صدقہ کرتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۹۷ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ مساجد انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مجالس (تشریف گاہیں) ہیں اور شیطان سے محفوظ رہنے کی جگہیں ہیں۔

مساجد کی طرف چلنے کی فضیلت

۲۳۰۹۸ ... ''مسند ثوبان رضی اللہ عنہ'' معمر ایک آدمی کے واسطہ سے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کے دادا ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمان کا جو قدم بھی مسجد کی طرف اٹھتا ہے تو ہر قدم کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ایک گناہ معاف کر دیتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۹۹ ... حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: وہ آخری کلام جس پر میں رسول کریم ﷺ سے جدا ہوا وہ یہ تھا کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کونسا عمل سب سے بہتر ہے اور اللہ اور اللہ کے رسول کے زیادہ قریب کرنے والا ہے؟ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ صبح شام تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہے۔ رواہ ابن النجار

تحیۃ المسجد

۲۳۱۰۰ ... ابوظبیان روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک مسجد کے پاس سے گزر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں صرف ایک رکعت پڑھی اور آگے چل دیئے کسی نے ایک ہی رکعت پڑھنے کی وجہ دریافت کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو نفلی نماز ہے جو چاہے زیادہ پڑھے جو چاہے کم پڑھے لیکن میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں کہ اس (صرف ایک ہی رکعت کے پڑھنے) کو طریقہ بنالیا جائے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور والبیہقی

۲۳۱۰۱ ... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں مسجد میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: دو رکعتیں پڑھ لو۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۱۰۲ ... حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ آئے اور نبی کریم ﷺ جمعہ کا خطبہ ارشاد فرمارہے تھے۔ آپ ﷺ نے سلیک رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: دو رکعتیں پڑھ لو اور ان میں اختصار ملحوظ رکھو۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۱۰۳ ... ''مسند ابی ذر رضی اللہ عنہ'' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دفعہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: اے ابوذر! کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے۔ میں نے عرض کیا: نہیں۔ حکم ہوا: کھڑے ہو جاؤ اور دو رکعتیں پڑھ لو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۱۰۴..... حسن بصری رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ آئے اور نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے درانحالیکہ سلیک رضی اللہ عنہ نے (تحیۃ المسجد کی) دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ دو رکعتیں پڑھ لو اور ان میں اختصار کو ملحوظ رکھو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۱۰۵..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو آدمی مسجد میں داخل ہوتا کہ نماز پڑھے اور اس نے نفل پڑھے اس کی مثال اس آدمی کی سی ہے جو حج سے پہلے عمرہ کرے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

مسجد میں داخل ہونے کے آداب

۲۳۱۰۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مسجد میں تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: اللھم افتح لی ابواب رحمتک ..... یعنی یا اللہ! میرے لیے رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے نکل رہے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے ..... اللھم افتح لی ابواب فضلک یعنی یا اللہ میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۱۰۷..... حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم نماز پڑھ رہے تھے اسی اثناء میں آپ ﷺ نے اپنے جوتے اتار دیئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی جوتے اتار دیئے جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم لوگوں نے جوتے کیوں اتارے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم نے جو آپ کو جوتے اتارتے دیکھا لہٰذا ہم نے بھی جوتے اتار دیئے آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے تھے انہوں نے مجھے خبر دی کہ میرے جوتوں پر گندگی لگی ہوئی ہے سو تم میں سے جو آدمی بھی مسجد کی طرف آئے وہ اپنے جوتوں کو دیکھ لیا کرے اگر انہیں کوئی گندگی پائے تو انہیں زمین کے ساتھ رگڑے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۱۰۸..... عمرو بن دینار نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جب مسجد میں داخل ہوتے تو کہتے السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین۔ یعنی ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۱۰۹..... حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب مسجد میں تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک

یعنی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ کے رسول ﷺ پر سلام ہو یا اللہ میرے گناہ مجھے بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اور جب مسجد سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک

یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ کے رسول پر سلام ہو یا اللہ میرے گناہ مجھے بخش دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ والضیاء المقدسی فی مختارۃ

۲۳۱۱۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب مسجد میں تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اللھم افتح لی ابواب رحمتک

اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللھم افتح لی ابواب رزقک. رواہ الضیاء المقدسی فی مختارہ

۲۳۱۱۱..... روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک.

یااللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔
اور جب مسجد سے باہر نکلتے یہ دعا پڑھتے تھے:
اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک
یااللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔ الضیاء المقدسی فی مختارہ
۲۳۱۱۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:
اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک
اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:
اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک. رواہ ابن النجار فی تاریخہ

مسجد سے باہر نکلنے کا ادب

۲۳۱۱۳..... مجاہد کہتے ہیں: جب تم مسجد سے باہر نکلو تو یہ دعا پڑھو۔
بسم اللہ توکلت علی اللہ اعوذ با للہ من شر ما خلق
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور میں اللہ پہ بھروسہ کرتا ہوں اور مخلوق کے ہر طرح کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔
رواہ عبدالرزاق فی مصنف

مسجد میں جن امور کا کرنا مباح ہے

۲۳۱۱۴..... خلید ابواسحاق کی روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مسجد میں سونے کے متعلق دریافت کیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تم اگر نماز یا طواف کے لئے مسجد میں سو جاؤ تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ رواہ عبدالرزاق
فائدہ:..... طواف کے لئے سونا مسجد حرام ہی میں ہوسکتا ہے ہاں البتہ پہلی صورت کا وقوع ہر مسجد میں ہوسکتا ہے۔
۲۳۱۱۵..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہم جوان تھے اور مسجد میں رات بسر کرتے تھے۔
رواہ ابن ابی شیبۃ
۲۳۱۱۶..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ اگر ہم باہر کہیں جمع ہوتے تو مسجد میں واپس لوٹ کر تھوڑی دیر کے لئے قیلولہ کر لیتے۔
رواہ ابن ابی شیبہ
۲۳۱۱۷..... اشعث کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا اور وضو کرنے سے پہلے مسجد میں داخل ہوئے اور مسجد سے گزر گئے۔ الضیاء المقدسی فی المختارۃ
۲۳۱۱۸..... زہری روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص مسجد میں کافی دیر سے بیٹھا ہو تو اس پر کوئی حرج نہیں کہ پہلو کے بل (مسجد میں) لیٹ جائے چونکہ مسجد میں تھوڑی دیر کے لیے لیٹ جانا مسجد میں بیٹھے بیٹھے اکتا جانے سے بہتر ہے۔
روہ ابن سعد
۲۳۱۱۹..... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے مسجد میں قیلولہ کرنے کے متعلق دریافت کیا انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو مسجد میں قیلولہ کرتے دیکھا ہے اس وقت وہ خلیفہ بھی تھے۔ رواہ البیھقی وابن عساکر
۲۳۱۲۰..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی جنبی ہوتا تو مسجد کو عبور کرنے کے لئے مسجد سے گزر جاتا تھا۔
رواہ سعید بن المنصور فی سننہ

۲۳۱۲۱..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جنبی مسجد کو عبور کرنے کے لیے مسجد سے گزر جاتا تھا۔ابن ابی شیبة

۲۳۱۲۲..... روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم اپنی مساجد کو مزین کرنے لگو اور نسخہ ہائے قرآن کی (سونا چاندی سے) تزئین کرنے لگو اس وقت تمہیں مرجانا چاہیے۔رواہ ابن ابی داؤد فی المصاحف

۲۳۱۲۳ ابوسلمہ، عبدالرحمن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اہل صفہ کے ایک آدمی کا کہنا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے دعوت دی اور میرے ساتھ اہل صفہ کی ایک جماعت بھی تھی چنانچہ ہم نے رات کا کھانا آپ ﷺ کے ہاں کھایا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو یہیں سو جاؤ اور چاہو تو مسجد میں جا کر سو جاؤ۔ہم نے عرض کیا کہ ہم مسجد میں جائیں گے چنانچہ ہم مسجد میں سویا کرتے تھے۔رواہ عبدالرزاق فی مصنفه

وہ امور جن کا کرنا مسجد میں مکروہ ہے

۲۳۱۲۴ "مسند بنہ جہنی" ابوزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں بنہ جہنی رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے مسجد میں کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ آپس میں ننگی تلوار لے دے رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا جو آدمی بھی ایسا کرے اس پر اللہ کی لعنت ہو، کیا میں نے منع نہیں کیا ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ان لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا: کیا میں نے تمہیں اس امر سے منع نہیں کیا؟ جب کسی کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہو اور وہ دوسرے کو دینا چاہتا ہوں تو پہلے تلوار کو نیام میں ڈالے اور پھر دوسرے کو دے۔

رواہ البغوی وقال لااعلم له غیر والباوردی وابن السکن وابن قانع والطبرانی وابونعیم

۲۳۱۲۵..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم اپنی مساجد کو مزین کرنے لگو اور مصاحف (قرآنی نسخوں) کو زیور سے آراستہ کرنے لگو تو اس وقت تمہیں ہلاک ہو جانا چاہیے۔رواہ ابن ابی الدنیا فی المصاحف

کلام:..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ اثر ضعیف ہے۔دیکھئے الاتقان ۱۰۶ و تذکرۃ الموضوعات ۳۶

۲۳۱۲۶..... "مسند جابر رضی اللہ عنہ" کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے درانحالیکہ ہم مسجد میں لیٹے ہوئے تھے آپ ﷺ نے ہاتھ میں کھجور کی ایک ٹہنی اٹھا رکھی تھی اس سے ہمیں مارا اور فرمایا: کھڑے ہو جاؤ مسجد میں مت سوؤ۔رواہ عبدالرزاق فی مصنفه

کلام:..... اس حدیث کی سند میں حرام بن عثمان انصاری ہے جو بالاتفاق متروک راوی ہے۔

۲۳۱۲۷..... سلیمان بن موسیٰ روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مسجد میں تلوار ننگی کرنے کے متعلق دریافت کیا۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اسے مکروہ سمجھتے تھے چنانچہ جب کوئی آدمی اپنے نیزے کو صدقہ کرنے کے لیے مسجد میں آتا تو نبی کریم ﷺ اسے حکم دیتے کہ نیزے کے پھل کو اچھی طرح سے مٹھی میں پکڑ و اور پھر مسجد سے گزرو۔رواہ عبدالرزاق

۲۳۱۲۸..... اسماء بن حکم فزاری کہتے ہیں: میں نے ایک صحابی رسول اللہ ﷺ سے مسجد میں تھوکنے کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ مسجد میں تھوکنا سخت غلطی ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ تھوک کو دفن کر دیا جائے۔رواہ عبدالرزاق

مسجد میں عورتوں کو نماز کے لئے اجازت

۲۳۱۲۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیوی تھی جو فجر اور عشاء کی باجماعت نماز کے لئے مسجد میں حاضر ہوتی تھیں۔چنانچہ ان سے کسی نے کہا: آپ گھر سے باہر کیوں نکلتی ہیں حالانکہ تمہیں معلوم بھی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (نماز کے لیے) عورتوں کے نکلنے کو مکروہ سمجھتے ہیں اور اسے باعث غیرت سمجھتے ہیں؟ وہ بولیں: پھر عمر رضی اللہ عنہ مجھے براہ راست منع کیوں نہیں کرتے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا چونکہ رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی بندیوں کو اللہ تعالیٰ کی مساجد میں آنے سے نہ روکو۔

رواہ ابن ابی شیبة والبخاری والبیهقی واخرجه مسلم

۲۳۱۳۰..... یحییٰ بن سعید روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مسجد میں جانے کی اجازت لیتی رہتی تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہوجاتے اور کچھ جواب نہ دیتے اہلیہ نے کہا: میں ضرور مسجد میں جاؤں گی الا یہ کہ آپ مجھے منع کردیں۔یعنی کھلےلفظوں میں مجھے مسجد جانے سے منع کردیں۔رواہ مالک رحمۃ اللہ علیہ

۲۳۱۳۱..... ام صبیہ خولہ بنت قیس کہتی ہیں کہ ہم (عورتیں) نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دورخلافت میں نماز پڑھنے مسجد میں جاتی تھیں۔چنانچہ عورتوں کا یہ حال ہوگیا کہ بسااوقات مردوں سے دوستی کرنے لگیں کبھی عشق بازی کی باتیں کرتیں اور بسااوقات ہمارے زیورات ایک دوسرے کے ساتھ اٹک جاتے،چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورتوں کی حالت دیکھ کر فرمایا: میں تمہیں ضرور واپس کروں گا چنانچہ ہم عورتوں کو مسجد سے نکال دیا گیا الا یہ کہ ہم وقت پر نمازوں میں حاضر ہوجاتی تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو ہاتھ میں چھوٹی سی چھڑی لے کر مسجد میں چکر لگاتے لوگوں کو پہچانتے ان کی حاضری لیتے اور ان سے پوچھتے کیا تم نے عشاء کی نماز پالی ہے ورنہ لوگوں کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر مسجد سے نکل جاتے۔رواہ ابن سعد

کلام:...... اس حدیث کی سند میں واقدی ہیں جن کی مرویات کو ضعیف کہا گیا ہے۔

۲۳۱۳۲..... نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ جب کبھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کوئی بیوی نماز کے لئے مسجد کی طرف جاتی اور پہچان لی جاتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا جاتا: آپ اسے (مسجد میں آنے سے) روکتے کیوں نہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جواب دیتے: اگر میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے نہ سنا ہوتا کہ اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مساجد میں آنے سے مت روکو تو میں ضرور اسے منع کرتا۔رواہ ابو الحسن الھکالی

۲۳۱۳۳..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عورتیں رسول کریم ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز کے لیے مسجد میں جایا کرتی تھیں پھر مسجد سے باہر نکلتیں درانحالیکہ وہ اپنی چادروں میں لپٹی ہوتی تھیں۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ

یہ حدیث امام مالک نے بھی موطا میں ذکر کی ہے اور اس میں یہ اضافہ کہ عورتیں تاریکی کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

متعلقات مسجد

۲۳۱۳۴..... جابر بن اسامہ جہنی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں بازار کی طرف گیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نبی کریم ﷺ کے متعلق پوچھا کہ آپ کا کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ نے تمہاری قوم کے لیے مسجد کے خطوط کھینچے ہیں۔میں واپس لوٹا اور اپنی قوم کے لوگوں کو ایک جگہ کھڑے دیکھا میں نے کہا: تم لوگ یہاں کیوں کھڑے ہو انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے پاؤں سے ہمارے لیے مسجد کے خطوط کھینچے ہیں اور قبلہ کی سمت میں ایک لکڑی گاڑی ہے۔رواہ الطبرانی وابونعیم

۲۳۱۳۵..... حضرت حابس بن سعد طائی رضی اللہ عنہ (انھوں نے نبی کریم ﷺ کو پایا ہے) کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سحری کے وقت مسجد میں تشریف لائے اور آپ ﷺ نے لوگوں کو پہلی صف میں نماز پڑھتے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کو اللہ کا خوف دلاؤ سو جس نے بھی ان کو اللہ کا خوف دلایا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی۔فرمایا: کہ بلاشبہ فرشتے سحری کے وقت سے مسجد کی پہلی صف میں نماز پڑھ رہے ہیں۔روہ ابونعیم وابن عساکر

۲۳۱۳۶..... ابو عالیہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے ایک صحابی نے کہا: مجھے اچھی طرح یاد ہے اور تمہیں بتاتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ نے (ایک مرتبہ) مسجد میں وضو کیا ہے۔رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۱۳۷..... معاذ بن عبداللہ بن حبیب ایک آدمی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت اسامہ حنفی کہتے ہیں: ایک مرتبہ صحابہ کی جماعت میں رسول کریم ﷺ سے بازار میں میری ملاقات ہوئی میں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: رسول کریم ﷺ کا کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ صحابہ کرام

رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: آپ ﷺ تمہاری قوم کے لیے مسجد کے خطوط کھینچنا چاہتے ہیں چنانچہ میں واپس اپنی قوم کے پاس آیا اور میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے مسجد کے خطوط کھینچے ہیں اور قبلہ کی طرف ایک لکڑی کھڑی کر دی ہے۔ رواہ الباوردی

فصل......اذان کے بیان میں

اذان کا سبب

۲۳۱۳۸ ''مسند رافع بن خدیج'' جب نبی کریم ﷺ کو آسمانوں کی سیر کرائی گئی (یعنی واقعہ اسراء پیش آیا) تو آپ ﷺ کو بذریعہ وحی اذان کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ جبریل امین نے آپ ﷺ کو اذان کے کلمات سکھائے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی عمر

۲۳۱۳۹ حضرت عبداللہ بن زید انصاری کہتے ہیں مجھے خواب میں اذان سکھائی گئی صبح ہوتے ہی میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو خبر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کلمات بلال کو بتاؤ چنانچہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان بتائی انہوں نے اذان دی پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اقامت کہو۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۱۴۰......حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں سو رہا تھا، اچانک میں نے (خواب میں) ایک آدمی کو دیکھا اس کے پاس دو لکڑیاں تھیں، میں نے اس سے کہا نبی کریم ﷺ ان دو لکڑیوں کو خریدنا چاہتے ہیں انہیں ناقوس کے طور پر استعمال کریں گے اور نماز کے لے بلائیں گے لکڑیوں والے نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا: کیا میں تجھے ان لکڑیوں سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ چنانچہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے جب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا لیکن عبداللہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ سنایا۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ کھڑے ہو جاؤ اور اذان دو عرض کیا: یا رسول اللہ! میری آواز اونچی نہیں ہے۔ حکم ہوا کہ یہ کلمات بلال رضی اللہ عنہ کو سکھا دو چنانچہ عبداللہ نے اذان کے کلمات بلال رضی اللہ عنہ کو سکھائے اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۱۴۱ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ ہی کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے (نماز کے اعلان کے لیے) نرسنگھا کا ارادہ کیا اور پھر ناقوس بجانے کا حکم دیا: چنانچہ ناقوس بنایا گیا اسی دوران میں نے خواب دیکھا کہ ایک آدمی ہے اور اس پر دو سبز رنگ کے کپڑے ہیں اس نے ہاتھ میں ناقوس اٹھایا ہوا ہے میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! کیا یہ ناقوس تو بیچتا ہے؟ اس نے کہا تم اسے کیا کرو گے؟ میں نے کہا: اس کے ذریعے ہم نماز کے لیے اعلان کریں گے۔ کہا: کیا میں اس سے بہتر چیز تمہیں نہ بتا دوں؟ میں نے کہا: ضرور بتاؤ وہ آدمی بولا: تم یہ کلمات کہو۔

الله اكبر الله اكبر، اشهدان الا اله الا الله اشهدان لااله الاالله اشهد ان محمد رسول الله اشهد ان محمد رسول الله، حي على الصلاة، حي على الصلاة حي على الفلاح حي على الفلاح الله اكبر الله اكبر لااله الا الله

پھر وہ آدمی پر سکون چل پڑا اور جاتے جاتے پھر بولا: تم یہ کلمات بھی کہو۔

الله اكبر الله اكبر، اشهدان لااله الاالله اشهدان لا اله الا الله اشهدان محمد رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله حي على الصلوة حي على الصلوة حي على الفلاح حي على الفلاح قد قامت الصلوٰة قد قامت الصلوٰة، الله اكبر الله اكبر لااله الا الله.

میں بیدار ہوتے ہی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ آپ ﷺ کو کہہ سنایا آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے فرمایا: تمہارے بھائی نے خواب دیکھا ہے (پھر مجھے حکم دیا کہ) تم بلال کے ساتھ مسجد میں جاؤ اور اسے یہ کلمات بتاتے رہو تاکہ ان کلمات کے ساتھ وہ صدا بلند کرے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنا تو وہ بھی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور

کہا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے! میں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا ہے۔ رواہ ابوالشیخ فی الاذان

۲۳۱۴۲۔۔۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اذان کا ارادہ کیا حتیٰ کہ آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم دینا چاہا کہ ٹیلوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو نماز کی طرف اشارہ کریں۔ یہاں تک کہ میں نے خواب دیکھا کہ ایک آدمی ہے اس پر سبز رنگ کے دو کپڑے ہیں اور مسجد کی حدود میں کھڑا یہ کلمات کہہ رہا ہے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر چار مرتبہ اشھدان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ اشھدان محمد ارسول اللہ دو مرتبہ حی علی الصلوٰۃ دو مرتبہ حی علی الفلاح دو مرتبہ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ۔ وہ آدمی پھر کھڑا ہوا اور پھر یہی کلمات دہرائے اور ان کے آخر میں یہ کلمات کہے قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوٰۃ چنانچہ صبح ہوتے ہی میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ کہہ سنایا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کلمات بلال سے بیان کرو۔ میں نے ایسا ہی کیا کیا دیکھتے ہیں کہ لوگ دوڑتے ہوئے آرہے ہیں اور انہیں معلوم نہیں کہ یہ کیا معمہ ہے حتیٰ کہ بلال اذان سے فارغ ہو گئے اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: اگر عبداللہ بن زید مجھ پر سبقت نہ لے جاتا تو میں آپ کو اس کی خبر دیتا کہ میں نے بھی اسی جیسا خواب دیکھا ہے۔ رواہ ابوالشیخ

اذان کی مشرعیت سے قبل نماز کے لئے بلانے کا طریقہ

۲۳۱۴۳۔۔۔۔۔ ''ایضاً'' رسول کریم ﷺ نے چاہا کہ کسی طرح سے نماز کا اعلان کیا جائے چنانچہ جب نماز کا وقت ہوجاتا تو کوئی آدمی کسی ٹیلے پر چڑھ جاتا اور ہاتھ سے اشارہ کرتا جو دیکھ لیتا نماز کے لیے حاضر ہوجاتا اور جو نہ دیکھتا اسے نماز کا علم ہی نہ ہوتا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے نماز کے لئے اعلان کی شدت سے ضرورت محسوس کی حتیٰ کہ بعض لوگوں نے کہا! یارسول اللہ اگر آپ ناقوس بجانے کا حکم دے دیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ نصرانیوں کا فعل ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اگر آپ نرسنگھے کا حکم دیں تا کہ اس میں پھونک مار کر نماز کا اعلان کیا جائے۔ فرمایا: یہ یہودیوں کی نقل ہے چنانچہ میں اپنے گھر واپس لوٹ آیا اور آپ ﷺ کے درد کو شدت سے محسوس کر رہا تھا اور سخت غمزدہ تھا حتیٰ کہ رات جاگتے جاگتے گزاری اور فجر سے تھوڑی دیر قبل میری آنکھ لگ گئی۔ میں (خواب میں) دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی ہے اس پر دو سبز رنگ کے کپڑے ہیں درانحالیکہ میں نیند و بیداری کی درمیانی حالت میں ہوں چنانچہ وہ آدمی مسجد کی چھت پر کھڑا ہوا اس نے اپنی انگلیاں کانوں میں ٹھونس لیں اور پھر صدا بلند کی۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۱۴۴۔۔۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلی اذان حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دی ہے اور سب سے پہلی اقامت حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہی ہے چنانچہ جب بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور اقامت کہنے لگے تو عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بول پڑے: میں ہی تو وہ ہوں جس نے خواب دیکھا ہے بلال نے اذان دی ہے اور اب اقامت بھی کہنا چاہتے ہیں۔ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: چلو تم ہی اقامت کہہ دو۔ رواہ ابوالشیخ فی الاذان

۲۳۱۴۵۔۔۔۔۔ ابو عمیر بن انس کہتے ہیں کہ مجھے میری ایک انصاریہ پھوپھی نے خبر دی ہے کہ نبی کریم ﷺ غمزدہ ہوگئے کہ لوگوں کو نماز کے لیے کیسے جمع کیا جائے۔ چنانچہ کسی نے یہ رائے دی کہ نماز کا وقت ہوجانے پر آپ ایک جھنڈا لہرائیں لوگ اسے دیکھ کر ایک دوسرے کو بتادیں گے اور نماز کے لیے حاضر ہوجائیں گے مگر رسول کریم ﷺ کو یہ طریقہ اچھا نہ لگا۔ کسی نے نرسنگھا بجانے کی رائے دی لیکن آپ ﷺ کو یہ طریقہ بھی اچھا نہ لگا اور فرمایا: یہ یہودیوں کا طریقہ ہے۔ پھر آپ ﷺ سے ناقوس کا تذکرہ کیا گیا لیکن آپ ﷺ کے من کو یہ بھی نہ بھایا اور فرمایا: یہ نصاریٰ کا طریقہ ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے غم میں غمزدہ ہو کر گھر چل پڑے اور انہیں خواب میں اذان دکھائی گئی اور صبح ہوتے ہی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: یارسول اللہ! میں نیند اور بیداری کی درمیانی حالت میں تھا کہ اچانک ایک آنے والا آیا اور مجھے اذان سمجھا تا گیا حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیس (۲۰) دن پہلے خواب میں اذان دیکھ لی تھی لیکن اسے چھپائے رکھا اور پھر نبی کریم ﷺ کو خبر کی آپ ﷺ نے فرمایا: آپ نے مجھے پہلے خبر کیوں نہیں کی؟ عرض کیا! چونکہ عبداللہ بن زید مجھ پر سبقت لے گئے اور پھر مجھے حیاء آنے لگی رسول کریم

ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ کھڑے ہو جاؤ اور عبداللہ بن زید تمہیں حکم کرتا ہے وہ بجالاتے رہو چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی ابو عمر کہتے ہیں: انصار کا گمان ہے کہ اس دن اگر عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیمار نہ ہوتے تو رسول کریم ﷺ انہیں موذن مقرر فرماتے۔

رواہ سعید بن المنصور

عبداللہ بن زید کا خواب

۲۳۱۴۶ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حدیث سنائی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک آدمی دیوار کے ایک کونے پر کھڑا ہے اور اس پر دو سبز رنگ کی چادریں ہیں چنانچہ اس نے اذان دی اور اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ کہا پھر اقامت کہی اور اس کے کلمات بھی دو دو مرتبہ کہے اور پھر تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گیا بلال رضی اللہ عنہ نے خواب سنا تو اذان دینے کے لئے کھڑے ہو گئے اور کلمات دو دو مرتبہ کہے اور اقامت کہی اس کے کلمات بھی دو دو مرتبہ کہے اور پھر تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گئے۔ ابن ابی شیبہ و ابو الشیخ فی الاذان

۲۳۱۴۷ ابن ابی یعلی روایت نقل کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارے ساتھیوں نے حدیث سنائی ہے کہ ایک انصاری رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! رات کو جب میں گھر واپس لوٹا تو میں بھی آپ کے غم میں غمزدہ تھا میں نے خواب دیکھا کہ ایک آدمی مسجد پر کھڑا ہے اور اس پر سبز رنگ کے دو کپڑے ہیں چنانچہ اس نے اذان دی اور پھر تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گیا پھر کھڑا ہوا اور پہلے کی طرح کلمات دہرائے صرف اس کلمہ کا اس نے اضافہ کیا قد قامت الصلوٰۃ اگر تم لوگ میرا مذاق نہ اڑاؤ تو میں کہہ سکتا ہوں کہ میں نیند اور بیداری کی درمیانی حالت میں تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں خیر ہی خیر دکھائی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی اسی جیسا خواب دیکھا ہے الا یہ کہ انصاری مجھ پر سبقت لے گیا پھر مجھے حیاء آنے لگی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بلال کو حکم دو تا کہ اذان دے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۱۴۸۔۔۔۔۔۔''مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما'' مسلمان جب ہجرت کر کے مدینہ آئے تو اکٹھے ہو جاتے اور نماز کا انتظار کرتے رہے اور کوئی بھی نماز کے لئے صدا بلند نہیں کرتا تھا۔ چنانچہ ایک دن سب نے اس مسئلہ پر گفت و شنید کی بعض نے کہا نصرانیوں کی طرح ناقوس بجانا چاہئے بعض نے کہا یہودیوں کی طرح نرسنگھا بجانا چاہئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم کسی آدمی کو نہیں بھیجتے جو نماز کے لیے صدا بلند کرے اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے بلال کھڑے ہو جاؤ اور نماز کے لئے اذان دو۔ رواہ عبد الرزاق و ابو الشیخ

۲۳۱۴۹۔۔۔۔۔۔زہری سالم کے واسطہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں سے مشورہ لیا کہ نماز کے لیے کیسے جمع ہوا جائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نرسنگھے کا مشورہ دیا لیکن آپ ﷺ نے اسے یہودیوں کی وجہ سے مکروہ سمجھا پھر ناقوس کا ذکر کیا گیا آپ ﷺ نے اسے بھی نصرانیوں کی وجہ سے مکروہ سمجھا چنانچہ اسی رات ایک انصاری کو خواب میں اذان دکھائی گئی اس (انصاری) کو عبداللہ بن زید کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اسی طرح کا خواب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی دیکھا لیکن انصاری صبح ہوتے ہی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور رسول کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم دیا۔

زہری کہتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز میں الصلوٰۃ خیر من النوم کا اضافہ کیا اور رسول کریم ﷺ نے اس کی تقریر (توثیق) فرمائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہر حال میں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا تھا لیکن انصاری مجھ پر سبقت لے گیا۔

رواہ ابو الشیخ فی الاذان وسندہ علی شرط مسلم

۲۳۱۵۰۔۔۔۔۔۔عبداللہ بن نافع اپنے والد کے واسطہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے شروع میں جب اذان دی تو یوں کہتے تھے اشھدان لا الہ الا اللہ حی علی الصلوٰۃ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اشھدان لا الہ الا اللہ کے بعد

اشھدان محمدا رسول اللہ کہونبی کریم ﷺ نے بھی ان کی تائید کی اور فرمایا: اے بلال عمر تمہیں جیسے حکم دیتے ہیں ایسے ہی کہو۔ رواہ ابو الشیخ
کلام:...... عبداللہ بن نافع ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۸۶۔

۲۳۱۵۱..... امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز کے اعلان کے بارے میں شدید غمزدہ ہوئے چونکہ ان دنوں نماز کے لیے ناقوس کا مشورہ دیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے نصاریٰ اپناتے ہیں پھر آپ ﷺ نے چاہا کہ کچھ لوگوں کو بھیجیں جو راستوں میں نماز کا اعلان کریں لیکن فرمایا کہ مجھے پسند نہیں کہ کچھ لوگ دوسروں کی نماز کے لئے اپنی نماز سے غافل رہیں چنانچہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے غم کو لیے ہوئے گھر واپس لوٹے رات کو سوئے خواب دیکھا کہ ایک آدمی آیا اور بولا:

رسول کریم ﷺ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ کسی آدمی کو حکم دیں جو نماز کے وقت اذان دے اور اذان میں یہ کلمات کہے:

اللہ اکبر اللہ اکبر اشھدان لاالہ الااللہ

اس کلمہ شہادت کو پھر دھرائے:

اشھد ان محمد رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ، حی علی الصلوٰۃ حی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ

پھر (مؤذن) توقف کرے حتیٰ کہ سویا ہوا آدمی بیدار ہو جائے اور وضو کرنے والا وضو کر لے پھر اذان کے یہی کلمات کہے اور جب حی علی الفلاح حی علی الفلاح پر پہنچے تو کہے قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی اسی جیسا خواب دیکھا لیکن عبداللہ بن زید مجھ پر سبقت لے گئے رسول کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ عبداللہ بن زید تمہیں جو کچھ کہے وہی کرو۔ رواہ الضیاء المقدسی

۲۳۱۵۲..... عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ غمگین ہوئے کہ لوگوں کو نماز کے لئے کیسے جمع کیا جائے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے چاہا ہے کہ میں کچھ لوگوں کو بھیجوں جو مدینے کے ٹیلوں پر کھڑے ہو کر ہر قریب والے کو نماز کا بتائیں لیکن مجھے یہ طریقہ اچھا نہ لگا، لوگوں نے ناقوس کا مشورہ دیا لیکن آپ ﷺ کو وہ بھی پسند نہ آیا چنانچہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کے غم میں غمگین گھر واپس لوٹے انہوں نے رات کو خواب میں اذان دیکھی صبح ہوتے ہی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے خواب میں ایک آدمی کو مسجد کی چھت پر کھڑا دیکھا اس پر سبز رنگ کے دو کپڑے تھے اس نے صدائے اذان بلند کی اور اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہے پھر تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گیا اور پھر اذان کی طرح کلمات کہے اور جب حی علی الفلاح حی علی الفلاح پر پہنچا تو اس نے یہ کلمات کہے قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الااللہ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور کہا: یا رسول اللہ! رات کو میرے پاس بھی (خواب میں) اسی طرح ایک آدمی آیا ہے جس طرح کہ اس کے پاس آیا ہے حکم ہوا: پھر تم نے ہمیں خبر کیوں نہیں کی؟ عرض کیا: چونکہ عبداللہ بن زید مجھ پر سبقت لے گیا اور مجھے حیاء آ گئی نماز کے لیے اعلان کا یہی طریقہ مسلمانوں کو اچھا لگا اور اس کے بعد یہی طریقہ مقرر رہا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انہوں نے اذان دی۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۳۱۵۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں کوئی ایک آدمی راستے میں نکلتا اور الصلوٰۃ الصلوٰۃ کہہ کر نماز کے لئے بلاتا لیکن یہ طریقہ لوگوں پر کافی گراں گزرتا، اس لیے بعض لوگوں نے ناقوس بجانے کا مشورہ دیا لیکن رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ناقوس بجانا نصرانیوں کا طریقہ کار ہے بعض نے نرسنگھا بجانے کا مشورہ دیا آپ ﷺ نے فرمایا: نرسنگھا یہودیوں کا ہے۔ بعض نے کہا نماز کے لئے ہم آگ روشن کر کے بلند کر دیا کریں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: آگ جلانا مجوسیوں کا شعار ہے چنانچہ آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ کہو اور اقامت کے کلمات کو ایک ایک مرتبہ کہو۔ رواہ ابو الشیخ فی الاذان

اذان کی حقیقت اور اس کی کیفیت

۲۳۱۵۴..... نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے تھے اور اذان یوں دیتے تھے اللہ اکبر اللہ اکبر، اشھدان لاالہ الا اللہ اشھدان لاالہ :لا اللہ پھر قبلہ رو سے دائیں طرف رخ موڑ کر کہتے اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ پھر قبلہ کی مخالف سمت مڑ جاتے اور کہتے حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ پھر بائیں طرف مڑ جاتے اور کہتے حی علی الفلاح حی علی الفلاح پھر قبلہ رو ہو کر کہتے اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الا اللہ۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں اقامت بھی کہتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک ایک (منفرد) مرتبہ کہتے تھے جو کہ یہ ہے اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لاالہ الا اللہ اشھدان محمد رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح قدقامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الا اللہ۔

رواہ الطبرانی

اذان کی فضیلت اور اس کے احکام وآداب

۲۳۱۵۵..... ثوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے کسی شیخ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا موذنین کا گوشت پوست جہنم کی آگ پر حرام ہے ثوری کہتے ہیں: میں نے سنا ہے کہ اہل آسمان اہل زمین کی صرف اذان ہی سنتے ہیں۔ رواہ عبد الرزاق

۲۳۱۵۶..... بیت المقدس کے موذن ابوزبیر کہتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور حکم دیا کہ اذان آہستہ آہستہ دیا کرو اور اقامت جلدی جلدی کہا کرو۔ رواہ الدارقطنی والبیھقی

کلام:..... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۳۵ والجامع المصنف ۲۰۲۔

۲۳۱۵۷..... ابو معشر کہتے ہیں کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے اگر میں موذن ہوتا تو مجھے کچھ پرواہ نہ ہوتی کہ میں حج کروں یا نہ کروں عمرہ کروں یا نہ کروں سوائے حج اسلام کے (چونکہ وہ فرض ہے) نیز فرشتوں کے نازل ہونے کا غلبہ جو اذان کے وقت ہوتا ہے وہ کہیں نہیں ہوتا۔ رواہ ابن زنجویہ

۲۳۱۵۸..... مطر، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں قیامت کے دن موذنین کا حصہ مجاہدین کے حصہ کے برابر ہوگا اور موذنین کی اذان واقامت میں مثال ایسی ہے جیسے کوئی مجاہد اللہ کی راہ میں خون میں لت پت ہو۔ حسن کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: اگر میں موذن ہوتا تو مجھے حج عمرہ اور جہاد کرنے کی کچھ پرواہ نہ ہوتی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: اگر میں موذن ہوتا تو میرا معاملہ مکمل ہو چکا ہوتا پھر مجھے راتوں کے قیام اور دن کے روزوں کی کچھ پرواہ نہ ہوتی چونکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ یا اللہ موذنین کی بخشش کردے یا اللہ، موذنین کی بخشش کردے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں چھوڑ دیا ہم تو اذان کے لیے تلواروں سے جھگڑیں گے ارشاد ہوا! اے عمر! ہرگز ایسا نہیں ہوگا عنقریب ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اذان کی ذمہ داری معاشرہ کے ضعیف (نچلے درجہ کے) لوگوں کے سپرد ہوگی حالانکہ موذنین کے گوشت پوست کو اللہ تعالیٰ نے آگ پر حرام کر دیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ موذنین کی شان میں یہ آیت ہے۔

ومن احسن قولاً ممن دعا الی اللہ و عمل صالحاً وقال اننی من المسلمین

اس آدمی سے زیادہ اچھی بات کس کی ہو سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہو اور نیک عمل کرتا ہوں اور کہتا ہو کہ میں بلاشبہ مسلمان ہوں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس آیت کا مصداق موذن ہے چنانچہ جب وہ حی علی الصلوٰۃ کہتا ہے تو گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف

آنے کی دعوت دی اور جب وہ نماز پڑھ لیتا ہے تو اس نے نیک عمل کرلیا اور جب وہ اشھدان لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے تو اس نے اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کرلیا۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۳۱۵۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اذان آہستہ آہستہ دو اور اقامت جلدی سے کہو۔

رواہ الضیاء المقدسی وابن ابی شیبہ وابو عبید فی الغریب والبیھقی

۲۳۱۶۰..... قیس بن ابوحازم کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہارا مؤذن کون ہے؟ ہم نے عرض کیا: ہمارے غلام ہمارے مؤذن ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ تمہارے اندر یہ سخت قسم کا نقص ہے اگر میں خلیفہ ہونے کے ساتھ ساتھ اذان دینے کی بھی طاقت رکھتا میں ضرور اذان دیتا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ والضیاء المقدسی وابن سعد ومسدد والبیھقی

۲۳۱۶۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ ایک طریقہ بن جائے گا تو میں اذان کبھی نہ چھوڑتا۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

فائدہ:...... یعنی مجھے خوف ہے کہ میرے بعد آنے والے خلفاء اسے سنت بنالیں گے کہ اذان خلیفہ خود دیا کرے۔

۲۳۱۶۲..... ابوشیخ نے کتاب الاذان میں کہا ہے کہ ہمیں اسحاق بن احمد نے بنت حمید ہارون بن مغیرہ رصافی، زیاد بن کلیب کے سلسلہ سند سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو گوشت جہنم کی آگ پر حرام کردیا گیا ہے وہ مؤذنین کا گوشت ہے اور جو آدمی بھی صدق نیت سے سات سال تک اذان دیتا ہے جہنم کی آگ سے آزاد کردیا جاتا ہے۔

۲۳۱۶۳..... ابوشیخ نے کتاب الاذان میں کہا ہے کہ محمد بن عباس نے ایوب: ابوبدر عباد بن ولید، صالح بن سلیمان صاحب قراطیس، غیاث بن عبدالحمید مطر، حسن رصافی کے سلسلہ سند سے حدیث سنائی کہ قیامت کے دن مؤذنین کا حصہ مجاہدین کے حصہ کے برابر ہوگا اذن واقامت کہنے میں ان کی مثال اس شہید کی سی ہے جو خون میں لت پت ہو۔

۲۳۱۶۴ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میں مؤذن ہوتا تو مجھے حج عمرہ اور جہاد نہ کرنے کی کچھ پرواہ نہ ہوتی۔

رواہ ابوالشیخ

۲۳۱۶۵ ... ابوشیخ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں موذن ہوتا تو میرا معاملہ مکمل ہو چکا ہوتا اور مجھے رات کے قیام اور دن کے روزہ رکھنے کی پرواہ نہ ہوتی چونکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ یا اللہ! مؤذنین کی بخشش فرمادے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے اپنی دعا میں ہمیں چھوڑ دیا پھر تو ہم اذان پر تلواروں سے لڑیں گے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! ہرگز ایسا نہیں ہوگا عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ وہ اذان کی ذمہ داری اپنے کمزوروں (نچلے درجہ کے لوگوں) کو سونپ دیں گے حالانکہ موذنین کے گوشت پوست کو اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ پر حرام کردیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مؤذنین کی شان میں یہ آیت ہے:

ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحاً وقال اننی من المسلمین

یعنی اس آدمی سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہو اور نیک عمل کرتا ہو اور کہتا ہو کہ میں مسلمان ہوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: وہ موذن ہی ہوسکتا ہے۔ چنانچہ موذن جب حی علی الصلوٰۃ کہتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلا رہا ہوتا ہے۔ اور جب نماز پڑھ لیتا ہے تو اس نے نیک عمل کرلیا اور جب اشھدان لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے تو گویا وہ اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کرتا ہے۔

(یہ حدیث ۲۳۱۵۸ پر گذر چکی ہے)

۲۳۱۶۶..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں: امام ضامن ہے اور موذن امین ہے۔ یا اللہ! ائمہ کو رشد وہدایت عطا فرما اور مؤذنین کی مغفرت کردے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے تو ہمیں چھوڑ دیا اس کے بعد ہم تو آپس میں

اذان کے لیے جھگڑیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے بعد ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اس میں نچلے درجہ کے لوگ مؤذن ہوں گے۔
رواہ ابو الشیخ فی الاذان

کلام:...... یہ حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے دیکھئے التحدیث ۱۲۵ وخاتمۃ سفر السعادۃ ۲۶۱

۲۳۱۶۷ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے سنت بن جانے کا خوف نہ ہوتا تو میرے سوا کوئی اور اذان نہ دیتا۔
رواہ الضیاء المقدسی فی المختارۃ

۲۳۱۶۸ ... مجاہد روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ تشریف لائے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے امیر المومنین حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ یعنی نماز کا وقت ہو چکا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حی علی الصلوٰۃ، حی علی الصلوٰۃ۔ کیا ہم تمہاری اس دعا میں شامل نہیں جو تو نے ہمارے لیے کی ہم تیرے پاس نہیں آئیں گے حتیٰ کہ تو ہمارے پاس دوسری مرتبہ نہ آ جائے۔ رواہ الضیاء المقدسی

۲۳۱۶۹ ..... اسحاق بن عبداللہ بن ابوفروہ کہتے ہیں: سرکاری طور پر سب سے پہلے موذنین کو وظیفہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دیا ہے۔
رواہ عبدالرزاق

آپ علیہ السلام کا اذان دینا

۲۳۱۷۰ ..... ابن ابی ملیکہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے اذان دی اور کہا: حی علی الفلاح۔ رواہ الضیاء المقدسی

۲۳۱۷۱ ... "مسند بلال" حفص انصاری اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے دادا کو اہل قباء کا مؤذن مقرر کیا تھا۔ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں (ان کے لیے) اذان دیتے رہے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حیات میں بھی اذان دیتے رہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو بلال رضی اللہ عنہ نے اذان نہیں دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اذان کیوں نہیں دیتے عرض کیا: میں نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں اذان دیتا رہا ہوں اور پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حیات میں بھی اذان دیتا رہا ہوں چونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مجھ پر بہت بڑا احسان تھا (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو خرید کر آزاد کیا تھا) چنانچہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ: اے بلال! تیرے عمل سے زیادہ افضل عمل کوئی نہیں بجز جہاد فی سبیل اللہ کے۔ لہٰذا اب میں جہاد کے لیے جا رہا ہو چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ شام کی طرف کوچ کر گئے۔ رواہ ابو الشیخ فی الاذان

۲۳۱۷۲ ..... رسول کریم ﷺ کے موذن بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ فجر کی اذان اس وقت تک نہیں دیتے تھے جب تک کہ فجر کے آثار نہ دیکھ لیتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ اقامت کے وقت اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیتے تھے۔ رواہ الضیاء المقدسی

۲۳۱۷۳ ..... روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن رسول کریم ﷺ کے لیے اذان دیتے جب کہ سایہ تسمے کے بقدر ہوتا تھا اور نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوتے۔ رواہ الطبرانی

۲۳۱۷۴ ... روایت ہے کہ حضرت بلال ﷺ صبح کی اذان دیتے اور کہتے حی علی خیر العمل یعنی بہترین عمل کی طرف آؤ۔ رواہ الطبرانی

۲۳۱۷۵ ... رسول کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے اذان دی اور پھر نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: یا رسول ﷺ میں نے اذان دے دی ہے۔ حکم ہوا۔ اذان مت دو حتیٰ کہ تم صبح کے آثار دیکھ نہ لو۔ میں پھر اسی طرح آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا! میں اذان دے چکا ہوں فرمایا: اذان مت دو حتیٰ کہ فجر کو دیکھ نہ لو میں پھر آپ ﷺ کے پاس تیسری بار حاضر ہوا اور عرض کیا: میں اذان دے چکا ہوں۔ فرمایا: اذان مت دو حتیٰ کہ تم یوں فجر کو دیکھ نہ لو۔ چنانچہ آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ جمع کر کے پھیلا دیئے۔
رواہ عبدالرزاق

۲۳۱۷۶…… حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ظہر کی اذان اس وقت دیتے تھے جب سورج ڈھل چکا ہوتا اور آپ رضی اللہ عنہ عین وقت پر اذان دیتے تھے چنانچہ بسا اوقات اقامت کو مؤخر بھی کر دیتے لیکن اذان کو وقت سے مؤخر نہیں کرتے تھے۔

رواہ ابو الشیخ فی الاذان وابن النجار

۲۳۱۷۷…… حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے پہلے کون جنت میں داخل ہوگا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے انبیاء داخل ہوں گے پھر شہداء پھر کعبہ کے موذنین پھر بیت المقدس کے موذنین پھر میری اس مسجد کے موذنین پھر بقیہ موذنین درجہ بدرجہ داخل ہوں گے۔ رواہ ابو الشیخ فی الاذان

۲۳۱۷۹…… حبان بن بح صدائی کہتے ہیں ایک سفر میں میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا کہ صبح کی نماز کا وقت ہو گیا آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ اے صداء کے بھائی اذان دو چنانچہ میں نے اذان دی پھر بلال رضی اللہ عنہ آگے بڑھے تاکہ اقامت کہیں لیکن رسول کریم ﷺ نے انہیں روک دیا اور فرمایا: اقامت بھی وہی کہے گا جس نے اذان دی ہے۔ رواہ الحسن بن سفیان وابو نعیم

۲۳۱۸۰…… حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ بات حق ہے اور جاری کردہ سنت ہے کہ طہارت کی حالت میں اذان دی جائے اور مؤذن کھڑا ہو کر اذان دے۔ رواہ ابو الشیخ فی الاذان

۲۳۱۸۱…… "مسند زیاد بن حارث صدائی" زیاد بن حارث صدائی کہتے ہیں ایک سفر میں میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا میں نے فجر کی اذان دی اتنے میں بلال رضی اللہ عنہ آئے اور اقامت کہنا چاہی لیکن نبی کریم ﷺ نے انہیں اقامت سے منع کر دیا اور فرمایا: اے بلال! صدائی اذان دے چکا ہے اور جو اذان دے وہی اقامت کا حقدار ہے۔ چنانچہ میں نے اقامت بھی کہی۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل وابن سعد وابو داؤد والترمذی والبغوی والطبرانی

کلام:…… امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔

۲۳۱۸۲…… زیاد بن حارث صدائی کہتے ہیں: ایک سفر میں میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھا کہ صبح کی نماز کا وقت ہو گیا آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اے صدائی اذان دو، چنانچہ میں نے اذان دی درانحالیکہ میں اپنی سواری پر تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۱۸۳…… حضرت ابو برزہ اسلمی کہتے ہیں: سنت ہے کہ اذان منارہ میں دی جائے اور اقامت مسجد میں ہی جائے۔ رواہ ابو الشیخ فی الاذان

۲۳۱۸۴…… حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں اذان دی اور رسول کریم ﷺ وہیں موجود تھے۔ چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ نے اذان واقامت کے کلمات دو دو مرتبہ کہے۔ رواہ ابو الشیخ فی الاذان

۲۳۱۸۵…… ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب اذان دیتے اپنی انگلیاں کانوں میں ڈال لیتے تھے اور گھوم کر اذان دیتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

انگلیاں کانوں میں ڈالنا

۲۳۱۸۶…… "مسند سعد قرظ" کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اذان دیتے وقت انگلیاں کانوں میں ڈالو۔ چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ کی اقامت کے کلمات مفرد ہوتے اور قد قامت الصلوٰۃ ایک مرتبہ کہتے تھے۔ رواہ ابو الشیخ فی الاذان

۲۳۱۸۷…… سعد قرظ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ قبلہ رو ہو کر نبی کریم ﷺ کے لیے اذان دیتے تھے (اور اذان کے یہ کلمات کہتے تھے) اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ۔ پھر دائیں طرف رخ موڑ کر کہتے اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ یہ کلمات دو دو مرتبہ کہتے تھے پھر قبلہ کی مخالف سمت مڑ کر کہتے حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ پھر قبلہ سے بائیں طرف مڑ کے کہتے حی علی الفلاح

حی علی الفلاح پھر قبلہ رو ہو کر کہتے: اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الااللہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہی نبی کریم ﷺ کے لیے اقامت کہتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہتے تھے۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۱۸۸..... سعد قرظ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ فجر کی اذان دیتے تھے اور اذان کے آخر میں حی علی خیر العمل (یعنی بھلائی کے کام کی طرف آؤ) کہتے تھے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ اس کی جگہ الصلوٰۃ خیر من النوم کہا کرو۔ اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حی علی خیر العمل کہنا چھوڑ دیا۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۱۸۹..... حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں اذان کے کلمات دودو مرتبہ کہے جاتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ۔ رواہ ابن النجار

۲۳۱۹۰..... ابورافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اذان سنتے تو وہی اذان ہی کے کلمات جواب میں دہراتے تھے اور جب موذن حی علی الفلاح کہتا تو آپ ﷺ اس کے جواب میں لاحول ولا قوۃ الاباللہ کہتے تھے۔ ابوالشیخ وابن النجار

۲۳۱۹۱..... ابورافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کے سامنے اذان دیتے دیکھا ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دودو مرتبہ کہتے اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ۔ رواہ ابوالشیخ فی الاذان

۲۳۱۹۲..... حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے اذان کے انیس (۱۹) کلمات سکھائے ہیں اور اقامت کے سترہ کلمات سکھائے ہیں۔ اذان کے کلمات یہ ہیں! اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لاالہ الا اللہ اشھد ان لاالہ الا اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ

اور اقامت یہ ہے:

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لاالہ الا اللہ اشھد ان لاالہ الااللہ اشھدان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح قدقامت الصلوٰۃ قدقامت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الا اللہ. ابن ابی شیبہ وسعید بن المنصور

۲۳۱۹۳..... حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اذان کے آخری کلمات اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الااللہ ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۱۹۴..... حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے اذان دی ہے اور وہ (فجر کی) اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کہتے تھے۔ روہ ابن ابی شیبہ وابوالشیخ فی الاذان

۲۳۱۹۵..... مطارح کہتے ہیں کہ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بجز فجر کے کسی اور نماز کے لیے تثویب نہیں کہتے تھے اور طلوع فجر جب تک نہ ہو جاتا اذان نہیں دیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۱۹۶..... عطاء روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول کریم ﷺ کے لیے اذان دیتا تھا اور اذان کے آخر میں کہتا تھا حی علی الفلاح حی علی الفلاح الصلوٰۃ خیر من النوم الصلوٰۃ خیر من النوم ۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۱۹۷..... حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تقریباً بیس (۲۰) آدمیوں کو اذان دینے کا حکم دیا اور انہوں نے اذانیں دیں لیکن آپ ﷺ کو حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی اذان بہت اچھی لگی آپ ﷺ نے انہیں سکھایا کہ اذان اور اقامت کے کلمات دودو مرتبہ کہو۔ رواہ ابوالشیخ فی الاذان

۲۳۱۹۸..... اسود بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ رسول کریم ﷺ کے لئے کیسے اذان دیتے تھے اور اذان کی آخر میں کونسا کلمہ کہتے تھے؟ ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں اذان اور اقامت کے دودو کلمات کہا کرتا تھا اور اذان کے آخر میں لاالہ الا اللہ کہتا تھا۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۱۹۹..... اسود بن یزید ی کہتے ہیں حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں قبیلہ کے چند لڑکوں کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ حنین کی طرف نکلا حنین میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سخت آزمائشوں سے گزرنا پڑا تھا۔ چنانچہ صحابہ کرام نے اذانیں دیں، ہم لڑکے بھی ان کے ٹھٹھے لگانے اٹھ کر اذانیں دینے لگے۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ان لڑکوں کو میرے پاس لاؤ جب ہمیں آپ ﷺ کے پاس لایا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: اذان دو میں نے سب سے آخر میں اذان دی فرمایا جاؤ میں تمہیں اہل مکہ کا موذن مقرر کرتا ہوں اور جاؤ عتاب بن اسید سے کہہ دو کہ مجھے رسول کریم ﷺ نے اہل مکہ کے لیے اذان دینے کا حکم دیا ہے نیز آپ ﷺ نے میری پیشانی (کے بالوں) پر دست شفقت بھی پھیرا۔ پھر فرمایا کہو: اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشهد ان لا الٰہ الا اللہ دومرتبہ اشهد ان محمدا رسول اللہ دومرتبہ حی علی الصلوٰۃ دومرتبہ حی علی الفلاح دومرتبہ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ جب فجر کی اذان دو تو اس میں اس کلمے کا اضافہ کرو الصلوٰۃ خیر من النوم اور اقامت کہتے وقت قد قامت الصلوٰۃ دومرتبہ کہا کرو۔ اسود کہتے ہیں میں نے سنا ہے کہ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ پیشانی کے بالوں کو نہیں کاٹتے تھے اور نہ ہی مانگ نکالتے تھے چونکہ ان بالوں پر رسول کریم ﷺ نے دست شفقت پھیرا تھا۔

رواہ عبدالرزاق وابوالشیخ

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی اذان

۲۳۲۰۰..... حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں (لڑکوں کی) ایک جماعت کے ساتھ حنین کی طرف گیا ابھی ہم راستے ہی میں تھے کہ رسول کریم ﷺ حنین سے واپس تشریف لائے راستے ہی میں ہماری ان سے ملاقات ہوئی اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے مؤذن نے اذان دی ہم نے موذن سے روگردانی کی اور ہم بھی مؤذن کی نقل اتارتے ہوئے چیخنے لگے اور اس کی استہزاء کرنے لگے رسول کریم ﷺ نے ہماری آواز سن کر ہمیں اپنے پاس بلوایا۔ چنانچہ ہمیں آپ ﷺ کے سامنے کھڑا کر دیا گیا فرمایا: تم میں سے کوئی ہے جس کی آواز بلند ہوتے میں نے سنی ہے؟ چنانچہ میرے سب ساتھیوں نے میری طرف اشارہ کیا دراصل انہوں نے سچ بولا چنانچہ آپ ﷺ نے سب کو جانے کا کہا اور مجھے روک لیا مجھے حکم دیا کہ کھڑے ہو جاؤ اور نماز کے لیے اذان دو میں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور آپ ﷺ بذات خود مجھے اذان کے کلمات کی تلقین کرتے رہے جو کہ یوں ہیں اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشهد ان لا الٰہ الا اللہ اشهد ان لا الٰہ الا اللہ اشهد ان محمدا رسول اللہ اشهد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ جب میں نے اذان مکمل کی آپ ﷺ نے مجھے اپنے قریب کیا اور مجھے ایک تھیلی عطاء کی جس میں کچھ دراہم تھے پھر آپ ﷺ نے (شفقت سے) اپنا ہاتھ میری پیشانی پر رکھا اور میرے چہرے پر بھی پھیرا پھر میرے سینے پر پھیرا۔ حتیٰ کہ دست اقدس میری ناف تک لے آئے پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ میں برکت رکھے اور تجھ پر باران صحت کرے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ مجھے مکہ مکرمہ کا موذن مقرر کیجئے۔ حکم ہوا: میں نے تمہیں مکہ کا موذن مقرر کر دیا ہے چنانچہ میرے دل میں آپ ﷺ کے متعلق جو کچھ ناپسندیدگی تھی وہ جاتی رہی بلکہ میرے دل میں آپ کی محبت موجزن ہو گئی پھر میں حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جو کہ مکہ میں رسول کریم ﷺ کے گورنر تھے میں نے ان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی تعمیل میں مکہ مکرمہ میں نماز کے لیے اذان دی۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۲۰۱..... حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اذان کے کلمات یوں کہو اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشهدان لا الٰہ الا اللہ اشهد ان لا الٰہ الا اللہ اشهد ان محمدا رسول اللہ اشهد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ اور صبح کی اذان میں اس کلمے کا اضافہ کرو الصلوٰۃ خیر من النوم اور اقامت میں دومرتبہ اس کلمے کا اضافہ کرو قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی محذورۃ

۲۳۲۰۲..... عبدالعزیز بن رفیع حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ ہیں اور اقامت کے کلمات

ایک ایک مرتبہ ہیں۔ اور اذان کے آخر میں لا الہ الا اللہ کہا جائے گا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۳۲۰۳..... عبدالرحمن بن ابولیلیٰ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے موذن حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ اذان اور اقامت کے کلمات دو دومرتبہ کہتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۲۰۴..... حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی اذان و اقامت کے کلمات دو دومرتبہ ہوتے تھے۔ رواہ ابو الشیخ

۲۳۲۰۵..... حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جس قوم میں رات کو (عشاء ومغرب) اذان دی جائے وہ صبح تک عذاب سے محفوظ رہتی ہے اور جس قوم میں دن کو اذان دی جاتی ہے وہ شام تک عذاب سے محفوظ رہتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۰۶..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اذان اور اقامت کے درمیان اتنا وقفہ کرو تا کہ وضو کرنے والا اپنے وضو سے فارغ ہو لے اور بھوکا کھانا کھالے۔ رواہ ابو الشیخ

کلام:..... اس حدیث کی سند میں معارک بن عباد اور عبداللہ بن سعید دو راوی ہیں جو کہ ضعیف ہیں۔

۲۳۲۰۷..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: موذن باوضو اذان دے۔ رواہ الضیاء المقدسی

۲۳۲۰۸..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اقامت واحد ہے اور کہا کہ بلال رضی اللہ عنہ کی اذان بھی اسی طرح ہوتی تھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۲۰۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے زمانے میں اذان کے کلمات دو دومرتبہ کہے جاتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ۔ رواہ ابو الشیخ فی الاذان

۲۳۲۱۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس وقت فجر کی اذان دیتے تھے جب فجر کی پو پھوٹ جاتی تھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۲۱۱..... یعلیٰ بن عطاء اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا کہ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے اذان کا حکم دیا اور فرمایا: آواز بلند اذان دو اور آواز خوب لمبی کرو چونکہ جو پتھر درخت اور ڈھیلا تیری آواز سنے گا وہ قیامت کے دن تیرے حق میں گواہی دے گا اور جو شیطان بھی تیری (اذان کی) آواز سنے گا فوراً بھاگ کھڑا ہوگا۔ ھشیم کہتے ہیں: شیطان اذان کی آواز سنتے ہی گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے اور وہاں جا کر رکتا ہے جہاں اذان کی آواز نہ سنائی دیتی ہو۔ نیز قیامت کے دن موذنین سب سے نمایاں ہوں گے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۳۲۱۲..... ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا ہے کہ وہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ (جوڑا جوڑا) کہیں اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ۔ رواہ ابن النجار

کلام:..... اس حدیث کی سند ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۷ ۶۸ والوقوف ۱۵۱۔

۲۳۲۱۳..... عروہ بن زبیر بنی نجار کی ایک عورت سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتی ہیں: مسجد نبوی کے ارد گرد واقع گھروں میں سب سے لمبا گھر میرا تھا چنانچہ ہر صبح بلال رضی اللہ عنہ میرے گھر کھڑے ہو کر اذان دیتے تھے آپ رضی اللہ عنہ سحری کے وقت آتے اور گھر پر بیٹھ جاتے جب فجر کو پھوٹتے دیکھ لیتے تو انگڑائی لے کر پھر اذان دیتے۔ رواہ ابو الشیخ

۲۳۲۱۴..... ابن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل زمین کی کسی بات کو نہیں سنتے سوائے موذنین کی اذان کے اور حسن صوت کے ساتھ تلاوت قرآن مجید کے۔ رواہ الخطیب عن معقل بن یسار

کلام:..... یہ حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۷۲ والمتناھیۃ ۱۵۸

فائدہ:..... اللہ تعالیٰ تو اہل زمین کی ہر بات سنتے اور ہر ادا کو دیکھتے ہیں حدیث بالا میں جو تخصیص بیان کی گئی ہے وہ اس معنی میں ہے کہ اللہ

تعالیٰ اہل زمین کی جس آواز کو خوش ہو کر سنتے ہیں اور اجر عظیم عطا فرماتے ہیں وہ اذان اور تلاوت ہے۔

۲۳۲۱۵ ..... ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ اذان، تکبیر، سلام اور قرآن امور قطعیہ (جزم) ہیں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۳۲۱۶ ..... ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تکبیر کو جزم دے کر کہتے تھے یعنی تکبیر کے کلمات میں آخری حرف کو ساکن کرتے تھے۔ رواہ الضیاء المقدسی

۲۳۲۱۷ ..... ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مکروہ سمجھتے تھے کہ لوگ اپنے گھروں میں اذان اور اقامت کہیں اور پھر وہیں بھروسہ کر کے بیٹھے رہیں حالانکہ انہیں مساجد میں بلایا جاتا ہے۔ الضیاء المقدسی

۲۳۲۱۹ ..... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اہل نماز میں سے مؤذنین کو قیامت کے دن سب سے پہلے (جنتی) جوڑے (سوٹ) پہنائے جائیں گے۔ رواہ ابی شیبۃ

۲۳۲۲۰ ..... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے مؤذنین اور خوف خدا رکھنے والوں کو جنتی جوڑے پہنائے جائیں گے۔ الضیاء المقدسی

۲۳۲۲۱ ..... یونس حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ فجر کی نماز میں تثویب الصلوٰۃ خیر من النوم الصلوٰۃ خیر من النوم ہوا کرتی تھی۔

۲۳۲۲۲ ..... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں صبح کی اذان طلوع فجر کے بعد ہوتی تھی چنانچہ ایک مرتبہ بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اس پر انہیں نبی کریم ﷺ نے حکم دیا: چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ منارہ پر چڑھے اور اعلان کیا کہ بندہ سو گیا تھا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۳۲۲۳ ..... سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جب کوئی آدمی بیاباں میں اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے پیچھے دو فرشتے بھی نماز پڑھتے ہیں اور جب اذان اور اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے پیچھے پہاڑوں کی مثل فرشتے کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہیں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۳۲۲۴ ..... عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے آخری بات جو مجھے بطور وصیت ارشاد فرمائی تھی وہ یہ کہ ایسے آدمی کو مؤذن مقرر کرو جو اذان پر اجرت کا طلبگار نہ ہو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۲۲۵ ..... عطاء کہتے ہیں مؤذنین قیامت کے دن سب سے زیادہ نمایاں حالت میں ہوں گے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۲۶ ..... عطاء کہتے ہیں حق ہے اور جاری کردہ سنت ہے کہ مؤذن باوضو اذان دے۔ رواہ الضیاء المقدسی

فائدہ: ..... افضل یہ ہے کہ باوضو اذان دی جائے تاہم اگر بے وضو اذان دی جائے تو یہ بھی بلا کراہت جائز ہے لیکن عادت بنا لینا درست نہیں۔ البتہ بے وضو اقامت کہنا مکروہ ہے اور حالت جنابت میں اذان دینا مکروہ اور اقامت کہنا حرام ہے۔

۲۳۲۲۷ ..... مجمع بن قیس روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اذان اور اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ کہے جائیں گے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کسی شخص کے پاس سے گزرے جو اذان کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہہ رہا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہو اور آخری کلمہ ایک ہی مرتبہ کہو۔ رواہ البیہقی

۲۳۲۲۸ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مؤذن کو اذان پر دسترس حاصل ہے اور امام کو اقامت پر۔ رواہ الضیاء المقدسی فی المختارہ

کلام: ..... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۵۹ وضعیف الجامع ۵۹۰۱

۲۳۲۲۹ ..... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: قیامت کے دن مؤذنین سب سے زیادہ نمایاں حالت میں ہوں گے۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۳۲۳۰ ..... محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مؤذنین اپنے کانوں میں انگلیاں رکھتے تھے اور سب سے پہلے جس نے اپنے کان کے پاس ایک ہاتھ کو رکھا ہے وہ حجاج کا مؤذن ابن اصم ہے۔ الضیاء المقدسی

۲۳۲۳۱..... مکحول رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جو شخص اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے اس کے ساتھ تو دو فرشتے بھی نماز پڑھتے ہیں اور جو شخص اذان اور اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے اس کے ساتھ ستر فرشتے نماز پڑھتے ہیں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۳۲۳۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسافر جب وضو کرتا ہے اور پھر اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے دائیں بائیں ایک ایک فرشتہ اس کے ساتھ نماز پڑھتا ہے۔ اور اگر اذان و اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے پیچھے فرشتے بہت ساری صفیں بنا لیتے ہیں۔

رواہ عبداللہ بن محمد بن حفص العیسی فی جزئہ

۲۳۲۳۳..... ''مسند ابن شریک'' بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہتے تھے اور کلمات شھادت بھی دو دو مرتبہ کہتے اشھدان لا الٰہ الا اللہ دو مرتبہ اشھدان محمدا رسول اللہ دو مرتبہ یہ کلمات قبلہ رو ہو کر کہتے تھے پھر دائیں طرف مڑ کر کہتے: حی علی الصلوٰۃ دو مرتبہ پھر بائیں جانب مڑ کر کہتے: حی علی الفلاح دو مرتبہ اور پھر قبلہ رو ہو کر کہتے: اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ۔ بلال رضی اللہ عنہ اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہتے اور قد قامت الصلوٰۃ بھی ایک ہی مرتبہ کہتے۔ رواہ الطبرانی فی الصغیر عن سعد القرظ

۲۳۲۳۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا تھا کہ اذان دو دو مرتبہ دیں اور اقامت ایک ایک مرتبہ۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ وسعید بن المنصور

کلام:..... یہ حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۸۷ والوقوف ۱۵۱۔

۲۳۲۳۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہتے اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہتے البتہ قد قامت الصلوٰۃ دو مرتبہ کہتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۳۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے ندامت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ سے مطالبہ نہ کر سکا کہ حسن رضی اللہ عنہ وحسین رضی اللہ عنہ کو موذن مقرر فرما دیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۲۳۲۳۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ۔ رواہ ابو الشیخ

۲۳۲۳۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ کلمات اذان دو دو مرتبہ اور کلمات اقامت ایک ایک مرتبہ کہیں۔ رواہ ابو الشیخ

۲۳۲۳۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی کی روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا تھا کلمات اذان دو دو مرتبہ اور کلمات اقامت ایک ایک مرتبہ کہیں۔ رواہ ابو الشیخ

کلام:..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ تینوں احادیث ضعیف ہیں۔ دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ (۶۸۷ والوقوف ۱۵۱۱)

۲۳۲۴۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ البتہ الصلوٰۃ خیر من النوم۔ رواہ ابو الشیخ

۲۳۲۴۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت میں سے ہے کہ موذن فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد الصلوٰۃ خیر من النوم الصلوٰۃ خیر من النوم کہے۔ رواہ ابو الشیخ

تثویب کا بیان

۲۳۲۴۲..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے موذن کو حکم دیا کہ جب تم فجر کی اذان میں حی علی الصلوٰۃ پر پہنچو تو کہو: الصلوٰۃ خیر من النوم الصلوٰۃ خیر من النوم۔ رواہ الدارقطنی والبیھقی وابن ماجہ

۲۳۲۴۳..... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا موذن انہیں فجر کی نماز کی اطلاع کرنے آیا لیکن آپ رضی اللہ عنہ کو سوتے ہوئے دیکھا تو موذن نے کہا: الصلوۃ خیر من النوم یعنی نماز سونے سے بہتر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کلمہ صبح کی اذان میں کہا کرو۔ اخرجہ الامام مالک فی الموطا

۲۳۲۴۴..... سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ صرف فجر کی اذان میں تثویب کہتے تھے اور فجر کی اذان اس وقت تک نہیں دیتے تھے جب تک کہ فجر (کی پو) پھوٹ نہ جاتی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۲۴۵..... حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول کریم ﷺ نے حکم دیا تھا کہ میں فجر میں تثویب کہا کروں اور مجھے عشاء کی نماز میں تثویب کہنے سے منع فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق والطبرانی وابوالشیخ فی الاذان

کلام:..... اس حدیث میں ضعف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۷۔

۲۳۲۴۶..... حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس نماز کی اطلاع دینے آئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ آپ ﷺ سو رہے ہیں بلال رضی اللہ عنہ نے پکار کر کہا: الصلوٰۃ خیر من النوم چنانچہ یہ کلمہ فجر کی اذان میں مقرر کر لیا گیا۔ رواہ الطبرانی عن سعید بن المسیب

۲۳۲۴۷..... حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس صبح کی نماز کی اطلاع کرنے آئے لیکن انہوں نے آپ ﷺ کو سوئے ہوئے پایا۔ چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دو مرتبہ الصلوۃ خیر من النوم پکار کر کہا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے بلال یہ کلمہ کہنا اچھا ہے اسے صبح کی اذان کا حصہ بنالو۔ رواہ الطبرانی عن بلال رضی اللہ عنہ

۲۳۲۴۸..... سعید بن مسیب حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ صبح کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے ان سے کہا گیا کہ رسول کریم ﷺ سو رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آواز بلند پکار کر کہا: الصلوۃ خیر من النوم (سعید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) پھر یہ کلمہ فجر کی اذان میں شامل کر لیا گیا۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۲۴۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے تاکہ نبی کریم ﷺ کو فجر کی نماز کی اطلاع کر دیں لیکن انہوں نے آپ ﷺ کو سوئے ہوئے پایا بلال رضی اللہ عنہ کہنے لگے: الصلوۃ خیر من النوم۔ چنانچہ کلمہ فجر کی اذان میں رکھ لیا گیا۔
رواہ ابوالشیخ فی الاذان

۲۳۲۵۰..... مجاہد روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا آپ رضی اللہ عنہ نے مسجد میں ایک آدمی کو تثویب کہتے ہوئے سنا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس بدعتی کے ہاں سے میرے ساتھ باہر نکلو۔ رواہ عبد الرزاق والضیاء المقدسی فی المتخارۃ

۲۳۲۵۱..... ابن جریج، حسن بن مسلم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے طاوس رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ الصلوٰۃ خیر من النوم کب سے فجر کی اذان میں کہا جانے لگا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ کلمہ رسول کریم ﷺ کے زمانے میں نہیں کہا جاتا تھا۔ لیکن بلال رضی اللہ عنہ نے یہ کلمہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد کسی آدمی کے منہ سے سن لیا تھا اور وہ آدمی موذن بھی نہیں تھا بلال رضی اللہ عنہ نے اس سے سن کر اختیار کر لیا۔ اور اذان میں اس کلمہ کو کہتے رہے چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تھوڑا ہی عرصہ ملا تھا حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آ گیا اور انہوں نے کہا: اگر ہم بلال کو اس نئی بات سے منع کر لیں تو اچھا ہوگا گویا کہ آپ رضی اللہ عنہ بھول گئے اور آج تک لوگ اس کلمے کو اذان میں شامل کیے ہوئے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۵۲..... ابن جریج عمر بن حفص سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے الصلوٰۃ خیر من النوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سعد نے کہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ بدعت ہے پھر یہ کلمہ ترک کر دیا گیا اور بلال رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے اذان میں یہ کلمہ نہیں کہتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۵۳..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو فجر کی نماز کی

اطلاع کی اور کہا: السلام علیک ایھاالنبی ورحمة اللہ وبرکا تہ نماز کا وقت ہو چکا ہے دو یا تین مرتبہ کہا: لیکن رسول کریم ﷺ برابر سوتے رہے بلال رضی اللہ عنہ دوسری بار آئے اور کہا: الصلوۃ خیر من النوم رسول کریم ﷺ بیدار ہو گئے اور فرمایا: صبح کی نماز کے لیے جب اذان دو تو بیچ میں الصلوۃ خیر من النوم دو مرتبہ کہا کرو۔ چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ جب بھی فجر کی اذان دیتے تو بیچ میں یہ کلمہ رسول کریم ﷺ کے مطابق ضرور کہتے تھے۔

رواہ ابو الشیخ والضیاء المقدسی

۲۳۲۵۴..... ھشام اشعب بن سوار کے سلسلہ سند سے زہری روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کے پاس آئے تاکہ آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع کریں آگے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ رسول اللہ سو رہے ہیں اس پر بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: الصلوۃ خیر من النوم چنانچہ یہ کلمہ اذان میں شامل کرلیا گیا۔

۲۳۲۵۵..... ابن سیرین روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تثویب فجر کی اذان میں ہوگی۔ چنانچہ موذن جب حی علی الصلوۃ کہہ دے تو اس کے بعد الصلوۃ خیر من النوم کہے۔ رواہ سعید بن المنصور

اذان کا جواب

۲۳۲۵۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر اذان ہو جائے درحالیکہ میں اپنی بیوی سے ہمبستری کر رہا ہوں تو میں اس کی پاداش میں ضرور روزہ رکھوں گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۲۵۷..... حضرت بر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا۔ مؤذن اذان دے رہا تھا چنانچہ آپ ﷺ عورتوں کی طرف مڑ گئے اور انہیں حکم دیا کہ اگر تم اذان کے جواب میں وہی کلمات دہراؤ گی تو تمہارے لیے ہر حرف کے بدلہ میں دو ہزار نیکیاں ہیں، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ ثواب تو عورتوں کے لیے ہے مردوں کے لیے کیا ثواب ہے؟ فرمایا: اے ابن خطاب مردوں کے لیے اس کا دگنا ثواب ہے۔

رواہ الخطیب وسندہ ضعیف لکن وردمن طریق آخر مرسل زسیاتی

۲۳۲۵۸..... عبداللہ بن حکیم کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب اذان سنتے تو کہتے اذان دینے والوں کو مرحبا اور نماز کو بھی مرحبا اور خوش آمدید۔

رواہ ابن منیع و سھویہ

۲۳۲۵۹..... نعمان بن سعد کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب اذان سنتے تو کہتے میں ہر گواہ کو اس پر گواہ بناتا ہوں اور ہر منکر کی طرف سے میں اسے قبول کرتا ہوں۔ رواہ ابن منیع

۲۳۲۶۰..... ''مسند تیہان انصاری والد اسعد'' محمد بن سوقہ، اسعد بن تیہان سے ان کے والد تیہان رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے اذان سنی اور جواب میں اذان کے کلمات ہی دہرائے۔ رواہ ابونعیم وقال فیہ مقال ونظر

۲۳۲۶۱..... عیسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اتنے میں موذن آیا اور اذان دیتے ہوئے کہا: اللہ اکبر اللہ اکبر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی جواب میں یہی کلمات دہرائے، موذن نے کہا: اشھد ان لا الہ الا اللہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی جواب میں یہی کلمہ دہرایا موذن کے کہا: اشھدان محمدارسول اللہ آپ رضی اللہ عنہ نے بھی جواب میں یہی کیا پھر فرمایا میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح اذان کا جواب دیتے سنا ہے۔ عبد الرزاق وابن ابی شیبہ

۲۳۲۶۲..... مجمع انصاری روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف کو موذن کی اذان کا جواب دیتے سنا کہ انہوں نے تکبیر کہی اور اسی طرح کلمہ شہادت کہا جس طرح کہ ہم کلمہ شہادت کہتے ہیں پھر کہا کہ ہمیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو اذان کا جواب ایسے ہی دیتے سنا ہے جیسے کہ موذن اذان دیتا ہے۔ چنانچہ جب موذن اشھدان محمدارسول اللہ کہتا تو آپ

ﷺ اس کے جواب میں کہتے: میں اس کی گواہی دیتا ہوں اور پھر خاموش ہو جاتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۶۳ ... ابوامامہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب قد قامت الصلوٰۃ کہتے تو رسول کریم ﷺ اس کے جواب میں فرماتے: اقامھا اللہ و ادامھا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نماز کو قائم کرنے کی توفیق اور دوام بخشے۔ رواہ ابوالشیخ فی الاذان

۲۳۲۶۴ ... "مسند ابی سعید" کہ نبی کریم ﷺ اذان کے جواب میں وہی کلمات دہراتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۲۶۵ ... ابوشعثاء روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں تھے اتنے میں موذن نے عصر کی اذان دی اور ایک آدمی مسجد سے باہر نکل گیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس آدمی نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔ رواہ عبدالرزاق

کلام: ... اس حدیث کی سند ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۹۹۔

۲۳۲۶۶ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ علاقات یمن میں تھے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی جب اذان سے فارغ ہوئے تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی اسی طرح کلمات اذان (اذان کے جواب میں) دہرائے گا وہ یقیناً جنت میں داخل ہو جائے گا۔ رواہ سعید بن المنصور والنسائی وابن حبان وابو الشیخ والحاکم وقال صحیح

۲۳۲۶۷ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے ساتھ دو آدمی رہا کرتے تھے ان میں سے ایک تو آپ ﷺ سے جدا ہی نہیں ہوتا تھا اور اس کا کوئی زیادہ عمل نہیں دیکھا گیا دوسرا اتنا زیادہ آپ ﷺ کے ساتھ نہیں دیکھا جاتا تھا اور نہ ہی اس کا کوئی زیادہ عمل تھا۔

بہرحال جو رسول اللہ ﷺ سے جدا نہیں ہوتا تھا اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ نمازیوں نے نماز کا اجر و ثواب سمیٹ لیا روزہ داروں نے روزوں کا اجر و ثواب سمیٹ لیا اور میرے پاس اللہ اور اللہ کے رسول کی محبت کے سوا کچھ نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس عمل کی تم نے نیت کی ہے اس کا اجر و ثواب تمہارے لیے ہے اور تمہارا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تمہیں محبت ہے رہی بات دوسرے کی وہ مر گیا تو نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو جنت میں داخل کرے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس پر تعجب کیا اور کہا: وہ تو ایسا نہیں معلوم ہوتا۔ چنانچہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس آدمی کی بیوی کے پاس گئے اور اس سے اس کے مخفی عمل کے بارے میں پوچھا: بیوی نے جواب دیا: وہ دن میں ہو یا رات میں خواہ جس حال میں بھی ہو موذن کو جب اشھدان لا الٰہ الا اللہ کہتے سنتا تو جواب میں یہی کلمہ دہراتا اور کہتا بلاشبہ میں اس کا اقرار کرتا ہوں اور جو اس کا انکار کرے میں اس کی تکفیر کرتا ہوں اور جب موذن اشھدان محمدا رسول اللہ کہتا تو وہ بھی یہی کلمہ دہراتا چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بولے وہ اس عمل کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگا۔ رواہ ابوالشیخ

کلام: ... اس حدیث کی سند میں عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان ہے اس کی متعلق امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ یہ غیر معتبر راوی ہے۔

۲۳۲۶۸ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ موذن اذان دے رہا تھا یا اس نے اقامت شروع کر دی تھی کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو مسجد سے باہر نکلتے دیکھا تو فرمایا: اس آدمی نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۲۶۹ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نماز کے لئے اقامت کہی جا رہی ہو اور تم مسجد میں موجود ہو تو کوئی آدمی بھی مسجد سے نہ نکلے حتیٰ کہ نماز پڑھ لے چنانچہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں اسی کا حکم دیا ہے۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۲۷۰ ... یحییٰ بن ابی کثیر روایت ہے کہ میں جب بھی موذن کو حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کہتے سنتا تو ان کے جواب میں لا حول و لا قوۃ الا باللہ کہتا تھا اور پھر کہتا ہم نے رسول کریم ﷺ کو یوں ہی کہتے سنا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۷۱ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب موذن کو اذان دیتے سنتے تو فرماتے میں ان کا اقرار کرتا ہوں۔ رواہ ابوالشیخ

کلام: ... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۳۹۷۔

۲۳۲۷۲ ... ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب موذن کو سنتے تو جواب میں اذان ہی کے کلمات

دہراتے رہتے تاوقتیکہ موذن خاموش ہوجاتا۔رواہ ابن ابی شیبة وابوالشیخ فی الاذان

۲۳۲۷۳..... حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ گھر پر تھے اتنے میں موذن کی اذان سنی تو آپ ﷺ نے جواب میں اذان ہی کے کلمات دہرائے جب مؤذن نے حی علی الصلوۃ کہا تو آپ ﷺ نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔

رواہ عبدالرزاق وابوالشیخ فی الاذان

۲۳۲۷۴..... حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میری باری والے دن کو یا رات کو جب موذن کی اذان سنتے تو جواب میں اذان ہی کے کلمات دہراتے حتی کہ مؤذن اذان سے فارغ ہوجاتا۔اور جب مؤذن کو حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کہتے سنتے تو جواب میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہتے۔سعید بن المنصور

۲۳۲۷۵..... عامر بن سعد اپنے والد سعد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جس نے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ مؤذن سے سن کر یہ دعا پڑھی اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

رضیت باللہ ربا وبالا سلام دینا وبمحمد نبیا

یعنی میں اللہ کے رب ہونے سے راضی ہوں اسلام کے دین ہونے سے راضی ہوں اور محمد کے نبی ہونے سے راضی ہوں ایک آدمی نے کہا اے سعد! یہ دعا پڑھنے پر کیا اگلے پچھلے گناہ معاف ہوجائیں گے؟ سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے جیسے میں نے کہہ دیا۔رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۲۷۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اذان سنتے تو جواب میں وہی کلمات دہراتے اور جب مؤذن حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کہتا تو آپ ﷺ جواب میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتے۔

محظورات اذان

فائدہ:..... اذان کے کچھ ممنوعات ومکروہات ہیں جن میں سے چند یہ ہیں مثلاً جو آدمی اذان کے کلمات کی ادائیگی سے اچھی طرح واقف نہ ہو وہ اذان نہ دے جو آدمی اذان کے کلمات میں فرق نہ کرسکتا ہو وہ بھی اذان نہ دے نابینا کو اذان نہیں دینی چاہیے جنبی کو اذان نہیں دینی چاہیے نشے میں دھت انسان کو اذان نہیں دینی چاہیے اسی طرح جس کی آواز دھیمی ہوا سے اذان نہیں دینی چاہیے۔نیز بے ڈھنگی آواز والے کو بھی اذان نہیں دینی چاہیے چونکہ بے ڈھنگی آواز میں اگر اذان دی جائے گی تو ممکن ہے کہ کوئی شعار دین کی توہین نہ کر بیٹھے بدعتی کا اذان دینا مکروہ ہے نیز قوم کے نچلے طبقہ کے لوگوں کو بھی اذان نہیں دینی چاہیے۔

۲۳۲۷۷..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے پسند نہیں کہ تمہارے مؤذنین نابینے ہوں۔رواہ عبدالرزاق

متعلقات اذان

۲۳۲۷۸..... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا موذن اذان کے بعد وقفہ کرتا تھا اور اذان کے فوراً ہی بعد اقامت نہیں کہہ دیتا تھا حتیٰ کہ موذن جب دیکھتا کہ نبی کریم ﷺ تشریف لا چکے ہیں پھر اقامت کہتا تھا۔رواہ الطبرانی

۲۳۲۷۹..... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیا کرتے اور پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے اجازت طلب کرتے تھے۔رواہ الطبرانی

۲۳۲۸۰..... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا مؤذن اذان کے بعد توقف کرتا تھا فوراً اقامت نہیں کہہ دیتا تھا حتیٰ کہ جب دیکھتا کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لا چکے ہیں پھر نماز کے لیے اقامت کہتا۔رواہ عبد الرزاق

۲۳۲۸۱..... سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا صرف ایک ہی مؤذن ہوتا تھا اور جب آپ ﷺ (جمعہ کے لیے) منبر پر تشریف فرما ہوتے تو اذان دیتا تھا اور جب آپ منبر سے نیچے اتر آتے تو موذن اقامت کہہ دیتا حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں بھی ایسا ہی ہوتا رہا حتیٰ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں جب لوگ پھیل گئے اور لوگوں کی تعداد بھی بڑھ گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے مقام زوراء کے پاس تیسری اذان کا بھی اضافہ کیا۔ رواہ ابن ابی شیبة وابو الشیخ فی الاذان

۲۳۲۸۲..... حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ جب منبر پر تشریف فرما ہوتے بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے اور جب آپ ﷺ منبر سے نیچے اتر آتے تو بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہہ دیتے پھر حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں بھی یہی طریقہ رہا پھر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور میں جب لوگوں کی تعداد بڑھ گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے تیسری اذان کا حکم دیا جمعہ کی اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام (خطبہ کے لیے منبر پر) بیٹھ جاتا تھا۔ رواہ ابو الشیخ

۲۳۲۸۳..... عروہ روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن مکتوم رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کے مؤذن تھے حالانکہ وہ نابینا بھی تھے۔ رواہ ابو الشیخ

فائدہ:..... اوپر حدیث نمبر ۲۳۲۸۲ میں تین اذانیں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ایک جمعہ کی پہلی اذان دوسری خطبہ کے لیے جب امام منبر پر بیٹھتا ہے اور تیسری اقامت گویا تغلیباً اقامت کو بھی اذان سے تعبیر کردیا گیا ہے۔ نیز حدیث نمبر ۲۳۲۷۷ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فتویٰ گزر چکا ہے کہ مجھے پسند نہیں کہ نابینا تمہارا موذن ہو۔ اور حدیث بالا میں نابینا کا موذن ہونا ثابت ہو چکا بظاہر حدیث اور اثر میں تعارض ہے۔ جواب یہ ہے کہ اثر میں حکم کلی بیان کیا گیا ہے اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کا مؤذن ہونا واقعہ جزئیہ ہے نیز ہر نابینا بھی تو ابن ام مکتوم نہیں بن سکتا اور حدیث میں جواز ہے اور اثر میں اکتفاء علی الاعمیٰ کو مکروہ کہا گیا ہے۔

۲۳۲۸۴..... حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اذان اور اقامت کے درمیان اتنا وقفہ ہونا چاہیے کہ وضو کرنے والا وضو سے فارغ ہولے اور کھانے والا کھانے سے فارغ ہولے۔

رواہ ابو الشیخ فی کتاب الاذان وفیہ معارک ابن عباد وھو ضعیف

۲۳۲۸۵..... حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ جارہے تھے اچانک ہم نے آواز سنی کہ اللہ اکبر اللہ اکبر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ اعلان فطرت کے عین مطابق ہے پھر کہا: اشھد ان لا الہ الا اللہ فرمایا: یہ آدمی شرک سے بری الذمہ ہوگیا: کہا اشھد ان محمدا رسول اللہ، فرمایا: اس کو جہنم کی آگ سے خلاصی مل گئی، کہا، حی علی الصلوۃ فرمایا: یہ (مؤذن) یا تو بکریوں کا چرواہا ہے یا سفر سے لوٹ کر اپنے گھر والوں کے پاس آرہا ہے چنانچہ فوراً صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس آدمی کی تلاش میں نکلے پتہ چلا کہ وہ سفر سے واپس اپنے گھر والوں کے پاس آنا چاہتا ہے۔ رواہ ابو الشیخ

۲۳۲۸۶..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۳۲۸۷..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دو مؤذن تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۲۸۸..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی جنگل میں اذان اور اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے ساتھ چار ہزار فرشتے بھی نماز پڑھتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۸۹..... حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ زمین پر جو مؤذن بھی نماز کے لیے اذان دیتا ہے اس کے مقابل آسمان پر بھی ایک منادی پکارتا ہے کہ اے بنی آدم! اٹھو اور اپنی آگ بجھاڈالو چنانچہ موذن کھڑا ہوتا ہے اور پھر لوگ بھی نماز کے لیے کھڑے ہوجاتے ہیں۔

رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۹۰..... سلم بن عمران بطین کہتے ہیں کہ مجھے ایک آدمی نے خبر دی ہے جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مؤذن کو سن رکھا تھا کہ وہ اقامت

دومرتبہ کہتا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۹۲ ... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نماز صرف ایک ہی اقامت سے پڑھی۔ رواہ ابن جریر

۲۳۲۹۳ ... ''مسند ابن شریک'' حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب نماز کھڑی کرنا چاہتے تو کہتے السلام علیک ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت نازل فرمائے نماز کا وقت ہو چکا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرہ

۲۳۲۹۴ ... ''مسند انس'' نماز کا وقت ہو جاتا اور اقامت کہہ لی جاتی تھی کوئی آدمی نبی کریم ﷺ سے اپنے کسی ضروری کام کے متعلق بات چیت کرتا تو وہ آپ ﷺ کے سامنے قبلہ کی طرف کھڑا ہو جاتا چنانچہ آپ ﷺ اس آدمی کے ساتھ برابر محو گفتگو رہتے حتیٰ کہ بعض اوقات نبی کریم ﷺ کے زیادہ دیر کھڑے رہنے کی وجہ سے بعض لوگ اونگھنے لگتے۔ رواہ اعبد الرزاق وابو الشیخ فی الاذان

۲۳۲۹۵ ... عروہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے موذن کے اقامت کہنے اور لوگوں کے خاموش ہو جانے کے بعد کسی ضروری کام کے متعلق بات کی جاتی تو آپ اسے پورا کر دیتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے پاس ایک لاٹھی ہوتی یعنی آپ ﷺ اسے ٹیک لیتے تھے۔ رواہ ابوالشیخ فی الاذان

۲۳۲۹۶ ... عروہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے دوران سفر کسی آدمی کو اذان دیتے سنا موذن نے جب اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ آدمی اپنی فطرت کو پہنچا جب کہا: اشھدان لا الٰہ الا اللہ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے جہنم کی آگ سے خلاصی مل گئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس آدمی کی طرف لپکے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بکریوں کا چرواہا ہے نماز کا وقت ہونے پر وہ اذان دے رہا تھا۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۲۹۷ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک غزوہ میں ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے ہم نے ایک موذن کو اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے ہوئے سنا نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ آدمی فطرت کو پہنچا پھر کہا: اشھدان لا الہ الا اللہ، فرمایا: اسے جہنم سے خلاصی مل گئی ہم فوراً اس آدمی کی تلاش میں نکلے ہم کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ایک حبشی نوجوان ہے اور اپنی بکریوں کو ایک وادی میں چرا رہا ہے مغرب کی نماز کا وقت ہو چکا تھا اور وہ اپنے لیے اذان دے رہا تھا۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۲۹۸ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عشاء کی نماز کھڑی کر دی جاتی اور نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر کسی آدمی کے ساتھ باتیں کرنے لگتے کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اونگھنے لگتے اور پھر نماز کے لئے بیدار ہو جاتے۔ رواہ ابن عساکر

چھٹا باب ...... جمعہ اور اس کے متعلقات کے بیان میں

فصل ...... جمعہ کی فضیلت

۲۳۲۹۹ ... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: مجھے حدیث پہنچی ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ ایک جمعہ کی نماز دوسرے جمعہ تک اور پانچ نمازیں درمیانی وقفوں (میں صادر ہونے والے صغیرہ گناہوں) کے لیے کفارہ ہیں: ارشاد فرمایا: جی ہاں پھر آپ ﷺ نے مزید فرمایا: جمعہ کے دن غسل بھی (صغائر کے لیے) کفارہ ہے اور جمعہ کے لیے چلنا حتیٰ کہ ہر قدم بیس سال کے عمل کے برابر ہے اور جب جمعہ کی نماز سے فارغ ہوتا ہے اسے دو سو سال کے عمل کے برابر ثواب مل جاتا ہے۔

رواہ ابن راھویہ وابن زنجویہ فی ترغیبہ والدارقطنی فی العلل وقال ضعیف والطبرانی فی الاوسط والبیھقی فی شعب الایمان

۲۳۳۰۰ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص نماز جمعہ میں حاضر ہوا اور دعا کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہے لہٰذا، اللہ چاہے تو اسے عطا کرے چاہے نہ کرے۔ رواہ الخطیب فی المتفق

۲۳۳۰۱۔۔۔حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے چنانچہ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے، اسی دن ان کی روح قبض کی گئی اسی دن صور میں پھونکا جائے گا اور اسی دن قیامت برپا ہوگی لہٰذا جمعہ کے دن تم زیادہ سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا کرو۔ بلاشبہ تمہارا درود مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ تک کیسے پہنچایا جائے گا۔ حالانکہ آپ مٹی کے ساتھ مٹی ہو چکے ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے اجسام کھائے۔ رواہ الامام احمد بن حنبل وابو نعیم

فصل۔۔۔۔۔احکام جمعہ کے بیان میں

۲۳۳۰۲۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جمعہ کا خطبہ چار رکعتوں میں سے بقیہ دو رکعتوں کے قائم مقام ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

فائدہ:۔۔۔۔۔یعنی جمعہ کی فی الواقع چار رکعتیں ہیں جیسا کہ ظہر میں پڑھی جاتی ہیں ان میں سے دو رکعتیں تو باجماعت پڑھی جاتی ہیں اور بقیہ دو کے قائم مقام خطبہ ہے۔

۲۳۳۰۳۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جمعہ کے دن بھیڑ کی وجہ سے اگر کسی آدمی کو سجدہ کے لیے جگہ میسر نہ ہو تو وہ اپنے سامنے والے بھائی کی پیٹھ پر سجدہ کر سکتا ہے۔ رواہ الطبرانی وعبدالرزاق والامام احمد بن حنبل وابن بی شیبۃ والبیھقی

۲۳۳۰۴۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: تم جہاں بھی ہو جمعہ قائم کرو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۳۰۵۔۔۔مالک بن عامر اصبحی کہتے ہیں میں عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ایک چٹائی دیکھا کرتا تھا جو جمعہ کے دن مسجد کی مغربی دیوار کے نیچے پھیلا دی جاتی تھی چنانچہ جب دیوار کا سایہ پوری چٹائی کو ڈھانپ لیتا تھا اسوقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لاتے اور نماز جمعہ پڑھاتے نماز کے بعد ہم اپنے گھروں کو واپس لوٹ جاتے اور دوپہر کا قیلولہ کرتے تھے۔ رواہ الامام مالک رحمۃ اللہ علیہ

۲۳۳۰۶ ابن ابی سلیط روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں جمعہ کی نماز پڑھی اور عصر کی نماز مقام ملل میں جا کر پڑھی۔ رواہ مالک رحمۃ اللہ علیہ

۲۳۳۰۷۔۔۔ابن ازہر کے آزاد کردہ غلام ابو عبید کہتے ہیں ایک مرتبہ میں عید کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور نماز پڑھی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: یقیناً رسول کریم ﷺ نے ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے تمہارے روزوں کے بعد افطار کے دن (عید الفطر کے دن) اور اس دن جس میں تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو (بقرہ عید کے دن) ابو عبید کہتے ہیں پھر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس عید کے موقع پر حاضر ہوا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی اور پھر لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: بلاشبہ آج دو عیدیں جمع ہوگئی ہیں لہٰذا عوالی کے والوں میں سے جو پسند کرتا ہوں کہ وہ جمعہ کا انتظار کرے اسے چاہیے کہ وہ جمعہ کے انتظار میں بیٹھا رہے اور جو واپس جانا چاہتا ہو میں نے اسے اجازت دے دی وہ واپس چلا جائے۔ ابو عبید کہتے ہیں پھر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس عید کے موقع پر حاضر ہوا درانحالیکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور نماز پڑھی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں سے خطاب کیا۔ رواہ البخاری ومسلم وابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابن حزیم وابن جارود وابو عوانۃ والطحاوی وابو یعلیٰ وابن حبان والبیھقی

۲۳۳۰۸۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: نماز جمعہ میں ضرور حاضر ہو گو کہ تمہیں گھٹنوں کے بل کیوں نہ چل کر آنا پڑے۔

رواہ المروزی فی کتاب الجمعۃ

۲۳۳۰۹۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی قوم بھی جمعہ کے دن ایسی جگہ نماز ظہر نہ پڑھے جہاں ان پر جمعہ میں حاضر ہونا واجب ہو۔

رواہ نعیم بن حماد فی نسختہ

۲۳۳۱۰... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نماز جمعہ اور تکبیرات تشریق صرف مصر جامع میں ہو سکتی ہیں۔
رواہ ابو عبید فی الغریب والمروزی فی کتاب الجمعة والبیھقی

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۱۷۰۸۔

۲۳۳۱۱... نمر کے بھانجے سائب کہتے ہیں کہ میں نے مقصورہ (محل) میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھی چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا میں اپنی جگہ پر اٹھا اور نماز پڑھنے لگا جب آپ رضی اللہ عنہ مسجد سے نکل کر گھر میں تشریف لے گئے تو مجھے اپنے پاس بلوایا جب میں حاضر ہوا تو فرمایا: دوبارہ ایسا نہیں کرنا جب تم جمعہ کی نماز پڑھو تو اس کے بعد مزید نماز اس وقت تک نہ پڑھو جب تک کہ کلام نہ کرلو یا مسجد سے نہ نکل جاؤ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم (نماز کے بعد مزید) نماز اس وقت تک نہ پڑھیں جب تک کہ کلام نہ کر لیں یا باہر نکل نہ جائیں۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۳۳۱۲... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے پھر ہم اپنے گھروں کو واپس لوٹتے اور دوپہر کا قیلولہ کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۱۳... زیادہ بن جاریہ تیمی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ دمشق کی مسجد میں داخل ہوئے مسجد میں جمعہ کی نماز نہیں ہوئی تھی حتیٰ کہ عصر کا وقت قریب ہو چکا تھا۔ زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: بخدا! اللہ تعالیٰ نے محمد عربی ﷺ کے بعد کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا جس نے تمہیں اس طرح سے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہو۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۳۱۴... "مسند سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ" ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز زوال شمس ہوتے ہی پڑھتے تھے پھر ہم واپس لوٹتے تو ہم سائے کے پیچھے ہوتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۱۵... حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم جمعہ کے لیے گھروں سے چل پڑتے تھے اور پھر نماز کے بعد قیلولہ کرتے تھے۔
رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۱۶... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ہم جمعہ کی نماز کے بعد قیلولہ کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

خطبہ کا سننا

۲۳۳۱۷... ثعلبہ بن ابی مالک کی روایت ہے کہ لوگ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں) نماز جمعہ کے لیے حاضر ہوتے تھے اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لاتے اور منبر پر بیٹھ جاتے اور موذن اذان دینے لگتا ہم لوگ بیٹھے آپس میں باتیں کرتے رہتے حتیٰ کہ جب موذن خاموش ہو جاتا اور عمر رضی اللہ عنہ خطبہ کے لیے کھڑے ہو جاتے تو تب لوگ خاموش ہوتے کوئی آدمی بات نہیں کرتا تھا یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ دونوں خطبوں سے فارغ ہو جاتے۔ رواہ مالک والشافعی والطحاوی والبیھقی

۲۳۳۱۸... حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں نماز جمعہ کے لیے حاضر ہوتے تھے اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لاتے اور منبر پر بیٹھ جاتے ہم نماز پڑھنا ختم کر دیتے اور آپس میں باتوں میں مشغول ہو جاتے۔ بسا اوقات آپ رضی اللہ عنہ اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص سے بازار کے متعلق یا خادموں کے متعلق سوال کر دیتے جب مؤذن اذان سے فارغ ہو جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ اس دوران کوئی آدمی بات نہیں کرتا تھا حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ خطبہ سے فارغ ہو جاتے۔
رواہ ابن راھویہ والبیھقی

۲۳۳۱۹... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کو آپس میں باتیں کرتے دیکھا درانحالیکہ امام جمعہ کا خطبہ دے رہا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو کنکری ماری۔ رواہ الصابونی فی المائتین

۲۳۳۲۰.....روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ عموماً جمعہ کے دن خطبہ میں یہ بات کہا کرتے تھے اور بہت کم ایسا ہوا ہے کہ آپ نے یہ بات نہ کہی ہو چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے جمعہ کے دن امام جب خطبہ کے لیے کھڑا ہو جائے تو خاموش ہو کر خطبہ سنا کرو اور جو آدمی خاموش رہا ہے گو کہ خطبہ نہیں سنتا اس کے لیے ایسا ہی ثواب ہے جیسا کہ خاموشی سے خطبہ سننے والے کے لیے ہوتا ہے جب نماز کھڑی ہو جائے صفوں کو سیدھی کر لیا کرو پہلے اگلی صفوں کو مکمل کرو کاندھوں سے کاندھوں کو ملا کر رکھا کرو بلاشبہ صف کا سیدھا کرنا نماز کا حصہ ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ اس وقت تک تکبیر نہ کہتے جب تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس وہ لوگ نہ آجاتے جنھیں آپ رضی اللہ عنہ نے صفیں سیدھی کرنے کی ذمہ داری سونپ رکھی تھی۔ چنانچہ جب وہ لوگ آ کر آپ رضی اللہ عنہ کو بتاتے کہ صفیں سیدھی ہو چکی ہیں پھر آپ رضی اللہ عنہ تکبیر کہتے۔

رواہ عبدالرزاق ومالک والبیہقی

۲۳۳۲۱..... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے کہا: تمہاری نماز نہیں ہوئی چنانچہ اس آدمی نے نبی کریم ﷺ سے تذکرہ کر لیا کہ یا رسول اللہ! سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری نماز نہیں ہوئی نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا اے سعد وہ کیسے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ خطبہ دے رہے تھے اور یہ آدمی باتیں کر رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: سعد نے سچ کہا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۳۲۲.....حضرت ابوسلمہ بن سعد بن عبدالرحمن بن عوف روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے درانحالیکہ رسول کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے دوران خطبہ آپ ﷺ نے ایک آیت تلاوت کی جسے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس سے قبل نہیں سنا تھا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: یہ آیت کب نازل ہوئی ہے؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کوئی جواب نہ دیا۔ جب نماز کھڑی کی گئی تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم نے میرے سوال کا جواب کیوں نہیں دیا تھا؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا جمعہ کے خطبہ کے دوران آپ جو بات بھی کریں گے وہ لغو سمجھی جائے گی۔ چنانچہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نماز کے بعد رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کا تذکرہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا: ابی نے سچ کہا اس پر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے بخشش کا خواستگار ہوں اور توبہ کرتا ہوں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! ابوذر کی مغفرت کر دے اور اس کی توبہ قبول فرما۔ رواہ الفریابی والدیلمی

۲۳۳۲۳.....حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک مرتبہ خطبہ جمعہ میں سورت "براءة" تلاوت کی اور آپ ﷺ نے ہمیں اللہ تعالیٰ کے مخصوص دنوں کی یاددہانی کرائی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے یا ابوذر رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ سرگوشی کی کہ یہ سورت کب نازل ہوئی ہے میں نے یہ سورت تو صرف ابھی سنی ہے۔ میں نے اشارہ کیا کہ: خاموش رہو۔ چنانچہ جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا: میں نے تم سے پوچھا تھا کہ یہ سورت کب نازل ہوئی لیکن تم نے مجھے بتایا نہیں؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: خطبہ جمعہ کے دوران تمہارے لیے جائز نہیں کہ تم کوئی بات کرو مگر یہ کہ تمہاری بات لغو سمجھی جائے گی۔ چنانچہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کا تذکرہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابی نے سچ کہا۔

رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل وابن ماجہ، وھذا الحدیث صحیح

۲۳۳۲۴..... "مسند انس رضی اللہ عنہ" صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کہتے ہیں ایک مرتبہ صبح کے دن حضرت انس رضی اللہ عنہ ہمارے پاس مسجد میں تشریف لائے اور امام خطبہ دے رہا تھا جب کہ ہم آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: خاموش رہو چنانچہ جب نماز کھڑی کی جانے لگی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ میں تمہیں "خاموش رہو" کہہ کر اپنا جمعہ باطل کر چکا ہوں۔

رواہ ابن سعد وابن عساکر

آداب خطبہ

۲۳۳۲۵۔۔۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کی نماز درمیانی ہوتی تھی اور خطبہ بھی درمیانہ ہوتا تھا (یعنی نہ زیادہ طویل نہ زیادہ مختصر)۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۳۲۶۔۔۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ (جمعہ کے) دو خطبے ارشاد فرماتے تھے اور دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھتے تھے اور خطبوں میں قرآن بھی پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت بھی کرتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۳۲۷۔۔۔سماک بن حرب جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی تمہیں بتائے کہ نبی کریم ﷺ منبر پر بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے اس کی تکذیب کرو چونکہ میں آپ کو خطبہ دیتے وقت حاضر رہتا تھا چنانچہ آپ۔۔۔کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔پھر بیٹھ جاتے پھر دوبارہ کھڑے ہو جاتے اور دوسرا خطبہ ارشاد فرماتے:سماک کہتے ہیں:میں نے پوچھا:آپ ﷺ کا خطبہ کیسا ہوتا تھا؟جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:آپ ﷺ خطبے میں لوگوں کو وعظ کرتے تھے اور قرآن مجید کی آیات تلاوت کرتے تھے نیز آپس کا خطبہ درمیانہ (نہ زیادہ طویل نہ زیادہ مختصر) ہوتا تھا (اور آپ کی نماز بھی درمیانی ہوتی تھی۔مثلاً آپ نماز میں ''والشمس وضحھا'' اور ''والسماء والطارق'' پڑھتے تھے ہاں البتہ فجر کی نماز قدرے طویل ہوتی تھی۔اور ظہر کی نماز کے لیے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس وقت اذان دیتے تھے جب زوال شمس ہو چکا ہوتا چنانچہ پھر اگر رسول کریم ﷺ تشریف لا چکے ہوتے تو بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہہ دیتے ورنہ تھوڑی دیر ٹھہر جاتے یہاں تک کہ آپ ﷺ تشریف لے آتے آپ عصر کی نماز ایسے ہی پڑھتے جیسے کہ تم پڑھتے ہو اور مغرب کی نماز بھی تمہاری طرح پڑھتے۔البتہ عشاء کی نماز تمہاری نسبت تھوڑی موخر کر کے پڑھتے تھے۔رواہ ابن عساکر

۲۳۳۲۸۔۔۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں طویل خطبے سے منع فرمایا ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۳۲۹۔۔۔حصین کہتے ہیں کہ حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ نے بشر بن مروان کو منبر پر دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے ہوئے دیکھا اس پر انہوں نے فرمایا:اللہ تعالیٰ ان ہاتھوں کو تباہ و برباد کرے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ شہادت کی انگلی کھڑی کرنے سے زیادہ اشارہ نہیں کرتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۳۳۰۔۔۔محمد بن قاسم اسدی،مطیع ابو یحییٰ انصاری اپنے والد سے اپنے دادا کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن جب منبر پر تشریف لے جاتے ہم آپ ﷺ کی طرف چہرے کر کے متوجہ ہو جاتے تھے۔رواہ ابو نعیم

۲۳۳۳۱۔۔۔ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کسی شخص کو کہیں امیر (گورنر) مقرر کر کے بھیجتے تو آپ ﷺ اسے تاکید کرتے تھے کہ خطبہ مختصر دینا اور کلام کم سے کم کرنا چونکہ کلام میں ایک طرح کا جادو ہوتا ہے۔رواہ العسکری فی الامثال

کلام:۔۔۔۔۔اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

۲۳۳۳۲۔۔۔''مسند ابن عباس رضی اللہ عنہما'' کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھ جاتے اور پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۳۳۳۔۔۔''مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہ نبی کریم ﷺ دو خطبے ارشاد فرماتے تھے اور دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۳۳۴۔۔۔ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ جمعہ کے دن جب منبر کے قریب ہوتے تو آس پاس بیٹھے لوگوں کو سلام کرتے۔جب آپ ﷺ منبر پر تشریف لے جاتے لوگ آپ ﷺ کی طرف چہرے کر کے متوجہ ہو جاتے اور آپ ﷺ پھر سلام کرتے۔

رواہ ابن عساکر و ابن عدی

کلام:۔۔۔۔۔یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے:الالحفاظ ۵۰۵۔

۲۳۳۳۵...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب منبر پر تشریف لے جاتے ہم آپ ﷺ کی طرف چہرے کر کے متوجہ ہو جاتے تھے۔ رواہ ابن عساکر والبزار

۲۳۳۳۶...... ابوجعفر کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے اور پھر بیٹھ جاتے اور پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے۔ اس طرح آپ دو خطبے ارشاد فرماتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۳۳۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ منبر پر "قل یا ایھا الکافرون" اور "قل ھو اللہ احد" تلاوت کرتے تھے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والنعا قولی فی فوائدہ وسندہ ضعیف۔

آداب جمعہ

۲۳۳۳۸...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن مسجد میں آنے کے لیے اپنے کپڑوں کو خوشبو کی دھونی دیتے تھے۔

رواہ المروزی فی کتاب الجمعۃ

۲۳۳۳۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر آکر بیٹھ جاتے ہیں اور لوگ جتنے فاصلے سے چل کر آتے ہیں اسی قدر ان کے لیے اجر وثواب لکھتے ہیں شیاطین بھی مختلف قسم کے حیلے بہانے لے کر آجاتے ہیں جن کے ذریعے لوگوں کو پھسلاتے ہیں اور لوگوں کو طرح طرح کی حاجات اور ضروری کام یاد کرواتے ہیں لہٰذا جو شخص جمعہ کے لیے آگیا منبر کے قریب بیٹھا لغو سے گریز کیا اور خاموشی سے خطبہ سنا اس کے لیے دو چند ثواب ہے جو شخص منبر سے دور رہا خاموشی سے خطبہ سنا اور کوئی لغویات نہیں کی اس کے لیے اجر وثواب کا ایک حصہ ہے۔ جو شخص منبر کے قریب بیٹھا خطبہ سنا لیکن خاموش نہیں رہا اور اس سے لغو حرکت سرزد ہوئی اس پر دوگنا گناہ ہے جو شخص منبر سے دور بیٹھا اور نہ خطبہ سنا اور نہ ہی خاموش رہا اس پر گناہ کا ایک حصہ ہے جس نے کسی دوسرے کو "خاموش رہو" کہا گویا اس نے بھی کلام کیا اور جو کلام کرتا ہے اس کا جمعہ نہیں ہوتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پھر کہا: میں نے نبی کریم ﷺ سے ایسے ہی سنا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل

۲۳۳۴۰...... عمرو بن شمر، سعد بن ظریف، اصبغ بن نباتہ کے سلسلہ سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جمعہ کے دن جبریل امین مسجد حرام میں اترتے ہیں اور مسجد میں اپنا جھنڈا نصب کرتے ہیں۔ اسی طرح اور بھی بہت سارے فرشتے ان مساجد کی طرف اترتے ہیں جس میں جمعہ قائم کیا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ فرشتے بھی اپنے جھنڈے مساجد کے دروازوں پر نصب کرتے ہیں پھر چاندی کے بنے ہوئے اوراق پھیلاتے ہیں فرشتوں کے ہاتھوں میں سونے کے قلم ہوتے ہیں اور پھر ان لوگوں کے نام لکھتے ہیں جو سویرے سویرے جمعہ کے لیے آجاتے ہیں چنانچہ جب مسجد میں پہلے پہل پہنچنے والوں کی تعداد ستر ہو جاتی ہے تو فرشتے اوراق لپیٹ لیتے ہیں ان ستر لوگوں کی مثال ان جیسی ہے جنہیں موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے چنا تھا اور وہ سب انبیاء تھے۔ رواہ ابن مردویہ

کلام: ...... یہ حدیث ضعیف ہے چونکہ عمرو، سعد اور اصبغ یہ تینوں راوی متروک ہیں یہ حدیث اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی عمیر بن ہانیؒ کی سند سے روایت کی ہے۔

۲۳۳۴۱...... "مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ" ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے جمعہ کے دن لوگوں کی پراگندہ حالی دیکھی تو فرمایا: کچھ نقصان کی بات نہیں کہ لوگ آج کے دن کے لیے دو کپڑے بنوالیں جنہیں پہن کر آجایا کریں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۳۴۲...... ابوجعفر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جمعہ کے دن سورۃ الجمعہ اور سورۃ المنافقون پڑھتے تھے سورت جمعہ سے مؤمنین کو جنت کی خوشخبری سناتے اور سورۃ منافقون سے منافقین کو مایوسی دلاتے اور ان کی توبیخ کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۳۴۳...... "مسند علیؓ" مولیٰ ام عثمان کہتے ہیں کہ میں نے جامع مسجد کوفہ کے منبر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ جمعہ کے دن شیاطین اپنے جھنڈے لے کر بازاروں کی طرف آجاتے ہیں اور لوگوں کو طرح طرح کے حیلے بہانوں سے نشانہ بناتے ہیں اور انہیں طرح طرح

کی حوائج یاد کراتے ہیں پھر انہیں جمعہ کے لیے آنے سے روک دیتے ہیں۔ فرشتے بھی اپنے جھنڈے لے کر مساجد کے دروازوں پر آ جاتے ہیں ایک ساعت اور دو ساعتوں میں آنے والوں کے نام لکھتے ہیں یہاں تک کہ امام آ جائے پس جب کوئی آدمی بیٹھ جاتا ہے خطبہ سنتا اور اپنی نظر بھی امام پر جمائے رکھتا ہے لیکن اس سے کوئی لغو حرکت سرزد ہو جاتی ہے اور خاموش نہیں رہتا اس پر گناہ کا ایک حصہ ہے اور جس نے جمعہ کے دن اپنے کسی ساتھی سے "خاموش رہو" کہا اس نے بھی لغو کا ارتکاب کیا اور جس سے لغو حرکت سرزد ہو اس کے لیے جمعہ میں سے کوئی حصہ نہیں: پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے آخر میں کہا: میں نے رسول کریم ﷺ کو یہی فرماتے سنا ہے۔ (رواه ابو داؤد والبیهقی وضعیف ابی مع ۲۵۷

جمعہ کی سنتیں

۲۳۳۴۴..... "مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما" نبی کریم ﷺ نماز جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ رواه ابن ابی شیبة

۲۳۳۴۵..... "ایضاً" رسول اللہ ﷺ جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ رواه ابن ابی شیبة

غسل جمعہ

۲۳۳۴۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جمعہ کے دن ہمیں غسل کا حکم دیا گیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے پوچھا: کیا مہاجرین اور انصار کو حکم دیا گیا یا عام لوگوں کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے نہیں پتا۔

رواه ابن منیع وسنده حسن

۲۳۳۴۷..... قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے جمعہ کا غسل کیا تو اس نے افضل عمل کیا اور جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو وہ بھی اچھا ہے۔ رواه ابن جریر

۲۳۳۴۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ تاخیر ہو جانے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا تمہیں نماز سے کس چیز نے روکے رکھا؟ میں نے جواب دیا: جب میں نے اذان سنی تو وضو کیا اور چل پڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جمعہ کے دن ہمیں وضو کا حکم نہیں دیا گیا (بلکہ غسل کا دیا گیا ہے) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ پھر اس دن کے بعد میں نے جمعہ کا غسل نہیں چھوڑا۔ رواه الخطیب

۲۳۳۴۹..... ابوعبدالرحمن سلمی کی روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور ایک اور آدمی کے درمیان کچھ منازعت تھی حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے کہا: اگر میں ایسا ہی ہوں جیسا کہ تو کہتا ہے تو میری مثال اس آدمی کی سی ہے جو جمعہ کے دن غسل نہ کرے۔ رواه ابن جریر

۲۳۳۵۰..... ابوامامہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن غسل کیا کرو سو جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا تو اس کا غسل ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے لے کفارہ بن جاتا ہے۔

رواه ابن النجار

۲۳۳۵۱..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جمعہ کے دن غسل کیا کرو گو کہ تمہیں ایک دینار کے بدلے میں ایک گلاس پانی کا خرید کر کیوں نہ غسل کرنا پڑے۔ رواه ابن جریر

کلام:..... یہ حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے اسنی المطالب ۲۲۸ والتنزیہ ۱۴۰۲

۲۳۳۵۲..... "مسند ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے جمعہ کے دن غسل کی وصیت کی ہے۔

رواه ابن ابی شیبة وذخیرة الحفاظ ۲۱۳۵

۲۳۳۵۳..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جمعہ کے دن غسل واجب نہیں ہے البتہ غسل کرنا افضل ہے چنانچہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں لوگ صوف (اون) کے کپڑے پہنتے تھے اور مسجد تنگ تھی رسول کریم ﷺ سخت گرمی میں ایک دن خطبہ دینے لگے صوف کے کپڑوں میں

لوگوں کو پسینہ آیا جس سے بدبو پھیل گئی، یہاں تک کہ ایک دوسرے کو اذیت پہنچنے لگی اور رسول اللہ ﷺ کو بھی بدبو محسوس ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو جب یہ دن (جمعہ) ہوا کرے غسل کرلیا کرو جس کے پاس جس قدر اچھی خوشبو میسر ہو لگا کر آیا کرے یا کم از کم تیل لگا کر آیا کرے۔

رواہ ابن جریر

۲۳۳۵۴..... یحییٰ کہتے ہیں: میں نے عمرہ سے جمعہ کے دن غسل سے متعلق دریافت کیا وہ کہنے لگیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے سنا ہے کہ لوگ اپنے کاموں میں مصروف رہتے تھے پھر اسی حالت میں مسجد کی طرف چل پڑتے تو لوگوں سے کہا گیا: بہتر ہوگا کہ اگر تم غسل کر کے آ جایا کرو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن جریر

۲۳۳۵۵..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، سخت ترین حدیث جو نبی کریم ﷺ کی طرف سے آئی وہ یہ کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں جو کوئی جمعہ کے لیے آئے تو غسل کرلیا کرے۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۳۵۶..... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بجز جنابت کے غسل کو واجب نہیں سمجھتے تھے جب کہ جمعہ کے دن غسل کرنا مستحب سمجھتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

جمعہ کی مخصوص ساعت

۲۳۳۵۷..... عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے ابن عباس! مجھے اس ساعت (گھڑی) کے متعلق بتایئے جس کے بارے میں رسول کریم ﷺ نے جمعہ کے دن ہونے کا ذکر کیا ہے کیا اس کے متعلق آپ کو بھی کچھ بتایا گیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے البتہ جمعہ کے دن عصر کے بعد آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اللہ تعالیٰ نے انہیں پوری سطح زمین سے پیدا کیا اوران کا نام آدم رکھا گیا کیا تم نہیں دیکھتے کہ آدم علیہ السلام کی اولاد میں سیاہ (کالے) بھی ہیں سرخ بھی ہیں برے بھی ہیں اور اچھے بھی ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے ایک وعدہ لیا، جسے آدم علیہ السلام بھول گئے سو اسی وجہ سے آدم کو انسان کا نام دیا گیا بخدا اس دن (جمعہ) کا سورج غروب نہیں ہوا تھا کہ انہیں جنت سے نکال کر زمین پر اتارا گیا۔ رواہ ابن عساکر

متعلقات جمعہ

۲۳۳۵۸..... "مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص" کہ رسول کریم ﷺ نے جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقے بنا کر باتوں میں مشغول ہونے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

ساتواں باب..... نفل نماز میں

آداب نوافل

۲۳۳۵۹..... "مسند علی رضی اللہ عنہ" عاصم بن ضمرہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: نبی کریم ﷺ دن کو کیسے نفل پڑھتے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس طرح نبی کریم ﷺ نفل پڑھتے تھے اس کی تم طاقت نہیں رکھتے ہو۔ ہم نے کہا: آپ ہمیں بتائیں جتنی ہم میں طاقت ہوئی ہم آپ ﷺ کے عمل کو اختیار کریں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ فجر کی نماز پڑھ کر توقف کرتے اور جب سورج یہاں پہنچ جاتا یعنی مشرق کی طرف سے اتنی مقدار میں ہو جاتا جتنی میں مغرب کی طرف عصر کے وقت ہوتا ہے آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے

اور چار رکعت پڑھتے اور جب سورج زائل ہوجاتا تو ظہر سے قبل چار رکعت پڑھتے پھر ظہر کی نماز کے بعد دو رکعت پڑھتے عصر سے پہلے بھی چار رکعت پڑھتے، ہر دو رکعتوں میں فرق مقرب فرشتوں مومنین اور مسلمانوں پر سلام بھیج کر کرتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا یہ دس رکعتیں نفل تھیں جن پر کہ مداومت کرنے والے کم ہی ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والامام احمد بن حنبل وابن منیع والترمذی وقال حسن والنسائی وابن ماجہ وابو یعلیٰ وابن جریر و صححہ وابن خزیمۃ والبیہقی والضیاء المقدسی

فائدہ:...... ہر فرض نماز کے ساتھ معروف سنتوں کو کتب فقہ وحدیث میں نفل کی اصطلاح سے تعبیر کیا جاتا ہے لہٰذا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں جو نفل کا لفظ استعمال کیا ہے اس سے مراد بھی معروف عندنا سنن ہیں۔

نوافل (سنن) کی گھر میں پڑھنے کی فضیلت

۲۳۳۶۰... حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے گھر میں اور مسجد میں نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دیکھتے ہو کہ میرا گھر مسجد سے کتنا قریب ہے لیکن گھر میں نماز پڑھنا مجھے مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ محبوب ہے ہاں البتہ فرض نماز ہو تو وہ ہر حال میں مسجد میں ادا کی جائے گی۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۳۶۱...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مغرب اور جمعہ کے بعد نماز گھر میں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۳۶۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ بجز عصر اور فجر کے ہر نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والامام احمد بن حنبل والعدنی وابوداؤد والنسائی وابن خزیمۃ وابویعلی وابوسعید بن الاعرابی فی معجمہ والطحاوی والبیہقی وسعید بن المنصور

۲۳۳۶۳...... معاویہ بن قرہ کہتے ہیں میں نے ایسی تین جماعتوں سے حدیث سنی ہے جنھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مسجد میں نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ فرض نماز مسجد میں اور نفل (سنت) نماز گھر میں پڑھی جائے۔ رواہ ابویعلی

۲۳۳۶۴...... عباس بن سہل بن سعد ساعدی کہتے ہیں: میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز میں سلام پھیرتے لوگ فوراً مسجد کے دروازوں کی طرف لپکتے اور مسجد سے نکل جاتے اور بقیہ نماز اپنے گھروں میں جا کر پڑھتے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۳۶۵...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس نے فرض نماز شروع کی لیکن اسی دوران اس نے نوافل پڑھنے کا فیصلہ کیا تو اسے چاہیے کہ کلام کرلے یا چل لے یا اس سے پہلے نماز پڑھ لے میں تو باندی سے کہتا ہوں کہ ذرا دیکھو کتنی رات گزر چکی ہے، یہ بات کہنے سے صرف ان دو نمازوں کے درمیان فصل کرنا میرا مقصود ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

نفل نماز میں قراءت

۲۳۳۶۶...... مسیب بن رافع ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ظہر سے قبل نفل نماز میں سورت ق پڑھتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

سواری پر نماز پڑھنے کا حکم...... اس میں رخصت

''مسند جابر بن عبداللہ'' رسول کریم ﷺ اپنی سواری پر بیٹھ کر نفل نماز پڑھتے تھے، گو کہ سواری جس طرح بھی جا رہی ہوتی اور جب فرض نماز

پڑھنا چاہتے تو سواری سے نیچے اترتے اور قبلہ رو ہو جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۶۸..... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنی سواری پر نفل پڑھتے تھے سواری خواہ جس طرف بھی جارہی ہوتی البتہ سجدہ رکوع سے تھوڑا نیچے جھک کر کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۶۹..... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنی سواری پر بیٹھ کر نفل نماز پڑھتے تھے اور آپ ﷺ ہر سمت میں نماز پڑھ لیتے تھے لیکن سجدہ رکوع سے قدرے زیادہ جھک کر کرتے تھے گویا آپ ارکان صلوۃ اشاروں سے ادا کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۷۰..... حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے مجھے ایک کام کے لیے بھیجا جب میں واپس آیا تو آپ ﷺ کو مشرق کی طرف رخ کیے نماز پڑھتے ہوئے پایا چنانچہ آپ ﷺ اپنی سواری پر بیٹھے سر سے اشارے کررہے تھے آپ ﷺ کا سجدہ رکوع کی نسبت قدرے نیچے ہوتا تھا میں نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ ﷺ نے جواب نہ دیا جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم نے فلاں فلاں کام کا کیا کیا میں ابھی نماز پڑھ رہا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۷۱..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے غزوہ تبوک کے موقع پر نبی کریم ﷺ کو سواری پر صلوۃ اللیل پڑھتے دیکھا گو کہ سواری جس طرف بھی جارہی ہوتی۔ رواہ الخطیب

۲۲۳۷۲..... "مسند عامر بن ربیعہ" میں نے رسول کریم ﷺ کو سواری کی پشت پر نوافل پڑھتے دیکھا سواری چاہے جس طرف بھی جارہی ہوتی۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۷۳..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سواری پر بیٹھ کر نماز پڑھ لیتے تھے سواری چاہے جس طرف بھی جارہی ہوتی نیز اپنے ساتھیوں کو بتایا کرتے تھے کہ رسول کریم ﷺ ایسا کیا کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۷۵..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کو گدھے پر نماز پڑھتے دیکھا ہے درحالیکہ آپ ﷺ خیبر کی طرف جارہے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۷۶..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول ﷺ نے اونٹ پر وتر پڑھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۷۷..... قیصر روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سواری پر نماز پڑھ لیتے تھے گو کہ سواری جس طرف بھی جارہی ہوتی اس کے بارے میں آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا یہ سنت ہے؟ جواب دیا: جی ہاں یہ سنت ہے لوگوں نے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق سنا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ مسکرا کر کہتے: جی ہاں میں نے آپ ﷺ سے سنا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۳۷۸..... حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں شام سے غزوہ یرموک سے واپسی کے موقع پر والد محترم زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا میں نے انہیں دیکھا کہ سواری پر بیٹھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے گو کہ سواری جس طرف بھی جارہی ہوتی۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۳۷۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے دلدل میں ہونے کی وجہ سے گدھے پر نماز پڑھی تھی۔

رواہ ابن عساکر

بیٹھ کر نوافل پڑھنا

۲۲۳۸۰..... حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو کبھی بیٹھ کر نماز پڑھتے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے وفات سے ایک یا دو سال قبل بیٹھ کر نفل نماز پڑھی تھی اور اس نماز میں ترتیل کے ساتھ بہت طویل قراءت کی تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۸۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سخت جانفشانی سے عبادت کرتے تھے حتی کہ جب آپ کی عمر زیادہ ہوئی اور جسم مبارک بھاری ہو گیا تو اکثر بیٹھ کر نماز پڑھ لیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۳۸۲.....عبداللہ بن شقیق کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ کی نماز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ رات کو کھڑے ہو کر لمبی نماز پڑھتے تھے اور پھر دوسری رات کو بیٹھ کر لمبی نماز پڑھتے تھے، میں نے پوچھا: آپ نماز میں کیا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے تھے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۳۸۳.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے تھے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۳۸۴.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کھڑے ہو کر رات کی نماز پڑھتے تھے اور جب آپ ﷺ کی عمر زیادہ ہو گئی تو بیٹھ کر پڑھنے لگے حتیٰ کہ جب تیس یا چالیس (۳۰۔۴۰) آیتیں باقی رہتیں تو کھڑے ہو کر پڑھتے اور پھر رکوع کرتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۳۳۸۵.....عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی کریم ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جب آپ ﷺ کی عمر زیادہ ہوگئی تھی اسوقت بیٹھ کر پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۸۶.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے اور جب آپ ﷺ رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو جاتے اور اتنی دیر کھڑے رہتے جتنی دیر میں انسان چالیس آیتیں پڑھ سکتا ہے پھر آپ ﷺ رکوع کرتے۔ رواہ البزار

۲۳۳۸۷.....حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے وہ کہتی ہیں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے رسول کریم ﷺ نے اس وقت تک وفات نہیں پائی جب تک کہ آپ نے اکثر نمازیں بیٹھ کر کے نہیں پڑھ لیں سوائے فرض نمازوں کے وہ کھڑے ہو کر پڑھتے تھے۔ آپ ﷺ کو محبوب ترین عمل وہ تھا جس پر ہمیشگی کی جائے۔

۲۳۳۸۸.....عطاء کہتے ہیں ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات اس وقت تک نہیں ہوئی جب تک کہ انہوں نے بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ لی۔ رواہ عبدالرزاق

فصل.....جامع نوافل کے بیان میں

تہجد کا بیان

۲۳۳۸۹.....''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' یحییٰ بن سعید روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رات کے اول حصہ میں وتر پڑھ لیتے تھے اور جب آپ رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو دو دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۹۰.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس کی تہجد کی نماز فوت ہو جائے اسے چاہیے کہ ظہر سے پہلے کی نماز میں سو (۱۰۰) آیتیں پڑھے بلاشبہ یہ قیام الیل (تہجد) کے برابر ہیں۔ رواہ ابراھیم بن سعد فی نسختہ

۲۳۳۹۱.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس کا رات کا ورد (وظیفہ یعنی صلواۃ تہجد) فوت ہو جائے وہ زوال شمس سے لے کر ظہر تک پڑھ لے یوں سمجھا جائے گا گویا اس کی نماز تہجد فوت ہی نہیں ہوئی یا اس نے پالی۔

رواہ مالک وابن المبارک فی الزھد وابو عبید فی فضائل القرآن والبیھقی

۲۳۳۹۲.....عبدالرحمن بن عبدالقاری کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ جو آدمی سو جائے اور نماز تہجد پوری یا کچھ نہ پڑھ سکے اسے چاہیے کہ فجر تا ظہر کسی وقت بھی پڑھ لے چنانچہ نماز تہجد اس کے نامہ اعمال میں لکھ دی جائے گی گویا کہ اس نے رات ہی کو

پڑھ لی تھی۔رواہ ابن المبارک

۲۳۳۹۳۔۔۔۔حمید بن عبدالرحمن روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کا رات کا وظیفہ (نماز تہجد) فوت ہو جائے وہ ظہر سے پہلے پڑھ لے، اس کی یہ نماز، رات کی نماز کے برابر ہوگی۔رواہ ابن المبارک وابن جریر

۲۳۳۹۴۔۔۔۔سعید بن مسیّب روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ درمیان رات میں نماز کو بہت محبوب سمجھتے تھے۔

رواہ ابن سعد

۲۳۳۹۵۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز تہجد سے واپس آئے اور فرمایا رات کا افضل حصہ جس قدر گزر چکا ہے اس قدر باقی نہیں رہا۔رواہ مسدد

۲۳۳۹۶۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رات کو نبی کریم ﷺ میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نماز نہیں پڑھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں جب ہمیں اٹھانا چاہے گا ہم اٹھ جائیں گے۔ جب میں نے یہ جواب دیا تو آپ ﷺ واپس تشریف لے گئے اور میری طرف پھر واپس نہیں پلٹے پھر میں نے آپ ﷺ کو سنا آپ ﷺ ران پر ہاتھ مار کر یہ آیت تلاوت کر رہے تھے۔

وكان الانسان اكثر شيءٍ جدلاً

یعنی انسان جھگڑوں کا بہت خوگر ہے۔

۲۳۳۹۷۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے ہمیں نماز کے لئے جگایا اور پھر اپنے گھر کی طرف واپس لوٹ گئے اور رات کو کافی دیر تک نماز پڑھتے رہے اس دوران آپ ﷺ نے ہماری کوئی حرکت محسوس نہ کی (جس سے پتہ چل سکے کہ ہم نماز کے لے اٹھ گئے ہیں) چنانچہ آپ ﷺ ہماری طرف پھر لوٹے اور ہمیں جگایا اور فرمانے لگے: دونوں اٹھو اور نماز پڑھو میں اٹھ کر آنکھیں ملنے لگا اور میں نے کہا: بخدا! ہم صرف اللہ تعالیٰ کی فرض کردہ نماز ہی پڑھیں گے چونکہ ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں، جب وہ ہمیں اٹھانا چاہیے گا ہم اٹھ جائیں گے رسول اللہ ﷺ واپس چلے گئے اور اپنی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمارہے تھے: ہم صرف اللہ تعالیٰ کی فرض کردہ نماز ہی کو پڑھیں گے ہم صرف اللہ کی فرض کردہ نماز ہی کو پڑھیں دو مرتبہ فرمایا اور یہ آیت تلاوت کی۔

وكان الانسان اكثر شيءٍ جدلاً

یعنی انسان جھگڑے کا بہت خوگر ہے۔رواہ ابویعلی وابن جریر وابن خزیمة وابن حبان

۲۳۳۹۸۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کو آٹھ رکعات نفل پڑھتے تھے اور دن کو بارہ (۱۲) رکعات پڑھتے تھے۔

رواہ ابویعلی وسعید بن المنصور

تہجد کی طویل قراءت

۲۳۳۹۹۔۔۔۔حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ آپ ﷺ نے سورت بقرہ شروع کردی میں نے (دل میں) کہا شاید اس کو ختم کر کے رکوع کرلیں لیکن اس کے بعد آپ ﷺ نے سورت آل عمران شروع کردی میں نے کہا: شاید اسکو ختم کر کے رکوع کرلیں، لیکن آپ ﷺ نے سورۃ نساء شروع کردی میں نے کہا: شاید آپ ﷺ اس میں رکوع کرلیں چنانچہ آپ ﷺ نے پوری سورت پڑھ کر ختم کرلی۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۴۰۰۔۔۔۔حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی کریم ﷺ کے یہاں رات گزاری چنانچہ آپ ﷺ اٹھے اور مسجد میں جا کر نماز پڑھنے لگے میں بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کے لیے جا کھڑا ہوا۔ میرا خیال ہے کہ شاید آپ ﷺ کو میرا علم نہیں ہوا تھا

چنانچہ آپ ﷺ نے سورت بقرہ شروع کردی میں سمجھا شاید سو آیات پڑھنے کے بعد رکوع کرلیں لیکن آپ ﷺ نے رکوع نہ کیا میں نے کہا شاید دو سو آیات پڑھ لینے کے بعد رکوع کرلیں لیکن آپ ﷺ نے پھر بھی رکوع نہ کیا میں نے کہا: جب سورت ختم کرلیں گے تو رکوع کریں گے چنانچہ سورت تو ختم کی لیکن رکوع نہ کیا جب سورت ختم کی تو کہا: اللھم لک الحمد و تیھر سورت آل عمران شرع کردی میں سمجھا جب یہ ختم کریں گے تو رکوع کرلیں گے لیکن یہ بھی ختم کر کے آپ نے رکوع نہ کیا اور کہا: اللھم لک الحمد (تین بار کہا) پھر آپ نے سورت نساء شروع کردی میں نے کہا: اس کو ختم کر کے رکوع کریں گے چنانچہ آپ ﷺ نے سورت ختم کی اور رکوع کیا میں نے سنا کہ آپ رکوع میں کہہ رہے تھے: سبحان ربی العظیم، آپ اپنے ہونٹوں کو ہلاتے رہے میں نے کہا: آپ اس کے علاوہ کچھ اور بھی پڑھ رہے ہیں پھر سجدہ کیا اور سجدہ میں کہا: سبحان ربی الا علی آپ اپنے ہونٹوں کو ہلاتے رہے مجھے یقین ہے کہ آپ نے کچھ اور بھی پڑھا لیکن میں اسے نہ سمجھ سکا پھر آپ نے سورت انعام شروع کردی لیکن میں آپ ﷺ کو چھوڑ کر چل دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۴۰۱.....حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ فلاں آدمی رات بھر صبح تک سوتا رہا اور اس نے کچھ بھی نماز نہیں پڑھی آپ ﷺ نے فرمایا: شیطان نے اس کے کانوں میں پیشاب کردیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۰۲.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے صلوٰۃ اللیل (نماز تہجد) کا حکم دیا اور خوب ترغیب دی حتیٰ کہ آپ ﷺ نے فرمایا: صلوٰۃ اللیل تمہارے اوپر لازمی ہے گو کہ ایک ہی رکعت پڑھ لو۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۰۳.....''مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما'' رسول کریم ﷺ کی زندگی میں اگر کوئی شخص خواب دیکھتا تو رسول اللہ ﷺ کو سناتا: میں نے تمنا کی کہ اگر مجھے بھی کوئی خواب دکھائی دے جسے میں رسول اللہ ﷺ کو سناؤں۔ چنانچہ میں غیر شادی شدہ نوجوان تھا اور مسجد میں سوتا تھا میں نے خواب دیکھا: گویا کہ دو فرشتے ہیں اور مجھے پکڑ کر جہنم کے پاس لے گئے کیا دیکھتا ہوں کہ کنویں کے منڈیر کی طرح جہنم کا بھی منڈیر ہے اور کنویں کے دو کونوں کی طرح جہنم کی بھی کوئی چیز ہے اور اس میں لوگ جل رہے ہیں جنہیں آگ نے بے حال کر رکھا ہے میں برملا کہنے لگا: جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ اسی اثناء میں مجھے ایک اور فرشتہ ملا اس نے کہا: تجھے ہرگز نہیں ڈرایا جائے گا میں نے اس خواب کا ذکر حفصہ رضی اللہ عنہا سے کیا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا: عبداللہ بہت اچھا آدمی ہے کاش وہ رات کو نماز پڑھتا۔

رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۳۴۰۴.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور صلوٰۃ اللیل (نماز تہجد) کے بارے میں سوال کیا: آپ ﷺ نے فرمایا: رات کو دو دو رکعتیں پڑھی جائیں اور جب تمہیں صبح ہو جانے کا خدشہ ہو تو ایک ہی رکعت پڑھ لو اور اس سے تمہاری نماز طاق ہو جائے گی بلاشبہ اللہ تعالیٰ بھی طاق ہے اور طاق (عدد) کو پسند فرماتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۰۵.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول کریم ﷺ کو پکارا میں دونوں کے درمیان موجود تھا۔ کہا: کہ آپ صلوٰۃ اللیل کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا صلوٰۃ اللیل دو دو رکعت کر کے پڑھی جائے گی اور جب تمہیں صبح کا اندیشہ ہو یا صبح کو محسوس کرلو تو فجر کی نماز سے پہلے پہلے دو سجدے کرلو۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۰۶.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: یا نبی اللہ! آپ ہمیں صلوٰۃ اللیل کا حکم کیسے دے رہے ہیں؟ فرمایا: تم دو دو رکعت کر کے نماز پڑھو اور اگر تمہیں صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لو اور اس سے قبل پڑھی گئی نماز کو طاق بنالو۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۰۷.....عقبہ بن حریث روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو حدیث بیان کرتے سنا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صلوٰۃ اللیل دو دو رکعت ہے اور اگر تمہیں صبح ہو جائے تو ایک ہی رکعت پڑھ لو۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی نے پوچھا: دو دو رکعتیں کیا ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ یہ کہ ہر دو رکعت کے بعد تم سلام پھیر لو۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۰۸.....حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رات پر غالب آنے کی تم کوشش نہ کرو بلاشبہ تم رات پر غلبہ نہیں پا سکتے لہٰذا تم میں

سے کوئی جب نماز میں اونگھنے لگے تو وہ نماز ختم کر کے واپس چلا جائے اور اپنے بستر پر سو جائے چونکہ اس کے لیے یہ زیادہ باعث سلامتی ہے۔

رواہ الطبرانی

۲۳۴۰۹.....شفیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سے کہا گیا فلاں آدمی رات بھر سوتا رہا حتیٰ کہ صبح تک اس نے نماز نہیں پڑھی آپ ﷺ نے فرمایا یہی آدمی ہے کہ جس کے کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔رواہ ابن جریر

۲۳۴۱۰.....قیس بن ابی حازم کی روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی کو شر میں سے اتنا بھی کافی ہے کہ آدمی رات گزارے درحالیکہ شیطان اس کے کانوں میں پیشاب کر دے اور وہ صبح تک اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کر سکے۔رواہ ابن جریر

۲۳۴۱۱.....عبدالرحمن بن یزید روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کوئی ایسا آدمی نہیں جو رات کو سوتا ہے اور صبح تک اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کر سکے مگر یہ کہ شیطان اس کے کانوں میں پیشاب کر دیتا ہے۔رواہ ابن جریر

۲۳۴۱۲.....ابو کنود روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص رات کو سوتا ہے اور اس کے دل میں بیداری کا کھٹکا ہو تو وہ ضرور بیدار ہوتا ہے چنانچہ جب وہ بیدار ہوتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور کہتا ہے بھلائی لگ جا اور اپنے رب کو یاد کر شیطان بھی اس کے پاس آیا ہے اور کہتا ہے: شر و برائی میں لگا رہ اور سو جا ابھی رات کافی ہے اگر وہ اٹھ جائے وضو کر کے نماز پڑھے اور اپنے رب سے دعا و مناجات میں مشغول رہے تو وہ صبح کو ہشاش بشاش اور خوش و خرم اٹھتا ہے اور رات کی عبادت اس کے لیے یادگار رہتی ہے اور اگر سوتا رہے تو صبح کو تھکا ہوا پریشان اور حیران و بوجھل ہو کر اٹھتا ہے اور شیطان اس کے کانوں میں پیشاب کر دیتا ہے۔رواہ ابن جریر

۲۳۴۱۳.....ابو کنود روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو آدمی رات کو کسی گھڑی میں اٹھنے کا خیال اپنے دل میں رکھتا ہے تو وہ اٹھ جاتا ہے اور اس کے پاس ایک آنے والا (فرشتہ) آتا ہے اور کہتا ہے کھڑے ہو جاؤ اپنے رب کو یاد کرو اور جس قدر ہو سکے نماز پڑھو جب کہ شیطان اس کے پاس آ کر کہتا ہے سو جاؤ یہ پوری رات تمہارے آرام کے لیے ہے کیا تم نے کوئی آواز سنی ہے۔ چنانچہ اس آدمی کے بارے میں فرشتے اور شیطان کا جھگڑا ہوتا ہے فرشتہ کہتا ہے: یہ خیر و بھلائی میں لگ جائے گا جب کہ شیطان کہتا ہے: یہ شر اور برائی میں لگا رہے گا۔ اگر اس نے اٹھ کر نماز پڑھ لی تو وہ بھلائی کو پہنچ گیا اور اگر صبح تک سوتا رہے تو شیطان اس کے کانوں میں پیشاب کر دیتا ہے اور جب وہ فجر کے وقت اٹھتا ہے تو غمزدہ حالت میں صبح کرتا ہے۔رواہ ابن جریر

۲۳۴۱۴.....حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی جب رات کو اپنے بستر پر سوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آ کر اس پر تین گرہیں لگا دیتا ہے ایک گرہ اس کے سر میں ایک گرہ اس کے درمیان میں اور ایک گرہ اس کے پاؤں میں۔ اگر رات کو بیدار ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لے تو اس کی اوپر والی گرہ کھل جاتی ہے اگر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کر لے تو درمیان والی گرہ کھل جاتی ہے اور گر کھڑے ہو کر بھی اللہ تعالیٰ کو یاد کرے (نماز پڑھ لے) تو نیچے والی گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ اور اگر جوں کا توں صبح تک سوتا رہے تو شیطان اس کے کانوں میں پیشاب کر جاتا ہے اور صبح کو بوجھل اور سست حالت میں اٹھتا ہے۔رواہ ابن جریر

متعلقات تہجد

۲۳۴۱۵.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو دو دو رکعت کر کے نماز پڑھتے تھے۔رواہ ابن جریر

۲۳۴۱۶.....کریب روایت نقل کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں رات گزاری چنانچہ رسول اللہ ﷺ رات کو اٹھے اور نماز پڑھنے لگے آپ ﷺ نے گیارہ رکعتیں پڑھیں اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے رہے۔

رواہ ابن جریر

۲۳۴۱۷.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

لاالہ الا انت سبحانک اللھم انی استغفرک لذنبی واسئلک رحمت اللھم زدنی علما ولا تزغ قلبی بعد اذ ھدیتنی وھب لی من لدنک رحمة انک انت الوھاب.

یااللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے یااللہ میں تجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں مجھے ہدایت دینے کے بعد میرے دل میں کجی نہ ڈالنا اور مجھے اپنی طرف سے رحمت عطا فرما بے شک تو ہی رحمت کا عطا کرنے والا ہے۔

۲۳۴۱۸..... روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عروہ کو عشاء کے بعد باتیں کرتے سنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: عشاء کے بعد یہ کیسی باتیں ہورہی ہیں؟ میں نے رسول کریم ﷺ کو عشاء سے قبل سوتے نہیں دیکھا اور نہ ہی عشاء کے بعد باتیں کرتے دیکھا ہے یا تو آپ ﷺ (عشاء کے بعد) اپنے فائدہ کے لیے نماز پڑھتے تھے یا اپنے آپ کو سلامت رکھنے کے لیے سوجاتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۴۱۹ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ سے صلوۃ اللیل کے بارے میں سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا: دن کی نماز چار چار رکعات پڑھی جائے گی۔ رواہ عبدالرزاق والبیھقی

کلام:..... بیہقی کہتے ہیں اس حدیث کی سند میں مقاتل بن سلیمان ہے جو لیس بشیء (کسی درجہ میں نہیں) ہے یعنی ضعیف راوی ہے۔

آداب تہجد

۲۳۴۲۰..... خرشہ بن حر کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کو عشاء کے بعد باتیں کرنے پر مارتے تھے اور فرماتے! تم رات کے اول حصہ میں باتیں کرتے ہو اور آخری حصہ میں سوجاتے ہو۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۳۴۲۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مذموم ترین حرکت عشاء کے بعد باتوں میں مشغول ہونا ہے۔ لہٰذا عشاء کے بعد یا تو نماز میں مشغول ہوجائے یا تلاوت قرآن میں۔ رواہ ابن الضیاء

۲۳۴۲۲..... حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ عشاء کے بعد میں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کو تلاش کیا انہوں نے کہا تم نے مجھے کیوں تلاش کیا؟ میں نے کہا: تاکہ ہم باتیں کرلیں حذیفہ رضی اللہ عنہ بولے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرنے سے ڈراتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۳۴۲۳..... سلمان بن ربیعہ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا اے سلمان میں عشاء کے بعد باتیں کرنے پر بھرپور مذمت کرتا ہوں۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۴۲۴..... سلمان بن ربیعہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے عشاء کے بعد قصہ گوئی کی سخت مذمت کرتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۴۲۵..... حجاج بن عمرو کہتے ہیں تم میں سے کسی ایک کو اتنی بات کافی ہے کہ وہ رات کو اٹھے اور صبح تک نماز پڑھے تو بلاشبہ اس نے تہجد کی نماز پڑھ لی اور تہجد کی نماز بھی تو وہی ہوتی ہے جو سونے کے بعد پڑھ لی جائے۔ رسول اللہ ﷺ کی یہی نماز ہوتی تھی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۴۲۶..... حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا کوئی ایسا مرد ہے جو رات کو اٹھے اور اپنی بیوی کو بھی جگائے اگر بیوی پر نیند کا غلبہ ہو تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے؟ کیا ایسی عورت کوئی ہے جو رات کو اٹھے اور اپنے شوہر کو بھی جگائے اگر شوہر پر نیند کا غلبہ ہو تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مار کر اسے جگادے پھر یہ دونوں رات کو گھڑی بھر کے لیے اللہ تعالیٰ کو یاد کرلیں۔

رواہ ابن جریر

۲۳۴۲۷..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب سورت مزمل کا پہلا حصہ نازل ہوا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رمضان کا پورا مہینہ رات بھر قیام کرتے تھے اور اس کے اول و آخر حصہ میں قیام سنت تھا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۴۲۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے لیے رات کو تین برتن ڈھانپ دیئے جاتے تھے۔ ایک برتن میں طہارت کے لئے پانی ہوتا، دوسرے برتن میں پینے کے لئے پانی ہوتا اور تیسرے برتن میں آپ کا مسواک ہوتا۔ رواہ ابن النجار

۲۳۴۲۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول ﷺ عشاء سے پہلے سوتے تھے اور نہ ہی اس کے بعد باتیں کرتے تھے۔ رواہ ابن النجار

نماز چاشت کا بیان

۲۳۴۳۰...... مورق عجلی کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا آپ چاشت کی نماز پڑھتے ہیں؟ فرمایا نہیں میں نے پوچھا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے؟ فرمایا: نہیں میں نے کہا: کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے؟ فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: کیا نبی کریم ﷺ پڑھتے تھے فرمایا میرے خیال میں وہ بھی نہیں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن جریر والحاکم فی الکنی

۲۳۴۳۱...... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو مسلمان بھی زمین پر کھلی جگہ آئے اور دو رکعتیں پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔

اللھم لک الحمد اصبحت عبدک علی عھدک ووعدک انت خلقتنی ولم آک شیئا استغفرک لذنبی فانہ قدارھقتنی ذنوبی واحاطت بی الا ان تغفرھالی فاغفرھا یا ارحم الراحمین.

یا اللہ تمام تر تعریفیں تیرے لیے ہیں میں تیرا بندہ ہوں اور میں نے تیرے وعدے کے مطابق صبح کی ہے اور تو نے ہی مجھے بیدار کیا ہے حالانکہ میں قابل ذکر چیز نہیں تھا میں تجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہوں بلاشبہ مجھے گناہوں نے گھیر رکھا ہے اور ان کو تو ہی بخشے گا تو ارحم الراحمین ہے۔

اسی جگہ بیٹھے بیٹھے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا گو کہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔

رواہ ابن رھویہ وابن ابی الدنیا فی الدعاء

کلام: ...... بوصیری نے زوائد میں لکھا ہے کہ اس حدیث کی سند میں ایک راوی ابوقرہ اسدی بھی ہے چنانچہ ابن خزیمہ اس کے بارے میں لکھتے ہیں میں اس راوی کی عدالت و جرح سے واقف نہیں ہوں جب کہ سند کے بقیہ رجال صحیح ہیں۔

۲۳۴۳۲...... مسلمہ بن قحیف کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ اے اللہ کے بندو! نماز چاشت پڑھا کرو۔

رواہ ابن سعد وابن ابی شیبۃ وابن جریر

۲۳۴۳۳...... مسلمہ بن قحیف کہتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو نماز چاشت پڑھتے دیکھا تو فرمایا: جب تم ایسا کرو بھی تو چاشت کی نماز پڑھو۔ رواہ ابن سعد وابن جریر

۲۳۴۳۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ نماز چاشت پڑھتے تھے۔

رواہ الطبرانی والامام احمد بن حنبل والنسائی وابن خزیمۃ وابو یعلیٰ الضیاء المقدسی

۲۳۴۳۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ عشاء کی نماز اسوقت پڑھتے تھے جب سورج مشرق کی طرف سے اتنا بلند ہو جاتا جتنا کہ عصر کے وقت مغرب کی طرف ہوتا ہے۔ رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل

۲۳۴۳۶...... عطاء ابو محمد کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مسجد میں چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا۔

راہ الطبرانی فی جزء من اسمہ عطاء

۲۳۴۳۷...... اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو طلوع شمس کے وقت نماز چاشت پڑھتے دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز اوابین کا انتخاب کرو لوگوں نے پوچھا نماز اوابین کیا ہے فرمایا: نماز اوابین دو رکعت ہے نماز جسین چار رکعت ہے نماز

خاشعین چھ رکعت ہے اور نماز فتح آٹھ رکعات ہے رسول اللہ ﷺ کی نماز فتح مکہ کے موقع پر تھی مریم بنت عمران کی نماز بارہ رکعت ہے، جس نے بھی یہ نماز پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائیں گے۔ رواہ ابو القاسم المنادیلی فی جزئہ

نماز چاشت کی رکعتیں

۲۳۴۳۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے نماز چاشت آٹھ رکعات پڑھی۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۳۹..... جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز چاشت پڑھی اور نماز شروع کرتے وقت تین بار اللہ اکبر کبیراً کہا تین بار الحمد للہ کثیراً کہا اور تین بار سبحان اللہ بکرۃ و اصیلاً کہا اس کے بعد یہ دعا پڑھی: اللھم انی اعوذبک من الشیطان الرجیم من ھمزہ و نفحہ و نفثہ یا اللہ میں شیطان کے وسوسوں اور حیلے بہانوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ رواہ الضیاء المقدسی

۲۳۴۴۰ ''مسند حنظلہ ثقفی'' غضیف بن حارث قدامہ ثقفی و حنظلہ ثقفی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب سورج بلند ہو جاتا اور لوگ اپنے کاموں پر نکل جاتے تو رسول اللہ ﷺ مسجد میں آ جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے جب آپ ﷺ کسی کو دیکھتے تو واپس لوٹ آتے۔ رواہ ابو نعیم

۲۳۴۴۱ عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ انہوں نے کچھ لوگوں کو نماز چاشت پڑھتے دیکھا تو فرمایا: یہ نماز رسول اللہ ﷺ نے پڑھی ہے اور نہ آپ ﷺ کے عام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پڑھی ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۴۲..... عبید بن عمیر کہتے ہیں میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ مجھے کچھ وصیت کریں ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح سوال کیا تھا جس طرح تم نے مجھ سے کیا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز چاشت کی دو رکعتیں پڑھیں اسے غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا جس نے (چاشت کی) چار رکعات پڑھیں اسے عبادت گزاروں میں لکھا جائے گا جس نے چھ رکعات پڑھیں اس دن اسے کوئی گناہ لاحق نہیں ہوگا جس نے آٹھ رکعات پڑھیں اسے فرماں برداروں میں لکھا جائے گا اور جس نے بارہ رکعات پڑھیں اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لیے جنت میں محل بنا دے گا۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۴۳..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے۔ حتیٰ کہ ہم کہتے کہ اب آپ چھوڑیں گے ہی نہیں پھر آپ ﷺ کی نماز چھوڑ دیتے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ اب آپ پڑھیں گے ہی نہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۴۴..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو بجز ایک مرتبہ کے کبھی چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ رواہ ابن النجار

۲۳۴۴۵..... عکرمہ کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک دن چاشت کی نماز پڑھتے اور دس دن چھوڑ دیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۴۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ صبح کو چاشت کی نماز نہیں پڑھتے تھے اور آپ بہت ساری چیزوں کو اس وجہ سے چھوڑ دیتے تھے کہ سنت سمجھ کر اپنا نہ لی جائیں۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۴۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی نماز نہ سفر میں پڑھی اور نہ ہی حضر میں البتہ میں پڑھتی تھی۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۴۸..... عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں الا یہ کہ آپ اگر کہیں سفر پر ہوتے تو تشریف لانے پر پڑھ دیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۴۹..... ام ھانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ ﷺ کے لیے پانی رکھا ہوا تھا آپ ﷺ نے غسل کیا پھر چادر لپیٹی جسے کاندھوں پر مخالف اطراف میں ڈال دیا پھر آپ نے نماز چاشت کی آٹھ رکعات پڑھیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۴۵۰..... ام ھانی رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے فیصلے کررہے تھے آپ ﷺ فارغ نہ ہوئے حتیٰ کہ سورج بلند ہوگیا اور آپ ﷺ نے نماز چاشت کی آٹھ رکعات پڑھیں۔

رواہ ابوسعید النقاش فی کتاب القضاء

۲۳۴۵۱..... ام ھانی بنت ابی طالب کہتی ہیں، جب رسول کریم ﷺ نے مکہ فتح کیا تو قبیلہ بنی مخزوم میں سے میرے دوست، والی، رشتہ دار (دیور) بھاگ کر میرے پاس آئے۔ میں نے انہیں اپنے گھر میں چھپا دیا اتنے میں میرے بھائی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ادھر آنکلے اور کہنے لگے بخدا! میں تو انہیں ضرور قتل کروں گا میں نے دروازے پر تالہ لگا دیا پھر مکہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ ﷺ اس وقت ایک ٹب میں غسل کررہے تھے تب میں آٹے کے نشانات تھے جب کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چادر تان کر آپ ﷺ کے آگے پردہ کررکھا تھا۔ جب آپ ﷺ غسل سے فارغ ہوئے اور اپنے بدن پر ایک کپڑا لپیٹا اور پھر نماز چاشت کی آٹھ رکعات پڑھیں پھر میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا: ام ھانی مرحبا خوش آمدید بتایئے کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے دوسسرالی رشتہ دار بھاگ کر میرے پاس (پناہ کے لئے) آئے ہیں اور اب علی آئے ہیں اور کہتے ہیں انھیں قتل کروں گا آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہیں ہوگا: جسے تم نے پناہ دی اسے ہم نے بھی پناہ دی جسے تم نے امن دیا اسے ہم نے بھی امن دیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن جریر

۲۳۴۵۲..... یزید بن ابی زیاد کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن حارث سے نماز چاشت کے متعلق سوال کیا انہوں نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پایا ہے۔ حالانکہ وہ کثیر تعداد میں تھے۔ ان میں سے کسی ایک نے بھی مجھے نہیں بتایا کہ اس نے نبی کریم ﷺ کو نماز چاشت پڑھتے دیکھا ہو سوائے ام ہانی رضی اللہ عنہا کے چنانچہ وہ کہتی ہیں فتح مکہ کے موقع پر جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے غسل کیا اور پھر آٹھ رکعات نماز پڑھی۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۵۳..... عبداللہ بن حارث کہتے ہیں میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں نماز چاشت کے متعلق سوال کیا، حلانکہ اس زمانہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وافر تعداد میں موجود تھے میں نے کسی ایک کو بھی نہیں پایا جس نے نماز چاشت کے متعلق نبی کریم ﷺ کی کوئی حدیث سنائی ہو بجز ام ھانی کے چنانچہ وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میرے لیے غسل کے واسطے پانی رکھو چنانچہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک برتن میں پانی ڈال دیا میں نے اس برتن میں آٹے کے نشانات دیکھے آپ ﷺ نے آٹھ رکعات نماز پڑھی، میں نے آپ ﷺ کو چاشت کے وقت اس سے پہلے نماز پڑھتے دیکھا اور نہ ہی اس کے بعد۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۵۴..... ام ھانی کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے فاطمہ رضی اللہ عنہا اس وقت میرے پاس بیٹھی تھیں چنانچہ آپ ﷺ نے مشکیزے سے ایک برتن میں پانی ڈالا اور پھر پردے کے پیچھے تشریف لئے گئے اور غسل کیا پھر فتح مکہ کے دن آٹھ رکعات نماز پڑھی میں نے اس سے پہلے آپ کو نماز چاشت پڑھتے دیکھا اور نہ ہی اس کے بعد۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۵۵..... ام ھانی کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ تشریف لائے ایک کپڑے سے ستر کروا کر اس کے پیچھے غسل کیا پھر آپ نے آٹھ رکعت نماز پڑھی درحالیکہ سورج بلند ہوچکا تھا میں نہیں جانتی کہ آپ کا قیام طویل تھا یا رکوع یا سجدہ، چونکہ یہ تمام ارکان قریب قریب مقدار کے تھے۔

رواہ ابن جریر

۲۳۴۵۶..... عبداللہ بن حارث بن نوفل کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نماز چاشت نہیں پڑھتے تھے میں انہیں ام ھانی کے پاس لے گیا اور کہا: تم انہیں بھی وہ کچھ بتاؤ جو کچھ مجھے بتایا تھا، ام ہانی رضی اللہ عنہا کہنے لگیں فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے پانی مانگا آپ کے لیے ایک برتن میں پانی ڈال دیا گیا پھر آپ ﷺ نے ایک کپڑا تنوا دیا جس سے میرے اور آپ ﷺ کے درمیان پردہ ہوگیا آپ ﷺ نے غسل کیا اور جو پانی بچ گیا وہ گھر کے ایک کونے میں بہا دیا پھر آپ نے آٹھ رکعات پڑھیں یہ نماز چاشت تھی اس میں قیام رکوع سجدہ اور جلسہ یکساں مقدار میں تھے یہ حدیث سننے کے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہما ام ہانی کے گھر سے باہر نکلے وہ کہہ رہے تھے میں نے پورا قرآن پڑھا ہے لیکن آج مجھے نماز چاشت کا علم ہوا ہے چنانچہ مخلوق عشاء اور اشراق کے وقت تسبیح کرتی ہے

عبداللہ بن حارث کہتے ہیں: میں کہا کرتا تھا کہ اشراق کی نماز کہاں ہوگی پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اس کے بعد اشراق کی نماز ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۵۷... ام ہانی کی روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فتح مکہ کے دن صبح کے وقت آٹھ رکعات نماز پڑھتے دیکھا اور آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جسے کاندھوں پر مخالف اطراف میں ڈال رکھا تھا۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۵۸... عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں مجھے بجز ام ھانی کے کسی نے خبر نہیں دی کہ رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی نماز پڑھی ہو چنانچہ ام ھانی نے حدیث سنائی ہے کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے موقع پر ان کے گھر میں تشریف لائے غسل کیا اور پھر آٹھ رکعات نماز پڑھی ام ھانی کہتی ہیں میں آپ ﷺ کو اتنی مختصر نماز پڑھتے نہیں دیکھا البتہ آپ ﷺ نے رکوع وسجود اہتمام سے کے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۵۹... ام ہانی کہتی ہیں فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور ایک بڑے پیالے میں پانی رکھا تھا اس میں آٹے کے نشانات بھی تھے آپ ﷺ نے ایک کپڑا تان کر ستر کیا اور پھر غسل کر کے نماز چاشت پڑھی مجھے نہیں معلوم آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں یا چار رکعتیں پڑھیں پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے چاشت کی نماز نہیں پڑھی۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۶۰... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن دو رکعت نماز چاشت پڑھی پھر ایک دن چار رکعات پڑھی پھر ایک دن چھ رکعات پڑھی پھر ایک دن آٹھ رکعات پڑھی، پھر آپ نے ایک دن چھوڑ دی۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۶۱... ''مسند علی'' ابو رملہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر سے باہر تشریف لائے اور پوچھا: لوگ کہاں ہیں؟ جواب ملا: لوگ مسجد میں ہیں کچھ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں اور کچھ بیٹھے ہوئے ہیں فرمایا: لوگوں نے یہ نماز پڑھی، اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں نہیں بھلایا الا یہ کہ یہ نماز چھوڑ دیں حتیٰ کہ سورج ایک یا دو نیزے بلند ہو جائے اور پھر دو رکعتیں پڑھ لیں تو یہ صلوٰۃ اوابین ہوگی۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۶۲... عائشہ بنت سعد کی روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نماز چاشت کی آٹھ رکعات پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

نمازِ فیَ زوال

۲۳۴۶۳... ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نصف دن کے بعد جب کہ سورج ڈھل چکتا چار رکعات نماز پڑھنا مستحب سمجھتے تھے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! میں دیکھتی ہوں کہ آپ اس وقت میں نماز مستحب سمجھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظر رحمت سے دیکھتے ہیں اور اسی نماز کی آدم نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام پابندی کرتے تھے۔ رواہ ابن النجار

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۹۸۴۔

مغرب وعشاء کے درمیانی وقت میں نماز

۲۳۴۶۴... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! فرض نماز کے بعد کونسی نماز افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ نماز جو رات کے اول حصہ میں پڑھی جائے وہ افضل ہے۔ رواہ ابن جریر

فائدہ:...... احادیث شریفہ میں مختلف نمازوں کی فضیلت بیان کی گئی ہے چنانچہ فرض نمازوں کے بعد افضل ترین نماز نماز تہجد ہے۔ حدیث بالا میں جس نماز کا ذکر ہوا ہے شرعی اصطلاح میں اسے نماز اوابین سے تعبیر کیا جاتا ہے رہا یہ سوال کہ آپ ﷺ نے حدیث بالا میں اس نماز کو افضل ترین کیوں قرار دیا ہے؟ جواب یہ ہے کہ سائل کے حال کے موافق یہی جواب تھا چنانچہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو اسی طرز کے سوال کے جواب میں فرمایا تھا کہ افضل عمل والدین کی خدمت ہے بسا اوقات آپ ﷺ نے جہاد فی سبیل اللہ کو افضل عمل قرار دیا ہے یہ تمام افضل اعمال اوقات

وحالات کے موافق بتائے گئے ہیں اسی لیے فقہاء نے اصول فتوی میں بیان کیا ہے کہ مفتی کو چاہیے کہ سائل کی شخصیت کو سامنے رکھ کر فتوی دے۔

نماز تراویح

۲۳۴۶۵......سائب بن یزید کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ یہ دونوں رمضان میں لوگوں کو گیارہ رکعات پڑھائیں چنانچہ قاری ایک ایک رکعت میں دو دو سو آیتیں پڑھتا حتی کہ طویل قیام کی وجہ سے قاری عصا پر سہارا لے لیتا اور ہم طلوع فجر کے لگ بھگ گھروں کو واپس لوٹتے۔

رواہ مالک وابن وھب وعبد الرزاق والضیاء المقدسی والطحاوی وجعفر الفریابی فی السنن و البیھقی

۲۳۴۶۶......عبدالرحمٰن بن عبدالقاری کہتے ہیں میں رمضان میں ایک رات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کی طرف گیا ہم کیا دیکھتے ہیں کہ لوگ مختلف ٹولیوں میں الگ الگ نماز پڑھ رہے ہیں، چنانچہ ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے اور اس کی اقتداء میں چند آدمی نماز پڑھ رہے ہیں اس حالت کو دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری رائے ہے کہ اگر ان لوگوں کو ایک قاری کے پیچھے جمع کردوں تو بہت اچھا ہوگا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس رائے کے نفاذ کا پختہ عزم کرلیا اور سب لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے جمع کیا اس کے بعد ایک رات پھر میں آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں گیا لوگ اپنے ایک قاری کے پیچھے نماز میں مشغول تھے، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ نیا طریقہ بہت اچھا ہے یہ لوگ رات کے جس حصہ میں سو جاتے ہیں وہ رات کے اس حصہ سے بدرجہا افضل ہے جس میں یہ کھڑے رہتے ہیں۔یعنی رات کے اول حصہ میں نماز کے لیے کھڑے رہتے ہیں اور آخری حصہ جو کہ افضل ہے میں سو جاتے ہیں۔

رواہ مالک وعبد الرزاق والبخاری وابن جریر وابن خزیمۃ والبیھقی وجعفر الفریابی فی السنن

۲۳۴۶۷......عروہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ماہ رمضان کے قیام کے لیے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے جمع کیا اور عورتوں کو سلیمان بن ابی حثمہ کے پیچھے۔رواہ جعفر الفریابی فی السنن والبیھقی

۲۳۴۶۸......ابو عثمان نہدی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین قاریوں کو بلایا اور ان سے قراءت سنی چنانچہ ان میں سے جو جلدی سے قراءت کرتا تھا اسے حکم دیا کہ (ایک رکعت میں) لوگوں کے لیے رمضان میں تیس آیتیں پڑھے درمیانی درجہ کی قراءت کرنے والے کو حکم دیا کہ پچیس آیتیں پڑھے جب کہ آہستہ آہستہ قراءت کرنے والے کو حکم دیا کہ بیس آیتیں پڑھے۔رواہ جعفر الفریابی فی السنن والبیھقی

۲۳۴۶۹......نوفل بن ایاس ھذلی کی روایت ہے کہ ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مسجد میں مختلف ٹولیوں میں نماز (تراویح) پڑھتے تھے چنانچہ ایک جماعت یہاں کھڑی ہے دوسری وہاں۔اور جس قاری کی آواز زیادہ اچھی ہوتی لوگوں کا رجحان اس کی طرف زیادہ ہوتا یہ حالت دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ ان لوگوں نے قرآن مجید کو گیتوں کا مجموعہ بنالیا ہے۔بخدا! اگر مجھ میں طاقت ہوئی تو اس حالت کو میں ضرور تبدیل کروں گا چنانچہ اس کے بعد صرف تین ہی راتیں گزری تھیں آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے آخری صف میں کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ اگر یہ نئی بات ہے تو بہت اچھی ہے۔

رواہ ابن سعد والبخاری فی خلق الافعال وجعفر الفریابی فی السنن

فائدہ:......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے باجماعت تراویح کو جو بدعت کہا ہے یہ لغوی معنی میں ہے نہ کہ اصطلاحی معنی میں یعنی بدعت نیا طریقہ نئی بات کے ہے اسے اصطلاحی بدعت سے نہیں تعبیر کیا جاسکتا چونکہ اس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کثیر تعداد موجود تھی آپ رضی اللہ عنہ کی رائے سب صحابہ نے نہ صرف بخوشی قبول کی بلکہ اس کی حمایت کی اور توثیق کی لہٰذا صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا اس پر اجماع ہوگیا لہٰذا اسے بدعت کہنا یا سمجھنا خطرہ سے خالی نہیں:

بل اقول ان قائلہ کذا ان یفسق بل یکفر لا نہ قدا نکر اجماع الصحابۃ رضی اللہ عنھم۔ و اللہ اعلم۔

۲۳۴۷۰...... ابن ابی ملیکہ روایت نقل کرتے ہیں کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو (قیام اللیل کے لیے ایک امام کے پیچھے) جمع کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن سائب مخزومی کو حکم دیا کہ وہ اہل مکہ کو جمع کر کے تراویح پڑھائیں۔
رواہ ابن سعد

۲۳۴۷۱...... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ رمضان میں رات کو نماز پڑھائیں فرمایا کہ لوگ دن کو روزہ رکھتے ہیں رات کو اچھی طرح سے قراءت نہیں کر سکتے لہٰذا تم انہیں نماز پڑھاؤ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: اس چیز کا تو پہلے وجود نہیں تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں میں جانتا ہوں لیکن یہ بہت اچھا طریقہ ہے چنانچہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بیس (۲۰) رکعات پڑھائیں۔ رواہ ابن منیع

۲۳۴۷۲...... زید بن وھب کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمیں ترویحتین (چار رکعت تراویح) کے بعد اتنی دیر آرام دیتے تھے جتنی دیر میں کوئی آدمی مسجد سے مقام سلع تک جا سکتا۔ رواہ البیھقی وقال بکذا قال: ولعله اراد من یصلی بھم التروا ح بامر عمر

۲۳۴۷۳...... عبداللہ بن سائب کہتے ہیں: میں رمضان میں لوگوں کو نماز پڑھاتا تھا چنانچہ ایک مرتبہ میں نماز پڑھا رہا تھا کہ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ عمرہ کی غرض سے (مکہ مکرمہ) تشریف لائے مسجد کے دروازے پر آپ ﷺ نے تکبیر کہی پھر مسجد میں داخل ہوئے اور میرے پیچھے نماز پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۴۷۴...... ابوحسناء کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابن طالب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو پانچ ترویح یعنی بیس رکعات نماز پڑھائے۔ رواہ البیھقی وضعفہ

۲۳۴۷۵...... عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن ابی لیلیٰ کو حکم دیا کہ لوگوں کو رمضان میں نماز پڑھائیں۔
ابن شاھین

۲۳۴۷۶...... ابن سائب کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رمضان میں لوگوں کو قیام اللیل کراتے تھے۔ ابن شاھین

۲۳۴۷۷...... ابواسحاق ھمدانی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رمضان میں رات کے اول حصہ میں گھر سے باہر نکلے اور مسجد میں تشریف لائے دیکھا کہ چراغ جل رہے ہیں کتاب اللہ کی تلاوت کی جا رہی ہے تو فرمایا: اے ابن خطاب اللہ تعالیٰ تیری قبر کو نور سے بھر دے جس طرح تو نے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو قرآن سے منور کیا۔ رواہ ابن شاھین

۲۳۴۷۸...... عرفجہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رمضان میں لوگوں کو قیام اللیل کا حکم دیتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ ایک امام مردوں کے لیے مقرر فرماتے تھے اور ایک امام عورتوں کے لئے عرفجہ کہتے ہیں: مجھے عورتوں کا امام مقرر کیا گیا تھا۔ رواہ البیھقی

۲۳۴۷۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں عمر رضی اللہ عنہ کو ماہ رمضان میں قیام پر ابھارا کرتا تھا اور انہیں خبر دیتا تھا کہ ساتویں آسمانوں پر ایک مبارک مقام ہے جسے حظیرۃ القدس کہا جاتا ہے اس میں ایک قوم ایسی ہے جسے روح کہا جاتا ہے چنانچہ جب لیلۃ القدر ہوتی ہے یہ قوم اپنے رب تعالیٰ سے آسمان دنیا پر اترنے کی اجازت طلب کرتی ہے رب تعالیٰ انہیں اجازت مرحمت فرما دیتا ہے چنانچہ یہ جس نمازی کے اوپر سے گزرتے ہیں اس کے لیے دعا کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوالحسن لوگوں کو نماز پر برانگیختہ کرتے رہو تاوقتیکہ انہیں بھی برکت کا حصہ مل جائے (پھر آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قیام اللیل کا حکم دیا)۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان وسندہ ضعیف

متعلقات قیام رمضان

۲۳۴۸۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ رمضان کی ہر رات میں پڑھ لی حتیٰ کہ دن رات سے الگ ہو گیا گویا اس نے قیام اللیل کر لیا۔

نماز برائے حفظ قرآن

۲۳۴۸۱ .... "مسند ابن عباس رضی اللہ عنہما" (نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا) اے ابوالحسن کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جن سے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع پہنچائے اور جسے تم سکھاؤ اسے بھی نفع پہنچائے اور جو کچھ تم پڑھو وہ تمہارے سینے میں پختہ ہو جائے چنانچہ جمعہ کی شب اگر تم سے ہو سکے تو رات کے آخری تہائی حصہ میں اٹھو چونکہ یہ وقت اللہ کے دربار میں حاضری کا وقت ہے اور اس وقت دعا قبول ہوتی ہے چنانچہ میرے بھائی یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا: سوف استغفر لکم ربی یعنی عنقریب میں اپنے رب سے تمہارے لیے استغفار کروں گا یعقوب علیہ السلام نے یہ بات کہی تھی تاکہ جمعہ کی شب آجائے اگر تمہیں اس وقت اٹھنے کی طاقت نہ ہو تو درمیان رات میں اٹھ جاؤ وہ نہیں تو اول رات میں کھڑے ہو جاؤ اور چار رکعات پڑھو بایں طور کہ پہلی رکعت میں سورت فاتحہ اور سورت یٰسٓ پڑھو دوسری رکعت میں سورت فاتحہ اور حم الدخان پڑھو۔ تیسری رکعت میں سورت فاتحہ اور الم تنزیل السجدہ پڑھو اور چوتھی رکعت میں سورت فاتحہ اور تبارک الذی پھر جب تشہد سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرو اور مجھ پر درود بھیجو پھر سارے انبیاء پر درود سلام بھیجو مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے استغفار کرو اور جو تمہارے مسلمان بھائی دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں ان کے لیے بھی استغفار کرو پھر اس کے آخر میں یہ دعا پڑھو۔

اللھم ارحمنی بترک المعاصی وارزقنی حسن النظر فیما یرضیک عنی اللھم بدیع السموات والارض ذوالجلال و الاکرام والعزۃ التی لا ترام اسئالک یا اللہ یا رحمن بجلا لک ونور وجھک ان تلزم قلبی حفظ کتابک کما علمتنی وارزقنی ان اتلوہ علی النحو الذی یر ضیک عنی. اللھم بدیع السموات و الارض ذوالجلال والا کرام والعزۃ التی لا ترام واسئالک یااللہ یارحمن بجلا لک ونور وجھک ان تنور بکتابک بصری وان تطلق بہ لسانی وان تفرج بہ عن قلبی وان تشرح بھا صدری وان تعمل بہ بدنی فانہ لایعنی علی الحق غیران ولا یوتیہ الا انت ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

یا اللہ ترک گناہ سے مجھ پر رحم فرما اور مجھے حسن نظر عطا فرما جس کے ذریعے تو مجھ سے راضی ہو جائے اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے عزت وجلال والے جس کا ارادہ نہیں کیا جا سکتا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ یا رحمٰن تیرے جلال اور تیری ذات کے نور کے واسطے سے کہ تو میرے دل میں اپنی کتاب کا حفظ پختہ کر دے جس طرح کہ تو نے مجھے اس کا علم عطا کیا ہے اور مجھے اس طریقہ پر پڑھنے کی توفیق عطا فرما جس سے تو مجھ سے راضی رہے۔ اے اللہ آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے ایسی عزت اور جلال وشان والے جس کا ارادہ نہیں کیا جا سکتا یا اللہ یا رحمٰن تو اپنے جلال شان اور اپنی ذات کے نور کے واسطے اپنی کتاب کے ذریعے میری بصر کو منور کر دے اور اس کے ذریعے میری زبان کو چلا دے میرے دل کی گرہیں کھول دے اور میرے سینے کو کھول دے اور میرے بدن کو عمل کی توفیق عطا فرما، بلاشبہ تیرے سوا حق پر میری مدد کرنے والا کوئی نہیں اور اس کام کو صرف تو ہی کر سکتا ہے ۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

اے ابوالحسن! تین یا پانچ یا سات جمعہ میں ایسا کرو قسم اس ذات کی جس نے مجھے برحق مبعوث کیا ہے تمہاری یہ دعا کبھی رد نہیں ہوگی۔

رواہ الترمذی وقال حسن غریب والطبرانی وابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ والحاکم

کلام:...... ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو موضوعات میں شمار کیا ہے لیکن ان کی اس رائے کو قبول نہیں کیا گیا۔ حافظ ذہبی کہتے ہیں: یہ حدیث منکر اور شاذ ہے مجھے خوف ہے کہ یہ کسی نے اپنی طرف سے نہ گھڑلی ہو اس سب کے باوجود بخدا! اس کی سند کی عمدگی نے ورطہ حیرت میں ڈال رکھا ہے۔

صلوٰۃ خوف کا بیان

۲۲۴۸۲ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ دو رکعت صلوٰۃ خوف پڑھی ہے البتہ مغرب کی تین رکعتیں پڑھی تھیں۔ رواہ ابن ابی شیبة وابن منیع ومسدد والبزار وضعفه

۲۲۴۸۳ ... حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو نماز خوف پڑھنے کا حکم دیا لوگوں نے اپنے اپنے ہتھیار تھام لیے (دو جماعتیں بنالی گئیں) ایک جماعت دشمنوں کے بالمقابل کھڑی ہوگئی اور ایک جماعت نماز پڑھنے آ گئی چنانچہ اس جماعت نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی پھر یہ جماعت اس جماعت کی طرف چلی گئی جس نے نماز نہیں پڑھی تھی وہی پہلی جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی تھی وہ آ گئی اور نبی کریم ﷺ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی اور دو سجدے کیے اور پھر آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا پھر یہ جماعت بھی دشمن کے طرف چلی گئی اور سب نے تکبیر کہہ کر ایک رکعت پڑھی اور دو سجدے کیے پھر سلام پھیر دیا۔

رواہ البزار

۲۲۴۸۴ ... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صلوٰۃ الخوف ایک رکعت ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۴۸۵ ... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک رکعت نماز خوف پڑھائی درانحالیکہ آپ ﷺ ہمارے اور دشمن کے درمیان تھے۔ رواہ ابن النجار

۲۲۴۸۶ ... مسند حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سعید بن عاص روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک غزوہ کے دوران کہا اور ان کے ساتھ حضرت حذیفہ بھی تھے کہ تم میں سے کس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بولے، میں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے۔ چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجاہدین کو حکم دیا کہ اپنے اپنے ہتھیار سنبھال لو اور اگر تم دشمن کی طرف سے کوئی حرکت محسوس کرو تو اسوقت تمہارے لیے جنگ حلال ہو جائے گی پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجاہدین کی دو جماعتیں بنائیں ایک جماعت کو ایک رکعت پڑھائی جب کہ دوسری جماعت دشمن کے مقابل کھڑی رہی پھر پہلی جماعت چلی گئی اور دوسری جماعت کی جگہ (دشمن کے مدمقابل) کھڑی ہوگئی اور دوسری جماعت آئی اور حذیفہ رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة وعبد بن حمید وابوداؤد والنسائی وابن جریر والبیهقی فی شعب الایمان والحاکم

۲۲۴۸۷ ... زیاد بن نافع حضرت کعب رضی اللہ عنہ جو کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جنگ یمامہ کے موقع پر ان کا ہاتھ کٹ گیا تھا انہوں نے فرمایا کہ نماز خوف ایک رکوع اور دو سجدے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۲۴۸۸ ... زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے نماز خوف کے بارے میں سوال کیا گیا انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ کھڑے ہوئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ایک رکعت پڑھائی ایک صف آپ ﷺ پیچھے کھڑے ہوئے اور ایک صف دشمن کے مدمقابل رہی اس صف کو آپ ﷺ نے ایک رکعت پڑھائی اور پھر یہ صف چلی گئی اور دشمن کے مدمقابل والی صف آ گئی آپ ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی اور پھر وہ چلی گئی۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۲۴۸۹ ... سہل بن ابی حثمہ صلوٰۃ خوف کا طریقہ یوں بتاتے ہیں صلوٰۃ خوف کے لئے امام کے پیچھے ایک صف کھڑی ہو جائے اور ایک صف دشمن کے مدمقابل رہے امام ان کو ایک رکعت پڑھائے پھر یہ اپنی جگہ کھڑے ہو جائیں اور امام بھی کھڑا ہو جائے وہ اپنے تئیں ایک رکعت پڑھ لیں اور پھر اس صف کی جگہ چلے جائیں اور وہ آ جائیں اور امام انہیں ایک رکعت پڑھائے اور یہ اپنی جگہ کھڑے ہو کر ایک رکعت کی قضاء کر لیں۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۹۰ ... حضرت ابو عیاش زرقی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم مقام عسفان میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ہمارے سامنے سے مشرکین

آن وارد ہوئے ان کی کمان حضرت خالد بن ولید کر رہے تھے مشرکین ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھے نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی مشرکین کہنے لگے: کاش کہ اگر ہم مسلمانوں کو غفلت میں پاکر ان پر حملہ آور ہو جائیں انہیں سے بعض کہنے لگے: ابھی ابھی مسلمانوں کے لیے نماز کا وقت ہوا چاہتا ہے نماز مسلمانوں کو اپنی اولاد اور اپنی جانوں سے بھی زیادہ پیاری ہے (لہٰذا وہ نماز میں مشغول ہوں گے ہم ان پر حملہ آور ہو جائیں گے) چنانچہ ظہر اور عصر کے درمیان حضرت جبریل علیہ السلام یہ آیات لے کر اترے "و اذا کنت فیھم فاقمت لھم الصلوۃ" یعنی جب آپ مسلمانوں میں موجود ہوں تو ان کے لیے نماز قائم کریں۔ پس نماز کا وقت ہو گیا رسول اللہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا انہوں نے اپنا اپنا اسلحہ سنبھال لیا پھر ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے دو صفیں بنالیں آپ ﷺ نے رکوع کیا اور ہم نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے اوپر سر اٹھایا اور ہم سب نے سر اٹھایا پھر نبی کریم ﷺ نے اپنے ساتھ ملی ہوئی صف کو لے کر سجدہ کیا جب کہ پچھلی صف والے ان کی نگرانی کرتے رہے جب انہوں نے سجدہ کر لیا کھڑے ہو گئے اور دوسرے بیٹھ گئے اور سجدہ کیا پھر یہ لوگ ان کی صف میں چلے گئے اور وہ ان کی صف میں آئے پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا اور سب نے مل کر رکوع کیا پھر آپ ﷺ نے اوپر سر اٹھایا تو سب نے اوپر سر اٹھایا پھر آپ ﷺ نے اپنے ساتھ ملی ہوئی صف کے ساتھ سجدہ کیا جب کہ دوسرے کھڑے تھے اور ان کی نگرانی کر رہے تھے جب وہ بیٹھ گئے اور دوسرے لوگ بھی بیٹھ گئے سب نے سجدہ کیا آپ ﷺ نے پھر سلام پھیرا اور نماز ختم کر دی رسول اللہ ﷺ نے دو مرتبہ صلوۃ خوف پڑھی ہے ایک مرتبہ عسفان میں اور دوسری مرتبہ بنی سلیم کی سرزمین میں۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ والامام احمد بن حنبل وعبد بن حمید وابوداؤد والنسائی وابن المنذر وابن جریر وابن ابی حاتم والدارقطنی والحاکم والبیہقی

۲۳۴۹۱.....امام ثوری رحمۃ اللہ علیہ ابوزبیر کے واسطہ سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اسی جیسی (یعنی جو طریقہ حدیث بالا میں بیان ہوا) صلوٰۃ خوف پڑھائی صرف اس حدیث میں نزول جبریل کا ذکر نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۴۹۲.....ثوری ہشام کی سند سے نبی کریم ﷺ سے صلوٰۃ خوف کا اسی طرح کا طریقہ نقل کرتے ہیں البتہ اس میں کہتے ہیں کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سجدہ سے سر اٹھایا تو پہلی صف الٹے پاؤں پیچھے ہٹ گئی اور پچھلی صف اگلی صف کی جگہ آکر کھڑی ہو گئی اور انہوں نے اگلی صف والوں کی جگہ سجدہ کیا۔

فائدہ:.....اس حدیث کا حوالہ نہیں ذکر کیا گیا البتہ بعض نسخوں میں عبدالرزاق کا حوالہ دیا گیا ہے واللہ اعلم۔

۲۳۴۹۳.....''مسند ابن عباس'' کہ نبی کریم ﷺ نے مقام ''ذی قرد'' میں صلواۃ خوف پڑھی چنانچہ ایک صف آپ ﷺ کے پیچھے کھڑی ہوئی اور دوسری صف دشمن کے مدمقابل رہی آپ ﷺ نے اس صف کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ صف چلی گئی اور دشمن کے مدمقابل صف کی جگہ کھڑی ہو گئی جب کہ وہ صف اس پہلی صف کی جگہ آ گئی اور آپ ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی۔ پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا اور یہ لوگ بھی واپس لوٹ گئے یوں نبی کریم ﷺ کی دو رکعتیں ہو گئیں اور دونوں جماعتوں کی ایک ایک رکعت ہو گئی۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وعبد ابن حمید وابن جریر و الحاکم

۲۳۴۹۴.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مقام ذی قرد جو کہ قبیلہ بنو سلیم کی جگہ ہے میں صلوۃ خوف پڑھی لوگوں نے دو صفیں بنالیں ایک صف آپ ﷺ کے پیچھے کھڑی ہو گئی جب کہ دوسری صف دشمن کے مدمقابل کھڑی ہوئی، جو صف آپ ﷺ کے پیچھے کھڑی ہوئی انہیں آپ ﷺ نے ایک رکعت پڑھائی پھر یہ صف اٹھ کر دوسری صف کی جگہ چلی گئی اور دوسری صف اس صف کی جگہ آ گئی آپ ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۴۹۵.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دو جماعتوں میں سے ایک جماعت کو ایک رکعت نماز پڑھائی جب کہ دوسری جماعت دشمن کی طرف مصروف رہی، پھر پہلی جماعت چلی گئی، اور دشمن کے مدمقابل کھڑی ہو گئی اور دوسری جماعت آئی اور آپ ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی پھر نبی کریم ﷺ نے سلام پھیر دیا اور دونوں جماعتوں نے اپنے تئیں ایک ایک رکعت ادا کر لی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۴۹۶.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صلوٰۃ خوف پڑھی۔ رسول کریم ﷺ نے تکبیر کہی اور ان کے

پیچھے ایک جماعت نے صف بنالی جب کہ دوسری جماعت دشمن کے مدمقابل کھڑی ہوگئی چنانچہ نبی کریم ﷺ نے پیچھے کھڑی جماعت کو ایک رکعت اور دوسجدے کرائے جیسا کہ فجر کی نصف نماز ہوتی ہے پھر یہ لوگ چلے گئے اور دشمن کے مدمقابل کھڑے ہوگئے دوسری جماعت آگئی اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی آپ ﷺ نے انہیں بھی پہلے کی طرح نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا اور پھر دونوں جماعتوں کا ہر ایک آدمی کھڑا ہوا اور اپنے طور پر ایک رکوع اور دوسجدے کرلیے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۴۹۷...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے ایک صف آپ ﷺ کے پیچھے کھڑی ہوگئی اور دوسری صف دشمن کے مدمقابل رہی جب آپ ﷺ نے تکبیر کہی تو پیچھے کھڑی صف نے بھی تکبیر کہی اور آپ ﷺ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ چلے گئے اور دوسرے آگئے آپ ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ کھڑے ہوئے جنھیں آپ ﷺ نے دوسری رکعت پڑھائی تھی انہوں نے اپنی جگہ پر صف بنالی پھر یہ لوگ چلے گئے اور دوسرے آگئے انہوں نے ایک رکعت پڑھ لی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۴۹۸...... طاؤس کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ظہر کی چار رکعات پڑھیں آپ ﷺ (بمعہ مجاہدین کے) اور دشمن ایک ہی میدان میں تھے دشمن کہنے لگے: مسلمانوں کی دوسری نماز کا وقت ہونا چاہتا ہے انہیں نماز دنیا و مافیھا سے بھی زیادہ محبوب ہے چنانچہ رسول کریم ﷺ نماز عصر کے لیے کھڑے ہوئے اور لوگوں نے آپ...... کے پیچھے دو صفیں بنالیں جب آپ ﷺ نے رکوع کیا تو پہلی صف نے بھی رکوع کیا جب کہ دوسری صف والے کھڑے رہے پھر یہ پہلی صف والے سجدہ سے کھڑے ہوئے اور الٹے پاؤں پیچھے ہٹ گئے اور دوسری صف کی جگہ کھڑے ہوگئے اور دوسری صف والے ان کی جگہ آکھڑے ہوئے پھر نبی کریم ﷺ نے رکوع کیا اور پہلی صف نے بھی رکوع کیا، یوں نبی کریم ﷺ کی دو رکعتیں ہوگئیں اور ہر ایک صف کی ایک ایک رکعت ہوگئی پھر انہوں نے اپنی اپنی صف میں ایک ایک رکعت پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۴۹۹...... مجاہد روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صرف دو مرتبہ صلوٰۃ خوف پڑھی ہے ایک مرتبہ مقام ذی الرقاع سرزمین بنوسلم میں دوسری مرتبہ مقام عسفان میں (چنانچہ اس دوسری مرتبہ میں نماز خوف کا طریقہ ہے کہ) مشرکین مقام ضجنان میں مسلمانوں اور قبلہ کے درمیان تھے نبی کریم ﷺ نے اپنے سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنے پیچھے صف میں کھڑا کیا۔ یہ واقعہ عسفان کا ہے پھر آپ ﷺ آگے بڑھے اور سب کو ایک رکوع کرایا اور جو آپ کے قریب تھے انہیں اپنے ساتھ سجدہ کروایا جب کہ دوسرے پیچھے کھڑے ان کی نگرانی کرتے رہے جب آپ ﷺ نے ان کے ساتھ سجدہ کیا تو یہ لوگ کھڑے ہوگئے اور دوسروں نے جو پیچھے کھڑے رہے تھے انہوں نے سجدہ کیا اور پھر آگے بڑھ کر پہلی صف میں آگئے اور پہلی صف والے پیچھے ہوگئے اور پھر آپ ﷺ کے ساتھ سب نے رکوع کیا اور جو آپ ﷺ کے قریب کھڑے تھے انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا جب کہ دوسرے پیچھے کھڑے نگرانی کرتے رہے جب ان لوگوں نے سجدہ سے سر اٹھائے تو پیچھے کھڑے رہے لوگوں نے سجدہ کیا پھر نبی کریم ﷺ کے ساتھ سب نے سلام پھیرا اور یوں سب کی نماز مکمل ہوگئی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۵۰۰...... ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ مجاہد فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ اخفتم ان یفتنکم الذین کفروا (یعنی اگر تمہیں خوف ہوکر کفار تمہیں فتنہ میں مبتلا کریں گے) اس دن نازل ہوئی جس دن نبی کریم ﷺ مقام عسفان میں تھے جب کہ مشرکین مقام ضجنان میں دونوں فریق باہم مقابل تھے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ظہر کی نماز چار رکعات پڑھائی رکوع سجود اور قیام سب نے اکٹھے مل کر کیا اسی دوران مشرکین نے مسلمانوں کے سازوسامان پر چھاپہ مارنا چاہا اور مسلمانوں کو قتل کرنا چاہا کہ اللہ عزوجل نے آیت "فلتقم طائفہ" (یعنی ایک جماعت دشمن کے مدمقابل کھڑی رہے) نازل فرمائی چنانچہ نبی کریم ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے پیچھے دو صفیں بنالیں سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے ساتھ تو تکبیر تحریمہ کہی لیکن پہلی صف والوں نے آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا اور دوسرے کھڑے رہے اور انہوں نے سجدہ نہ کیا حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ اور پہلی صف والے کھڑے ہوئے پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور سب نے مل کر رکوع کیا پھر پچھلی صف آگے آگئی اور اگلی صف پیچھے چلی گئی یوں آگے والوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا جیسا کہ پہلی مرتبہ آگے والوں نے کیا تھا۔

نبی کریم ﷺ نے عصر کی نماز قصر کرکے دو رکعتیں پڑھی۔ رواہ ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم وعبد الرزاق)

۲۲۵۰۱... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ کچھ تاجروں نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا کہ ہم لوگ محو سفر رہتے ہیں ہم کیسے نماز پڑھیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

''واذاضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلاۃ''

یعنی جب تم زمین میں محو سفر ہوتو تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم نماز میں قصر کرو۔ پھر کچھ عرصہ کے لئے وحی کا سلسلہ بند ہوگیا۔ پھر جب آپ ﷺ ایک سال بعد غزوہ پر تشریف لے گئے تو نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی مشرکین آپس میں کہنے لگے: محمد ﷺ اور اس کے ساتھیوں نے تمہیں اپنی پشتوں پر غلبہ دے دیا ہے تم ان پر چڑھائی کیوں نہیں کردیتے؟ ان میں سے کسی نے کہا: اس کے بعد ان کی ایک اور نماز بھی آرہی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں نمازوں (ظہر اور عصر) کے درمیانی وقت میں یہ آیات نازل فرمائیں:

ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا ان الکافرین کانوا لکم عدوا مبینا و اذا کنت فیھم فاقمت لھم الصلوۃ الی قولہ ان اللہ اعد للکافرین عذابا مھینا''

یعنی اگر تمہیں خوف ہو کہ کفار تمہیں فتنہ (جنگ) میں ڈال دیں گے چونکہ کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ چنانچہ جب آپ ﷺ مسلمانوں کے درمیاں موجود ہوں تو ان کے لیے نماز قائم کریں..... سے لے کر..... بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے کفار کے لیے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔ تک یوں اس طرح اللہ تعالیٰ نے نماز خوف کا حکم نازل کیا۔

۲۲۵۰۲... حضرت علی رضی اللہ عنہ صلوٰۃ خوف کا طریقہ یوں بیان فرماتے ہیں کہ مجاہدین کی ایک جماعت امام کے ساتھ کھڑی ہوگی اور دوسری جماعت دشمن کے مدمقابل کھڑی رہے گی پس امام اپنے ساتھ کھڑے ہونے والوں کو ایک رکوع اور دو سجدے کروائے گا امام کے ساتھ نماز پڑھنے والی یہ جماعت چلی جائے اور دوسری جماعت کی جگہ کھڑے ہوجائیں اور وہ (یعنی دوسری جماعت) آجائیں تاکہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لیں پھر امام سلام پھیر دے اور پھر یہ لوگ کھڑے ہوکر اپنی ہی جگہ ایک رکعت پڑھ لیں پھر یہ چلے جائیں اور دشمن کے مقابل کھڑی جماعت کی جگہ کھڑے ہوجائیں اور وہ آجائیں اور ایک رکعت نماز پڑھ لیں۔ رواہ عبدالرزاق

صلوٰۃ کسوف کا بیان

۲۲۵۰۳... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سورج کو گرہن لگ گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوئے نماز پڑھی جس میں پانچ رکوع اور دو سجدے کیے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا پھر سلام پھیر کر فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے بعد میرے سوا یہ نماز کسی نے نہیں پڑھی۔ رواہ ابن جریر وصححہ

۲۲۵۰۴... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' حنش بن معتمر کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں سورج گرہن ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جس میں سورۃ یٰسین اور سورۃ الروم قراءت کی پھر قیام کے بقدر قیام کیا یا اس سے کچھ کم پھر آپ رضی اللہ عنہ نے سر اوپر اٹھایا اسی کے بقدر قیام کیا یا اس سے کچھ کم پھر آپ ﷺ نے اسی کے بقدر سجدہ کیا یا اس سے کچھ کم پھر اوپر سر اٹھایا اور پھر سجدہ کیا جو پہلے سجدہ کے بقدر تھا یا اس سے کچھ کم آپ رضی اللہ عنہ نے پھر اوپر سر اٹھایا اور دوسری رکعت پڑھی اس میں بھی اسی طرح کیا جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا۔

رواہ ابن جریر

۲۲۵۰۵... ''ایضاً'' حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے خبر دی گئی کہ سورج گرہن ہوا ہے اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ کو نماز پڑھائی جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے پانچ رکوع کیے اور پانچویں رکوع کے بعد دو سجدے کیے پھر آپ رضی اللہ عنہ اٹھے اور پانچ رکوع کیے اور پانچویں رکوع کے بعد دو سجدے کیے فرمایا: یوں کل ملا کر دس رکوع اور چار سجدے ہوئے۔

رواہ ابن جریر

۲۳۵۰۶۔۔۔۔حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ سورج گرہن میں نماز پڑھی جس میں آپ ﷺ نے پانچ رکوع اور چار سجدے کیے۔رواہ الشافعی والبیھقی

۲۲۳۵۰۷۔ حنش بن ربیعہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سورج گرہن ہوا اس وقت جس قدر لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے انہیں لے کر آپ رضی اللہ عنہ نے نماز کسوف پڑھی جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے سورۃ حج اور سورۃ یٰسٓ تلاوت کی مجھے معلوم نہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے پہلے کونسی سورت پڑھی۔البتہ آپ رضی اللہ عنہ نے جہراً (با آواز بلند) قراءت کی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے رکوع کیا جو قیام کے بقدر طویل تھا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور اسی کے بقدر قیام کیا پھر آپ نے سر اٹھایا اور رکوع کے بقدر قیام کیا پھر اسی کے بقدر رکوع کیا پھر سر اٹھایا قیام کیا اور اس کے بعد پھر اسی کے بقدر رکوع کیا یوں آپ رضی اللہ عنہ نے چار رکوع کیے اور چوتھے رکوع کے بعد سجدہ کیا پھر آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور سورۃ حج اور سورۃ یٰسٓ تلاوت کی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کیا جس طرح کہ پہلی رکعت میں کیا تھا یوں آپ رضی اللہ عنہ نے آٹھ رکوع اور چار سجدے کیے پھر آپ رضی اللہ عنہ بیٹھے اور دعا کی اور دعا کے بعد اٹھ کر چلے گئے آپ رضی اللہ عنہ کا جانا تھا کہ سورج بھی تاریکیوں سے چھٹ چکا تھا۔رواہ ابن جریر والبیھقی

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کسوف کی نماز پڑھانا

۲۳۵۰۸۔۔۔۔ابو شریح خزاعی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سورج گرہن ہوا اس وقت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مدینہ میں تھے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور لوگوں کو نماز کسوف پڑھائی آپ رضی اللہ عنہ نے ایک رکعت میں دو رکوع اور دو سجدے کیے پھر عثمان رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے اور اپنے گھر میں داخل ہو گئے جب کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وہیں بیٹھے رہے ہم بھی ان کے پاس جا بیٹھے انہوں نے فرمایا: رسول کریم ﷺ سورج اور چاند گرہن کے وقت ہمیں نماز پڑھنے کا حکم دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب تم سورج یا چاند گرہن ہوتا دیکھو تو فوراً نماز کے لیے آ جاؤ اور اگر وہ بات ہوئی جس سے تمہیں ڈرایا جاتا ہے تو وہ ہو جائے گی اور تم غافل نہیں ہو گئے اور اگر اس کا وقوع نہ ہوا تو تم بھلائی کو پا لو گے یا تمہاری کفایت کر دی جائے گی۔

رواہ الامام احمد بن حنبل وابو یعلی والبیھقی

۲۳۵۰۹۔۔۔۔''مسند علی رضی اللہ عنہ'' حنش کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ سورج گرہن ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور نماز میں سورت یٰسٓ اور اس جیسی کوئی اور سورت پڑھی۔ایک روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ سورت حجر اور سورت یٰس پڑھی ایک روایت میں ہے کہ سورۃ یس اور سورۃ روم پڑھی۔پھر آپ رضی اللہ عنہ نے سورت کے بقدر رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہا پھر اسی طرح سورت کے بقدر قیام کیا پھر اسی کے بقدر رکوع کیا اس طرح آپ رضی اللہ عنہ نے چار رکوع کیے پھر سمع اللہ لمن حمدہ' کہا اور پھر ایک سجدہ کیا پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اور اسی طرح پڑھی جس طرح پہلی رکعت پڑھی تھی ایک روایت میں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ ان دو سورتوں یعنی یٰسٓ اور حجر میں سے ایک سورت پڑھی پھر آپ رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور دعا میں مشغول ہو گئے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ ایسے موقع پر اسی طرح کرتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل وابن خزیمۃ والطحاوی وابن جریر وابو القاسم بن مندہ فی کتاب الخشوع والبیھقی

۲۳۵۱۰۔۔۔۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے دور میں جس دن آپ ﷺ کے فرزند ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اس دن سورج گرہن ہوا آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی جس میں آپ ﷺ نے چھ رکوع اور چار سجدے کیے نماز میں آپ ﷺ نے لمبی قراءت کی پھر قیام کے بقدر رکوع کیا رکوع سے اوپر اٹھے اور پھر قراءت کی جو پہلی قراءت سے قدرے کم تھی پھر قیام کے بقدر رکوع کیا پھر رکوع سے اوپر اٹھے اور قراءت کی جو دوسری قراءت سے قدرے کم تھی پھر قیام کے بقدر رکوع کیا پھر رکوع سے اٹھے اور سجدے

کے لیے جھک گئے اور دو سجدے کیے پھر آپ ﷺ اٹھے اور تین رکوع کیے ہر رکوع پہلے والے رکوع سے قدرے کم تھا پھر آپ ﷺ نے سجدہ کیا آپ ﷺ نماز میں پیچھے ہوتے رہے آپ ﷺ کے پیچھے صفوں میں کھڑے لوگ بھی پیچھے ہٹتے رہے حتیٰ کہ صفوں میں کھڑے لوگ عورتوں کی صفوں تک پہنچ گئے پھر آپ ﷺ آگے بڑھتے گئے حتیٰ کہ اپنی جگہ پر پہنچ گئے یوں آپ ﷺ نے نماز مکمل کی اتنے میں سورج بھی تاریکیوں سے چھٹ کر روشن ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بلاشبہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور یہ کسی انسان کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے لہٰذا جب بھی تم سورج یا چاند گرہن دیکھو تو نماز میں مصروف ہو جاؤ حتیٰ کہ سورج یا چاند پھر سے روشن ہو جائے پھر فرمایا کہ جس چیز سے بھی تمہیں ڈرایا گیا ہے (مثلاً دوزخ اور عذاب قبر وغیرہ) وہ مجھے اس نماز میں دکھائی گئی ہے۔

رواہ ابن جریر

۲۳۵۱۱ ... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں سورج گرہن ہوا اس دن شدید گرمی تھی رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی نماز میں آپ ﷺ نے طویل قیام کیا حتیٰ کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گرنے لگے پھر طویل رکوع کیا۔ رکوع سے سر اٹھایا اور طویل قیام کیا پھر طویل رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور طویل قیام کیا پھر دو سجدے کیے پھر اٹھے اور اسی طرح کیا یوں آپ ﷺ نے چار رکوع اور چار سجدے کیے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر ہر وہ چیز پیش کی گئی جس سے تمہیں ڈرایا جاتا ہے چنانچہ جنت مجھ پر پیش کی گئی حتیٰ کہ میں اگر میں میووں کے خوشے پکڑنا چاہتا تو پکڑ سکتا تھا۔ یا آپ ﷺ نے فرمایا کہ: میں نے خوشہ پکڑنا چاہا لیکن میرا ہاتھ اسے نہ پکڑ سکا۔ مجھے جہنم بھی دکھائی گئی میں نے اس میں بنی اسرائیل کی ایک عورت دیکھی جسے ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا جس کو اس نے باندھ دیا اور اسے کھانا نہ دیا اور نہ ہی اسے چھوڑا تاکہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا سکتی۔ میں نے ابو ثمامہ عمرو بن مالک بھی جہنم کے ایک کنویں میں دیکھا اسے کھینچا جا رہا تھا مشرکین کہا کرتے تھے سورج اور چاند کسی بڑے آدمی کی موت کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں حالانکہ فی الواقع یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جب بھی اللہ تعالیٰ تمہیں گرہن دکھائے نماز میں لگ جاؤ تاوقتیکہ سورج یا چاند چھٹ جائے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۵۱۲ ... قبیصہ بن مخارق کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ سورج گرہن ہوا نبی کریم ﷺ نے دو دو رکعت نماز پڑھی حتیٰ کہ سورج چھٹ گیا اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند کسی انسان کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے لیکن یہ بھی اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی دو چیزیں ہیں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں جو چاہتا ہے نئی بات رونما کر دیتا ہے چنانچہ جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر تھوڑی سی تجلی ڈالتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں جھک جاتی ہے پس سورج اور چاند میں سے جو بھی گرہن ہو جائے تم نماز میں مصروف ہو جاؤ حتیٰ کہ چھٹ جائے یا پھر اللہ تعالیٰ کوئی نئی بات رونما کر دے۔

رواہ ابن جریر

کلام: .... اس حدیث کی سند ضعیف ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۹۰

۲۳۵۱۳ ... "مسند حذیفہ" حسن عرنی کی روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے صلوٰۃ کسوف پڑھی جس میں انہوں نے چھ رکوع اور چار سجدے کیے۔ رواہ ابن جریر

کسوف کی نماز عام نمازوں کی طرح

۲۳۵۱۴ ... حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صلوٰۃ کسوف کے متعلق فرمایا کہ یہ نماز بھی تمہاری عام نماز کی طرح ہے اس میں بھی رکوع اور سجدہ ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن جریر

۲۳۵۱۵ ... نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں سورج گرہن ہوا آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا پھر دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیرا حتیٰ کہ اتنے میں سورج چھٹ گیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ لوگوں کا گمان ہے کہ سورج اور چاند کسی بڑے آدمی کی موت کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوتا لیکن سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق

پر ہلکی سی تجلی ڈالتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور ﷺ جھک جاتی ہے۔(رواہ الامام احمد بن حنبل و ابن جریر

۲۳۵۱۶..... نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گرہن کے وقت تمہاری نماز ایسی ہی ہے جیسی کہ تم اس کے علاوہ پڑھتے ہو یعنی ایک رکوع اور دو سجدے۔رواہ ابن جریر

۲۳۵۱۷..... نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے نماز کسوف کے متعلق فرمایا یہ نماز بھی تمہاری عام نماز کی طرح دو رکعت ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۵۱۸..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے دور میں سورج گرہن ہوا آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور نماز میں سورۃ ''الصافات صفا'' پڑھی پھر رکوع کیا جب رکوع سے اٹھے سجدہ نہیں کیا اور پھر سورۃ النجم پڑھی، پر رکوع کیا، رکوع سے اٹھے اور سجدہ کیا پھر مسلسل سجدے میں رہے حتیٰ کہ سورج چھٹ گیا یوں آپ ﷺ نے دو قراءتیں دو رکوع اور ایک سجدہ کیا۔رواہ ابن جریر

۲۳۵۱۹..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سورج گرہن کے موقع پر صفہ زم زم میں دو رکعتیں پڑھیں ہر رکعت میں چار رکوع کیے۔

۲۳۵۲۰..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گرہن کے موقع پر نماز پڑھی جس میں آپ ﷺ نے آٹھ رکوع اور چار سجدے کیے۔رواہ ابن جریر

کلام: ..... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۸۲

۲۳۵۲۱..... عطاء کی روایت ہے کہ عبید بن عمیر کہتے ہیں مجھے اس آدمی نے خبر دی ہے جس کی میں تصدیق کرتا ہوں عطا کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ ان کی مراد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ خبر یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے دور میں سورج گرہن ہوا آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی نماز میں طویل قیام کیا پھر رکوع کیا پھر قیام کیا اور پھر رکوع کیا اس طرح آپ ﷺ نے ہر رکعت میں دو دو رکوع کیے آپ ﷺ رکوع میں کہتے! اللہ اکبر جب رکوع سے اٹھتے تو ''سمع اللہ لمن حمدہ کہتے، آپ اس وقت تک نماز میں مصروف رہے جب تک کہ سورج چھٹ نہیں گیا۔ طویل قیام کی وجہ سے لوگوں پر غشی طاری ہو جاتی تھی حتیٰ کہ ان پر پانی کا ایک بڑا ڈول بہا دیا جاتا انہیں پتہ نہ چلتا پھر آپ ﷺ اٹھے اور حمد وثناء کے بعد فرمایا: سورج اور چاند کسی آدمی کی موت وحیات کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ تمہیں ڈراتا ہے، جب بھی سورج یا چاند گرہن ہو جائے فوراً اللہ تعالیٰ کی یاد میں لگ جاؤ حتیٰ کہ گرہن ختم ہو جائے۔ عطاء کہتے ہیں: میں نے عبید بن عمیر کے علاوہ دوسرے محدثین کو کہتے سنا ہے کہ صلوٰۃ کسوف پڑھتے ہوئے حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے جنت اور دوزخ لائے گئے حتیٰ کہ آپ ﷺ دوزخ کو دیکھ کر پیچھے ہٹے اور لوگ بھی پیچھے ہو گئے اور ایک دوسرے پر چڑھ گئے تھے۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے فرمایا: دوزخ میرے سامنے لائی گئی میں نے اس میں عمرو بن لحی کو دیکھا چنانچہ آگ میں اس کی انتڑیاں کھینچی جا رہی تھیں وہ ایک ٹیڑھے سر والے ڈنڈے سے حاجیوں کی چوری کرتا تھا وہ کہہ رہا تھا اے میرے رب میں نے چوری نہیں کی چوری تو میرے ڈنڈے نے کی ہے۔ اسی طرح میں نے بلی والی عورت کو دیکھا جس نے ایک بلی باندھ دی تھی اسے نہ کھانا دیا نہ پانی اور نہ ہی کھولا تا کہ خود کھا پی لیتی اور یوں بندھی بندھی بھوکوں مر گئی پھر آپ ﷺ آگے بڑھ کر اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے آپ ﷺ سے آگے بڑھنے کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے سامنے جنت لائی گئی اگر میں چاہتا تو میوہ ہائے جنت کے خوشے توڑ کر تمہیں دکھا سکتا تھا۔رواہ ابن جریر

۲۳۵۲۲..... حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے صلوٰۃ کسوف پڑھی جس میں آپ ﷺ نے طویل قیام کیا پھر طویل رکوع کیا پھر اوپر اٹھے اور طویل قیام کیا پھر طویل رکوع کیا پھر اوپر اٹھے اور طویل سجدہ کیا پھر اوپر اٹھے اور پھر طویل سجدہ کیا پھر اٹھے اور دوسری رکعت میں اسی طرح کیا جس طرح کہ پہلی رکعت میں کیا تھا۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا جنت میرے قریب لائی گئی تھی اگر میں چاہتا تو اس کے میوہ جات میں سے خوشے توڑ کر تمہارے پاس لے آتا اس کے بعد دوزخ میرے قریب لائی گئی حتیٰ کہ میں نے کہا: اے میرے پروردگار میں تو انہیں قریب سے دیکھ رہا ہوں۔ پس میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عورت ہے جسے ایک بلی بار بار نوچ رہی ہے میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟

حکم ہوا یہ بلی اس عورت نے باندھ دی تھی حتیٰ کہ بھوکوں مرگئی نہ اسے کھانا دیا اور نہ ہی اسے کھولا تا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر اپنا پیٹ بھر سکتی۔

رواہ ابن جریر

۲۳۵۲۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رونما ہونے والی نشانیوں کی نماز میں چھ رکوع اور چار سجدے ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۵۲۴۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے خدائی نشانیوں کے ظہور پر حضور نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے تھے جس میں آپ ﷺ تین رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے پھر کھڑے ہوتے اور تین رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے اور کھڑے ہو کر تین رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے پھر کھڑے ہوتے اور تین رکوع کرتے اور پھر سجدہ کرتے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۵۲۵۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گرہن کے موقع پر نماز پڑھی جس میں چھ رکوع اور چار سجدے کیے۔

رواہ ابن جریر

چاند وسورج کے خوف سے رونا

۲۳۵۲۶۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بخدا! یہ چاند اللہ تعالیٰ کے خوف سے رو پڑتا ہے لہٰذا تم میں سے جو رونے کی طاقت رکھتا ہو وہ رولیا کرے اور جس کو رونا نہ آئے وہ کم از کم رونے کی صورت تو بنالے۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۵۲۷۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں جس دن آپ ﷺ کے فرزند ابراہیم فوت ہوئے اس دن سورج گرہن ہوا لوگوں نے کہا: ابراہیم کی موت کی وجہ سے سورج گرہن ہوا ہے رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے نماز پڑھی اور طویل قیام کیا حتیٰ کہ کہا جانے لگا کہ آپ ﷺ رکوع نہیں کریں گے پھر رکوع کیا حتیٰ کہ کہا جانے لگا کہ آپ رکوع سے نہیں اٹھیں گے، پھر آپ ﷺ اوپر اٹھے اور پہلے کی طرح طویل قیام کیا یوں آپ ﷺ نے چار رکوع اور دو سجدے کیے پھر فرمایا: اے لوگو سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں یہ کسی آدمی کی موت وحیات کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے جب تم سورج اور چاند کو گرہن ہوتے دیکھو تو فوراً نماز کے ذریعے اللہ کی پناہ مانگو۔ رواہ ابن جریر

۲۳۵۲۸۔۔۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سورج اور چاند گرہن کے وقت نماز کا طریقہ بیان کیا کہ قراءت کی جائے پھر رکوع سے اٹھنے کے بعد پھر قراءت کی جائے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۵۲۹۔ ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' حکم روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سورج گرہن ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں تھے آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی نماز میں سورۃ فجر پڑھی پھر قیام کے بقدر رکوع کیا پھر رکوع سے اٹھ کر اتنی ہی دیر کھڑے رہے پھر نصف رکوع کے بقدر سجدہ کیا پھر سجدہ کے بقدر جلسہ کیا پھر دوسرا سجدہ جلسہ کے بقدر کیا پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اس رکعت میں سورۃ یٰس اور سورۃ الروم پڑھی پھر ایسا ہی کیا جیسا کہ پہلی رکعت میں کیا تھا یوں آپ ﷺ نے چھ مرتبہ رکوع کیا اور چار سجدے کیے۔

رواہ هناد فی حدیثه

۲۳۵۳۰۔۔۔ ''مسند ابن عمر رضی اللہ عنہما'' رسول کریم ﷺ نے سورج گرہن کے وقت دو رکعتیں پڑھیں بایں طور پر کہ ہر رکعت میں دو رکعتیں تھیں۔

رواہ ابن النجار

۲۳۵۳۱۔۔۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: بخدا! یہ چاند خشیت باری تعالیٰ سے رو پڑتا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۲۳۵۳۲۔۔۔ حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے دور میں میں تیراندازی کررہا تھا اچانک سورج گرہن ہوا میں نے تیروں کو ہاتھ سے پھینک دیا اور اس کوشش میں لگ گیا کہ دیکھوں سورج گرہن کے موقع پر رسول کریم ﷺ کونسا عمل کرتے ہیں، میں دیکھتا ہوں

کہ آپ ﷺ دونوں ہاتھ اٹھائے تکبیر و تہلیل اور حمد و تسبیح کررہے ہیں پھر برابر دعا کرتے رہے حتیٰ کہ سورج چھٹ گیا چنانچہ آپ ﷺ نے دو سورتیں پڑھیں اور دو رکوع کیے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۵۳۳ ..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب کسی رات شدید آندھی چلتی رسول کریم ﷺ فوراً مسجد میں آجاتے جب تک آندھی رک نہ جاتی مسجد ہی میں رہتے اور جب آسمان میں کوئی نیا واقعہ رونما ہوتا مثلاً سورج یا چاند گرہن ہو جاتا تو تب بھی آپ ﷺ مسجد میں آجاتے۔

رواہ ابن ابی الدنیا وسندہ حسن

صلوٰۃ استسقاء

استسقاء کا معنی

استسقاء کا لغوی معنی ''پانی طلب کرنا'' ہے اصطلاح میں صلوٰۃ استسقاء اس نماز کو کہا جاتا ہے جو خشک سالی اور قحط کے موقع پر مخصوص طریقہ سے پڑھی جائے تاکہ اللہ تعالیٰ باران رحمت نازل فرمائے۔

۲۳۵۳۴ ..... شعبی روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ استسقاء (طلب بارش) کے لیے باہر تشریف لائے آپ رضی اللہ عنہ نے دعا و استغفار سے زیادہ کچھ نہ کیا آپ رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا: ہم نے تو آپ کو بارش طلب کرتے نہیں دیکھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آسمان کے پچھتروں سے بارش طلب کی ہے جن سے بارش کا نزول کیا جاتا ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

یاقوم استغفروا ربکم ثم توبوا الیه یرسل السماء علیکم مدارا

یعنی اے میری قوم اپنے رب سے مغفرت طلب کرو اور پھر اس کے حضور توبہ کرو وہ تمہارے اوپر آسمان سے موسلادھار مینہ برسائے گا۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبة وابن سعد وابوعبیدہ فی الغریب وابن المنذر وابن ابی حاتم وابوالشیخ وجعفر الفریابی فی الذکر والبیهقی

۲۳۵۳۵ ..... مالک دار روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں قحط پڑ گیا جس سے لوگ کافی متاثر ہوئے ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک پر آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے لیے بارش طلب کیجئے بلاشبہ آپ کی امت ہلاکت کے دہانے پر پہنچ چکی ہے چنانچہ اس آدمی کو خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی، آپ ﷺ نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرا اسلام کہو اور انہیں خبر دو کہ لوگوں پر بارش برسائی جائے گی اور ان سے کہو کہ عقلمندی کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑو چنانچہ وہ آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور سارا ماجرا سنایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سن کر رو پڑے اور پھر فرمایا اے میرے پروردگار جس کام کو بجالانے سے میں عاجز نہ رہا اس میں کوتاہی نہیں کروں گا۔ رواہ البیهقی فی الدلائل

۲۳۵۳۶ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ اتنے میں ایک دیہاتی آگیا اور کہنے لگا: یاامیر المومنین! بادل رک گئے ہیں دیہاتی بھوک کی بھینٹ چڑھے ہوئے ہیں حتیٰ کہ گودیں بھی دھوکہ کر گئی ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ بادل مینہ برسائے گا انشاء اللہ تعالیٰ دیہاتی شکم سیر ہوں گے اور گودیں بھی دموں سے پکڑی جائیں گی مجھے پسند نہیں کہ میرے پاس تیز رفتار سوار اونٹ ہوں اور دیہاتی گووں سے محروم ہو جائیں پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: موسم بہار کا عطیہ کتنا باقی رہا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کچھ تھوڑا بہت شور باقی رہ گیا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اوپر اٹھائے اور دعا کرنے لگے مسلمانوں نے بھی دعا کی ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ اللہ تعالیٰ نے موسلادھار بارش نازل فرمائی۔ رواہ ابن جریر والحاملی

۲۳۵۳۷ ..... ابومروان اسلمی کی روایت ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ استسقاء (طلب بارش) کے لیے باہر آئے چنانچہ حضرت عمر

رضی اللہ عنہ جونہی اپنے گھر سے باہر نکلے مسلسل کہتے رہے یا اللہ ہماری مغفرت کر چونکہ تو مغفرت کرنے والا ہے آپ یہ کلمات بآواز بلند کہتے رہے حتیٰ کہ کہتے کہتے عیدگاہ تک پہنچ گئے۔ رواه جعفر الفريابي في الزكر

۲۳۵۳۸......خوات بن جبیر کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں لوگوں کو سخت قحط پیش آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ نماز گاہ میں تشریف لائے اور لوگوں کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر آپ ﷺ نے چادر گھمائی وہ یوں کہ دایاں کونا گھما کر اپنے بائیں مونڈھے پر لائے اور چادر کا بایاں کونا گھما کر اپنے دائیں مونڈھے پر لائے پھر ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگی: یا اللہ ہم تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں اور تجھ سے بارش طلب کرتے ہیں چنانچہ لوگ ابھی نماز گاہ سے نہیں ہٹے تھے کہ بارش برسنے لگی اسی دوران کچھ دیہاتی آئے اور کہنے لگے ہم اپنے دیہاتوں میں فلاں دن اور فلاں وقت تھے کہ اچانک بادلوں نے ہم پر سایہ کر دیا ہم نے بادلوں کے بیچ سے آواز سنی کوئی کہہ رہا تھا: اے ابو حفص تمہاری مدد آ رہی ہے اے ابو حفص تمہاری مدد آ رہی ہے۔ رواه ابن ابي الدنيا ابن عساكر

۲۳۵۳۹......سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ مجھے ایک ایسے آدمی نے خبر دی ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس صلوٰۃ استسقاء کے وقت موجود تھا چنانچہ جب حضرت عمر نے بارش طلب کی تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عباس رضی اللہ عنہ اے رسول اللہ کے چچا ثریا کی کتنی مدت باقی ہے؟ عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ثریا کا علم رکھنے والوں کا گمان ہے کہ وہ ساتویں ستارے کے سقوط کے بعد افق میں معترض ہوگی چنانچہ ثریا کا ساتواں ستارہ ساقط نہیں ہوا تھا کہ بارش برس پڑی۔

رواه سفيان بن عيينه في جامعه وابن جرير والبيهقي

۲۳۵۴۰......"مسند کعب بن مرہ البہزی" ......کہتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے اتنے میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے بارش طلب کیجئے چنانچہ رسول اللہ نے اس وقت ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا مانگی:

اللهم اسقنا غيثا مريعا عاجلاً غير رائث نا فعا غير ضار

یعنی یا اللہ! تو ہمیں بارش سے سیراب فرما جو فریاد رسی کرے جو ارزانی کرنے والی ہو جلدی آنے والی ہو دیر سے آنے والی نہ ہو جو نفع پہنچانے والی ہو نقصان پہنچانے والی نہ ہو۔ چنانچہ جمعہ بھی نہیں آیا تھا کہ زوردار بارش برسی حتیٰ کہ لوگ بارش کی شکایت لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے گھر منہدم ہو چکے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ اب بارش کا رخ ہمارے مضافات کی طرف موڑ دے اور ہمارے اوپر نہ برسا چنانچہ بادل کٹ کٹ کر دائیں بائیں ہونے لگے۔ رواه ابن ابي شيبة وابن ماجه

۲۳۵۴۱......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب آسمان کے کسی کونے پر بارش سے بھرے ہوئے بادل دیکھتے تو جس کام میں بھی مصروف ہوتے وہ کام چھوڑ دیتے گوکہ نماز میں کیوں نہ ہوتے پھر قبلہ رو ہو کر کہتے یا اللہ جو بادل بھیجے گئے ہیں ہم ان کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں: پھر اگر بارش برس جاتی تو کہتے: یا اللہ! اس بارش کو نفع بخش بنا دے یہ کلمہ آپ دو یا تین مرتبہ فرماتے اگر بادل چھٹ جاتے اور بارش نہ برستی تو اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے۔ رواه ابن ابي شيبة

۲۳۵۴۲......ابی اللحم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو مقام "احجار زیت" کے پاس بارش طلب کرتے ہوئے دیکھا درانحالیکہ آپ ﷺ نے چادر اوڑھ رکھی تھی اور دعا مانگ رہے تھے۔ رواه الامام احمد بن حنبل والترمذي والنسائي والحاكم والبغوي وابو نعيم

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ابی اللحم کی صرف یہی حدیث معروف ہے۔ ورواه سمویہ في فوائده اس میں ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے تھے۔ ورواه الباوردی" اس میں یہ الفاظ ہیں کہ "میں نے رسول اللہ ﷺ کو بازار میں احجار زیت کے پاس دیکھا۔ الحدیث

۲۳۵۴۳......"مسند ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف" ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ نماز استسقاء پڑھی۔

رواه البخاري في تاريخه الاوسط

ابراہیم نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں پیدا ہو چکے تھے بقول بعض ابراہیم ہجرت سے پہلے پیدا ہوئے ہیں۔

۲۳۵۴۴......عباد بن تمیم روایت نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو اس دن دیکھا جس دن آپ ﷺ نماز

استسقاء کے لیے عید گاہ میں تشریف لے گئے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف پیٹھ پھیری اور قبلہ رو ہو کر دعا کی پھر اپنی چادر پلٹی پھر آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی اور اس میں جہراً قرأت کی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۵۴۵...... کنانہ کی روایت ہے کہ مجھے ایک امیر (گورنر) نے حضرت ابن عباس کے پاس بھیجا تاکہ میں ان سے نماز استسقاء کے متعلق سوال کروں۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ خشوع وخضوع عاجزی وانکساری کے ساتھ نماز گاہ میں تشریف لائے اور دو رکعتیں پڑھیں جیسا کہ تم عید میں پڑھتے ہو یہ جو خطبہ تم دیتے ہو آپ ﷺ نہیں دیتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبة والترمذی حسن صحیح رقم ۵۵۸

۲۳۵۴۶...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں قحط پڑا جس سے لوگ بہت متاثر ہوئے چنانچہ رسول کریم ﷺ مدینہ سے بقیع غرقد میں تشریف لائے آپ ﷺ نے سیاہ رنگ کا عمامہ سر پر باندھ رکھا تھا اور اس کا شملہ سامنے لٹکا رکھا تھا جب کہ دوسرا شملہ مونڈھوں کے درمیان ڈالا ہوا تھا آپ ﷺ ایک عربی کمان کا سہارا لیتے ہوئے تشریف لائے چنانچہ آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دو رکعتیں پڑھائیں اور جہراً قراءت کی پہلی رکعت میں سورۃ اذا الشمس کورت اور دوسری رکعت میں سورۃ والضحیٰ پڑھی۔ پھر آپ ﷺ نے چادر پلٹی تاکہ خشک سالی بھی پلٹ جائے پھر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی۔ یا اللہ ہمارا ملک کچھ بھی اگانے کے قابل نہیں رہا، ہماری زمین غبار آلود ہو چکی ہے ہمارے چوپائے شدت پیاس کی وجہ سے سرگرداں ہیں، اے اللہ! اپنے خزانوں سے برکات کے نازل کرنے والے، رحمت کے خزانوں سے رحمت پھیلانے والے! ہمیں فریادرسی والی بارش عطا فرما، تو ہی گناہوں کو بخشنے والا ہے، ہم اپنے سارے گناہوں کے لیے تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں ہم اپنی خطاؤں سے تیرے حضور توبہ کرتے ہیں، یا اللہ ہمارے اوپر آسمان سے موسلا دھار بارش نازل فرما جو ہر طرف بہہ جانے والی ہو جو تیرے عرش کے نیچے سے کثرت سے برسے جو بارش ہمیں نفع پہنچائے اور اس کا انجام بھی اچھا ہو، جو غلبہ اور گھاس اگانے والی ہو جو مزیدار ہو شادابی والی ہو جو زمین کو بھرپور بھر دے جو موسلا دھار ہو اور سبزہ اگانے والی ہو جو گھاس اور سبزے کو جلدی جلدی اگا دے اور جو ہمارے لیے برکات کی کثرت کر دے جو بھلائیوں کیے لیے قبولیت کا درجہ رکھتی ہو یا اللہ تو نے ہی اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ ''وجعلنا من الماء کل شیءٍ حی'' یعنی ہم نے پانی سے ہر چیز کو زندہ کیا یا اللہ! پانی سے پیدا کی جانے والی چیز میں برائے نام زندگی بھی نہیں رہی اب ہر چیز کی زندگی صرف اور صرف پانی سے باقی رہ سکتی ہے یا اللہ! لوگ مایوس ہو چکے ہیں اور بدگمان ہو چکے ہیں، ان کے چوپائے شدت پیاس سے سرگرداں ہیں یا اللہ جب تو نے بارش بند کر دی تو ماں کی اولاد ہر رونے کی وجہ سے گھگھی بندھ جائے گی، اس کی ہڈیاں چور چور ہو جائیں گی اس کے بدن کا گوشت ختم ہو جائے گا اس کی چربی پگھل جائے گی یا اللہ! رونے والی پر رحم فرما ہنہنانے والی پر رحم فرما کون ایسا ہے، جس کے رزق کا بیڑا تو نے اپنے ذمہ نہ لیا ہو یا اللہ! سرگرداں بہائم اور چرنے والے چوپاؤں پر رحم فرما روزہ دار بچوں پر رحم فرما، یا اللہ! کوزہ پشت بوڑھوں پر رحم فرما دودھ پیتے بچوں اور چرنے والے چوپایوں پر رحم فرما یا اللہ! ہماری قوت میں اضافہ فرما اور ہمیں محروم واپس نہ لوٹانا بے شک تو دعاؤں کو سنتا ہے اے ارحم الرحمین! ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ دعا سے فارغ ہی ہوئے تھے کہ آسمان نے سخاوت کے دریا بہا دیئے حتیٰ کہ ہر شخص پریشان ہو گیا کہ اپنے گھر کیسے واپس لوٹ کر جائے، جانوروں میں نئی زندگی آ گئی زمین سرسبز وشاداب ہو گئی لوگوں میں زندگی کی چہل پہل آ گئی یہ سب کچھ رسول اللہ ﷺ کی برکت سے تھا۔

رواہ ابن عساکر ورجالہ ثقات

۲۳۵۴۷...... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بارش کے لیے یوں دعا فرمائی: یا اللہ! گھنے بادلوں سے ہمیں ڈھانپ دے جو ہمارے اوپر موسلا دھار مینہ برسائیں، جو جل تھل کر دے اور نفع بخش ہو اے جلال اور عزت والے۔

رواہ الدیلمی

بارش کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

۲۳۵۴۸..... ''مسند انس رضی اللہ عنہ'' حمید روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ دعا کرتے ہاتھ اٹھاتے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں چنانچہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی۔ کہنے لگے: یارسول اللہ خشک سالی نے سخت متاثر کردیا ہے زمین نے سبزہ اگانا بند کردیا ہے اور سارا مال ہلاک ہوگیا ہے، رسول کریم ﷺ نے دعا کے لیے ہاتھ مبارک اٹھائے۔ حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی اس وقت آسمان میں بادلوں کا نام ونشان بھی نہیں تھا ہم نے نماز نہیں پڑھی تھی کہ قریب ہی سے ایک نوجوان آیا ہوا تھا وہ موسلا دھار بارش کی وجہ سے گھر واپس جانے کے لیے پریشان ہوگیا جمعہ بھر (ہفتہ بھر) بارش برستی رہی مکانات مہندم ہوگئے راستے بند ہوگئے جس کی وجہ سے مسافروں کا آنا جانا موقوف ہوگیا ابن آدم کے جلدی سے اکتا جانے پر حضور نبی کریم ﷺ مسکرا دیئے اور فرمایا یا اللہ! بارش کا رخ ہمارے مضافات کی طرف موڑ دے تاکہ ہم پر نہ برسے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۵۴۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دیہاتی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور بارش کی قلت اور خشک سالی کی شکایت کی اور کہا: یارسول اللہ! ہم آپ کے پاس آئے ہیں ہمارے پاس کوئی اونٹ نہیں جسے باندھا جائے اور کوئی بچہ نہیں جو صبح کو چراغ جلائے پھر دیہاتی نے یہ اشعار پڑھے:

اتیناک والعذراء یدمی لبانھا
وقد شغلت ام الصبی عن الطفل.

ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں درانحالیکہ دوشیزہ (عورت، اونٹنی) کے تھنوں سے دودھ کی بجائے خون ابل رہا ہے اور بچے کی ماں اپنے بچے سے منہ موڑ چکی ہے۔

والقت بکفیھا الفتی لاستکانہ
من الجوع ضعفا ما یمر وما یحلی

بھوک نے ماں اتنی کمزور بے ہمت اور سست کردی ہے کہ اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنا بچہ دور پھینک دیا ہے اس کے پاس اتنی چیز بھی نہیں جو اس کے منہ کو کڑواہٹ یا مٹھاس دے سکے۔

ولا شیء مما یاکل الناس عندنا
سوی الحنظل العامی والعلھز الفسل

ہمارے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جسے لوگ کھاتے ہوں ہمارے پاس اگر کچھ ہے بھی وہ عام قسم کا اندرائن اور ردی قسم کی علھز بوٹی ہے (جسے کھایا ہی نہیں جاتا)۔

الیس لنا الا الیک فرارنا
واین فرار الناس الا الی الرسل

ہم بھاگ کر صرف آپ کے پاس آسکتے ہیں چونکہ لوگ اللہ کے پیغمبروں کے پاس بھاگ کر آتے ہیں۔

چنانچہ رسول کریم ﷺ نے ہاتھ مبارک پھیلائے اور دعا کی حتیٰ کہ آپ ﷺ کے ہاتھ اپنے سینے کی طرف واپس نہیں آئے تھے کہ آسمان ابر آلود ہوگیا اور موسلا دھار بارش برسنے لگی اتنے میں اہل بطاح چیختے ہوئے آگئے اور کہنے لگے یارسول اللہ! راستے بند چکے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ بارش کا رخ ہمارے مضافات کی طرف موڑ دے اور ہمارے اوپر سے بارش ہٹا دے۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے بادل چھٹ گئے اور مد

ینہ آئینے کی طرح صاف وشفاف ہوگیا رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔حتیٰ کہ آپ کی داڑھیں بھی دکھائی دینے لگیں۔پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ابو طالب کی بھلائی اللہ ہی کے لیے ہے کاش اگر آج زندہ ہوتے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوجاتیں ان کے اشعار ہمیں کون سنائے گا؟ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا۔یا رسول اللہ ﷺ! شاید آپ کی مراد ابوطالب کے یہ اشعار ہیں۔

وابیض یستسقی الغمام بوجهه

ثمال الیتامی عصمة للا رامل

اور وہ (حضور نبی کریم ﷺ سرخ) سفید چہرے والا ہے جس کی ذات کا واسطہ دے کر بارش طلب کی جاتی ہے وہ یتیموں کا فریادرس ہے اور بیواؤں کی پناہ گاہ ہے۔

یلوذبه الهلاک من ال هاشم

فهل عنده فی نعمة وفو اضل.

ہاشم کی اولاد کے ہلاکت زدہ لوگ اس کی پناہ حاصل کرتے ہیں اور اس کے پاس آکر نعمتوں اور فراوانیوں میں آجاتے ہیں۔

کذبتم وبیت الله یبزی محمد

ولما نقاتل دونه ونناضل

(اے کفار مکہ) بیت اللہ کی قسم! تم جھوٹ کہتے ہو محمد ﷺ غالب ہوکر رہے گا ورنہ ہم اس کے آگے پیچھے دائیں بائیں قتال کریں گے اور تیروں کی بارش برسادیں گے۔

ونسلمه حتی نصرع حوله

ونذهل عن ابنائنا والحلائل.

ہم اسے صحیح وسلامت رکھیں گے حتیٰ کہ ہم اس کے اردگرد پچھاڑ دیئے جائیں گے اور ہم اس وقت اپنے بیٹوں اور بیویوں کو بھلادیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں میری مراد یہی اشعار ہیں۔رواہ الدیلمی

کلام:......اس حدیث کی سند میں علی بن عاصم ہے جو متروک راوی ہے۔

۲۳۵۵۰......یعلی بن اشدق عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا کرتے تھے کہ: یا اللہ! تاجر اور مسافر کی دعا قبول نہ کرنا چونکہ مسافر دعا کرتا ہے کہ بارش نہ برسے اور تاجر کی خواہش ہوتی ہے کہ زمانے میں شدت آجائے اور نرخ گراں تر ہوتے جائیں۔ رواہ الدیلمی

۲۳۵۵۱......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بارش دیکھتے تو دعا کرتے: یا اللہ! خوشگوار بارش عطا فرما۔ رواہ ابن عساکر وابن النجار

خونی بارش

۲۳۵۵۲......ربیعہ بن قسیط کی روایت ہے کہ وہ جماعت والے سال حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے واپس لوٹ رہے تھے کہ تازہ خون برسنے لگا ربیعہ کہتے ہیں: میں نے دیکھا ہے کہ برتن رکھ دیئے جاتے اور وہ تازہ خون سے بھر جاتے تھے۔لوگوں کا گمان تھا کہ یہ لوگوں کی آپس کی لڑائیوں میں بہنے والا خون ہے جو اب بارش بن کر برس رہا ہے۔چنانچہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور پھر فرمایا: اے لوگو تم آپس میں بہتر تعلقات قائم رکھو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ بھی مضبوط سے مضبوط تعلق قائم کرو تمہارا کچھ نقصان نہیں ہوگا گو یہ یہ دو پہاڑ خون کیوں نہ بن جائیں۔رواہ ابن عساکر وسندہ صحیح

زلزلوں کا بیان

۲۳۵۵۳.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زلزلہ میں نماز پڑھی، جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے چھ رکوع اور چار سجدے کیے، ایک رکعت میں پانچ رکوع اور دو سجدے کیے اور پھر ایک رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے کیے (رواہ الشافعی رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اگر یہ حدیث ثابت ہو جائے تو یہ ہمارا مذہب ہے۔" رواہ البیہقی "۔ بیہقی کہتے ہیں یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے)۔

۲۳۵۵۴.....عبداللہ بن حارث روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بصرہ میں تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں بصرہ کا امیر گورنر) مقرر کیا ہوا تھا چنانچہ ایک دن زلزلہ ہوا جس سے زمین تھرتھرا اٹھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مسجد میں چلے گئے لوگ بھی آپ کے ساتھ تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے چار مرتبہ تکبیر کہی اور پھر طویل قراءت کی۔ پھر رکوع کیا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر چار تکبیریں کہیں اور ان میں طویل قیام کیا پھر رکوع کیا اور پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر چار تکبیریں کہیں اور طویل قیام کیا پھر رکوع کیا اور پھر کہا سمع اللہ لمن حمدہ پھر دو سجدے کیے پھر کھڑے ہو گئے اور چار تکبیریں کہیں اور طویل قیام کیا پھر رکوع کیا اور پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر کھڑے ہوئے اور چار تکبیریں کہیں اور طویل قیام کیا پھر رکوع کیا اور پھر کہا سمع اللہ لمن حمدہ پھر کھڑے ہوئے اور چار تکبیریں کہیں اور طویل قیام کیا پھر رکوع کیا اور پھر کہا سمع اللہ لمن حمدہ پھر دو سجدے کیے یوں آپ رضی اللہ عنہ نے چوبیس تکبیریں کہیں اور چار سجدے کیے اور پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کے ظہور پر یہ نماز پڑھی جاتی ہے۔

رواہ ابن جریر

۲۳۵۵۵.....عبداللہ بن حارث روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بصرہ میں زلزلہ آیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے تین رکوع اور دو سجدے کیے پھر کھڑے ہوئے اور تین رکوع اور پھر دو سجدے کیے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۵۵۶.....عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ہمیں بصرہ میں نماز پڑھائی چونکہ قبل ازیں زلزلہ ہوا تھا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے دو رکعات میں چھ رکوع کیے جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: قدرتی نشانیوں کے ظہور پر یہی نماز پڑھی جاتی ہے۔

رواہ ابن جریر

ہواؤں کا بیان

۲۳۵۵۷.....عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ کسی قوم کے لئے ہوا عذاب بنا کر بھیجی جاتی ہے جب کہ یہی ہوا دوسروں کے لیے کے رحمت بنا کر بھیجی جاتی ہے۔ رواہ الدیلمی

۲۳۵۵۸.....سعید بن جبیر روایت نقل کرتے ہیں کہ شریح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو ہوا بھی چلتی ہے وہ یا تو تندرست کے لے بیماری کا پیغام لاتی ہے یا بیمار کے لیے شفاء کا پیغام لاتی ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۳۵۵۹.....مجاہد کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہوا چلی لوگ ہوا کو گالیاں دینے لگے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہوا کو مت گالیاں دو چونکہ ہوا رحمت بھی ہے اور عذاب بھی، لیکن تم یوں کہا کرو اے اللہ! اسے رحمت بنا عذاب نہ بنا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۵۶۰.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب بھی رسول کریم ﷺ نے بادل امڈے ہوئے دیکھتے تو آپ ﷺ کے چہرہ اقدس کا رنگ بدل جاتا تاوقتیکہ بادل چھٹ جاتے یا بارش برس پڑتی۔

کتاب ثانی ...... حرف صاد

کتاب الصوم از قسم اقوال

''اس میں دو باب ہیں''۔

باب اول ...... فرض روزہ کے بیان میں

''اس میں آٹھ فصلیں ہیں۔

فصل اول ...... مطلق روزہ کی فضیلت

۲۳۵۶۱ ...... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزہ ڈھال ہے۔ رواہ مسلم والامام احمد بن حنبل والنسائی عن ابی ھریرہ

۲۳۵۶۲ ...... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزہ دار کا سونا بھی عبادت ہے، اس کی خاموشی تسبیح ہے، اس کے عمل کا ثواب دو چند ہے، اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اور اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن عبداللہ بن ابی اوفی والنواضح ۲۴۰۹

۲۳۵۶۳ ...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ دوزخ سے بچنے کے لیے ڈھال ہے جیسے جنگ میں تمہاری ڈھال ہوتی ہے۔

رواہ الامام احمد بن حنبل والنسائی وابن ماجہ عن عثمان بن ابی العاص

۲۳۵۶۴ ...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ ڈھال ہے اور دوزخ سے بچاؤ کے لیے قلعہ ہے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن جابر

کلام: ...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۷۷

۲۳۵۶۵ ...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ ڈھال ہے اور دوزخ سے بچاؤ کا ایک مضبوط قلعہ ہے۔

رواہ الامام احمد بن حنبل والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

۲۳۵۶۶ ...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ ڈھال ہے بیشک روزہ دار اسے پھاڑ نہ ڈالے۔ رواہ النسائی والبیھقی فی السنن عن ابی عبیدۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۷۸۔

۲۳۵۶۷ ...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ ڈھال ہے جب تک کہ صاحب روزہ اسے جھوٹ اور غیبت سے پھاڑ نہ دے

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۷۹ والضعیفہ ''۱۴۴۰''۔

۲۳۵۶۸ ...... جس نے ایک دن روزہ رکھا اور ضائع نہیں کیا اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن البراء

کلام: ...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۵۳ والضعیفہ ۱۳۲۷۔

۲۳۵۶۹ ...... روزہ ڈھال ہے اور وہ مومن کے مضبوط قلعوں میں سے ایک قلعہ ہے اور ہر عمل اس کے کرنے والے کے لیے ہوتا ہے سوائے روزے کے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ روزہ میرے لیے ہے اور اس کی جزاء میں خود دوں گا۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

۲۳۵۷۰ ...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ دوزخ کی آگ سے بچنے کے لئے ڈھال ہے جو آدمی صبح کو روزہ کی حالت میں اٹھے وہ جہالت کا مظاہرہ نہ کرے اور جب کوئی دوسرا اس کے ساتھ جہالت کرے تو یہ (روزہ دار) اسے نہ گالی دے اور نہ ہی برا بھلا کہے بلکہ وہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک سے بھی عمدہ ہوتی ہے۔

رواہ البیھقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۳۵۷۱...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ نصف صبر ہے اور ہر چیز پر زکوٰۃ واجب ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرۃ

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۸۲۔

۲۳۵۷۲...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

رواہ ابن ماجه عن ابی هریرۃ رضی الله عنه والطبرانی عن سهل بن سعد

کلام:...... یہ حدیث بھی ضعیف ہے۔ دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۰۷ ذخیرۃ الحفاظ ۴۴۷۶۔

۲۳۵۷۳...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا روزہ نصف صبر ہے۔ رواہ البیهقی فی شعب الا یمان عن ابی هریرۃ

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۸۲ والضعیفہ ۴۴۸۶۔

۲۳۵۷۴...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ میں ریاکاری نہیں ہو سکتی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: روزہ میرے لیے ہے اور میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا چونکہ میری ہی وجہ سے اس نے کھانا پینا چھوڑا۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرۃ

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۸۰۔

۲۳۵۷۵...... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے ہی اس کو دن کے وقت کھانا اور دیگر خواہشات سے روکے رکھا تھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ جبکہ قرآن مجید کہے گا: اے میرے رب! رات کو میں نے اس کو سونے سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرمایا۔ پس ان دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والحاکم والبیهقی عن ابن عمر

۲۳۵۷۶...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! بلاشبہ روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا روزہ دار کو دو خوشیاں ملتی ہیں ایک خوشی افطاری کے وقت اور دوسری خوشی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کے وقت قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی عمدہ ہے۔ رواہ الامام احمد بن حنبل ومسلم والنسائی عن ابی هریرۃ وابی سعید معا

۲۳۵۷۷...... روزہ دار کے پاس جب کھانا کھایا جارہا ہو تو فرشتے اس کے لیے مسلسل دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں تاوقتیکہ کھانا کھانے والا کھانے سے فارغ ہو جائے۔ رواہ مام احمد بن حنبل والترمذی والبیهقی فی شعب الایمان عن ام عمارۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۴۸۳۔

(۲۳۵۷۸...... روزہ دار کے پاس جب کھانا کھایا جارہا ہو تو فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

رواہ البیهقی وابن ماجه عن ام عمارۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الترمذی ۱۲۷ وضعیف الجامع ۳۵۲۵۔

۲۳۵۷۹...... جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہا جاتا ہے قیامت کے دن اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے، ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہیں ہوگا چنانچہ کہا جائے گا: روزہ دار کہاں ہیں روزہ دار کھڑے ہوں گے اور اس دروازہ سے داخل ہوں گے، جب داخل ہو جائیں گے تو دروازے پر تالہ لگا دیا جائے گا پھر ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہیں ہونے پائے گا۔ رواہ الا م احمد بن حنبل و البیهقی عن سهل بن سعد

۲۳۵۸۰...... روزہ داروں کے لیے جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہا جاتا ہے اس دروازے سے روزہ داروں کے علاوہ کوئی اور نہیں داخل ہوگا، چنانچہ جب آخری روزہ دار اس دروازے میں داخل ہو جائے گا پھر اسے تالہ لگا دیا جائے گا جو اس دروازے سے داخل ہوگا جنت کا پانی یا شراب پیے گا جس نے ایک بار پی لیا پھر سے پیاس کبھی نہیں لگے گی۔ رواہ النسائی عن سهل بن سعد

۲۳۵۸۱...... جنت کے آٹھ دروازے ہیں جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے جس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔ رواہ البخاری عن سهل بن سعد

۲۳۵۸۲۔۔۔۔۔جنت میں ایک دروازہ ہے جس سے روزہ داروں کو بلایا جائے گا جو بھی اس دروازے سے داخل ہوا اسے پیاس کبھی نہیں لگے گی اور اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔رواہ الترمذی ابن ماجه عن سهل بن سعد رضی الله عنه

۲۳۵۸۳۔۔۔۔۔نیکی کے ہر دروازے کے لیے ایک دروازہ ہے جو جنت کے دروازوں میں سے ہوگا اور روزے کے دروازہ کو ریان کہا جاتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن سهل بن سعد

کلام:۔۔۔۔۔یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۸۳۔

۲۳۵۸۴۔۔۔۔۔ہر افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ بہت سارے جہنمیوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں اور یہ سلسلہ ہر رات ہوتا ہے۔

رواہ ابن ماجه عن جابر واحمد بن حنبل والطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی امامة

۲۳۵۸۵۔۔۔۔۔ہر روزہ دار کی افطاری کے وقت کوئی نہ کوئی دعا ہوتی ہے جو کسی صورت میں بھی رد نہیں کی جاتی۔رواہ الحاکم عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۶۰ نیز دیکھئے: ضعیف ابن ماجہ ۳۸۷۔

۲۳۵۸۶۔۔۔۔۔بلاشبہ ہر چیز کا ایک دروازہ ہوتا ہے اور عبادت کا دروازہ روزہ ہے۔رواہ هناد عن ضمرة بن حبیب مرسلاً

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۲۹۔

۲۳۵۸۷۔۔۔۔۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی قوم کو بتادو کہ کوئی ایسا بندہ نہیں جو کسی دن میری رضامندی کے لیے روزہ رکھے مگر یہ کہ میں اس کے جسم کو صحت بخشتا ہوں اور اسے اجر عظیم عطا فرماتا ہوں۔رواہ البیهقی عن علی

۲۳۵۸۸۔۔۔۔۔رب تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: ہر نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھ جاتی ہے اور روزہ میرے لیے ہے میں خود اس کا بدلہ دوں گا، روزہ دوزخ سے بچاؤ کی ایک ڈھال ہے، روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے بھی عمدہ ہے، اگر کوئی جاہل تمہارے اوپر جہالت کا مظاہرہ کر بیٹھے درانحالیکہ وہ روزہ میں ہو تم کہہ دو کہ میں روزہ میں ہوں۔رواہ الترمذی عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۵۷۔

روزہ ڈھال ہے

۲۳۵۸۹۔۔۔۔۔روزہ ڈھال ہے لہٰذا روزہ کی حالت میں نہ کوئی گناہ کی بات کی جائے اور نہ ہی جہالت کا مظاہرہ کیا جائے روزہ دار کے ساتھ اگر کوئی آدمی لڑائی کرے یا اسے کوئی گالی دے روزہ دار کہہ دے: میں روزہ میں ہوں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے افضل ہے چنانچہ روزہ دار میری خاطر کھانا پینا اور دیگر خواہشات کو چھوڑتا ہے روزہ میرے لیے ہے میں خود اس کا بدلہ دوں گا اور نیکی دس گنا بڑھ جاتی ہے۔رواہ الامام احمد بن حنبل والبخاری عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۳۵۹۰۔۔۔۔۔ابن آدم کا ہر عمل دو چند ہوجاتا ہے، نیکی دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھ جاتی ہے اس سے بھی آگے جتنا اللہ چاہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتے ہیں۔ بجز روزہ کے روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا چونکہ روزہ دار نے میرے لیے کھانا اور دیگر خواہشات کو چھوڑا ہے روزہ دار کے لیے دو فرحتیں ہیں ایک فرحت افطاری کے وقت اور دوسری فرحت اپنے رب سے ملاقات کرنے کے وقت روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے بھی افضل ہے۔

رواہ مسلم والامام احمد بن حنبل النسائی وابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۳۵۹۱۔۔۔۔۔ہر چیز کا ایک دروازہ ہوتا ہے اور عبادت کا دروازہ روزہ ہے۔رواہ ابوالشیخ عن ابی الدرداء

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۲۰۔

۲۳۵۹۲۔۔۔۔۔افطاری کے وقت روزہ داری کی دعا قبول کی جاتی ہے۔رواہ الطیالسی والبیهقی فی شعب الایمان عن ابن عمرو

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۲۴۔

۲۳۵۹۳ ...... روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری اپنے رب سے ملاقات کرتے وقت۔

رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ

۲۳۵۹۴ ...... جس شخص نے فی سبیل اللہ ایک دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے ستر خریف دور کردیں گے۔ یعنی اس کے اور دوزخ کے درمیان اتنا فاصلہ کردیں گے جو ستر سال کی مسافت کے برابر ہو۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۳۵۹۵ ...... جس نے فی سبیل اللہ ایک دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسے ستر سال کی مسافت کے برابر دوزخ سے دور کردیں گے۔

رواہ النسائی عن ابی سعید

۲۳۵۹۶ ...... جس نے فی سبیل اللہ ایک دن کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس روزہ کی بدولت اسے جہنم کی تپش سے ستر سال کی مسافت کے برابر دور کردیں گے۔ رواہ النسائی وابن ماجہ عن ابی سعید

۲۳۵۹۷ ...... جس نے فی سبیل اللہ ایک دن کا بھی روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسے سو سال کی مسافت کے برابر جہنم سے دور کردیں گے۔

رواہ النسائی عن عقبۃ بن عامر

شہوت کو کم کرنے والی چیزیں

۲۳۵۹۸ ...... میری امت کی شہوت کو کم کرنے والی دو چیزیں ہیں روزہ اور قیام اللیل۔ رواہ الامام احمد بن حنبل والطبرانی عن ابن عمرو

۲۳۵۹۹ ...... جس کے لیے روزہ کی حالت میں خاتمے کا فیصلہ کیا گیا وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ رواہ البزار عن حذیفہ

۲۳۶۰۰ ...... جس نے ایک دن بھی محض اللہ تعالیٰ کے لیے روزہ رکھا اسے اللہ تعالیٰ جہنم سے ستر خریف دور کردیں گے۔

رواہ الامام احمدبن حنبل والبیہقی والترمذی والنسائی عن ابی سعید

۲۳۶۰۱ ...... جس نے ایک دن نفل روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت سے کم ثواب پر راضی ہی نہیں ہوتے۔ رواہ الخطیب عن سہل بن سعد

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۵۲۔

۲۳۶۰۲ ...... روزہ دار کی خاموشی تسبیح ہے، اس کا سونا عبادت ہے اس کی دعا قبول کرلی جاتی ہے اور اس کا عمل دوچند بڑھادیا جاتا ہے۔

رواہ ابو زکریا ابن مندہ فی امالیہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۹۳۔

۲۳۶۰۳ ...... روزہ رکھو چونکہ روزہ جہنم اور حوادث زمانہ سے بچاؤ کے لیے ایک ڈھال ہے۔ رواہ ابن النجار عن ابی ملیکہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۰۲۔

۲۳۶۰۴ ...... تین اشخاص ایسے ہیں کہ جو وہ کھاتے ہیں اس کا ان سے حساب نہیں لیا جائے گا بشرطیکہ ان کا کھانا حلال ہو روزہ دار (۲) سحری کے وقت بیدار ہونے والا (۳) اللہ تعالیٰ کی راہ میں چوکیداری کرنے والا۔ رواہ الطبرانی وعن ابن عباس

۲۳۶۰۵ ...... روزے رکھو تندرست رہوگے۔ رواہ ابن السنی وابو نعیم فی الطب عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۸۲۹ وتذکرۃ الموضوعات ۷۰۔

۲۳۶۰۶ ...... فی سبیل اللہ آدمی کا روزہ اسے ستر سال کی مسافت کے برابر جہنم سے دور کردیتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

۲۳۶۰۷ ...... روزہ دار عبادت میں رہتا ہے گو کہ وہ اپنے بستر پر سویا ہوا کیوں نہ ہو۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۲۰۔

۲۳۶۰۸... تم اپنے اوپر روزہ لازم کرلو چونکہ روزہ کی کوئی مثال نہیں۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان واحمد بن حنبل وابن حبان والحاکم عن ابی امامة

۲۳۶۰۹... تم اپنے اوپر روزہ لازم کرلو چونکہ یہ خالص عبادت ہے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن قدامة ابن مظعون عن اخیه عثمان

کلام:... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۴۱۔

۲۳۶۱۰... تم اپنے اوپر روزہ لازم کرلو چونکہ روزہ مستی کو ختم کرنے کا ذریعہ ہے اور رگوں کا خون کم کرتا ہے۔

رواہ ابو نعیم فی الطب عن شداد بن عبداللہ

۲۳۶۱۱... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ روزہ ڈھال ہے اور اس کے ذریعے بندہ آگ سے اپنے آپ کو بچاتا ہے روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔ (رواہ الامام احمد بن حنبل و البیهقی عن جابر

۲۳۶۱۲... اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم کا ہر عمل اس کے لے ہوتا ہے۔ بجز روزہ کے بلاشبہ روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اسکا بدلہ دوں گا، روزہ ڈھال ہے لہٰذا جب بھی تم میں سے کوئی آدمی روزہ میں ہو وہ نہ بیہودہ گفتگو کرے اور نہ ہی شور مچائے اگر اسے کوئی گالی دے یا اس سے کوئی جھگڑے تو یہ کہہ دے کہ میں روزہ میں ہوں۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے یہاں مشک کی خوشبو سے بھی افضل ہے روزہ دار کو دو فرحتیں نصیب ہوتی ہیں چنانچہ جب وہ افطار کرتا ہے تو روزہ افطار کرکے اسے فرحت حاصل ہوتی ہے اور جب اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو روزہ سے اسے بے حد فرحت نصیب ہوگی۔

رواہ البخاری ومسلم والترمذی عن ابی هريرة

روزہ دار کی دعا

۲۳۶۱۳... ہر روزہ دار بندے کی دعا قبول کی جاتی ہے یا تو وہی چیز جو اس نے دعا میں طلب کی ہے اسے دنیا میں مل جاتی ہے یا آخرت کے لیے ذخیرہ کردی جاتی ہے۔ رواہ الحکیم عن ابی هريرة

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۲۳۔

۲۳۶۱۴... جس نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا اس کے لیے اسی جیسا اجر وثواب ہے اور روزہ دار کے اجر وثواب سے کمی نہیں کی جائے گی۔

رواہ امام احمد بن حنبل والترمذی وابن ماجه وابن حبان عن زید بن خالد

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے: اسنی المطلب ۱۳۳۷۔

۲۳۶۱۵... جس نے کسی روزہ کو روزہ افطار کرایا یا کسی مجاہد کو ساز وسامان فراہم کیا اس کے لیے اسی جیسا اجر وثواب ہے۔

رواہ البیهقی فی السنن عن زید بن خالد

۲۳۶۱۶... روزہ ڈھال ہے۔ رواہ الترمذی عن معاذ الشذرة ۵۵۴

۲۳۶۱۷... روزہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچاؤ کے لیے ڈھال ہے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن عثمان بن ابی العاص

۲۳۶۱۸... روزہ ڈھال ہے اس کے ذریعے بندہ اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ کا سامان کرتا ہے۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن عثمان بن ابی العاص

۲۳۶۱۹... موسم سرما کا روزہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹھنڈی غنیمت ہے۔ رواہ الامام احمد بن حنبل وابویعلیٰ والطبرانی و البیهقی فی السنن عن عامر بن مسعود والطبرانی فی السنن الصغریٰ والبیهقی فی شعب الایمان وابن عربی فی الکامل عن انس وجابر

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۸۳۶ وتلخیص الضعیفة ۲۸۰۔

۲۳۶۲۰..... روزہ شہوت کو کم کرتا ہے گوشت کو ہلکا کرتا ہے اور دوزخ کی آگ سے دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا ایک دستر خوان ہے جس پر ایسے کھانے چنے گئے ہیں جنھیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر کھٹکے۔ اس پر صرف روزہ دار ہی بیٹھیں گے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط وابو القاسم بن بشران فی اما لیہ عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۰۰۹۔

الاکمال

۲۳۶۲۱..... اللہ تعالیٰ کے یہاں اعمال کی سات قسمیں ہیں: دو اعمال (۲) موجب ہیں دو اعمال ان کی بمثل ہیں، ایک عمل وہ ہے جس کا ثواب دس گنا ہوتا ہے اور ایک عمل وہ ہے جو سات سو گنا تک بڑھ جاتا ہے اور ایک عمل (ساتواں عمل) وہ ہے جس کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کے سوا، کوئی نہیں جانتا۔ وہ دو اعمال جو موجب (واجب کرنے والے) ہیں وہ یہ کہ جس آدمی نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی درانحالیکہ وہ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی اور جس نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی درانحالیکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اس کے لیے ددوزخ واجب ہو جائے گی اور جس نے برائی کی اس کا بدلہ اسی کے بمثل ہوگا اور جس نے نیکی کی اس کا بدلہ بھی اسی کے بمثل ہوگا جس نے نیکی کی اسے دس گنا ثواب ملے گا جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتا ہے اس کے ایک درہم کو ساتھ سو درہم تک بڑھا دیا جاتا ہے اور اس کے ایک دینار کو سات سو دینار تک بڑھا دیا جاتا ہے، روزہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتا ہے روزہ دار کو روزے کا ثواب معلوم نہیں ہوتا اس کا ثواب صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

رواہ :لحکیم والبیھقی فی شعب الایمان عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

مصنف علاء الدین متقی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس باب کی یہ حدیث میں نے صرف زاء کے تحت کتاب الزکواۃ میں بھی ذکر کی ہے تاکہ خرچ کرنے اور صدقہ کرنے کی ترغیب ہو جائے وہاں یہ حدیث ۱۶۱۴۳ نمبر پر ہے۔

۲۳۶۲۲..... جو نیکی بھی ابن آدم کرتا ہے وہ دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھ جاتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بجز روزہ کے روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کی جزاء دوں گا چونکہ روزہ دار میرے لیے کھانا پینا اور دیگر خواہشات چھوڑتا ہے روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ایک خوشی افطاری کے وقت اور دوسری خوشی اپنے رب تعالیٰ سے ملاقات کرنے کے وقت روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے یہاں مشک سے بھی افضل ہے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۳۶۲۳..... نیکی دس گنا سے بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے جب کہ برائی نری ہی رہتی ہے جسے میں مٹا دیتا ہوں۔ روزہ میرے لیے ہے اور اس کا بدلہ میں خود دوں گا۔ روزہ اللہ کے عذاب سے بچاؤ کی ڈھال ہے جس طرح کہ اسلحہ کی تلوار سے بچاؤ کے لئے ڈھال ہوتی ہے۔

واہ البغوی عن رجل

۲۳۶۲۴..... بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کی نیکیوں کو دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ دار کو دو طرح کی فرحتیں نصیب ہوتی ہیں، ایک فرحت افطاری کے وقت اور دوسری فرحت قیامت کے دن۔ بخدا! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں مشک کی خوشبو سے بھی افضل ہے۔ رواہ الخطیب عن ابن مسعود

۲۳۶۲۵..... بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کی نیکیوں کو دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، بجز روزہ کے چنانچہ روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا روزہ دار کو دو طرح کی فرحتیں نصیب ہوتی ہیں، روزہ ایک ڈھال ہے جس کے ذریعے میرا بندہ آگ سے بچاؤ کا سامان کرتا ہے روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔ چونکہ روزہ دار میری خاطر کھانا اور دیگر خواہشات چھوڑتا ہے قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے بھی افضل ہے۔

رواہ الطبرانی عن بشیر بن الخصاصیۃ وابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۳۶۲۶..... رب تعالیٰ کا فرمان ہے کہ روزہ آگ سے بچنے کی ایک ڈھال ہے اور روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا چنانچہ روزہ دار اپنی خواہشات کھانا اور پینا میری خاطر چھوڑتا ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی افضل ہے۔

رواه البغوی وعبدان والطبرانی وسعید بن المنصور عن بشیر بن الخصاصیة

۲۳۶۲۷..... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بجز روزہ کے ابن آدم کا ہر عمل اس کے کے لیے ہوتا ہے لیکن روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے عمدہ ہے۔

رواه البیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۳۶۲۸..... اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: بجز روزہ کے ابن آدم کا ہر عمل اسی کے لیے ہے پس روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اسکا بدلہ دوں گا۔ روزہ ڈھال ہے لہٰذا جب کسی کا روزہ ہو وہ بیہودہ گوئی اور فضول شور وشغب سے گریز کرے اگر اسے کوئی گالی دے یا اس سے جھگڑے تو وہ کہہ دے کہ میں روزہ میں ہوں قسم اس ذات کی جسے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے بھی افضل ہے روزہ دار کو دو فرحتیں نصیب ہوتی ہیں ایک فرحت اسے اس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری فرحت اسے اس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ اپنے رب تعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے۔

رواه الامام احمد بن حنبل فی مسندو مسلم والنسائی وعبد الرزاق وابن حبان عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۳۶۲۹..... روزہ ڈھال ہے اس کے ذریعے میرا بندہ بچاؤ کرتا ہے اور روزہ میرے لیے ہے میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔

رواه ابن جریر عن ابی هریرة

۲۳۶۳۰..... جو بندہ بھی روزہ کی حالت میں صبح کرتا ہے اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اس کے سب اعضاء تسبیحات میں مشغول رہتے ہیں، آسمان دنیا کے رہنے والے (فرشتے) اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں تاوقتیکہ سورج غروب ہوجائے اگر روزہ دار ایک رکعت یا دو رکعتیں پڑھتا ہے اس کے لیے سب آسمان نور سے بھر جاتے ہیں اور جو حوریں اس کی بیویاں ہوں گی وہ کہتی ہیں: یا اللہ! اسے (روزہ دار کو) پکڑ کر ہمارے پاس لے آ ہم اسے دیکھنے کے لئے مچل رہی ہیں، روزہ دار اگر تسبیح وتہلیل یا تکبیر کہتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اسے لے لیتے ہیں اور اس کا اجر وثواب لکھتے رہتے ہیں حتیٰ کہ سورج پردوں میں چھپ جائے۔

رواه ابن عدی فی الکامل والدارقطنی فی الافراد والبیهقی عن عائشه رضی الله عنها

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۸۹۱ والمتناھیۃ ۸۹۷۔

۲۳۶۳۱..... روزہ دار کی خاموشی تسبیح ہے، اس کا سونا عبادت ہے اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اور اس کا عمل کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔

رواه الدیلمی عن ابن عمر رضی الله عنه

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۹۳۔

۲۳۶۳۲..... روزہ دار کی افطاری کے وقت دعا رد نہیں ہوتی۔ رواه ابن زنجویه عن ملیکه عمرو

۲۳۶۳۳..... اللہ تعالیٰ نے انجیل میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ جماعت بنی اسرائیل سے کہو کہ جو آدمی میری رضا کے لیے روزہ رکھے گا میں اس کے جسم کو صحت بخشوں گا اور اس کے اجر وثواب کو بڑھا دوں گا۔

رواه الشیخ فی الثواب والدیلمی والرافعی عن ابی الدرداء

۲۳۶۳۴..... اے بن مظعون! تم اپنے اوپر روزہ لازم کردو چونکہ روزہ شہوت کو ختم کرتا ہے۔

رواه الطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان عن عائشة بنت قدامة بن مظعون عن ابیها عن اخیه عثمان بن مظعون

۲۳۶۳۵..... جس شخص کو روزہ نے کھانے پینے اور دیگر خواہشات سے روکے رکھا اللہ تعالیٰ کی اسے جنت کے پھل اور جنت کی شراب پلائے گا۔

رواه البیهقی عن علی

۲۳۶۳۶..... قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بواللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے افضل ہے۔
رواہ احمد بن حنبل عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۳۶۳۷..... تین اشخاص ایسے ہیں جن سے کسی نعمت کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا کھلانے پلانے والا سحری کے وقت اٹھنے والا اور مہمان نواز اور تین اشخاص کو بدخلقی پر ملامت نہیں کی جاتی مریض روزہ دار حتیٰ کہ افطار کرے اور عادل حکمران۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ
کلام:...... حدیث موضوع ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۷۰ والتنزیہ ۱۶۶۲۔

۲۳۶۳۸..... اپنے اوپر روزہ لازم کرلو چونکہ روزہ کے برابر کوئی عبادت نہیں۔ رواہ النسائی عن ابی امامۃ

۲۳۶۳۹..... روزہ دار کو دو فرحتیں نصیب ہوتی ہیں ایک افطاری کے وقت اور دوسری قیامت کے دن روزہ دار کے منہ کی بواللہ تعالیٰ کے ہاں مشک سے بھی افضل ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والخطیب عن ابن مسعود

۲۳۶۴۰..... اللہ تبارک وتعالیٰ کراماً کاتبین کو حکم دیتے ہیں کہ میرے روزہ دار بندوں کی عصر کے بعد کوئی برائی نہ لکھو۔
رواہ الحاکم فی تاریخہ والخطیب عن انس

۲۳۶۴۱..... روزہ دار کے پاس جب کھانا کھایا جارہا ہو فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔
رواہ ابن المبارک فی الزھد وعبدالرزاق فی المصنف عن ام عمارۃ

۲۳۶۴۲..... روزہ دار کے پاس جب کھانا کھایا جارہا ہو فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔
رواہ ابن حبان عن ام عمارۃ بنت کعب

۲۳۶۴۳..... جو شخص روزہ کی حالت میں مرگیا قیامت تک اللہ تعالیٰ اس کے لیے روزہ ثابت کردیتے ہیں۔ رواہ الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا
فائدہ:...... ظاہر حدیث سے یہی مطلب مترشح ہوتا ہے کہ روزہ دار اگر مرجائے تو قیامت تک روزہ دار کے حکم میں ہوتا ہے اور اسے روزے کا برابر ثواب ملتا رہتا ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۳۶۴۴..... قیامت کے دن روزہ دار اپنی قبروں سے باہر آئیں گے انہیں روزہ کی بو سے پہچان لیا جائے گا ان کی مونہوں سے مشک سے بھی عمدہ وافضل خوشبو مہک رہی ہوگی ان کا استقبال عمدہ سجائے گئے دسترخوانوں اور لبالب بھرے ہوئے جاموں سے کیا جائے گا ان سے کہا جائے گا کھاؤ تم بھوکے تھے پیو تم پیاسے تھے لوگوں کو رہنے دو وہ آرام کررہے ہیں اور تم تھکے ہوئے ہو جب لوگ آرام کرلیں گے پھر کھائیں گے اور پئیں گے چنانچہ لوگ حساب وکتاب میں پھنسے ہوں گے اور سخت تھکاوٹ اور پیاس میں ہوں گے۔
رواہ ابوالشیخ فی الثواب والدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۳۶۴۵..... قیامت کے دن روزہ داروں کے لیے سونے سے بنا ہوا دسترخوان لگایا جائے گا جس سے وہ کھائیں گے جبکہ بقیہ لوگ انہیں دیکھ رہے ہوں گے۔ رواہ الشیخ والدیلمی عن ابن عباس

۲۳۶۴۶..... جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہا جاتا ہے، قیامت کے دن کہا جائے گا کہاں ہیں روزہ دار؟ چنانچہ اس دروازہ سے جب روزہ دار داخل ہوجائیں گے پھر اسے تالہ لگادیا جائے گا روزہ دار داخل ہوتے وقت پانی پئیں گے جس نے ایک مرتبہ پانی پی لیا پھر اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ رواہ ابن زنجویہ عن سھل بن سعد

۲۳۶۴۷..... جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان (سیرابی کا دروزہ) کہا جاتا ہے، اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے لہٰذا جو بھی روزہ داروں میں سے ہوا وہ اس دروازہ سے داخل ہوگا اور پھر اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ رواہ الطبرانی عن سھل بن سعد

۲۳۶۴۸..... جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کے نام سے پکارا جاتا ہے اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔
رواہ الخطیب وابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ والحفاظ ۲۰۰

۲۳۶۴۹..... قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں قیامت کے دن آواز لگائی

جائے گی کہ روزہ دار کہاں ہیں آجاؤ باب ریان کی طرف چنانچہ اس دروازہ سے روزہ داروں کے علاوہ اور کوئی داخل نہیں ہوگا۔

رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۳۶۵۰...... جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کیا جاتا ہے اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔

رواہ ابن النجار عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۲۳۶۵۱...... میں اس آدمی سے بہتر ہوں جو صبح کو روزہ کی حالت میں نہ اٹھے اور کسی بیمار کی عیادت نہ کرے۔

رواہ عبد بن حمید و ابن ماجہ و ابوعلی سعید بن المنصور عن جابر

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کہا: یارسول اللہ ﷺ آپ نے صبح کس حال میں کی ہے اس کے بعد یہ حدیث ذکر کی۔

۲۳۶۵۲...... جس نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا اس کے لیے اسی جیسا اجر وثواب ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۳۶۵۳...... جس نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا اس کے لیے اسی جیسا اجر وثواب ہوگا الا یہ کہ روزہ دار کے ثواب سے کچھ کمی نہیں کی جائے گی اور جس نے کسی مجاہد کو اللہ کی راہ میں سامان فراہم کیا یا جس نے مجاہد کے اہل خانہ کی اس کے پیچھے دیکھ بھال کی اس کے لیے بھی اسی جیسا اجر وثواب ہے الا یہ کہ مجاہد کے اجر وثواب سے کمی نہیں کی جائے گی۔

رواہ احمد بن حنبل و عبد بن حمید و البیہقی فی شعب الایمان و ابن حبان و الطبرانی و سعید بن المنصور عن زید بن خالد الجہنی

۲۳۶۵۴...... جس نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا یا کسی حاجی کو ساز و سامان دیا یا کسی مجاہد کو سامان دیا یا مجاہد کے اہل خانہ کی دیکھ بھال کی اس کے لیے اسی جیسا اجر وثواب ہے مگر اس (روزہ دار حاجی مجاہد) کے اجر وثواب سے کمی نہیں کی جائے گی۔ رواہ ابن قانع و الطبرانی عن زید بن خالد

۲۳۶۵۵...... جس نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا اسے کھانا کھلایا اور پانی پلایا اس کے لیے بھی روزہ دار جیسا اجر وثواب ہے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۳۶۵۶...... جس شخص نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا تو اس کے لیے روزہ دار کا سا اجر وثواب ہے الا یہ کہ روزہ دار کے اجر وثواب سے کمی نہیں کی جائے گی چنانچہ روزہ دار نیکی کا جو عمل بھی کرتا ہے کھانا کھلانے والے کو اس جیسا ثواب ملتا رہتا ہے جب تک کہ روزہ دار میں کھانے کی قوت باقی رہتی ہے۔ رواہ ابن مصری فی امالیہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا رواہ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۳۶۵۷...... جس نے کسی روزہ دار کو رمضان میں افطار کرایا، اسے حلال کی کمائی سے کھانا کھلایا اور پانی پلایا تو اس کے لیے ماہ رمضان کی گھڑیوں میں فرشتے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور جبریل علیہ السلام لیلۃ القدر میں اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

رواہ الطبرانی عن سلمان

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۵۵۶۔

۲۳۶۵۸...... جس نے ماہ رمضان میں کسی روزہ دار کو حلال کمائی سے روزہ افطار کرایا رمضان بھر میں فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور لیلۃ القدر میں جبریل امین اس کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں، جس آدمی کے ساتھ جبریل امین مصافحہ کرتے ہیں اس کے آنسو کثرت سے لیتے ہیں اور وہ نرم دل ہو جاتا ہے ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! جسے افطاری کے لیے اس قدر سامان میسر نہ ہو سکے اس کے بارے میں بتایئے؟ ارشاد فرمایا: اس کے لیے روٹی کا ایک لقمہ بھی کافی ہے۔ اس آدمی نے عرض کیا جس آدمی کے پاس یہ بھی نہ ہو؟ فرمایا: مٹھی بھر کھانا کافی ہے۔ عرض کیا مجھے بتایئے کہ جس کے پاس یہ بھی نہ ہو؟ فرمایا: گھونٹ بھر دودھ سے افطاری کرادے۔ عرض کیا! جس کے پاس یہ بھی نہ ہو: فرمایا کہ پانی کے ایک گھونٹ سے افطاری کرادے۔ رواہ ابن حبان فی الضعفاء و البیہقی فی شعب الایمان عن سلمان

کلام: ...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۱۳۳۳۔

فائدہ: ...... حوالہ میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ۴ کا نشان دیا ہے جو اس امر کا غماز ہے کہ یہ حدیث سنن اربعہ میں ذکر کی گئی ہے لیکن محشی کہتا ہے کہ تحقیق کے باوجود حدیث سنن میں نہیں پائی گئی۔

دوسری فصل...... ماہ رمضان کے روزوں کی فضیلت

۲۳۶۵۹...... ماہ رمضان کے روزے تمہارے اوپر فرض کر دیئے گئے ہیں اور میں قیام رمضان (قیام اللیل) کو سنت قرار دیتا ہوں۔ جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور قیام کیا وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوگا جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

رواہ ابن ماجہ عن عبدالرحمن بن عوف

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۱۲ والمشتہر ۱۹۳

۲۳۶۶۰...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر ماہ رمضان کے روزے فرض کیے ہیں اور قیام رمضان کو تمہارے لیے بطور سنت مقرر کرتا ہوں جس نے ایمان و یقین کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور اس کا قیام کیا تو یہ سب اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہو جائیں گے۔

رواہ النسائی عن عبد الرحمن بن عوف

۲۳۶۶۱...... تمہارے اوپر رمضان کا مبارک مہینہ آیا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر اس کے روزے فرض کیے ہیں، ماہ رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین ہتھکڑیوں (اور بیڑیوں) میں جکڑ دیئے جاتے ہیں اس ماہ میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بھی افضل ہے جو شخص اس رات کی بھلائی سے محروم رہا وہ ہر طرح کی خیر و بھلائی سے محروم رہا۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی والبیھقی عن ابی ھریرۃ

۲۳۶۶۲ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ

۲۳۶۶۳...... جب رمضان کا مہینہ آتا ہے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین بیڑیوں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ رواہ النسائی عن ابی ھریرۃ

۲۳۶۶۴ جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے، شیاطین اور سرکش جنات بیڑیوں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور کوئی دروازہ بند نہیں رہتا۔ رمضان کی ہر رات ایک منادی پکارتا ہے کہ اے خیر و بھلائی کے طلبگار آجا اور اے برائی کے چاہنے والے رک جا۔ اللہ تعالیٰ رمضان کی ہر رات بے شمار جہنمیوں کو جہنم سے آزاد فرماتے ہیں۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم والبیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ

۲۳۶۶۵...... تمہارے اوپر ایک مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے رسول اللہ ﷺ نے حلفاً فرمایا ہے کہ مسلمانوں پر کوئی مہینہ ایسا نہیں گزرا جو رمضان سے افضل ہو منافقین پر ایسا کوئی مہینہ نہیں گزرا جو اس سے برا ہو (ان کے حق میں) اللہ تعالیٰ اس مہینہ کے آنے سے پہلے ہی اجر و ثواب لکھ دیتے ہیں اور اس کے داخل ہونے سے پہلے ہی گناہ اور بدبختی کو لکھ دیتے ہیں۔ اس مہینہ میں مومن اس لیے خرچ کرتا ہے تاکہ اسے عبادت کے لیے قوت حاصل ہو جب کہ منافق مومنین کو دھوکہ دینے کے لیے خرچ کرتا ہے اور دیگر بیہودگیوں کے لئے خرچ کرتا ہے۔ سو رمضان کا مہینہ مومن کے لیے غنیمت ہے جب کہ کافر کے لیے زحمت ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۲۱۔

۲۳۶۶۶...... بلاشبہ تمہارے اوپر تمہارے اہل خانہ کا بھی حق ہے رمضان کے روزے رکھو اور اس کے ساتھ جو مہینہ ملا ہوا ہے اس کے کچھ روزے رکھو اور ہر بدھ، جمعرات کا روزہ رکھو یوں اس طرح تم پوری عمر روزہ رکھنے کے حکم میں ہو جاؤ گے جب کہ تم افطار بھی کرتے رہو گے۔

رواہ ابوداؤد والترمذی عن مسلم القرسی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۱۴۔

رمضان میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں

۲۳۶۶۷..... یہ رمضان کا مہینہ تمہارے پاس آچکا ہے اس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیے جاتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن انس

۲۳۶۶۸..... رمضان کا پہلا عشرہ رحمت ہے، درمیانی عشرہ مغفرت ہے آخری عشرہ جہنم سے آزادی کا ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی فضل رمضان والخطیب وابن عساکر عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۱۴۸ وضعیف الجامع ۲۱۳۵۔

۲۳۶۶۹..... رمضان مبارک مہینہ ہے اس میں جنت کے دراز ے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیے جاتے ہیں رمضان میں ہر رات ایک منادی آواز لگاتا ہے اے خیر کے طالب آجا اور اے شر و برائی کے طالب رک جا۔ رواہ احمد بن حنبل و البیھقی فی السنن عن رجل

۲۳۶۷۰..... ماہ رمضان مہینوں کا سردار ہے اور ذوالحجہ کی حرمت اس سے بڑھ کر ہے۔ رواہ البزار والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی سعید

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۷۶۴ وضعیف الجامع ۳۳۲۱۔

۲۳۶۷۱..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزہ کے سلسلہ میں کسی دن کو کسی دن پر فضیلت حاصل نہیں بجز ماہ رمضان اور یوم عاشورا کے۔

(رواہ الطبرانی والبیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۶۹۲ وضعیف الجامع ۴۹۲۵۔

۲۳۶۷۲..... رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ماہ رمضان میں دل کھول کر خرچ کرو چونکہ رمضان میں خرچ کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ فی سبیل اللہ خرچ کرنا۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی فضل رمضان عن ضمرۃ ورواہ راشد بن سعد مرسلاً

۲۳۶۷۳..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر مہینہ میں تین دن کے روزے اور رمضان کے روزے زمانہ بھر کے روزے رکھنے کے مترادف ہے حالانکہ وہ بیچ میں افطار بھی کرتا ہے۔ رواہ ابن ماجہ واحمد بن حنبل ومسلم عن ابی قتادۃ

۲۳۶۷۴..... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ماہ صبر (رمضان) کے روزے اور ہر مہینے میں تین روزے زمانے بھر کے روزے ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل والبیھقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۳۶۷۵..... رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ماہ صبر کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے سینہ کو کینے سے پاک کردیتے ہیں۔

رواہ البزار عن علی وعن ابن عباس ورواہ البغوی والبار دی عن النمر بن تولب

۲۳۶۷۶..... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخش دیا جاتا ہے اور اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا ناامید نہیں ہوتا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والبیھقی فی شعب الایمان عن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۹۰۸ وضعیف الجامع ۳۳۰۸۔

۲۳۶۷۷..... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ

۲۳۶۷۸..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اسے گذشتہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل واصحاب سنن الاربعہ عن ابی ہریرۃ ورواہ البخاری عنہ

۲۳۶۷۹..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے اگلے

پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔رواہ الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۲۳۶۸۰۔۔۔حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے بھی چھ روزے رکھے گویا اس نے عمر بھر کے روزے رکھ لیے۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم واصحاب السنن الاربعہ عن ابی ایوب

۲۳۶۸۱۔۔۔نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص رمضان اور شوال کے چھ روزے رکھے گویا وہ عمر بھر روزہ کی حالت میں رہا۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم واصحاب السنن الاربعہ عن ابی ایوب

فائدہ:۔۔۔عمر بھر روزہ کی حالت میں ہونے کا مطلب اس طرح ہے کہ اس امت کی ایک نیکی دس گنا بڑھ جاتی ہے تیس دن ماہِ رمضان کے روزے تین سو دن کے روزوں کے برابر ہوئے اور رمضان کے چھ دن کے روزے ساٹھ دنوں کے برابر بھی دو مہینے ہوئے سال میں بارہ مہینے ہوتے ہیں جس کا ہر سال یہی معمول ہو گویا اس نے عمر بھر روزے رکھے۔

۲۳۶۸۲۔۔۔نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا (یعنی تراویح پڑھی) اس کے گذشتہ سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔رواہ البخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعة عن ابی هريرة

۲۳۶۸۳۔۔۔نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے رمضان اور شوال کے چھ روزے رکھے اور بدھ جمعرات کے روزے بھی رکھے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔رواہ احمد بن حنبل عن رجل

کلام:۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۵۰۔

۲۳۶۸۴۔۔۔نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ دو مہینے ایسے ہیں جن کا ثواب کم نہیں ہوتا اور وہ عید کے دو مہینے ہیں یعنی رمضان اور ذوالحجہ۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الا بوبعة عن ابی بكرة

۲۳۵۸۵۔۔۔حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ رمضان کا مہینہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے۔شعبان پاک کرنے والا ہے اور رمضان گناہوں کو مٹانے والا ہے۔رواہ ابن عسا کر عن عائشه رضی اللہ عنها

کلام:۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۱۱۔

۲۳۶۸۶ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ رمضان کا مہینہ آئندہ سال رمضان تک درمیانی وقفہ کے لئے کفارہ ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی فضل رمضان عن ابی هريرة

کلام:۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۱۴۔

۲۳۶۸۷۔۔۔نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ رمضان کا مہینہ آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتا ہے اور اس وقت تک اوپر اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچتا تاجب تک افطار کی زکوۃ نہ دی جائے۔رواہ ابن شاهين فی ترغيبه والضياء عن جرير

کلام:۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۶۵۷۔

۲۳۶۸۸۔۔۔رمضان کو رمضان اس لیے کہا جاتا ہے چونکہ یہ گناہوں کو جلا کر بھسم کر دیتا ہے۔

رواہ محمد بن المنصور السمعانی وابو زکریا یحییٰ بن منده فی اماليها عن انس

الاکمال

۲۳۶۸۹۔۔۔حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ تمہارے اوپر رمضان المبارک کا مہینہ آرہا ہے اس میں نیت مقدم کرلو اور نفقہ (خرچ) میں ہاتھ کشادہ رکھو۔رواہ الدیلمی عن ابن مسعود

۲۳۶۹۰۔۔۔نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ بابرکت مہینہ آچکا اس میں نیت مقدم کرلو اور نفقہ کو وسعت دو (یعنی دل کھول کر خرچ کرو) بلاشبہ

بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ ہی میں بدبخت ہو جائے اور نیک بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ ہی میں نیک بخت ہو جائے اس مہینہ میں عزت والی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے جو شخص اس رات کی بھلائی سے محروم رہا وہ حقیقۃ ہر بھلائی سے محروم ہی ہے۔
رواہ ابن صصری فی اما لیہ عن ابن مسعود

۲۳۶۹۱ ...تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آیا ہے جو خیر و برکت کا مہینہ ہے۔ رواہ ابن النجار عن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۹۳

۲۳۶۹۲ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان کا مہینہ آ گیا ہے جو برکت کا مہینہ ہے اس میں بھلائی ہی بھلائی ہے اس میں اللہ تعالیٰ تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور رحمت نازل فرماتے ہیں اور خطائیں معاف کرتے ہیں اس میں دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ تمہاری باہمی رغبت کی طرف دیکھتے ہیں اور تمہاری عبادت پر فرشتوں سے فخر کرتے ہیں لہٰذا تم اللہ تعالیٰ کو اپنی خیر و بھلائی دکھلاؤ بلاشبہ بدبخت وہ ہے جو اس مہینہ میں اللہ عزوجل کی رحمت سے محروم ہے۔ رواہ الطبرانی وابن النجار عن عبادۃ ابن الصامت

۲۳۶۹۳ ...رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ رواہ النسائی عن ابی ھریرۃ

۲۳۶۹۴... رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب ماہ رمضان آتا ہے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری عن ابی ھریرۃ

۲۳۶۹۵ ......رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان آتا ہے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور شیاطین بیڑیوں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ رواہ النسائی عن ابی ھریرۃ

۲۳۶۹۶......رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان آتا ہے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ رواہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۲۳۶۹۷.. حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں اور (رمضان میں) ہر رات ایک منادی آواز لگاتا ہے کہ اے خیر و بھلائی کے طالب آ جا اور اے برائی کے طالب رک جا۔ رواہ النسائی والطبرانی عن عقبۃ بن فرقد

۲۳۶۹۸......رمضان میں آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور دھتکاری ہوئے شیطان کو ہتھکڑیوں سے جکڑ دیا جاتا ہے رمضان کی ہر رات ایک منادی آواز لگاتا ہے کہ اے خیر کے طلبگار آ جا اور اے شر کے طلبگار رک جا۔
رواہ النسائی عن عقبۃ بن فرقد

۲۳۶۹۹ ...... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ماہ رمضان برکت والا مہینہ ہے اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں شیاطین ہتھکڑیوں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں اور ہر رات ایک پکارنے والا آواز لگاتا ہے کہ اے خیر و بھلائی کے خواستگار آ جا اور اے شر کے طلبگار رک جا حتیٰ کہ رمضان منتہی ہو جاتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبغوی والبیھقی فی شعب الایمان عن رجل من الصحابۃ یقال لہ عبداللہ

۲۳۷۰۰......نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان المبارک کی شروع رات سے آخری رات تک جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اس مہینہ میں سرکش شیاطین کو بیڑیوں میں جکڑ دیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ایک منادی کو بھیجتے ہیں جو آواز لگاتا ہے کہ اے خیر کے طلبگار آ جا اور آگے بڑھ کیا ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کی جائے کیا کوئی ہے استغفار کرنے والا کہ اس کی مغفرت کی جائے؟ کیا اللہ تعالیٰ کے حضور کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اس کی توبہ قبول کی جائے؟ اور اللہ تعالیٰ ہر رات افطاری کے وقت جہنم سے بے شمار جہنمیوں کو آزاد کرتے ہیں۔

رواہ ابن صصری فی امالیہ وابن النجار عن ابی عمر رضی اللہ عنہما

۲۳۷۰۱... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان کا مہینہ بہت اچھا مہینہ ہے اس میں بہشت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس مہینہ میں سرکش شیاطین ہتھکڑیوں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں اور اس میں بجز کافر کے ہر شخص کی بخشش کی جاتی ہے۔ رواہ الخطیب وابن النجار عن ابی ھریرۃ

۲۳۷۰۲... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے بہشت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں شیاطین بیڑیوں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں اور ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ اے خیر و بھلائی کے طلبگار دربار خداوندی میں حاضر ہو جا اور اے شر و برائی کے طالب رک جا پکارنے والا مسلسل پکارتا رہتا ہے حتیٰ کہ یہ مہینہ بیت جائے۔ (رواہ الطبرانی عن عتبۃ بن عبد

۲۳۷۰۳... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے شیاطین بیڑیوں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں اور سرکش جنات قید کر لیے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا بہشت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا اور ہر رات ایک منادی آواز لگاتا ہے کہ اے خیر کے طلبگار اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہو جا اور اے برائی کے طلبگار رک جا۔ اور اللہ تعالیٰ (رمضان المبارک کی) ہر رات جہنم سے بے شمار جہنمیوں کو آزاد کرتے ہیں۔

رواہ الترمذی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم فی المستدرک وابو نعیم فی الحلیۃ والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

یہ حدیث ۲۳۶۷۶ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۳۷۰۴... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے بہشتوں کے سب دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان کا کوئی دروازہ بند نہیں رہتا، دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا یہ حال پورے رمضان میں رہتا ہے سرکش جنات قید کر لیتے جاتے ہیں آسمان دنیا سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے رات سے لے کر صبح تک کہ اے خیر و بھلائی کے طلبگار دربار خداوندی میں حاضر ہو جا اور اے شر و برائی کے طلبگار (برائی سے) رک جا کیا ہے کوئی بخشش کا خواستگار کہ اس کی بخشش کی جائے؟ کیا ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اس کی توبہ قبول کی جائے؟ کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ اس کو عطا کیا جائے؟ کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول کی جائے؟ اور اللہ تعالیٰ افطار کے وقت ہر رات بے شمار جہنمیوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔ رواہ الخطیب عن ابن عباس

۲۳۷۰۵... رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو پورا مہینہ بہشتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور پورا مہینہ ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ پورا مہینہ دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے اور کوئی دروازہ مہینہ بھر کھولا نہیں جاتا سرکش شیاطین قید کر لیے جاتے ہیں ہر رات صبح تک آسمان دنیا سے ایک منادی آواز لگاتا ہے کہ اے بھلائی کے طلبگار بھلائی کو مکمل کر لے اور خوش ہو جا اور اے برائی کی طلبگار رک جا اور بصیرت سے کام لے۔ کیا کوئی بخشش کا طلبگار ہے کہ اس کی بخشش کی جائے؟ کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ اس کا مطلوب اسے عطا کیا جائے؟ اللہ تعالیٰ رمضان کے مہینہ میں افطاری کے وقت ہر رات ساٹھ ہزار جہنمیوں کو دوزخ کی آگ سے آزاد کرتے ہیں، پھر جب رمضان کی آخری افطار کی رات ہوتی ہے تو اس میں اتنے بے شمار لوگوں کو دوزخ کی آگ سے آزاد کرتے ہیں جتنے رمضان بھر میں (ایک ایک رات میں ساٹھ ساٹھ ہزار کو) آزاد کر چکے ہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۲۳۷۰۶..... حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا حتیٰ کہ رمضان کی آخری رات تک آسمان کے دروازے کھلے رہتے ہیں جو بندہ مومن رمضان کی کسی رات میں نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہر سجدہ کے بدلہ میں پندرہ سو (۱۵۰۰) نیکیاں لکھ دیتے ہیں (اللہ تعالیٰ جنت میں سرخ یاقوت سے عالیشان مکان اس کے لیے بناتے ہیں اس کے ساٹھ ہزار دروازے ہوتے ہیں، اس میں ایک عالیشان سونے کا محل ہوتا ہے جو سرخ یاقوت سے مزین ہوتا ہے چنانچہ جب وہ رمضان کے پہلے دن کا روزہ رکھتا ہے اس کے گذشتہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور ہر دن صبح کی نماز سے شام تک اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے رہتے ہیں اور ماہ رمضان میں وہ جو سجدہ بھی کرتا ہے خواہ دن کو یا رات کو اس کے ہر سجدہ کے بدلہ میں جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے جو اتنا بڑا ہوتا ہے کہ سوار اس کے سائے تلے پانچ سو سال تک چلتا رہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی سعید

۲۳۷۰۷ ..... حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظر رحمت سے دیکھتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندہ کی طرف نظر رحمت سے دیکھ لیتے ہیں پھر اسے کبھی عذاب نہیں دیتے حق تعالیٰ شانہ رمضان شریف میں روزانہ افطار کے وقت ایسے دس لاکھ آدمیوں کو جہنم سے خلاصی مرحمت فرماتے ہیں جو جہنم کے مستحق ہو چکے تھے جب رمضان کا آخری دن ہوتا ہے (انیسویں شب یا تیسویں شب) تو یکم رمضان سے آج تک جس قدر لوگ جہنم سے آزاد کئے گئے تھے ان کے برابر اس ایک دن میں آزاد فرماتے ہیں جب عید الفطر کی رات ہوتی ہے فرشتے حرکت میں آجاتے ہیں حق تعالیٰ شانہ اپنے نور کے ساتھ جلوہ افروز ہوتے ہیں باوجواس کے کہ حق تعالیٰ شانہ کا وصف بیان کرنے والے اس کا وصف نہیں بیان کر سکتے چنانچہ حق تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں درحالیکہ لوگ صبح کو اپنی عید منا رہے ہوتے ہیں: اے فرشتوں کی جماعت مزدور جب اپنی کام پورا کر لیتا ہے اس کی کیا مزدوری ہونی چاہیے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اسے پوری پوری اجرت مل جانی چاہیے حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے روزہ داروں کی بخشش کردی۔

رواہ ابن صصری فی امالیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۳۸۰۸ ..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری امت کو رمضان شریف کے بارے میں پانچ چیزیں مخصوص طور پر عطا کی گئی ہیں جو پہلی امتوں کو نہیں ملی ہیں۔

۱ ..... یہ کہ ان کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

۲ ..... یہ کہ ان کے لیے فرشتے استغفار کرتے رہتے ہیں اور افطار کے وقت تک کرتے رہتے ہیں۔

۳ ..... جنت ہر روز ان کے لیے آراستہ کی جاتی ہے پھر حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ میرے نیک بندے (دنیا کی) مشقتیں اور اذیتیں اپنے اوپر سے پھینک کر تیری طرف آئیں۔

۴ ..... اس میں سرکش شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں کہ وہ رمضان میں ان برائیوں کی طرف نہیں پہنچ سکتے جن کی طرف غیر رمضان میں پہنچ سکتے ہیں۔

۵ ..... رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کے لیے مغفرت کی جاتی ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ مغفرت کی یہ رات شب قدر ہے؟ فرمایا: نہیں بلکہ طریقہ یہ ہے کہ جب مزدور کام ختم کر لیتا ہے تو اسے مزدوری دے دی جاتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل ومحمد بن نصر والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

۲۳۷۰۹ ..... رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری امت کو رمضان کے متعلق پانچ مخصوص چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملی ہیں:

۱ ..... یہ کہ جب رمضان شریف کی پہلی رات ہوتی ہے حق تعالیٰ شانہ اپنے روزہ دار بندوں کی طرف نظر رحمت سے دیکھتے ہیں اور جس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے دیکھ لیتے ہیں اسے کبھی عذاب نہیں دیتے۔

۲ ..... یہ کہ روزہ داروں کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔

۳ ..... یہ کہ روزہ داروں کے لیے فرشتے ہر دن ورات استغفار کرتے رہتے ہیں۔

۴ ..... یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی جنت کو حکم دیتے ہیں کہ تیار رہ اور آراستہ ہو جا قریب ہے کہ میرے نیک بندے دنیا کی تھکاوٹوں سے آکر تجھ میں آرام کریں تو میرا عزت والا گھر ہے۔

۵ ..... یہ کہ جب رمضان شریف کی آخر رات ہوتی ہے حق تعالیٰ شانہ سب کی مغفرت کر دیتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: یہ مغفرت والی رات شب قدر ہے؟ فرمایا: نہیں کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ مزدور اپنے کاموں میں مشغول رہتے ہیں اور جب اپنے کاموں سے فارغ ہو جاتے ہیں انہیں اجرت مل جاتی ہے۔ روہ البیہقی فی شعب الایمان عن جابر

کلام: ..... یہ حدیث ہیثمی نے مجمع الزوائد میں (۱۴۰۳) ذکر کی ہے اور لکھا ہے کہ یہ حدیث احمد و بزار نے بھی روایت کی ہے اور اس میں ہشام

بن زیاد ابومقدام راوی ضعیف ہے۔

۲۳۷۱۰..... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب رمضان شریف کا پہلا دن ہوتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ اپنے منادی فرشتہ رضوان جو کہ بہشتوں کا خازن ہے سے فرماتے ہیں: اے رضوان! فرشتہ کہتا ہے اے میرے آقا میں حاضر ہوں حکم ہوتا ہے کہ امت محمد ﷺ کے روزہ داروں اور قیام کرنے والوں کے لیے بہشتوں کو آراستہ کرو اور رمضان کا مہینہ ختم ہونے تک اسے بند مت کرو جب رمضان کا دوسرا دن ہوتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ دوزخ کے داروغہ فرشتہ مالک کو حکم دیتے ہیں کہ اے مالک دوزخ کے دروازے امت محمد ﷺ کے روزہ داروں اور قیام کرنے والوں پر بند کردو پھر دوزخ کے دروازے آخر رمضان تک بند دیتے ہیں رمضان شریف کا جب تیسرا دن ہوتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ جبریل علیہ السلام کو حکم دیتے ہیں کہ زمین پر جاؤ اور سرکش شیاطین کو قید کرو اور گلے میں طوق ڈالو اور سرکش جنات کو بھی قید کردو تاکہ میرے روزہ دار بندوں میں فساد نہ پھیلا سکیں نیز اللہ تعالیٰ کا ایک مقرب فرشتہ ہے جس کا سر عرش کے نیچے اور پاؤں سات زمینوں کے نیچے ہوتے ہیں اس کے دو پر ہوتے ہیں ایک مشرق میں پھیلا ہوتا ہے اور دوسرا مغرب میں ایک سرخ یاقوت کا ہوتا ہے اور دوسرا سبز زبرجد کا رمضان کی ہر رات وہ اعلان کرتا ہے کہ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اس کی توبہ قبول کی جائے؟ ہے کوئی استغفار کرنے والا کہ اس کی مغفرت کی جائے؟ ہے کوئی حاجتمند کہ اس کی حاجت پوری کی جائے؟ اے خیر کے طلبگار خوش ہو جا اے شر کا ارادہ کرنے والے رک جا اور بصیرت سے کام لے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ رمضان شریف میں روزہ افطار اور سحری کے وقت ایسے سات ہزار آدمیوں کو جہنم سے خلاصی رحمت فرماتے ہیں جو جہنم کے مستحق ہو چکے تھے اور جس رات شب قدر ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہ حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم فرماتے ہیں وہ فرشتوں کے ایک بڑے لشکر کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں ان کے ایسے سبز رنگ کے دو پر ہیں جو موتیوں اور یاقوت سے مزین و آراستہ ہوتے ہیں اور ان دو پروں کو صرف اسی رات میں کھول لیتے ہیں چنانچہ حق تعالیٰ شانہ کا فرمان ہے ”تنزل الملائكة والروح فيها باذن ربهم“ فرشتے اور روح الامین (جبریل علیہ السلام) اپنے رب کے حکم سے اترتے ہیں۔ فرشتے سدرۃ المنتہیٰ کے نیچے ہوتے ہیں اور روح سے مراد جبریل علیہ السلام ہیں۔ چنانچہ جبریل علیہ السلام ہر روزہ دار کھڑے اور خشکی وتری میں نماز پڑھنے والے کو سلام کرتے ہیں السلام علیک یامومن السلام علیک یا مومن حتیٰ کہ جب طلوع فجر ہوتا ہے جبریل علیہ السلام اور دوسرے فرشتے واپس آسمانوں پر چلے جاتے ہیں اہل آسمان جبریل علیہ السلام سے پوچھتے ہیں اے جبریل! حق تعالیٰ شانہ نے لا الہ الا اللہ کے وارثوں کے ساتھ کیا کیا؟ جبریل علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ خیر وبھلائی کا معاملہ کیا ہے پھر اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے کروبین جبریل علیہ السلام سے ملاقات کرتے ہیں اور کہتے ہیں حق تعالیٰ شانہ نے ماہ رمضان میں روزہ رکھنے والوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ جبریل علیہ السلام فرماتے ہیں حق تعالیٰ شانہ نے ان کے ساتھ خیر و بھلائی کا معاملہ کیا ہے پھر جبریل علیہ السلام کے ساتھ دوسرے فرشتے بھی حق تعالیٰ شانہ کے دربار میں سجدہ ریز ہو جاتے ہیں حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں: اے میرے فرشتو! تم گواہ رہو میں نے رمضان شریف کے روزہ داروں کی بشارت کردی بجز اس آدمی کے جس پر جبریل علیہ السلام نے سلام نہیں کیا چنانچہ جبریل علیہ السلام میں اس رات ان لوگوں پر سلام نہیں کرتے۔

۱..... شراب کا عادی ۲..... جادوگر

۳..... شطرنج کھیلنے والا اور طبل بجانے والا ۴..... والدین کا نافرمان۔

پھر جب عید الفطر ہوتی ہے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور راستوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں: اے امت محمد رسول اللہ ﷺ رب تعالیٰ (کے دربار) کی طرف چلو پھر جب مومنین عیدگاہ میں پہنچ جاتے ہیں تو حق تعالیٰ شانہ پکارتے ہیں کہ اے میرے فرشتوں! بتاؤ کیا بدلہ ہے اس مزدور کا جو اپنا کام پورا کر چکا ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: ہمارے معبود اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری پوری پوری دے دی جائے حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں اے میرے نیک بندے ہیں اور میرے نیک بندوں کی اولاد ہیں میں نے انہیں روزوں کا حکم دیا سو انہوں نے روزے رکھے انہوں نے میری اطاعت کی اور میرے فریضہ کو پورا کیا ایک منادی فرشتہ اعلان کرتا ہے اے امت محمد ﷺ کامیاب وکامران واپس لوٹ جاؤ تمہاری مغفرت ہو چکی ہے (رواہ ابن شاهين في الترغيب عن انس رضي الله عنه) اس حدیث کی سند میں عباد بن عبدالصمد راوی ہے ذہبی کہتے ہیں یہ حدیث قصہ خوانوں کی وضع کردہ حدیث کے مشابہ ہے بیہقی شعب الایمان میں کہتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے

اور اس کے عام حصے منکر ہیں البتہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک اور طریق مروی ہے اسے ابن حبان نے "ضعفاء" میں روایت کیا ہے لیکن اس سند میں اصرم بن حوشب ایک کذاب راوی ہے جب کہ ابن جوزی نے اس طریق کو موضوعات میں ذکر کیا ہے اس حدیث کا ایک تیسرا طریق بھی ہے جو انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور اسے دیلمی نے روایت کیا ہے لیکن اس کی سند میں بھی ابان متروک راوی ہے)۔

۲۳۷۱۱... رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جنت کو شروع سال سے آخر سال تک آراستہ کیا جاتا ہے پس جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جس کے جھونکوں سے جنت کے درختوں کے پتے بجنے لگتے ہیں (جس سے دلکش آواز نکلتی ہے اس آواز کو سن کر) خوشنما آنکھوں والی حوریں کھڑی ہو جاتی ہیں اور کہتی ہیں۔ اے ہمارے پروردگار اپنے نیک بندوں کو ہمارے شوہر بنادے تاکہ وہ ہماری آنکھیں ٹھنڈی کریں اور ہم ان کی آنکھیں ٹھنڈی کریں۔ رواہ الطبرانی وابو نعیم فی الحلیة والدارقطنی فی الافراد والبیہقی فی شعب الایمان وابو داؤد والنسائی وابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

لیکن طریق بالا میں ولید دمشقی ایک راوی ہے اس کے بارے میں ابوحاتم کہتے ہیں یہ راوی صدوق ہے جب کہ دارقطنی نے اس کو متروک کہا ہے۔ یہ حدیث ایک طویل حدیث کا حصہ ہے۔ دیکھئے: التنزیہ ۱۵۴/۲ اور الضعیفہ ۱۳۲۵۔

۲۳۷۱۲ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جنت شروع سال سے آخر سال تک ماہ رمضان کے لیے آراستہ کی جاتی ہے اور خوشنما آنکھوں والی حوریں پورا سال رمضان کے روزہ داروں کے لیے مزین ہوتی رہتی ہیں چنانچہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے جنت کہتی ہے: اے میرے پروردگار مجھے اپنے نیک بندوں کا ٹھکانا بنادے خوشنما آنکھوں والی حوریں کہتی ہیں: یا اللہ! اس مہینہ میں اپنے نیک بندوں کو ہمارے شوہر بنادے چنانچہ اس مہینہ میں جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی پر بہتان نہ باندھے اور شراب نہ پیئے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں اور جس شخص نے کسی مسلمان پر بہتان باندھا یا شراب پی لی اللہ تعالیٰ اس کے ایک سال کے عمل کو ضائع کر دیتے ہیں۔ رمضان کے مہینہ سے ڈرو یہ ایک مہینہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے مقرر کیا ہے جب کہ بقیہ گیارہ مہینے تم کھاتے پیتے ہو اور لذات سے لطف اندوز ہوتے ہو یہ ایک مہینہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے رکھا ہے اور یہ رمضان کا بابرکت مہینہ ہے۔ رواہ البیہقی وابن عساکر عن ابن عباس

کلام:...... یہ حدیث ھیثمی نے مجمع الزوائد (۱۴۱/۳، ۱۴۲) میں ذکر کی ہے اور طبرانی نے بھی اسے کبیر میں روایت کیا ہے اس حدیث کی سند میں ہیاج بن بسطام ہے اور یہ ضعیف راوی ہے۔

۲۳۷۱۳... حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا شروع سال سے آخر سال تک رمضان شریف کے لیے جنت آراستہ کی جاتی ہے جس شخص نے رمضان شریف میں اپنے آپ کو اور اپنے دین کو محفوظ رکھا اللہ تعالیٰ خوشنما آنکھوں والی حوروں سے اس کی شادی کرا دیتے ہیں اور اسے جنت کے عالیشان محلات میں سے ایک محل عطا فرماتے ہیں جس شخص نے اس مہینہ میں کوئی برائی کی یا کسی مومن پر بے جا تہمت لگائی یا شراب پی لی اللہ تعالیٰ اس کے ایک سال کے اعمال کو اکارت کر دیتے ہیں ماہ رمضان سے ڈرو چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور بقیہ گیارہ مہینے تمہارے لیے ہیں جس میں تم کھاتے ہو اور سیراب ہوتے ہو۔ ماہ رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اس میں تم اپنی حفاظت کرو۔

رواہ ابن صصری فی امالیہ عن ابی امامة وواثلة وعبداللہ بن بسر معا

رمضان میں اجر وثواب کے کام کرنا

۲۳۷۱۴ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وعظ کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! تمہارے اوپر ایک مہینہ آرہا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے، بہت مبارک مہینہ ہے، اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزہ کو فرض فرمایا ہے اور اس کی رات کے قیام (یعنی تراویح) کو ثواب کی چیز بنایا ہے جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرے ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں فرض ادا کیا اور جو شخص اس مہینہ میں فرض کو ادا کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرے یہ مہینہ صبر

کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غمخواری کرنے کا ہے اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے جو شخص کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرائے اس کے لیے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا اور روزہ دار کے ثواب کی مانند اس کا ثواب ہوگا مگر اس روزہ دار کے ثواب میں سے کچھ کمی نہیں کی جائے گی آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ثواب اللہ تعالیٰ ایک کھجور سے کوئی افطار کرائے یا ایک گھونٹ پانی پلا دے اس پر بھی رحمت فرما دیتے ہیں اور جس شخص نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا حق تعالیٰ (قیامت کے دن) میرے حوض سے اس کو ایسا پانی پلائیں گے جس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول حصہ اللہ کی رحمت ہے درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے اور چار چیزوں کی اس میں کثرت رکھا کرو جب میں سے دو چیزیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے اور دو چیزیں ایسی ہیں جن سے تمہیں چارہ کار نہیں پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب تعالیٰ کو راضی کرو کلمہ طیبہ استغفار کی کثرت ہے اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کی طلب کرو اور آگ سے پناہ مانگو۔

رواہ ابن خزیمہ والبیہقی فی شعب الایمان والاصبھانی فی الترغیب عن سلمان

کلام:...... حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اس حدیث کا دارومدار علی بن زید بن جدعان پر ہے اور وہ ضعیف راوی ہے اور اس سے یوسف بن زیاد روایت کرتا ہے اور یہ بہت ضعیف راوی ہے گو کہ اس کا متابع بھی ہے کہ ایاس بن عبدالغفار نے علی بن زید سے روایت کی ہے لیکن ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ایاس بن عبدالغفار کو نہیں جانتا۔

۲۳۷۱۵...... حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر لوگوں کو علم ہوتا کہ رمضان میں کیا ہے تو میری امت تمنا کرتی کہ سال بھر رمضان ہی رہے چنانچہ شروع سال سے آخر سال تک رمضان شریف کے لیے جنت کو آراستہ کیا جاتا ہے۔ جب رمضان المبارک کا پہلا دن ہوتا ہے عرش عظیم کے نیچے دلکش ہوا چلتی ہے جس سے جنت کے درختوں کے پتے ہلتے ہیں اور ان سے سریلی آواز پیدا ہوتی ہے خوشنما آنکھوں والی حوریں اس منظر کو دیکھ کر کہتی ہیں: اے ہمارے پروردگار اپنے نیک بندوں میں سے اس مہینہ میں ہمارے شوہر ہمیں نصیب فرما تا کہ ان کے ذریعہ ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہمارے ذریعے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں، جو بندہ بھی رمضان کے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ خوشنما موتی کے بنے ہوئے خیمہ میں حورعین کے ساتھ اس کی شادی کرا دیتے ہیں چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے ''وحور مقصورات فی الخیام'' (یعنی خیموں میں نظریں جھکائی ہوئی حوریں بیٹھی ہیں) جنت کی ہر عورت کے بدن پر ستر جوڑے ہوتے ہیں جن میں سے ہر جوڑے کا رنگ الگ اور جدا ہے ہر عورت کے پاس ستر قسم کی خوشبو ہوتی ہیں جو ایک دوسرے سے جدا جدا ہوتی ہیں جنت کی ہر عورت کے پاس ستر ہزار (۷۰۰۰۰) خادمائیں ہوتی ہیں، ہر خادمہ کے پاس ایک برتن ہوتا ہے جس میں رنگارنگ کھانے سجے ہوتے ہیں ہر لقمہ کی لذت الگ اور جدا ہوتی ہے، جنت کی ہر عورت کے پاس سرخ یاقوت کے بنے ہوئے ستر تخت ہوئے ہیں ہر تخت پر ستر بچھونے بچھے ہوتے ہیں جو دبیز ریشم کے بنے ہوئے ہوتے ہیں ہر بچھونے پر ستر مسہریاں ہوتی ہیں جنتی عورت (حورعین) کے شوہر کو بھی اسی جیسا تخت عطا کیا جاتا ہے جو سرخ یاقوت سے بنا ہوتا ہے اور خوشنما موتیوں سے سجا ہوتا ہے اس کے ہاتھوں پر سونے کے دو خوبصورت کنگن چڑھے ہوئے ہوتے ہیں یہ سب انعامات رمضان شریف کے ہر ایک دن کے بدلہ میں ہیں اور اس کی دوسری نیکیوں حساب اس کے علاوہ ہے۔

رواہ ابن خزیمة وابو یعلی والطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی مسعود الغفاری

کلام:...... ابن خزیمہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے حتیٰ کہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث موضوعات میں شمار کی ہے گو کہ ان کی ہر رائے صواب نہیں مزید دیکھے التنزیہ ۱۵۴۲،۱۵۳۲، والموضوعات ۱۸۹۲

۲۳۷۱۶...... حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب رمضان شریف کا مہینہ آتا ہے تو اللہ تعالیٰ حاملین عرش کو حکم دیتے ہیں کہ تسبیح کرنے سے رک جاؤ اور محمد ﷺ کی امت کے لیے استغفار کرو۔ رواہ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۲۳۷۱۷...... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی پہلی رات میں کل اہل قبلہ کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

رواہ ابو یعلی وابن خزیمة والضیاء المقدسی عن انس

۲۳۷۱۸۔۔۔نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: سبحان اللہ! کس چیز کا تم استقبال کر رہے ہو اور کونسی چیز تمہارا استقبال کر رہی ہے؟ وہ رمضان کا بابرکت مہینہ ہے اس کی پہلی رات میں اللہ تعالیٰ اس قبلہ والوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! منافق کی مغفرت بھی ہو جاتی ہے؟ فرمایا منافق تو کافر ہے اور اس انعام میں کافر کا کچھ حصہ نہیں۔ رواہ البیهقی فی شعب الا یمان عن انس

۲۳۷۱۹۔۔۔آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ شانہ رمضان شریف کی ہر رات چھ لاکھ انسانوں کو دوزخ کی آگ سے خلاصی مرحمت فرماتے ہیں اور جب رمضان کی آخری رات ہوتی ہے تو اس رات میں اتنی مقدار میں انسان آگ سے خلاص ہوتے ہیں جتنوں کو اس سے پہلے خلاصی مل چکی ہوتی ہے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن الحسن مرسلاً

۲۳۷۲۰۔۔۔رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر روز افطار کے وقت بے شمار لوگوں کو دوزخ کی آگ سے آزادی ملتی ہے اور یہ امر رمضان کی ہر رات میں ہوتا ہے۔ رواہ ابن ماجه عن جابر و احمد بن حنبل و الطبرانی و الضیاء المقدسی و البیهقی فی شعب الایمان عن ابی امامه

۲۳۷۲۱۔۔۔رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان المبارک میں ہر رات افطاری کے وقت دس لاکھ انسانوں کو دوزخ کی آگ سے اللہ تعالیٰ خلاصی مرحمت فرماتے ہیں اور اگر جمعہ کی شب ہو تو یہ ساعت (گھڑی) میں ایسے دس لاکھ انسانوں کو آگ سے خلاصی ملتی ہے جو اپنے اعمال کی بدولت جہنم کے مستحق ہو چکے تھے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۳۷۲۲۔۔۔رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کیے ہیں اور رمضان کے قیام (تراویح) کو میں سنت قرار دیتا ہوں پس جو شخص بھی ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور اس کا قیام کرے (تراویح پڑھے) وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے گناہوں سے پاک جنم دیا تھا۔

رواہ احمد بن حنبل و الترمذی عن عبدالرحمن بن عوف

۲۳۷۲۳۔۔۔حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ماہ رمضان سے ڈرو بلاشبہ رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں گیارہ مہینوں میں چھوٹ دے رکھی ہے جس میں تم کھاتے اور پیتے ہو رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اس میں تم اپنی حفاظت کرو۔

رواہ الدیلمی عن طریق مکحول عن ابی امامة و اثله بن الا سقع و عبد الله بن بسر

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲۰۲ اوذیل اللالی ۱۱۷

۲۳۷۲۴۔۔۔حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری امت جب تک ماہ رمضان میں قیام کرتی رہے گی رسوا نہیں ہوگی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ماہ رمضان میں آپ کی امت کی رسوائی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ حدود کو رمضان میں توڑنا رمضان المبارک میں جو شخص زنا کرتا ہے یا شراب پیتا ہے اللہ تعالیٰ اور آسمانوں کے فرشتے کے پاس اس کی کوئی نیکی نہیں اپنی جس کے ذریعے وہ آگ سے بچاؤ کا سامان کرے ماہ رمضان کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، چونکہ اس مہینہ میں نیکیاں اس قدر بڑھ جاتی ہیں جو غیر رمضان میں نہیں بڑھتی ہیں اور یہی حال برائیوں کا بھی ہے۔

رواہ الطبرانی و اصحابه السنن الاربعة عن ام هانی و اصحابه السنن اربعة و ابن صصری فی امالیه عن ابی هریرة)

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۸۲۹ المتناھیۃ ۸۸۳۔

۲۳۷۲۵۔۔۔حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان شریف کا اول حصہ رحمت ہے درمیانی حصہ مغفرت ہے اس آخری حصہ آگ سے خلاصی کا ہے۔

رواہ الدیلمی و ابن عساکر عن ابی هریرة

کلام:۔۔۔۔۔حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۱۲۸ وضعیف الجامع ۲۱۳۵۔

۲۳۷۲۶۔۔۔نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے جو شخص رمضان کے روزے رکھے نماز پنجگانہ پڑھے اور بیت اللہ کا حج کرے تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس کی مغفرت کر دیں۔ رواہ النسائی عن معاذ

روزے سے گناہ مٹنا

۲۳۷۲۷..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے رمضان شریف کے روزے رکھے اور اس کی حدود کو پہچانا اور جس چیز کی حفاظت کرنی ہے اس کی حفاظت کی اس کے گزشتہ تمام گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل وابویعلی ابن حبان وابونعیم فی الحلیة و البیهقی والضیاء المقدسی و البیهقی فی شعب الایمان عن ابی سعید

۲۳۷۲۸..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور تین چیزوں کے حملے سے محفوظ رہا میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں (۱) زبان (۲) پیٹ (۳) اور شرم گاہ۔ رواہ ابن عساکر عن ابی هريرة

۲۳۷۲۹..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے ثواب کی نیت سے رمضان کے ایک دن کا روزہ رکھا تو اس روزہ کے بدلہ میں اگر ابتدائے دنیا سے لے کر انتہائے دنیا تک کے جمیع اہل دنیا جمع ہو جائیں اور انہیں کھانا اور پانی کشادہ ہو جائے تو اہل جنت اس میں سے کچھ بھی طلب نہیں کریں گے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۳۷۳۰..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور اس کا قیام کیا (یعنی تراویح پڑھی) اس کی گزشتہ جتنی بھی بداعمالیاں ہوں گی مٹادی جائیں گی۔ رواہ ابن النجار وابن صصری فی امالیه عن عائشة

۲۳۷۳۱..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان المبارک کے روزے رکھے اس کے پہلے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ رواہ احمد ابن حنبل عن ابی هريرة

۲۳۷۳۲..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے خاموشی، سکون تکبیر تہلیل اور تحمید کے ساتھ رمضان کے ایک دن کا روزہ رکھا درحالیکہ حلال کو حلال سمجھا اور حرام کو حرام سمجھا اللہ تعالیٰ اس کے پہلے سب گناہ معاف کر دیتے ہیں نے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۲۳۷۳۳..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے جو شخص رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہے اور رمضان کے بعد آنے والی صبح کو غسل کر کے عیدگاہ میں پہنچتا ہے اور رمضان کو صدقہ فطر کے ساتھ ختم کرتا ہے وہ اپنے گھر کو لوٹتا ہے اور اس کی بخشش ہو چکی ہوتی ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی هريرة

۲۳۷۳۴..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان شریف سب مہینوں کا سردار ہے اور ذوالحجہ کی حرمت سب مہینوں سے بڑھ کر ہے۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان وضعفه وابن عساکر عن ابی سعید

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۷۶۴ وضعیف الجامع ۳۳۲۱۔

۲۳۷۳۵..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مہینوں کا سردار رمضان ہے اور دنوں کا سردار جمعہ ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة والطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود موقوفا

۲۳۷۳۶..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ایک رمضان کے روزے دوسرے رمضان تک کے درمیان وقفہ کیلئے کفارہ ہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابی سعید

۲۳۷۳۷..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ماہ رمضان میں جمعہ کی فضیلت بقیہ جمعات پر ایسی ہے جیسی رمضان شریف کو بقیہ مہینوں پر۔

رواہ الدیلمی عن جابر

۲۳۷۳۸..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر اللہ تبارک زمین وآسمان کو ہم کلام ہونے کی اجازت مرحمت فرمادیں تو ان کا آپس میں کلام یہ ہوگا کہ یہ دونوں رمضان کے روزے رکھنے والوں کو جنت کی بشارت سناتے۔ رواہ الدیلمی وابن عساکر عن ابی هدیة عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۴۲۹۱ ۵ واللآ لی ۱۰۳۲

۲۳۷۳۹..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ زمین آسمان کو کلام کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیں تو وہ (زمین وآسمان) رمضان

میں روزہ رکھنے والوں کو جنت کی خوشخبری سناتے۔ رواہ الخطیب فی المتفق عن ابی هدبة عن انس

۲۳۷۴۰ ..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ عید الفطر کے دن فرشتے راستوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں: اے جماعت مسلمین! صبح رب تعالیٰ جو رحیم و کریم ہے کے دربار میں حاضر ہو جاؤ وہ خیر و بھلائی کا احسان کرتا ہے اور بے پناہ ثواب عطا فرماتا ہے، البتہ تمہیں قیام اللیل کا حکم دیا گیا سو تم قیام اللیل کر چکے تمہیں دن کے وقت روزے رکھنے کا حکم دیا گیا سو تم روزے رکھ چکے تم اپنے رب کی اطاعت بجالائے لہٰذا انعامات وصول کر لو مسلمان جب نماز پڑھ لیتے ہیں تو آسمان سے ایک منادی فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ کامیاب و کامران اپنے گھروں کو واپس لوٹ جاؤ تمہارے سب گناہ بخشے جا چکے ہیں آسمان پر اس دن کا نام یوم الجوائز (انعامات کا دن) رکھا گیا ہے۔ رواہ الحسن بن سفیان فی مسنده والمعافی فی الجلیس والباوردی و الطبرانی وابو نعیم فی الحلیة عن سعید بن اوس الانصاری عن ابیه وضعفه

۲۳۷۴۱ ..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ نصاری پر ماہ رمضان کے روزے فرض تھے چنانچہ ان پر ایک بادشاہ حکمرانی کرتا تھا وہ بیمار پڑ گیا اس نے منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا بخش دی تو میں (تیس روزوں میں) دس دن کا اضافہ کر دوں گا اس کے بعد ان کا ایک اور بادشاہ حکمران ہوا وہ کثرت سے گوشت کھاتا تھا جس کی وجہ سے وہ سخت تکلیف میں مبتلا ہوا اس نے منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفاء بخشی تو میں ضرور آٹھ دنوں کا اضافہ کروں گا اس کے بعد ایک اور بادشاہ ہوا اس نے کہا ہم ان دنوں کے روزے نہیں چھوڑیں گے البتہ ہم روزے بہار میں رکھیں گے یوں اس طرح پچاس دن کے روزے مکمل ہوئے۔ رواہ البخاری فی تاریخه والنحاس فی ناسخه والطبرانی عن عفل بن حنظلة

۲۳۷۴۲ ..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم میں سے کوئی آدمی بھی نہ کہے کہ میں نے رمضان کے روزے رکھے رمضان کا قیام کیا اور رمضان میں فلاں کام کیا چونکہ رمضان اللہ تعالیٰ کے عظمت والے ناموں میں ایک نام ہے، لیکن یوں کہو ماہ رمضان (یا رمضان کا مہینہ) جیسا کہ رب تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں کہا ہے۔ رواہ تمام وابن عساکر عن ابن عمر

فائدہ: ..... چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن الآیة" اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے شہر رمضان فرمایا ہے صرف "رمضان" نہیں فرمایا:

۲۳۷۴۳ ..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ "رمضان" مت کہو چونکہ رمضان اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے لیکن شہر رمضان یعنی ماہ رمضان یا رمضان کا مہینہ کہو۔ رواہ ابن عدی فی الکامل وابو الشیخ و البیهقی والدیلمی

کلام: ..... بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے نیز دیکھئے الاباطیل ۴۷۴، ۴۷۵۔ وتذکرۃ الموضوعات ۷۰۔

تیسری فصل ..... روزہ کے متعلق مختلف احکام کے بیان میں

روزے کا وقت

۲۳۷۴۴ ..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان شریف کے لیے شعبان کی گنتی شمار کرو۔ رواہ الدارقطنی عن رافع بن خدیج

۲۳۷۴۵ ..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان کے لیے شعبان کا مہینہ شمار کرو، رمضان شریف کو خلط مت کرو الا یہ کہ تم میں سے کسی کو روزہ رکھنے کی عادت ہو اور اس کا روزہ رمضان کے موافق آجائے (رمضان کا) چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور (عید کا) چاند دیکھ کر افطار کرو اور اگر (انتیس تاریخ کو ابر کی وجہ سے) تمہیں چاند نظر نہ آئے تو (رمضان کے) تیس (۳۰) دن پورے کرو چونکہ گنتی تمہارے اوپر مخفی نہیں رہ سکتی۔

رواہ الدارقطنی والبیهقی فی السنن عن ابی هریرة واخرجه الترمذی

۲۳۷۴۶ ..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آجائے تو تیس دن کے روزے رکھو مگر یہ کہ اس سے قبل (انتیس تاریخ کی شام کو) تم چاند دیکھ لو۔ رواہ الطبرانی عن عدی بن حاتم

۲۳۷۴۷..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب تم (رمضان کا) چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب (شوال کا) چاند دیکھ لو تو افطار کرو اور اگر ابر وغیرہ کی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو گنتی کے تیس دن پورے کرو۔

رواہ احمد بن حنبل و البیهقی فی السنن عن جابر واخرجه احمد بن حنبل ومسلم والنسائی وابن ماجه عن ابی هریرة واخرجه ابن ماجه والنسائی عن ابن عباس وابو داود عن حزیفة واحمد بن حنبل عن طلق بن علی

۲۳۷۴۸..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہم ان پڑھ قوم ہیں نہ ہم لکھ سکتے ہیں اور نہ ہی حساب کر سکتے ہیں۔

رواہ البخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی عن ابن عمر

۲۳۷۴۹..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو افطار کرلو اور اگر کسی وجہ سے تمہیں چاند دکھائی نہ دے تو اس کا اعتبار کرلو (یعنی اس مہینہ کو تیس دن کا سمجھ لو)۔ اخرجه مسلم والبخاری والنسائی وابن ماجه وابن حبان عن ابن عمر

۲۳۷۵۰..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اس چاند کو وقت معلوم کرنے کا آلہ بنایا ہے لہٰذا جب (رمضان کا) چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب (شوال کا) چاند دیکھو تو افطار کرلو اور اگر کسی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو تیس دن شمار کرلو۔ رواہ الطبرانی عن طلق بن علی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۹۵

۲۳۷۵۱..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شعبان کی مدت کو رمضان کا چاند دیکھنے کے وقت تک دراز کیا ہے لہٰذا اگر مطلع ابر آلود ہو تو گنتی پوری کرو۔

۲۳۷۵۲..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مہینہ انتیس (۲۹) دنوں کا بھی ہوتا ہے لہٰذا روزہ مت رکھو یہاں تک کہ چاند نہ دیکھو اور افطار مت کرو یہاں تک کہ چاند نہ دیکھ لو، اگر کسی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو تیس دن گنتی کے پورے کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابو داؤد عن ابن عمر

۲۳۷۵۳..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزہ مت رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو اور افطار مت کرو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو (اگر کسی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو اس کا اعتبار کرلو)۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ابن عمر

۲۳۷۵۴..... رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان سے پہلے روزہ مت رکھو (رمضان کا) چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور (عید کا) چاند دیکھ کر افطار کرو اور اگر گردوغبار یا بادل چاند کے آگے چھا جائیں اور چاند دکھائی نہ دے تو تیس دن پورے کرو۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابن عباس

۲۳۷۵۵..... رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان سے ایک دو دن قبل روزہ نہ رکھو ہاں جس شخص کی عادت ہو وہ رکھ سکتا ہے روزہ مت رکھو یہاں تک کہ چاند نہ دیکھ لو، پھر روزے رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو تیس دن گنتی کے پورے کرو اور پھر افطار کرو مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ رواہ ابو داؤد عن ابن عباس

۲۳۷۵۶..... رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان سے ایک دو دن قبل روزہ نہ رکھو ہاں جس آدمی کی روزہ رکھنے کی عادت ہو (اور یہ دن اس کی عادت کے موافق آ جائے) وہ روزہ رکھ لے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم واصحاب السنن الاربعة عن ابی هریرة

۲۳۷۵۷..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ماہ رمضان سے ایک یا دو دن قبل روزہ نہ رکھو ہاں البتہ اگر کسی شخص کی عادت ہو اور اس کی عادت اس دن کے موافق آ جائے تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو (اگر ابر کی وجہ سے چاند نہ دکھائی دے تو تیس دن کی گنتی پوری کرو اور پھر افطار کرلو)۔ رواہ الترمذی عن ابی هریرة

۲۳۷۵۸..... رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ماہ رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو یا اس سے پہلے (شعبان کی) گنتی پوری کرلو پھر روزے رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو یا اس سے پہلے (رمضان کی) گنتی پوری کرلو۔ رواہ ابو داؤد والنسائی وابن حبان عن حذیفة

۲۳۷۵۹..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس دن تم روزہ رکھتے ہو اس دن کا تمہارا روزہ ہے اور جس دن تم قربانی کرتے ہو اس دن کی تمہاری قربانی ہے۔ رواہ البیهقی فی السنن عن ابی هریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الکشف الالٰہی ۴۹۱۔

۲۳۷۶۰ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اس دن تمہارا روزہ ہے جس دن تم سب روزہ رکھو اور اس دن تمہاری عید الفطر ہے جس دن تم سب افطار کرلو اور اس دن تمہاری عید الاضحیٰ ہے جس دن تم سب قربانی کرلو۔ رواہ الترمذی والنسائی عن ابی ھریرۃ

فائدہ:...... حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس دن جماعت مسلمین روزہ رکھے تم بھی روزہ رکھو جس دن جماعت مسلمین افطار کرے تم بھی افطار کرلو۔ اگر کوئی الگ سے روزہ رکھے یا افطار کرے جب کہ جماعت مسلمین نے روزہ نہ رکھا ہو یا افطار نہ کیا ہو تو اس ایک فرد کا شذوذ کسی معنی میں نہیں۔ لہٰذا روزہ وافطار اور قربانی جماعت کے ساتھ ہو۔

۲۳۷۶۱ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس دن تم سب افطار کرو اسدن تمہاری عید الفطر ہے اور جسدن تم سب قربانی دو اس دن تمہاری عید الاضحیٰ ہے اور جسدن تم سب وقوف عرفہ کرو اس دن تمہارا وقوف عرفہ ہے۔ رواہ الشافعی عن عطار مر سلاً

۲۳۷۶۲ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جسدن تم سب افطار کرلو اس دن تمہاری عید الفطر ہے اور جس دن تم سب قربانی دے دو اسدن تمہاری عید الاضحیٰ ہے میدان عرفات سارے کا سارا جائے وقوف ہے منیٰ سارے کا سارا قربان گاہ ہے بلکہ مکہ مکرمہ کی ہر گھاٹی قربان گاہ ہے اور سارے کا سارا مزدلفہ جائے وقوف ہے۔ رواہ ابوداؤد و البیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۳۳۶۔

۲۳۷۶۳ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس دن سب لوگ افطار کریں اس دن عید الفطر ہے اور جس دن سب لوگ قربانی کریں اسدن عید الاضحیٰ ہے۔ رواہ الترمذی عن عائشہ رضی اللہ عنھا

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۶۱۸۔

۲۳۷۶۴...... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس دن تم سب افطار کرو اسدن تمہاری عید الفطر ہے اور جسدن تم سب قربانی کرو اس دن تمہاری عید الاضحیٰ ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۲۳۷۶۵...... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان کے لیے شعبان کے چاند کو شمار کرتے رہو۔ رواہ الترمذی والحاکم عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۲۶۔

۲۳۷۶۶...... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مہینہ انتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

رواہ البخاری والترمذی عن انس والبیھقی عن ام سلمۃ و مسلم عن جابر و عائشہ رضی اللہ عنھا

۲۳۷۶۷ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مہینہ انتیس (۲۹) دنوں کا بھی ہوتا ہے اور تیس (۳۰) دنوں کا بھی لہٰذا جب تم چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو افطار کرلو اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو گنتی پوری کرلو۔ رواہ النسائی عن ابی ھریرۃ

۲۳۷۶۸ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چاند کو لوگوں کے لیے آلہ وقت بنایا ہے لہٰذا چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو، اگر چاند ابر آلود ہو جائے تو تیس دن شمار کرلو۔ رواہ الحاکم عن ابن عمر

کلام:...... حدیث قابل غور ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۳۷ وضعاف الدارقطنی ۵۵۲۔

۲۳۷۶۹...... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو، اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو شعبان کے تیس دن مکمل کرو۔

رواہ البخاری ومسلم والنسائی عن ابی ھریرۃ والنسائی وابن ماجہ عن ابن عباس والطبرانی عن البراء

۲۳۷۷۰...... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ چاند دیکھ کر روزے رکھو چاند دیکھ کر افطار کرلو اور چاند دیکھ کر قربانی کرو اگر مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو تیس دن پورے کرلو اور مسلمانوں کی گواہی پر روزہ رکھو اور افطار کرو۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن رجال من الصحابۃ

۲۳۷۷۱...... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ روشنی سے روشنی تک روزہ رکھو۔ رواہ الطبرانی عن والد ابی ملیح

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المشر وعۃ ۶۸۔

فائدہ:......علماء حدیث نے اس حدیث کے دو مطلب بیان کیے ہیں اول یہ کہ سحری سے تا مغرب روزہ رکھو دوم یہ کہ ایک چاند سے دوسرے چاند تک روزے رکھو (واللہ اعلم)

۲۳۷۷۲... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو، اگر چاند اور تمہارے درمیان بادل حائل ہو جائیں تو شعبان کی گنتی پوری کر لو ماہ رمضان کا استقبال مت کرو اور نہ ہی شعبان کے دن سے رمضان کو ملاؤ۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی و البیھقی فی السنن عن ابن عباس

فائدہ:......استقبال رمضان کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص رمضان کے آنے سے قبل ہی اس خوشی میں روزے رکھنے شروع کردے کہ رمضان آرہا ہے آپ ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے، اور شعبان کو رمضان سے ملانے کا مطلب یہ ہے کہ رمضان سے ایک یا دو دن قبل روزے رکھ لیے جائیں آپ ﷺ نے اس سے بھی منع فرمایا چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے یوم شک کا روزہ رکھا اس نے ابوقاسم کی نافرمانی کی۔

الاکمال

۲۳۷۷۳ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر روزہ افطار کرو، اگر تمہارے اور چاند کے درمیان بادل حائل ہو جائیں تو شعبان کی گنتی مکمل کرو ماہ رمضان کا استقبال نہ کرو اور رمضان کو شعبان کے کسی دن کے ساتھ نہ ملاؤ۔

رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل و النسائی و البیھقی عن ابن عباس

۲۳۷۷۴... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔ رواہ الطبرانی عن ابی بکر وابن النجار عن جابر

۲۳۷۷۵... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزہ مت رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو تمیں دن کی گنتی مکمل کرو۔

رواہ احمد بن حنبل عن طلق بن علی

۲۳۷۷۶ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو، اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو تمیں دن کی گنتی پوری کرو۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابی بکرۃ

۲۳۷۷۷... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میرے پاس جبریل امین آئے اور فرمایا کہ مہینہ انتیس (۲۹) دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

رواہ النسائی عن ابن عباس

۲۳۷۷۸... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مہینہ تمیں دنوں کا بھی ہوتا ہے۔ رواہ النسائی والبخاری عن ابن عمر واحمد بن حنبل والنسائی عن ابن عمرو ابن ماجہ عن ام سلمہ واحمد بن حنبل عن سعد بن ابی وقاص والنسائی عن ابن عباس

۲۳۷۷۹... حضور نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھا کر (انگلیاں کھول کر) اشارہ کیا کہ مہینہ اتنا اتنا، اتنا ہوتا ہے اور تیسری بار انگوٹھا بند کر دیا۔

فائدہ:......اصل کتاب میں حوالہ کی جگہ خالی ہے حالانکہ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں کتاب الصوم میں روایت کی ہے دیکھیے بخاری شریف کتاب الصوم باب قول النبی ﷺ ''اذا یتم الھلال فصوموا۔''

۲۳۷۸۰... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو تمیں دنوں کا اعتبار کر لو۔

رواہ مسلم والترمذی عن ابن عمر

۲۳۷۸۱......حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مہینہ انتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے اور تمیں دنوں کا بھی جب چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھ لو تو افطار کر لو، اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو گنتی پوری کرو۔ رواہ النسائی عن ابی ھریرۃ

۲۳۷۸۲......حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مہینہ تمیں دنوں کا بھی ہوتا ہے اور انتیس دنوں کا بھی اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو تمیں دنوں کی گنتی شمار کر لو۔

رواہ ابن حبان عن ابن عمر

۲۳۷۸۳.....نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ مجھے جبریل امین نے کہا ہے کہ مہینہ انتیس (۲۹) دنوں پر بھی تمام ہو جاتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۳۷۸۴.....حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ عید کے دو مہینے رمضان اور ذوالحجہ ناقص نہیں ہوتے۔ رواہ ابن النجار عن ابی بکرۃ

فائدہ:..... رمضان اور ذوالحجہ کے ناقص ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں مہینے ایک سال میں انتیس انتیس دنوں کے نہیں ہوتے۔ یا حضور ﷺ کے زمانہ میں انتیس دنوں کے نہیں ہوئے ہوں گے۔ مطلب ہے کہ یہ دونوں مہینے ثواب کے اعتبار سے ناقص نہیں ہوتے۔

۲۳۷۸۵ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ دو مہینے ساٹھ دنوں پر تمام نہیں ہوتے۔ رواہ الطبرانی عن سمرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۲۱ ترتیب الموضوعات ۳۵۔

۲۳۷۸۶.....حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہم ان پڑھ قوم ہیں حساب وکتاب نہیں جانتے مہینہ اتنا اتنا اور اتنا ہوتا ہے آپ ﷺ نے ہاتھوں سے اشارہ کیا اور تیسری مرتبہ انگوٹھا بند کرلیا۔ پھر فرمایا مہینہ اتنا، اتنا اور اتنا بھی ہوتا ہے۔ (یعنی تیس دنوں کا) تین مرتبہ آپ ﷺ نے ہاتھوں سے اشارہ کیا۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی عن ابن عمر

۲۳۷۸۷.....حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر مہینہ قابل احترام ہے اور تیس دن اور تیس راتوں سے کم نہیں ہوتا۔ رواہ الطبرانی عن ابی بکرۃ

۲۳۷۸۸.....حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ چاند اگر سرخی میں غائب ہو جائے تو وہ ایک رات کا ہوتا ہے اور اگر سفیدی میں غائب ہو تو دو راتوں کا ہوتا ہے۔ رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابن عمر

کلام:..... اس حدیث کی سند میں حماد بن ولید راوی ہے جو کہ ساقط الاعتبار اور متہم بالکذب ہے لہٰذا ضعیف ہے۔

روزہ کی نیت کا وقت

۲۳۷۸۹.....حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص طلوع فجر سے پہلے رات کو روزہ کی نیت نہیں کرتا اس کا روزہ نہیں ہوتا۔

رواہ الدارقطنی و البیہقی فی السنن عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے اسنی المطالب ۱۴۸۸۔

۲۳۷۹۰.....نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص روزہ کی نیت فجر سے پہلے نہیں کرتا اس کا روزہ کامل نہیں ہوتا۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والنسائی والترمذی عن حفصۃ

۲۳۷۹۱ .. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص (فجر سے قبل) رات کے وقت روزہ کی نیت نہیں کرتا اس کا روزہ کامل نہیں ہوتا۔

رواہ النسائی عن حفصۃ رضی اللہ عنہا

۲۳۷۹۲..... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کا روزہ کامل نہیں ہوتا جو رات کو روزے کی نیت نہ کرے۔ رواہ ابن ماجہ عن حفصۃ

الاکمال

۲۳۷۹۳.....نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کو روزہ کی نیت کرے اسے چاہئے کہ روزہ رکھ لے، جس نے صبح کر دی اور رات کو روزے کی نیت نہیں کی اس کا روزہ کامل نہیں ہوتا۔ رواہ الدارقطنی وابن البخاری عن میمونۃ بنت سعد

قضاء کے بیان میں

۲۳۷۹۴.....حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے رمضان شریف پالیا حالانکہ اس کے ذمہ اگلے رمضان کے کچھ روزے تھے جن کی یہ

قضا نہیں کرسکا تھا تو اس رمضان کے روزے قبول نہیں کیے جائیں گے یہاں تک کہ وہ گذشتہ رمضان کے فوت شدہ روزے نہ رکھ لے۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۷۶۔

۲۳۷۹۵..... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص حالت حضر میں رمضان کے ایک دن کا روزہ افطار کرے اسے چاہیے کہ فدیہ میں ایک اونٹ ذبح کرے۔ رواہ الدار قطنی عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۶۱۔

۲۳۷۹۶..... رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت کے بغیر (قصداً) روزہ نہ رکھے تو تمام عمر روزہ رکھنا بھی اس کا بدل نہیں ہوسکتا اگرچہ وہ تمام عمر روزہ رکھے۔ رواہ احمد بن حنبل و اصحاب السنن الاربعۃ عن ابی ھریرۃ

۲۳۷۹۷..... حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے ایک روزے کا بدل دوسرے کسی دن کا روزہ نہیں ہوسکتا۔

رواہ ابوداؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۰۳۔

۲۳۷۹۸..... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مر جائے حالانکہ اس کے ذمہ مہینہ بھر کے روزے تھے، اس کے ولی (وارث) و چاہیے کہ اس کی جگہ ہر دن کے بدلہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۵۳۔

۲۳۷۹۹..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص مر گیا اور اس کے ذمہ رمضان کے کچھ روزے تھے تو اس کی طرف سے اس کا ولی (وارث) روزے رکھے۔ رواہ احمد بن حنبل و البیھقی وابوداؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۳۸۰۰..... حضور نبی کریم ﷺ نے ایک عورت کو حکم دیا کہ تو اپنی بہن کی طرف سے روزہ رکھ۔ رواہ الطیالسی عن ابن عباس

الاکمال

۲۳۸۰۱..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان کا کوئی روزہ فوت ہوجائے اور اس کی قضاء کرنی ہو تو کسی اور دن (رمضان کے علاوہ) اس کی قضاء کرلی جائے اور اگر نفلی روزہ فوت ہوجائے تو اگر چاہو تو اس کی قضاء کرو چاہو تو نہ کرو۔ رواہ الطبرانی عن ام ھانی

۲۳۸۰۲..... حضور نبی کریم ﷺ نے ام ھانی کو وصیت کی کہ اگر رمضان کا روزہ فوت ہوجائے تو اس کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لو اور اگر نفلی روزہ ہو تو چاہو اس کی قضاء کرو یا نہ کرو۔ رواہ البیھقی واحمد بن حنبل عن ام ھانی

۲۳۸۰۳..... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس کے ذمہ رمضان کے روزے ہوں اسے چاہیے کہ وہ لگاتار روزے رکھے درمیان میں وقفہ نہ کرے۔

رواہ الدار قطنی و البیھقی عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الآثار ۲۱۲ اور بیہقی نے بھی اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۳۸۰۴..... حضور نبی کریم ﷺ نے ایک صحابی سے فرمایا: مجھے بتاؤ اگر تمہاری ماں کے ذمہ کسی کا قرض ہو کیا تم اسے ادا کرو گے؟ عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ کا قرض ادائیگی کا زیادہ حقدار ہے۔ رواہ الطبرانی ومسلم والترمذی عن ابن عباس

۲۳۸۰۵..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے بتاؤ اگر تم میں سے کسی ایک پر قرضہ ہو جسے وہ ایک دو، دو درہم کر کے چکا تا رہے کیا اس طرح سے اس کا قرض ادا ہو جائے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: قضاء روزہ کی مثال بھی اس طرح سے ہے۔

رواہ الدار قطنی عن جابر

ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ سے کسی نے ماہ رمضان کی تقطیع کے بارے میں پوچھا راوی کہتے ہیں۔آپ ﷺ نے یہی فرمایا۔

ورواه ابن ابي شيبة والدراقطني والبيهقي عن ابن المنكور وقال ابن المنكرر بلغني وقال الدارقطني اسناده حسن الا انه مرسل وهو اصلح من الموصول ورواه البيهقي عن صالح بن كيسان

۲۳۸۰۶.....رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ایک دن کے روزے کی جگہ کسی دوسرے دن روزہ رکھ لو۔رواه الترمذی عن عائشه رضی الله عنها

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اور حفصہ رضی اللہ عنہا روزہ میں تھیں ہمیں کھانا پیش کیا گیا جسے دیکھ کر ہم سے رہا نہ گیا چنانچہ کھانا ہم نے کھالیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (راوی نے مذکورہ حدیث ذکر کی)۔

۲۳۸۰۷..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اس دن کے روزہ کی بجائے کسی دوسرے دن روزہ رکھ لو۔رواه بن حبان عن عائشه رضي الله عنها

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے نفلی روزہ رکھا تھا ہمیں ھدیہ میں کھانا دیا گیا جو ہم نے کھالیا آپ ﷺ نے فرمایا: (پھر راوی نے حدیث بالذ ذکر کی)۔

روزہ کے مباحات ومفسدات

۲۳۸۰۸..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزہ کی حالت میں مرد کیلئے عورت کے ساتھ ہر طرح کی چھیڑ چھاڑ حلال ہے سوائے مقام مخصوص کے۔

رواه الطبرانی عن عائشه رضي الله عنها

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۳۶۔

فائدہ:..... یعنی شوہر روزہ کی حالت میں بیوی کا بوسہ لے سکتا ہے مباشرت کر سکتا ہے البتہ مبستری نہیں کر سکتا۔

۲۳۸۰۹.....حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بوڑھا شخص (روزہ کی حالت میں) اپنے نفس پر قابو پا سکتا ہے۔

رواه احمد بن حنبل والطبرانی عن ابن عمر

۲۳۸۱۰.....رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص پر قے غالب آجائے (یعنی خود بخود قے آئے) اور وہ روزہ کی حالت میں ہو تو اس پر قضا نہیں ہے اور جو شخص منہ میں انگلی وغیرہ ڈال کر (قصدا) قے کرے اسے چاہیے کہ روزہ کی قضاء کرے۔رواه اصحاب السنن الاربعة عن ابی هريرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الآثار ۲۰۴ والمعلۃ ۳۳۵۔

۲۳۸۱۱..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص (حالت روزہ میں) سو گیا یا جسے احتلام ہو گیا، یا جس نے سینگی کھنچوائی اس کا روزہ نہیں ٹوٹا۔

اخرجه ابو داود عن رجل

فائدہ:..... ایک روایت میں ''نام'' کی بجائے ''قاء'' آیا ہے یعنی جسے قے آئی اس کا روزہ نہیں ٹوٹا چنانچہ جمہور علماء کے نزدیک روزہ دار کا سینگی کھنچوانا بلا کراہت جائز ہے۔ البتہ امام احمد کے نزدیک سینگی کھینچنے والے اور کھنچوانے والے دونوں کا روزہ باطل ہو جاتا ہے دونوں پر قضاء ہے کفارہ نہیں۔حدیث ضعیف بھی ہے۔دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۵۱۳۔

۲۳۸۱۲..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا سینگی کھینچے والے اور کھنچوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

رواه احمد بن حنبل وابو داود والنسائی وابن ماجه وابن حبان والحاكم عن ثوبان وهو متواتر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التحدیث ۱۵۷ والتنکیر والافادہ ۱۱۳۔

۲۳۸۱۳..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں روزہ دار کے روزہ کو توڑ دیتی ہیں اور وضو کو بھی توڑ دیتی ہیں وہ یہ ہیں: (۱) جھوٹ (۲) غیبت (۳) چغلی (۴) شہوت سے دیکھنا (۵) اور جھوٹی قسم۔رواه الازدی فی الضعفاء والفردوسی عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۳۹ والکشف الالٰہی ۳۷۱۔

فائدہ:..... گو کہ حدیث ضعیف ہے لیکن اس کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ روزہ کی پھر قضاء بھی کی جائے بلکہ مذکورہ بالا امور صادر ہو جانے کے

باوجود پھر بھی فرض ادا ہو جائے گا البتہ روزہ کی روح ٹوٹ جاتی ہے وہ باقی نہیں رہتی سچ پوچھیے تو وہ روزہ کیا جو لولا لنگڑا ہو۔

۲۳۸۱۴......رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص روزہ میں ہو اور وہ بھولے سے کچھ کھا پی لے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنا روزہ پورا کرے چونکہ اسے تو اللہ تعالیٰ نے کھلایا پلایا ہے۔ رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۲۱۔

۲۳۸۱۵......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے بھول چوک سے کھا پی لیا اس کا روزہ نہیں ٹوٹا چونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی طرف سے رزق عطا کیا ہے۔ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ

۲۳۸۱۶......نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں روزے کو نہیں توڑتی ہیں۔ جو کہ یہ ہیں سینگی قے اور احتلام۔ رواہ الترمذی عن ابی سعید

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۲۰۵ و ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۲۵۔

الاکمال

۲۳۸۱۷......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

رواہ احمد والنسائی والضیاء المقدسی فی المختارہ عن اسامۃ بن زید

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے التحدیث ۱۵۷ و التنکیت والافادۃ ۱۱۳۔

۲۳۸۱۸......نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ افطار ہو جاتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والعدنی وابن جریر و البیہقی فی السنن عن اسامۃ بن زید والبزار وابن جریر والدارقطنی والطبرانی فی الاوسط عن انس واحمد بن حنبل والنسائی وابن جریر وضعفہ والطبرانی وسعید بن المنصور عن بلال والطبرانی والرازی والنسائی وابن ماجہ والشاشی والریانی وابن جریر وابن الجارود وابویعلی وابن حزیمۃ والھیثم بن کلیب وابن حبان والبار ودی وابن قانع والطبرانی والحاکم والبیہقی وسعید بن المنصور عن ثوبان) امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اس باب میں یہی روایت صحیح ترین ہے (ورواہ البزار وابن جریر عن جابر وقا لواحسن وابن جریر وابن خزیمۃ وابن حبان والطبرانی والحاکم والبیہقی والضیاء المقدسی عن رافع بن خدیج وابن جریر عن سعد بن ابی وقاص والبزار والطبرانی و البیہقی فی شعب الایمان وسعید بن المنصور عن سمرۃ والطبرانی واحمد بن حنبل والدارمی وابوداؤد وابن ماجہ وابن جریر وابن حبان والحاکم و البیہقی فی السنن وسعید بن المنصور عن شداد بن اوس والبزار وابن جریر والطبرانی عن ابن عباس عن ابن مسعود عن ابی زید الا نصاری والنسائی وابن جریر والبزار والطبرانی والحاکم والبیہقی عن ابی موسی والنسائی عن معقل بن یسار وابن سنان، واحمد بن حنبل والنسائی والبزار وابن جریر عن عائشہ والطبرانی عن ابی عمر احمد بن حنبل والنسائی وابن ماجہ وابن جریر و البیہقی وابن عدی عن ابی ہریرۃ البزار وابن جریر عن علی والطبرانی عن معقل بن یسار، والطبرانی وابن جریر عن معقل بن یسار وابن جریر عن الحسن مرسلاً وابوداؤد عن عمر

کلام:......اس حدیث پر بھی پہلی حدیث کی طرح کلام ہے۔

۲۳۸۱۹......نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان شریف میں جس شخص پر (بحالت روزہ) قے کا غلبہ ہوا سکا روزہ نہیں ٹوٹا اور جس نے جان بوجھ کر قے کی اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔ رواہ ابو داؤد والترمذی عن ابی ہریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۹۷

۲۳۸۲۰......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں روزے اور وضو کو توڑ دیتی ہیں وہ یہ ہیں (۱) جھوٹ (۲) غیبت (۳) چغلی (۴) شہوت سے

دیکھنا (۵) اور جھوٹی قسم۔ رواہ الدیلمی عن انس
کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲؍۱۷۲ والفوائد المجموعہ ۲۷۴۔

روزے کا کفارہ

۲۳۸۲۱ ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مر جائے اور اس کے ذمہ رمضان کے روزوں کی قضاء ہو تو اس کے والی (وارث) کو چاہیے کہ اس کی طرف سے ہر دن کے بدلہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔ رواہ ابن ماجه وابو نعیم فی الحلیة عن ابن عمر وصحیح والترمذی وقفه
کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۵۳۔

۲۳۸۲۲ ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا مر جانے والے کی طرف سے ہر دن کے بدلہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے (راہ البیهقی عن ابن عمر رضی الله عنهما) راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو مر گیا تھا اور اس کے ذمہ رمضان کی قضاء واجب تھی تو راوی نے یہ حدیث ذکر کی۔

۲۳۸۲۳ ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر دن کے بدلہ میں نصف صاع گندم کھلائی جائے۔ رواہ البیهقی عن ابن عمر

۲۳۸۲۴ ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے ایک دن کا روزہ نہ رکھا اور وہ گھر پر موجود تھا (سفر پر نہیں تھا) اسے چاہیے کہ وہ اونٹ فدیہ میں ذبح کرے۔ رواہ الدار قطنی عن جابر وضعیف
کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۶۱۔

۲۳۸۲۵ ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بلا وجہ رمضان میں ایک دن کا روزہ نہ رکھا تو یہ اس کے بدلہ میں ایک ماہ کے روزے رکھے۔ رواہ ابن عساکر
کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۷۰۔

۲۳۸۲۶ ...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بغیر کسی رخصت اور عذر کے رمضان میں ایک دن کا روزہ ضائع کیا اس کے اوپر واجب ہے کہ وہ تیس (۳۰) دنوں کے روزے رکھے اور جو دو دن کے روزے ضائع کرے اس پر ساٹھ (۶۰) دنوں کے روزے واجب ہیں اور جس نے تین دن روزہ نہ رکھا اس پر نوے (۹۰) دنوں کے روزہ واجب ہیں۔ رواہ الدارقطنی وضعفه وابن صصری فی امالیه والدیلمی وابن عساکر عن انس
کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲؍۱۴۸ وضعاف الدارقطنی ۵۸۶۔

وہ چیزیں جو روزہ کے لیے مفسد نہیں ...... الاکمال

۲۳۸۲۷ ...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں روزہ دار کے روزہ کو نقصان نہیں پہنچاتی۔ وہ یہ ہیں سینگی قے اور احتلام۔ روزہ دار کو چاہیے کہ وہ جان بوجھ کر قے نہ کرے۔ رواہ الطبرانی عن ثوبان

۲۳۸۲۸ ...... حضور نبی کریم ﷺ کا اشاد ہے کہ تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے آپ کو تین چیزوں پر پیش نہ کرے وہ یہ ہیں: حمام سینگی اور جوان عورت۔

۲۳۸۲۹ ...... رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزہ دار رمضان میں دن کے آخری وقت سینگی لگوا سکتا ہے۔ رواہ ابو نعیم عن انس

۲۳۸۳۰ ...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزہ کی حالت میں دن کے وقت اثمد سرمہ مت لگاؤ البتہ رات کو لگا سکتے ہو چونکہ سرمہ نظر کو تیز کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔ رواہ البغوی و البیهقی والدیلمی عن عبد الرحمن بن نعمان بن معبد بن هوذة الانصاری عن ابیه عن جده
کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۱۰۱۳۔

۲۳۸۳۱ ...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ریحانہ (پھول) کو تم (بحالت روزہ) سونگھ سکتے ہو۔ اس میں کوئی حرج نہیں (رواہ الدارقطنی فی

الا فراد عن انس) چنانچہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ سے روزہ دار کے متعلق دریافت کیا گیا کہ وہ اپنی بیوی کا بوسہ لے سکتا ہے آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۳۸۳۲... حضور نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ روزہ دار اپنی بیوی کا بوسہ لے سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پھول ہے اس کو سونگھنے میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ الحاکم فی الکنی عن انس

۲۳۸۳۳... نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے معلوم ہے تم ایک دوسرے کی طرف کیوں دیکھتے ہو چنانچہ بوڑھا شخص اپنے نفس پر قابو پا سکتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابن عمر

۲۳۸۳۴... ام اسحاق غنویہ کہتی ہیں میں روزہ میں تھی بھول کر میں نے کھانا کھالیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا رزق تجھ تک پہنچایا ہے اپنے روزے کو مکمل کرو۔ رواہ الطبرانی اعن ام اسحاق الغنویۃ

۲۳۸۳۵... حضور نبی کریم ﷺ نے ام اسحاق غنویہ رضی اللہ عنہما سے فرمایا: اپنے روزے کو مکمل کرو اللہ تعالیٰ نے اپنا رزق تم تک پہنچایا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل ام اسحاق الغنویہ

۲۳۸۳۶... نبی کریم کا ارشاد ہے کہ جب روزہ دار بھول چوک کر کھاپی لے تو وہ اللہ کا رزق ہوتا ہے جو اس تک پہنچ گیا اس کے ذمہ قضا واجب نہیں ہوتی۔ رواہ الدارقطنی وصححہ عن ابی ہریرۃ

۲۳۸۳۷... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے ماہ رمضان میں بھول کر کھاپی لیا اس کے ذمہ قضاء واجب نہیں ہوتی، چونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا پلایا ہے۔ رواہ الدار قطنی وضعفہ عن ابی سعید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۵۶۰

رخصت کا بیان

۲۳۸۳۸... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری امت کے مریضوں اور مسافروں پر روزہ افطار کرنے کا صدقہ کیا ہے (یعنی اجازت مرحمت فرمائی ہے (یہاں امراض میں روزہ نہ رکھیں) تم میں سے کسی کو یہ بات پسند ہے کہ وہ اپنے کسی بھائی پر صدقہ کرے اور پھر اس سے واپسی کا مطالبہ کرے۔ رواہ الفردوسی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۳۸۳۹... حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے مریضوں اور مسافروں پر افطار رمضان کا صدقہ کیا ہے۔

رواہ ابن سعد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۸۵۔

۲۳۸۴۰... نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزہ اور نماز کا کچھ حصہ ہٹا دیا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل عن انس بن مالک القسیری ومالہ غیرہ

۲۳۸۴۱... ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تم نے صبح دشمن کے پاس کرنی ہے اور افطار تمہارے لیے زیادہ باعث قوت ہے لہٰذا روزہ افطار کرلو۔ رواہ احمد ومسلم عن ابی سعید

۲۳۸۴۲... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ دار کی مثال حالت حضر میں روزہ نہ رکھنے والے کی سی ہے۔

رواہ ابن ماجہ عن عبد الرحمن بن عوف والنسائی عنہ موقوفا

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنکیت والافادہ ۸۹، ذخیرۃ الحفاظ ۳۳۵۰۔

۲۳۸۴۳... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

رواہ احمد ومسلم والبخاری وابوداؤد والنسائی عن جابر وابن ماجہ عن ابن عمر

۲۳۸۴۴...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۳۸۴۵...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے تمہارے اوپر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت لازم ہے لہٰذا اسے قبول کرو
رواہ النسائی وابن ماجہ عن جابر

۲۳۸۴۶...... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس آدمی کے پاس بار برداری کے جانور ہوں اور وہ انہیں چارا اور پانی پلانے کے لیے کہیں لے جاتا ہو اسے چاہیے کہ جونہی رمضان کا مہینہ پائے روزہ رکھے۔ رواہ احمد وابوداؤد عن سلمة بن المحبق

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے عون المعبود ۷/ ۵۳ چونکہ اس کی سند میں عبدالصمد بن حبیب ازدی ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس کے متعلق فرماتے ہیں یہ منکر الحدیث ہے۔

۲۳۸۴۷...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کے ایک دن کا روزہ نہ رکھا اور اس کی قضاء کرنے سے پہلے مرگیا تو اس کے ذمہ ہر دن کے بدلہ میں ایک مسکین کو ایک مد کھانا کھلانا واجب ہے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۳۸۴۸...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے رمضان میں بھول کر روزہ توڑ دیا اس کے ذمہ نہ قضاء واجب ہے اور نہ ہی کفارہ۔
رواہ الحاکم فی المستدرک البیہقی فی السنن عن ابی ہریرة

الاکمال

۲۳۸۴۹...... حمزہ بن عمرو اسلمی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چاہو روزہ رکھو چاہو افطار کرو۔ رواہ الطبرانی واحمد ومسلم وابو داؤد والنسائی وابن خزیمة وابن حبان والدار قطنی من طرق عن طوق عن حمزة بن عمر الاسلمی ورواه ابوداؤد والحاکم عن حمزة بن محمد بن حمزة عن عمر والا سلمی عن ابیه عن جده ورواه مالک واحمد والبخاری والترمذی والنسائی وابن ماجه عن عائشه رضی الله عنها

۲۳۸۵۰...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں مسافر کے متعلق نہ بتاؤں؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزے اور نصف نماز کو ہٹا دیا ہے۔
رواہ البغوی عن ابی امیة

۲۳۸۵۱...... حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرے قریب ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں مسافر کے متعلق خبر دوں چنانچہ اللہ عزوجل نے مسافر سے روزے اور نصف نماز کو ہٹا دیا ہے۔ رواہ النسائی عن عمرو بن امیة الضمری

۲۳۸۵۲...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی بار برداری کے جانوروں کو چرانے کے لئے سفر پر ہو وہ جونہی رمضان پائے روزہ رکھے۔
رواہ البیہقی وضعفه عن الحبق

۲۳۸۵۳...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص سفر میں روزہ افطار کر دے تو اس نے رخصت پر عمل کیا اور جو روزہ رکھے تو (سفر میں) روزہ رکھنا افضل ہے۔
رواہ الضیاء المقدسی عن انس

۲۳۸۵۴...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنے والے کی مثال حالت حضر میں افطار کرنے والے کی سی ہے۔
رواہ الخطیب عن عبدالرحمن بن عوف

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التحدیث ۱۲۹ و جنة المرتاب ۲۷۹

۲۳۸۵۵...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ نہ رکھو چونکہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ رواہ الخطیب عن جابر

۲۳۸۵۶...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیس من امبر ام صیام فی امسفر یعنی حالت سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔
رواہ عبد الله بن احمد وعبد الرزاق واحمد بن حنبل والطبرانی عن کعب بن عاصم اشعری

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۱۳۰۔

فائدہ:...... متن حدیث ذکر کیا گیا ہے اس حدیث میں آلہ تعریف یعنی الف لام کو الف میم سے بدل دیا گیا ہے یہ بھی ایک لغت ہے۔ دیکھئے فوائد الضیائیہ شرح ملا جامی ۲۔

چوتھی فصل...... روزہ اور افطار کے آداب میں

۲۳۸۵۷...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب ماہ شعبان کا آخر ہو جائے تو روزہ نہ رکھو حتیٰ کہ رمضان آ جائے۔

راہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعة عن ابی هريرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۲۰۳۔

۲۳۸۵۸...... حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی روزہ دار پر جب کوئی جہالت کا مظاہرہ کرے تو اسے چاہیے کہ اعوذ باللہ منک کہہ دے اور کہے: میں روزہ میں ہوں۔ رواہ ابن السنی عن ابی هريرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۵۹۔

۲۳۸۵۹...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم روزہ رکھو تو صبح کو مسواک کر لو اور شام کو مسواک نہ کرو چونکہ روزہ دار کے جو ہونٹ خشک ہوتے ہیں وہ قیامت کے دن اس کی آنکھوں کے درمیان نور ہوں گے۔ رواہ الطبرانی والدارقطنی عن خباب

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۲۱۰ وضعیف الجامع ۵۷۹ عراقی ترمذی کی شرح میں لکھتے ہیں کہ حدیث بہت ضعیف ہے دیکھئے فیض القدیر ۲۶۶۱۔

۲۳۸۶۰...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو وہ جماع کے متعلق باتیں نہ کرے اور نہ ہی جہالت کا مظاہرہ کرے اگر کوئی شخص اس (روزہ دار) کو گالی دے یا اس سے جھگڑے تو وہ کہہ دے کہ میں روزہ میں ہوں۔

رواہ مالک ومسلم والبخاری وابوداؤد وابن ماجه عن ابی هريرة

۲۳۸۶۱...... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزہ دار کی بہترین خصلت مسواک ہے۔

رواہ البیهقی فی السنن عن عائشه رضی الله عنها

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی وضعیف الجامع ۱۹۰۸۔

۲۳۸۶۲...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزہ دار عبادت حق تعالیٰ کے حکم میں ہوتا ہے جب تک کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے اور کسی کو اذیت نہ پہنچائے۔

رواہ الفردوسی عن ابی هريرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۸۸۷۔

۲۳۸۶۳...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزہ دار صبح سے شام تک عبادت کے حکم میں ہوتا ہے بشرطیکہ کسی کی غیبت نہ کرے چنانچہ جب کسی کی غیبت کر لیتا ہے تو وہ اپنے روزے کو پھاڑ دیتا ہے۔ رواہ الفردوسی عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۲۹۔

۲۳۸۶۴...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام روزہ نہیں ہے بلکہ روزہ کی حالت میں لغویات اور بیہودہ گوئی سے بھی گریز کرے۔ اگر تمہیں کوئی گالی دے یا تمہارے اوپر کوئی جہالت کا مظاہرہ کرے تو کہہ دو کہ میں روزہ میں ہوں میں روزہ میں ہوں۔

رواہ الحاکم والبیهقی عن ابی هريرة

الاکمال

۲۳۸۶۵۔۔۔۔حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزہ دار جب جھوٹی بات، جھوٹ پر عمل کرنا اور جہالت کا مظاہرہ کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

۲۳۸۶۶۔۔۔۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صرف کھانے پینے سے رکے رہنے کا نام روزہ نہیں ہے بلکہ روزہ تو لغویات اور بیہودہ گوئی سے رکنے کا نام ہے۔ اگر تمہیں کوئی گالی دے یا تمہارے اوپر کوئی جہالت کا مظاہرہ کرے تو کہہ دو کہ میں روزہ میں ہوں۔ رواہ ابن حبان عن ابی ہریرۃ

۲۳۸۶۷۔۔۔۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: جس شخص کے اعضاء (بحالت روزہ) میری حرام کردہ حدود سے نہ رکیں تو مجھے اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ رواہ ابونعیم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۳۸۶۸۔۔۔۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم روزہ کی حالت میں گالی مت دو اور اگر تمہیں کوئی گالی دے تو کہہ دو کہ میں روزہ میں ہوں اور اگر تم کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ۔ رواہ ابن حبان عن ابی ہریرۃ

۲۳۸۶۹۔۔۔۔حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی روزہ میں ہو اور اسے گالی دی جائے تو اسے چاہیے کہ کہے: میں روزہ میں ہوں۔ رواہ ابن حبان عن ابی ہریرۃ

روزے کے افطار کا بیان

۲۳۸۷۰۔۔۔۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم رات کو ادھر اور ادھر سے امڈتے ہوئے دیکھو تو سمجھ لو کہ روزہ افطاری کا وقت ہو چکا۔ رواہ البخاری ومسلم وابو داؤد عن عبد اللہ بن ابی اوفی

۲۳۸۷۱۔۔۔۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا: لوگ اس وقت تک برابر بھلائی پر رہیں گے جب تک روزہ جلدی افطار کریں گے۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ

فائدہ:۔۔۔۔سنن ابن ماجہ میں ہے یہودی روزہ تاخیر سے افطار کرتے ہیں دیکھئے سنن ابن ماجہ رقم ۱۶۹۸ عجیب بات ہے شیعہ حضرات بھی تاخیر سے روزہ افطار کرتے ہیں جب کہ یہ مشہور ومتواتر حدیث ہے خدا جانے انھوں نے تاخیر سے روزہ افطار کرنے میں کونسی بھلائی دیکھی ہے۔

۲۳۸۷۲۔۔۔۔حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دین اسلام اس وقت تک مسلسل غالب رہے گا جب تک اہل اسلام جلدی سے روزہ افطار کریں گے چونکہ یہودی اور نصرانی تاخیر سے روزہ افطار کرتے ہیں۔ رواہ ابوداؤد والحاکم عن ابی ہریرۃ

۲۳۸۷۳۔۔۔۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی روزہ دار کے قریب کھانا لایا جائے تو وہ یہ دعا پڑھ کر کھانا کھائے۔

بسم اللہ والحمد للہ اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت وعلیک توکلت سبحانک وبحمدک تقبل منی انک انت السمیع العلیم.

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں یا اللہ میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے روزہ افطار کرتا ہوں اور تجھی پر بھروسہ کرتا ہوں تو پاک ہے اور تیری ہی حمد ہے تو میرا روزہ قبول فرما بلاشبہ تو سننے والا اور علم والا ہے۔

۲۳۸۷۴۔۔۔۔حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ تم میں سے جو کوئی روزہ دار ہو وہ کھجور کے ساتھ افطار کرے اگر کھجور نہ پائے تو پانی سے افطار کرلے، بلاشبہ پانی طاہر (پاک) ہے۔ رواہ ابوداؤد والحاکم والبیہقی فی السنن عن سلمان بن عامر

کلام:۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۵۰۹۔

۲۳۸۷۵...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی جب روزے افطار کرے تو اسے چاہیے کہ کھجور سے افطار کرے چونکہ یہ برکت ہے، اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرے چونکہ پانی پاک ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن عدی وابن حزیمة وابن حبان عن سلمان بن عاسر الضبی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۱۱ وضعیف ابن ماجہ ۳۷۴۔

۲۳۸۷۶...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب رات یہاں سے (مشرق سے) اٹھ آئے اور دن یہاں (مغرب) سے چلا جائے اور سورج مکمل غروب ہو جائے سمجھ لو کہ روزہ دار نے افطار کرلیا۔ رواہ البیہقی وابو داؤد والترمذی عن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۱۳۔

۲۳۸۷۷...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم جماعت انبیاء کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم افطار میں جلدی کریں اور یہ کہ ہم نماز میں داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھیں۔

رواہ الطیالسی والطبرانی عن ابن عباس

روزے میں احتیاط

۲۳۸۷۸...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزہ جلدی افطار کرو اور سحری تاخیر سے کھاؤ۔ رواہ ابن عدی عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۵۷ والتواضع ۴۶۷۔

۲۳۸۷۹...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزہ جلدی افطار کرو اور سحری تاخیر سے کھاؤ۔ رواہ الطبرانی عن ام حکیم

۲۳۸۸۰...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے محبوب ترین بندے وہ ہیں جو جلدی روزہ افطار کرلیں۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی وابن حبان عن ابی ہریرة

۲۳۸۸۱...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت اس وقت تک مسلسل میری سنت پر قائم رہے گی جب تک کہ افطار کے لیے ستاروں کے طلوع ہونے کا انتظار نہیں کریں گے۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

۲۳۸۸۲ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے پانی پینے سے پہلے کھانا کھایا پھر سحری کی اور کچھ خوشبو لگالی اسے روزے پر قوت حاصل ہوجاتی ہے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۷۹۔

۲۳۸۸۳...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص تین چیزیں کرلیتا ہے اسے روزے کی طاقت حاصل ہوجاتی ہے یہ کہ پانی پینے سے پہلے کھانا کھائے پھر سحری کرے اور قیلولہ بھی کرے۔ رواہ البزار عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۴۳۔

۲۳۸۸۴...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص کھجور پائے تو اس سے روزہ افطار کرے اور جو نہ پائے وہ پانی سے افطار کرے چونکہ پانی پاک ہے۔

رواہ الترمذی والنسائی والحاکم عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۲۷۔

۲۳۸۸۵...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت اس وقت تک خیر و بھلائی پر قائم رہے گی جب تک جلدی روزہ افطار کرے گی اور سحری تاخیر سے کھائے گی۔ رواہ احمد بن ابی ذر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۱۲ والمشتہر ۱۹۱۔

۲۳۸۸۶...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تک (میری امت کے) لوگ جلدی روزہ افطار کریں گے اسوقت تک برابر خیر و بھلائی پر قائم رہیں گے۔ رواہ احمد والبیہقی والترمذی عن سہل بن سعد

الاکمال

۲۳۸۸۷ ۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار کرے تو کھجور سے افطار کرے اور اگر کھجور نہ پائے تو پانی سے افطار کرے۔
رواہ ابن حبان عن سلمان بن عامر

۲۳۸۸۸ ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کھجور پائے تو اس سے افطار کرے اور جو نہ پائے تو وہ پانی سے افطار کرے چونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔
رواہ الترمذی والنسائی وابن خزیمة والحاکم والبیهقی عن شعبة عن عبد العزیز بن صهیب عن انس
امام نسائی کہتے ہیں اس سند میں خطاء ہے جب کہ درست اور صواب سلمان بن عامر کی حدیث ہے جب کہ امام ترمذی کہتے ہیں یہ طریق محفوظ نہیں ہے اور اس حدیث کی صحیح سند یہ ہے۔ عن شعبة عن عاصم عن حفصة بنت سیرین عن الرباب عن سلمان بن عامر۔
کلام: ۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۱۰۹۔

۲۳۸۸۹ ۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (وقت ہوجانے پر) روزہ جلدی افطار کرنا اور سحری تاخیر سے کھانا نبوت کے اخلاق میں سے ہے۔ سحری کھاؤ چونکہ یہ بابرکت کھانا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عمر وانس معاً

۲۳۸۹۱ ۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میرے بندوں میں مجھے سب سے پیارا بندہ وہ ہے جو (وقت ہونے پر) افطار میں جلدی کرے۔ رواہ احمد والترمذی وقال حسن غریب وابن حبان و البیهقی فی السنن عن ابی هریرة

۲۳۸۹۳ ۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے اور اہل مشرق کی طرح تاخیر نہیں کریں گے بھلائی پر قائم رہیں گے۔ رواہ الطبرانی عن سهل بن سعد وابن حبان و البیهقی فی السنن عن ابی هریرة

پانچویں فصل ۔۔۔۔ اوقات اور دنوں کے اعتبار سے ممنوع روزے کے بیان میں

۲۳۸۹۴ ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہمیشہ (لگاتار نفلی) روزے رکھے اس کا روزہ (کسی معنی میں) نہیں۔
رواہ البیهقی والنسائی وابن ماجه عن ابن عمر

۲۳۸۹۵ ۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس شخص کا روزہ نہیں جو زمانہ بھر کے روزے رکھے چنانچہ تین دنوں کا روزہ زمانہ بھر کا روزہ ہوتا ہے۔
رواہ البخاری عن ابن عمرو

۲۳۸۹۶ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم روزہ پر روزہ رکھنے سے گریز کرو چونکہ تم میری طرح نہیں ہو چنانچہ رات کو میرا رب مجھے کھلاتا ہے مجھے پلاتا ہے اپنے اوپر اتنے عمل کا بوجھ ڈالو جس کی تم طاقت رکھتے ہو۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی هریرة

۲۳۸۹۷ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے روزے پر روزہ رکھا گویا اس نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔
رواہ احمد والنسائی وابن والحاکم عن عبدالله بن الشخیر

۲۳۸۹۸ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزے میں وصال (روزے پر روزہ رکھنے) کی گنجائش نہیں ہے۔ رواہ الطیالسی عن جابر

۲۳۸۹۹ ۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزے پر روزہ رکھنے کا طریقہ نصرانیوں کا ہے لیکن تم اس طرح روزے رکھو جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ روزہ رات تک مکمل کرو چنانچہ جب رات آجائے تو روزہ افطار کرلو۔
رواہ الطبرانی فی الاوسط والضیاء المقدسی عن لیلی امراء ة بشیر بن خصاصیة

۲۳۹۰۰ ۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزے پر روزہ مت رکھو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپ بھی تو روزے پر روزہ رکھتے ہیں؟ فرمایا: تم میری طرح نہیں ہو چونکہ مجھے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔ رواہ البخاری والترمذی عن انس

۲۳۹۰۱.....حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص پے در پے روزے رکھے اس کا روزہ نہیں ہوں۔

رواہ النسائی وابن جریر عن ابن عمر و والنسائی وابن جریر وابو سعید محمد بن علی النقاش فی امالیہ وابن عسا کر عن ابن عمر
نقاش کہتے ہیں مجھے علم نہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عطاء کے علاوہ کسی اور نے بھی یہ حدیث روایت کی ہو چنانچہ عطاء عمرو بن مہدی سے یہ حدیث روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۲۳۹۰۲.....حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے لگاتار روزے رکھے گویا اس نے نہ روزے رکھے اور نہ ہی افطار کیے۔

رواہ ابن جریر عن عبداللہ بن الشخیر

۲۳۹۰۳.....ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں نے چار سالوں سے روزہ نہیں توڑا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تو نے روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔ رواہ ابن المبارک عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن بن عوف

۲۳۹۰۴.....رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص روزے پر روزہ رکھے اس کا روزہ نہیں ہوتا۔

رواہ البخاری مسلم والنسائی وابن ما جہ وابن جریر عن ابن عمر واحمد بن حنبل وابن جریر والطبرانی عن ابن عباس

۲۳۹۰۵.....حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے لگاتار روزے رکھے اس کا نہ روزہ ہوا نہ افطار۔ رواہ احمد والطبرانی عن اسماء بنت یزید

۲۳۹۰۶.....ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ سے پے در پے روزے رکھنے کے متعلق دریافت کیا آپ ﷺ نے فرمایا: روزہ ہوا نہ افطار۔

رواہ ابن حبان عن ابی قتادۃ

۲۳۹۰۷.....حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کا روزہ نہیں ہوتا جو پے در پے (نفلی) روزے رکھے تین دن کا روزہ عمر بھر کا روزہ ہوتا ہے ایک آدمی نے کہا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا: پھر داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو چنانچہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کر تے تھے اور جب ملاقات کرتے بھاگتے نہیں تھے یہ روزے کا افضل طریقہ ہے عرض کیا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا اس سے افضل روزہ کوئی نہیں ہے۔ رواہ البخاری عن ابن عمرو

مختلف ایام کے روزے

۲۳۹۰۸.....حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: راتوں میں شب جمعہ کو قیام اللیل کے لیے مخصوص نہ کرا اور دنوں میں سے جمعہ کے دن کو روزے کے لیے مخصوص نہ کرو۔ ہاں اگر تم میں سے کسی کے روزہ کے درمیان جو وہ پہلے سے رکھتا چلا آ رہا تھا جمعہ کا دن آ جائے (تو یوں جمعہ کا روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے)۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرہ رقم ۱۴۸

۲۳۹۰۹.....نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بھی جمعہ کا روزہ (مخصوص کر کے) نہ رکھے ہاں البتہ ایک دن جمعہ سے پہلے رکھ لے اور ایک دن بعد میں (اس طرح درمیان میں جمعہ کا روزہ بھی آ جائے گا)۔ رواہ مسلم والبخاری عن ابی ہریرۃ

۲۳۹۱۰.....نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تنہا جمعہ کے دن کا روزہ (مخصوص کر کے) مت رکھو۔ رواہ حمد والنسائی والحاکم عن جنادۃ الازدی۔

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے: العجب ۴۷۔ حدیث کا یہ طرق ضعیف ہے ورنہ بقیہ تین سے یہ حدیث ثابت اور صحیح ہے۔

۲۳۹۱۱.....نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صرف جمعہ کا روزہ نہ رکھو ہاں اگر رکھنا بھی ہو تو ایک دن اس سے پہلے رکھو اور ایک دن اس کے بعد۔

رواہ احمد عن ابی ہریرۃ

۲۳۹۱۲.....نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ احمد وابن ماجہ عن جابر

۲۳۹۱۳.....نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایام تشریق میں روزہ مت رکھو چونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

رواہ احمد والنسائی عن حمزۃ بن عمر والاسلمی واحمد والحاکم عن بدیل بن ورقاء

۲۳۹۱۴ ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو دنوں میں روزہ رکھنا درست نہیں ہے عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن۔ رواہ مسلم عن ابی سعید

۲۳۹۱۵ ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عید الفطر عید قربانی کے دن اور ایام تشریق ہم اہل اسلام کی عید کے دن ہیں اور یہ ہمارے کھانے پینے کے دن ہیں۔

رواہ احمد والحاکم عن عقبۃ ابن عامر

فائدہ: ...... مصنف نے حوالہ میں ۳ کا نشان دیا ہے لیکن محشی لکھتا ہے کہ باوجود تتبع کے سنن میں یہ حدیث نہیں ملی۔

۲۳۹۱۶ ...... حضرت نوح علیہ السلام نے عمر بھر کے روزے رکھے سوائے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں کے مصنف نے حوالہ میں یہاں رکھا ہے جب کہ محشی لکھا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمرو

۲۳۹۱۷ ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں دنوں کے روزے سے منع کرتا ہوں۔ یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے۔ رواہ ابو یعلی عن ابی سعید

کلام: ...... حدیث کا یہ طریق ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۸۷۔

۲۳۹۱۸ ...... نبی کریم ﷺ نے سال میں چھ دنوں کے روزہ سے منع فرمایا ہے وہ یہ ہیں: تین ایام تشریق عید الفطر کا دن عید الاضحیٰ کا دن اور دنوں میں سے جمعہ کا مخصوص دن۔ رواہ الطیالسی عن انس

۲۳۹۱۹ ...... نبی کریم ﷺ نے عید الفطر اور عید قربان کے دن روزے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ البخاری ومسلم عن عمر وبن عن ابی سعید

۲۳۹۲۰ ...... نبی کریم ﷺ نے رمضان سے ایک روز قبل روزہ رکھنے سے منع فرمایا، عید الفطر، عید الاضحیٰ اور ایام تشریق کے دنوں میں روزہ رکھنے سے بھی منع فرمایا۔ رواہ البیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ

۲۳۹۲۱ ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہفتہ کے دن روزہ مت رکھو ہاں البتہ اللہ تعالیٰ کے فرض کردہ روزوں میں یہ دن بھی آ جائے لہٰذا اگر تم میں سے کوئی شخص انگور کے درخت کی چھال یا کسی دوسرے درخت کی لکڑی کے علاوہ کچھ نہ پائے تو وہی چبا لے۔

رواہ احمد وابو داؤد والترمذی وابن ماجہ والحاکم عن العصماء بنت بسر

۲۳۹۲۲ ...... رسول کریم ﷺ نے ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ البیھقی والضیاء عن عبداللہ بن بسر المازنی

۲۳۹۲۳ ...... رسول کریم ﷺ نے میدان عرفات میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ احمد وابو داؤد وابن ماجہ والحاکم عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۸۴۳ وضعیف ابی داؤد ۵۲۸

۲۳۹۲۴ ...... رسول کریم ﷺ نے پورے ماہ رجب میں روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن ماجہ والطبرانی وابن حبان عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۷۱۔

۲۳۹۲۵ ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رات کا روزہ فرض نہیں کیا جو شخص رات کو بھی روزہ رکھے اس نے سرکشی کی اور اس کے لیے کوئی اجر و ثواب نہیں ہے۔ رواہ ابن قانع والشیرازی فی الالقاب عن سعید

الاکمال

۲۳۹۲۶ ...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کا دن روزہ کے لیے مخصوص نہ کیا جائے اور شب جمعہ قیام اللیل کے لیے نہ مخصوص کی جائے۔

رواہ ابن النجار عن ابن عباس

۲۳۹۲۷ ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب جمعہ عبادت کے لئے مخصوص نہ کی جائے اور جمعہ کا دن روزہ کے لیے مخصوص نہ کیا جائے۔

رواہ الطبرانی عن سلمان

۲۳۹۲۸ ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عویمر سلمان تم سے زیادہ جانتے ہیں شب جمعہ راتوں میں قیام لیل کے لیے مخصوص نہ کی جائے اور دنوں میں

سے جمعہ کا دن روزہ کے لیے مخصوص نہ کیا جائے۔ رواہ ابن سعد عن محمد بن سیر بن مر سلاً

۲۳۹۲۹..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابودرداء بقیہ راتوں کے علاوہ صرف شب جمعہ عبادت کے لیے مخصوص نہ کی جائے اور صرف جمعہ کا دن بقیہ دنوں کے علاوہ روزہ کے لیے مخصوص نہ کیا جائے۔ رواہ احمد عن ابی درداء

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۳۸۷۔

۲۳۹۳۰..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تنہا جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھو۔ رواہ احمد والحکیم عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تبیین العجب۔

۲۳۹۳۱..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو بلکہ اسے عید کا دن بناؤ۔ رواہ الحکیم عن ابی ھریرۃ

۲۳۹۳۲..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: صرف جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھو ہاں البتہ روزے کے دنوں میں وہ بھی آ جائے یا مہینہ بھر میں ایک دن وہ بھی آ جائے۔ اور تم میں سے کوئی شخص بھی یہ نہ کہے کہ میں کسی سے کلام نہیں کروں گا میری عمر کی قسم! اگر وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے تو یہ اس کے خاموش رہنے سے افضل ہے۔

رواہ احمد وعبد بن حمید والباوردی والطبرانی والنسائی وسعید بن المنصور عن لیلی امراۃ بشیر بن الخصاصیۃ عنہ

۲۳۹۳۳..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن تمہاری عید ہوتی ہے لہٰذا عید کے دن کو روزے کا دن مت بناؤ الا یہ کہ اس سے پہلے دن کا روزہ رکھو اور اس کے بعد بھی رکھو اور درمیان میں جمعہ آ جائے۔ رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ

۲۳۹۳۴..... جمعہ کا دن تمہاری عید کا دن ہے لہٰذا اس دن کا روزہ نہ رکھو ہاں البتہ اس سے پہلے یا بعد روزہ رکھو۔

رواہ البزار عن عامر بن لدین الاشعری

۲۳۹۳۵..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بھی ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھے ہاں البتہ اللہ تعالیٰ کے فرض کردہ روزوں میں یہ دن بھی آ جائے۔ رواہ الرویانی وسعید بن المنصور عن ابی امامۃ

۲۳۹۳۶..... رسول کریم ﷺ نے صماء بنت بسر سے فرمایا: کھانا کھالو چونکہ ہفتہ کے دن کا روزہ نہ تمہارے اوپر فرض ہے اور نہ ہی اس میں تمہارے لیے اجر و ثواب ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن الصماء بنت بسر

۲۳۹۳۷..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہفتہ کے دن روزہ مت رکھو ہاں البتہ اللہ تعالیٰ کے فرض کردہ روزوں میں یہ دن بھی آ جائے لہٰذا تم میں سے جو شخص انگور کی چھال یا کسی دوسرے درخت کے چھال کے سوا کچھ نہ پائے تو اسی سے روزہ افطار کر (توڑ) دے۔

رواہ احمد وابو داؤد دو عبد بن حمید وابویعلی وابن حبان والطبرانی وسعید بن المنصور عن عبد اللہ بن بسر عن ابیہ واحمد بن حنبل والترمذی وقال: حسن والنسائی والحاکم والبیہقی عز عبداللہ بن بسر عن اختہ الصماء والطبرانی عن ابی امامۃ

یہ حدیث گزر چکی ہے رقم ۲۳۹۲۱۔

۲۳۹۳۸..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ان دو دنوں کا روزہ نہ رکھا جائے عید الفطر اور قربانی کے دن۔ سمویہ عن ابی سعید

۲۳۹۳۹..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: دو دنوں میں روزہ نہ رکھو عید الفطر اور قربانی کے دن۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی سعید

۲۳۹۴۰..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں لہٰذا ان دنوں میں ہرگز کوئی شخص روزہ نہ رکھے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۳۹۴۱..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ دن کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں لہٰذا ان دنوں میں روزہ نہ رکھو ہاں البتہ ھدی کے سلسلہ میں کوئی روزہ رکھ لے۔ رواہ الطحاوی والدارقطنی والحاکم عن عبداللہ بن حذافۃ السہمی

۲۳۹۴۲..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ کھانے پینے اور اہل خانہ کے ساتھ گزارنے کے دن ہیں لہٰذا ان دنوں میں روزہ نہ رکھو۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۳۹۴۳..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ (ایام تشریق) کھانے پینے کے دن ہیں کوئی شخص بھی ان دنوں میں روزہ نہ رکھے۔

رواہ الطبرانی عن علی

۲۳۹۴۴..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں صرف مومن (مان کر چلنے والا) ہی داخل ہوگا لہٰذا یہ (ایام تشریق) کھانے پینے کے دن ہیں ان میں روزہ مت رکھو۔ رواہ الطبرانی عن بشر بن سحیم

۲۳۹۴۵..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ کھانے پینے کے دن ہیں لہٰذا ان میں روزہ جائز نہیں ہے یعنی ایام تشریق میں۔ رواہ احمد بن حنبل عن اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ عن جدہ واحمد بن حنبل والطبرانی والضیاء المقدسی عن عبداللہ بن حذافۃ

۲۳۹۴۶..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ (ایام تشریق) روزہ رکھنے کے دن نہیں ہیں یہ تو کھانے پینے اور ذکر کے دن ہیں۔

رواہ الحاکم عن علی

۲۳۹۴۷..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص (ایام تشریق میں) روزہ رکھے اسے چاہئے کہ افطار کرے چونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

رواہ الحاکم عن بدیل بن ورقاء

۲۳۹۴۸..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ (ایام تشریق) کھانے اور ذکر کے دن ہیں۔ رواہ احمد عن ابن عمر

۲۳۹۴۹..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایام تشریق کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن نبیشۃ الھذلی

کلام:..... حدیث تخریج مسلم کے باوجود ذخیرۃ الحفاظ میں موجود ہے دیکھئے ۲۲۴۲ سند کے اعتبار سے قابل غور ہے۔

۲۳۹۵۰..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زمانہ بھر میں چھ دنوں کا روزہ مکروہ ہے شعبان کے آخری دن کا روزہ کہ اسے رمضان سے ملا لیا جائے عیدالفطر، قربانی کا دن اور ایام تشریق چونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

فصل ..... روزہ کے احکام کے بیان میں ..... الاکمال

۲۳۹۵۱..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی لڑکا لگاتار تین دن روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اس پر ماہ رمضان کے روزے واجب ہو جاتے ہیں۔ رواہ ابونعیم فی المعرفۃ والدیلمی عن یحیی بن عبد الرحمن ابن ابی لبیبہ الانصاری عن ابیہ عن جدہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المشتہر ۶۵۔

۲۳۹۵۲..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص لگاتار تین دن روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اس پر رمضان کے روزے واجب ہو جاتے ہیں۔

رواہ ابونعیم عن ابی لبیبہ

۲۳۹۵۳..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چھ اشخاص رمضان کا روزہ افطار کر (کھا) سکتے ہیں مسافر مریض، وہ حاملہ عورت جسے روزہ کی وجہ سے اپنے حمل (کے ضائع ہونے) کا خوف ہو دودھ پلانے والی عورت جسے اپنے بچے کی کمزوری کا خدشہ ہو شیخ فانی (بوڑھا شخص) جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اور وہ شخص جسے بھوک اور پیاس اس قدر ستا ڈالے کہ اگر اس نے روزہ نہ توڑا تو مر جائے گا۔

رواہ الدیلمی عن انس

۲۳۹۵۴..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو رمضان میں (سخت بھوک پیاس کی وجہ سے) مشقت کا سامنا کرنا پڑا اس نے روزہ نہ توڑا اسی حالت میں مر گیا تو دوزخ میں داخل ہوگا۔ رواہ الدیلمی والخطیب عن ابن عمر

۲۳۹۵۵..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزہ دار تر اور خشک دونوں طرح کی مسواک استعمال کر سکتا ہے اور دن کے اول حصہ میں بھی مسواک کر سکتا ہے اور آخری حصہ میں بھی۔ رواہ الدارقطنی وضعفہ والبیہقی وقال غیر محفوظ عن انس

چھٹی فصل......سحری اور اس کے وقت کے بیان میں

۲۳۹۵۶......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا سحری کے کھانے سے دن کے روزہ کے لیے مدد حاصل کرو اور قیلولہ سے قیام اللیل (تراویح) کے لیے مدد حاصل کرو۔ رواہ ابن ماجه والطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

۲۳۹۵۷......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سحری دراصل برکت کھانے کا نام ہے، لہٰذا کسی حال میں بھی سحری کا کھانا نہ چھوڑو اگر زیادہ نہیں تو ایک گھونٹ پانی ہی پی لو چونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔

رواه احمد بن حنبل عن ابی سعید

۲۳۹۵۸......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سحری اور پیمانے میں برکت رکھی ہے۔

رواه الشیرازی فی الا لقاب عن ابی هریرة

۲۳۹۵۹......نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔

رواه احمد بن حنبل والطبرانی فی الاوسط وابونعیم فی الحلیة عن ابن عمر

۲۳۹۶۰......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سحری میں برکت ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کی ہے لہٰذا سحری مت چھوڑو۔

رواه احمد بن حنبل والنسائی عن رجل

۲۳۹۶۱......نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہاری بہترین سحری کھجوریں کھانے میں ہے۔ رواه ابن عدی عن جابر

۲۳۹۶۲......نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے اوپر سحری کھانا لازمی ہے چونکہ سحری مبارک کھانا ہے۔ رواه احمد والنسائی عن المقدام

۲۳۹۶۳......نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بابرکت کھانے یعنی سحری کی طرف آجاؤ۔ رواه احمد وابوداؤ والنسائی وابن حبان عن العرباض

۲۳۹۶۴......نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے۔

رواه احمد بن حنبل ومسلم واصحاب السنن الثلاثة عن عمرو بن العاص

۲۳۹۶۵......نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص روزہ رکھنا چاہے وہ سحری کے وقت کوئی نہ کوئی چیز کھالے۔ رواه احمد بن حنبل عن جابر

۲۳۹۶۶......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سحری کھاؤ چونکہ سحری میں برکت ہے۔

رواه احمد ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجه عن انس، والنسائی عن ابی هريرة وعن ابن مسعود واحمد بن حنبل عن ابی سعید

۲۳۹۶۷......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رات کے آخری حصہ میں سحری کھاؤ چونکہ یہ بابرکت کھانا ہے۔

رواه الطبرانی عن عقبه بن عبد وابی درداء

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۳۸ وضعیف الجامع ۲۴۳۲۔

۲۳۹۶۸......نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سحری کھاؤ اگرچہ ایک گھونٹ پانی کیوں نہ پی لو۔ رواه ابویعلی عن انس

۲۳۹۶۹......نبی کریم ﷺ نے فرمایا سحری کھاؤ اگرچہ پانی پی لو۔ رواه ابن عساکر عن عبدالله بن سراقة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۹۷۶

۲۳۹۷۰......رسول کریم ﷺ نے فرمایا: سحری کھاؤ گو کہ ایک گھونٹ پانی ہی پی لو اور روزہ افطار کرو گو کہ ایک گھونٹ پانی سے کیوں نہ ہو۔

رواه ابن عدی عن علی

کلام:......حدیث ضیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۳۹ وضعیف الجامع ۲۴۳۳۔

الاکمال

۲۳۹۷۱..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جوشخص چار کام کرلیتا ہے اسے روزے پر قوت حاصل ہوجاتی ہے وہ یہ کہ پہلے پانی سے روزہ افطار کرے سحری کا کھانا نہ چھوڑے دوپہر کا قیلولہ نہ چھوڑے اور خوشبو لگالے۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ والدیلمی عن انس

۲۳۹۷۲..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے پانی پینے سے پہلے کھانا کھایا سحری بھی کھائی اور خوشبو لگالی اسے روزے پر قوت حاصل ہوجاتی ہے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۷۹۔

۲۳۹۷۳..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہو کہ اسے روزہ پر قوت حاصل ہو اسے چاہیے کہ وہ سحری کھائے خوشبو لگائے اور پانی سے روزہ افطار کرے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس

۲۳۹۷۴..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سحری کھاؤ اگرچہ ایک گھونٹ پانی ہی پی لو چونکہ سحری کھانے والوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

رواہ ابن البخاری عن ابی سوید وکان من الصحابة

۲۳۹۷۵..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سحری کھاؤ اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔ رواہ الدیلمی عن ابی الدرداء

۲۳۹۷۶..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: سحری کھاؤ اگرچہ ایک لقمہ ہی کھالو یا ایک گھونٹ پانی ہی پی لو چونکہ یہ (سحری) بابرکت کھانا ہے اور یہی تمہارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق ہے۔ رواہ الدیلمی عن میسرة الفجر من اعراب البصرة

۲۳۹۷۷..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سحری میں برکت ہے ثرید میں برکت ہے اور جماعت میں بھی برکت ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی هریرة

۲۳۹۷۸..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ میری امت کے لیے ان کی سحری میں برکت فرما تم سحری کھایا کرو اگرچہ ایک گھونٹ پانی پی لو یا ایک کھجور کھالو یا چند دانے کشمش کے کھالو بلاشبہ فرشتے تمہارے اوپر رحمت نازل کرتے ہیں۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابی امامہ

۲۳۹۷۹..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرما۔ رواہ الطبرانی عن ابی سوید

۲۳۹۸۰..... کھجور بہت اچھی سحری ہے اللہ تعالیٰ سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرمائے۔ رواہ الطبرانی عن السائب بن یزید

۲۳۹۸۱..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کھجوریں کھالینا مومن کی بہت اچھی سحری ہے۔ رواہ ابن حبان و البیہقی عن ابی هریرة

۲۳۹۸۲..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کھجوریں کھالینا مسلمان کی بہت اچھی سحری ہے۔ رواہ الطبرانی عن عقبة بن عامر

۲۳۹۸۳..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کھجوریں بہت اچھی سحری ہے اور سرکہ بہت اچھا سالن ہے اللہ تعالیٰ سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرمائے۔ رواہ ابن عساکر عن ابی هریرة

۲۳۹۸۴..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بابرکت کھانے یعنی سحری کی طرف آؤ۔ رواہ احمد و ابن حبان عن عرباض بن ساریة

۲۳۹۸۵..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے۔

رواہ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن حبان عن عمرو بن العاص

سحری کھانے کا وقت

۲۳۹۸۶..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب ابن ام مکتوم اذان دے تو اس کے بعد بھی کھاتے پیتے رہو اور جب بلال اذان دے تو پھر کھانا پینا ختم کردو۔

رواہ احمد وابن خزیمة وعبدالرزاق عن انیسة بنت حبیب

۲۳۹۸۸ ... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں تا کہ سوئے ہوئے کو جگادیں اور عبادت میں مصروف کو واپس لوٹا دیں۔

رواہ النسائی عن ابن مسعود

۲۳۹۹۰ ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کھاؤ پیو اور تمہیں عمودی روشنی دھوکے میں نہ ڈالے لہٰذا کھاؤ پیو یہاں تک کہ ترچھی روشنی دیکھ لو۔

رواہ ابوداؤد والترمذی عن طلق

۲۳۹۹۱ ... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں سحری کھانے میں بلال رضی اللہ عنہ کی اذان دھوکے میں نہ ڈالے، اور نہ ہی افق میں مستطیل روشنی دھوکے میں ڈالے حتیٰ کہ پھیلی ہوئی روشنی نہ دیکھ لو۔ رواہ احمد واصحاب السنن الثلاثہ عن سمرۃ

۲۳۹۹۲ ... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کو بھی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے چونکہ بلال رضی اللہ عنہ (سحری کے وقت سے قبل) رات کو اذان دے دیتے ہیں تا کہ عبادت میں مصروف شخص (اپنے گھر کو) واپس لوٹ جائے اور سویا ہوا بیدار ہو جائے فجر صادق یوں (مستطیل) نہیں ہوتی بلکہ یوں افق میں معترض (پھیلی ہوئی) ہوتی ہے۔

رواہ احمد والبخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ عن ابن مسعود

۲۳۹۹۳ ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اذان کی آواز سنے اور کھانے کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو وہ برتن کو ہاتھ سے چھوڑ نہ دے بلکہ (جلدی سے) اپنی حاجت سے فارغ ہو لے۔ رواہ احمد وابوداؤد والحاکم عن ابی ہریرۃ

الاکمال

۲۳۹۹۴ ..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کے متعلق ہرگز دھوکے میں نہ ڈالے چونکہ ان کی بصارت میں کچھ فرق ہے۔ رواہ احمد وابو یعلی والطحاوی والضیاء المقدسی عن انس

۲۳۹۹۵ ..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں سحری کھانے سے بلال رضی اللہ عنہ کی اذان دھوکے میں نہ ڈالے چونکہ ان کی بصارت میں کچھ فرق ہے اور ابتداء سحری میں سفیدی دکھائی نہیں دیتی۔ رواہ احمد عن سمرۃ

۲۳۹۹۶ ...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں سحری کھانے سے بلال رضی اللہ عنہ کی اذان ہرگز دھوکہ میں نہ ڈالے چونکہ ان کی نظر میں کچھ فرق ہے۔

رواہ احمد والنسائی والطحاوہ عن انس

۲۳۹۹۸ ..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے ہرگز نہ روکے اور نہ ہی فجر مستطیل روکے لیکن (طلوع) فجر تو وہ ہے جو افق میں پھیلی ہوئی ہو۔ رواہ ابوداؤد عن سمرۃ بن جندب

۲۳۹۹۹ ..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اور فجر مستطیل (فجر کاذب) سحری کھانے سے ہرگز نہ روکے لیکن فجر وہ ہے جو افق میں پھیلی ہو۔ رواہ الطبرانی واحمد والترمذی وقال حسن والرار قطنی والحاکم عن انس

۲۴۰۰۰ .... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے بلکہ کھانا کھالو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے دیں۔ رواہ ابوالشیخ فی الاذن عن ابن عمر

۲۴۰۰۱ ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دے دیتے ہیں (یعنی طلوع فجر سے پہلے) لہٰذا جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہو بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اس سے مانع نہیں ہے یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے دیں۔ رواہ عبدالرزاق عن ابن المسیب مرسلاً

۲۴۰۰۲ ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ (طلوع فجر سے پہلے) رات کو اذان دے دیتے ہیں لہٰذا تم کھا پی سکتے ہو یہاں تک کہ بلال رضی اللہ عنہ اذان دے دیں۔ روہ ابن سعد بن زید بن ثابت واحمد عن عمۃ حبیب ابن عبد الرحمن

۲۴۰۰۳ ...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ رات کو اذان دے دیتے ہیں لہٰذا (اس کے بعد بھی) تم کھا پی سکتے ہو یہاں تک

لہ بلال رضی اللہ عنہ اذان دے دیں۔ رواہ ابن خزیمة عن عائشه رضی الله عنها

۲۴۰۰۴ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا ہیں جب ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں (اس کے بعد بھی) تم کھا پی سکتے ہو اور جب بلال رضی اللہ عنہ اذان دے دیں پھر رک جاؤ اور کھانا مت کھاؤ۔ رواہ عبدالرزاق عن ابن جریج عن سعد بن ابراهیم وغیرہ

۲۴۰۰۵ ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فجر کی دو قسمیں ہیں فجر اول (فجر کاذب) چنانچہ وہ نہ تو کھانا حرام کرتی ہے اور نہ ہی نماز کو حلال کرتی ہے فجر ثانی (فجر صادق) وہ کھانے کو حرام کر دیتی ہے اور نماز کو حلال کر دیتی ہے۔ رواہ الحاکم فی المستدرک عن ابن عباس رضی الله عنهما

ساتویں فصل ...... اعتکاف اور شب قدر کے بیان میں

اعتکاف

۲۴۰۰۶ ...... آنحضرت نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان میں دس دن اعتکاف کرے تو اس کا یہ عمل دو حج اور دو عمروں جیسا ہے۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن الحسین بن علی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۵۱ والضعیفہ ۵۱۸

۲۴۰۰۷ ...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے اعتکاف کیا اس کے پہلے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

رواہ الفردوسی عن عائشه رضی الله عنها

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۵۲

۲۴۰۰۸ ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف (ثواب میں) دو حج اور دو عمروں کے برابر ہے۔

رواہ الطبرانی عن حسین بن علی رضی الله عنه

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۳۔ اس حدیث کی سند میں عنبسہ بن عبدالرحمٰن قرشی ہے اور وہ متروک راوی ہے دیکھئے مجمع الزوائد ۳/۱۷۳

۲۴۰۰۹ ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر وہ مسجد جس میں امام اور موذن ہو اس میں اعتکاف درست ہے۔ رواہ الدارقطنی عن حزیفه

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۲۵۷ وضعیف الجامع ۴۲۵۰

۲۴۰۱۰ ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: معتکف پر روزہ واجب نہیں ہے ہاں البتہ وہ خود ہی اپنے اوپر روزہ واجب کر دے۔

رواہ الحاکم والبیهقی فی السنن عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۹۶ والملطیفہ ۴۷

۲۴۰۱۱ ...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: معتکف جنازہ کے پیچھے چل سکتا ہے اور مریض کی عیادت کر سکتا ہے۔ رواہ ابن ماجه عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۹۳ وضعیف الجامع ۵۹۳۹

۲۴۰۱۲ ...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: معتکف گناہوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اس کے لیے اسی طرح اجر وثواب لکھا جاتا ہے جیسے وہ خود نیکیاں کرتا رہا ہو۔ رواہ ابن ماجه والبیهقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۴۔

۲۴۰۱۳ ...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اعتکاف روزے کے بغیر درست نہیں۔ رواہ الحاکم والبیهقی والسنن عن عائشه رضی الله عنها

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۷۴ والملطیفہ ۴۲

۲۴۰۱۴...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عبادت کے لیے کنارہ کشی کا مکمل نصاب چالیس دن ہے جس شخص نے چالیس دن عبادت میں گزارے اور وہ خرید وفروخت سے دور رہا اور کوئی بدعت بھی (اس دوران) اس سے سرزد نہ ہوئی وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۸۰۔

۲۴۰۱۵...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تمہارا غزوہ دور ہو جائے، عزائم بڑھ جائیں اور غنیمتیں حلال ہو جائیں پس اس وقت عبادت کے لیے کنارہ کشی تمہارا بہترین جہاد ہے۔ رواہ الطبرانی وابن مندہ والخطیب والدیلمی عن عتیبۃ بن الندر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۰۱ والضعیفۃ ۱۹۲۱

الاکمال

۲۴۰۱۶...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اعتکاف کرو اور روزے رکھو۔ رواہ الحاکم عن ابن عمر

۲۴۰۱۷...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے اعتکاف کرے اس کے گذشتہ سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو شخص اعتکاف کرے وہ کلام کو حرام نہ سمجھے۔ رواہ الدیلمی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۲۴۰۱۸...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اعتکاف نہیں ہوتا مگر مسجد حرام میں، یا فرمایا کہ اعتکاف صرف تین مساجد میں ہوتا ہے۔ یعنی مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصی۔ رواہ البیہقی عن حذیفۃ

۲۴۰۱۹...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کے کام کے لیے چلتا ہے اور اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے اس کا یہ عمل بیس (۲۰) سالوں کے اعتکاف سے افضل ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ایک دن کا اعتکاف کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقوں کو آڑ بنادیں گے جن کی مسافت زمین وآسمان کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ چوڑی ہوگی۔

رواہ الطبرانی والحاکم و البیہقی فی السنن وضعفۃ والخطیب وقال غریب عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ۔

شب قدر کا بیان

۲۴۰۲۰...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں یہ بات دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے سب کے خواب (رمضان کی) آخری سات راتوں پر متفق ہیں لہٰذا جو شخص شب قدر پانا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ رواہ مالک واحمد والبخاری ومسلم عن ابن عمر

۲۴۰۲۱...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے لیلۃ القدر خواب میں دکھادی گئی تھی لیکن پھر مجھے بعض اہل خانہ نے جگادیا، جس کی وجہ سے میں اسے بھول گیا لہٰذا اسے بقیہ دس راتوں میں تلاش کرو۔ رواہ احمد ومسلم عن ابی ہریرۃ

۲۴۰۲۲...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے خواب میں شب قدر دکھادی گئی تھی لیکن پھر مجھے بھلادی گئی میں دیکھتا ہوں کہ اس شب کی صبح کیچڑ میں میں سجدہ کررہا ہوں۔ رواہ مسلم عن عبداللہ بن انیس

۲۴۰۲۳...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے (خواب میں) شب قدر دیکھ بھی لی لیکن پھر مجھے بھلادی گئی لہٰذا اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو اور میں نے دیکھا کہ اس شب کی صبح کو میں کیچڑ میں سجدہ کررہا ہوں۔

رواہ مالک واحمد والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجہ عن ابی سعید

۲۴۰۲۴...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۴۰۲۵..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو آخری عشرہ کی نویں، ساتویں، پانچویں اور تیسری رات میں تلاش کرو۔ رواہ احمد عن ابی سعید

۲۴۰۲۶..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر آخری دس راتوں میں تلاش کرو اور جب تمہارے اوپر نیند غالب آ جائے تو آخری سات راتوں میں نیند کو نہ غالب آنے دو۔ رواہ عبداللہ بن احمد عن علی

کلام:...... اس حدیث کی سند میں عبدالحمید بن حسن ہلالی ہے ابن معین نے اسے ثقہ کہا ہے جب کہ اس میں ثقاہت کے اعتبار سے کچھ کلام ہے دیکھئے مجمع الزوائد ۳/۱۷۴۔

۲۴۰۲۷..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تمہیں شب قدر پر مطلع کر سکتا ہے اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔

رواہ الحاکم عن ابی ذر

لیلۃ القدر کی فضیلت

۲۴۰۲۸..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ مہینہ حاضر ہو چکا ہے اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے، جو شخص اس رات سے محروم رہا وہ ہر طرح کی بھلائی سے محروم رہا اور اس رات کی بھلائی سے وہی شخص محروم رہ سکتا ہے وہ جو حقیقت میں محروم ہی ہو۔ رواہ ابن ماجہ عن انس

۲۴۰۲۹..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں گھر سے باہر آیا ہوں کہ تمہیں شب قدر کی خبر دوں لیکن فلاں فلاں شخص جھگڑ رہا تھا جس کی وجہ سے شب قدر کی تعیین اٹھالی گئی کیا بعید ہے اسی میں تمہارے لیے بھلائی ہو لہٰذا اب تم اس رات کو ساتویں نویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری عن عبادۃ بن الصامت

۲۴۰۳۰..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر پورے رمضان میں دائر رہتی ہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۰۲۔

۲۴۰۳۱..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! شب قدر میرے لیے واضح کر دی گئی تھی میں گھر سے باہر آیا تا کہ اس کی تمہیں خبر دوں لیکن دو آدمی آپس میں جھگڑتے ہوئے آئے ان کے ساتھ شیطان بھی تھا چنانچہ شب قدر کی تعیین مجھے بھلا دی گئی لہٰذا اب تم اسے آخری دس راتوں میں تلاش کرو، خصوصاً نویں، ساتویں اور پانچوں رات میں۔ رواہ احمد ومسلم عن ابی سعید

۲۴۰۳۲..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو چوبیس رات میں تلاش کرو۔ رواہ احمد بن نصر فی الصلوٰۃ عن ابن عباس

۲۴۰۳۳..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو ۲۹ ویں رات میں تلاش کرو۔ رواہ الطبرانی عن معاویۃ

۲۴۰۳۴..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کی آخری رات میں تلاش کرو۔ رواہ ابن نصر عن معاویۃ

۲۴۰۳۵..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو مجھے اس کی تعیین بتلا دی گئی تھی مگر پھر بھلا دی گئی۔

رواہ احمد والطبرانی والضیاء عن جابر بن سمرہ

۲۴۰۳۶..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو آخری عشرہ میں تلاش کرو اگر تم میں سے کوئی شخص کمزور ہو جائے یا عاجز آ جائے وہ آخری سات راتوں میں ہرگز مغلوب نہ ہو۔ رواہ مسلم عن ابن عمر

۲۴۰۳۷..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو خصوصاً اکیسویں، تیئیسویں، اور پچیسویں شب میں۔

رواہ احمد والبخاری وابوداؤد عن ابن عباس

۲۴۰۳۸..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو خصوصاً نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔

رواہ ابوداؤد عن ابی سعید

۲۴۰۳۹..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو آخری عشرہ کی اکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور آخری رات میں تلاش کرو۔

رواہ احمد والترمذی والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی بکرۃ

۲۴۰۴۰...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو آخری عشرہ میں تلاش کرو چونکہ یہ رات طاق راتوں یعنی اکیسویں، تئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، انتیسویں اور آخری رات میں پائی جاتی ہے اس رات میں جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ رواہ الطبرانی عن عبادة بن الصامت

کلام:...... اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن محمد بن عقیل راوی ہے اور یہ مختلف فیہ راوی ہے۔ دیکھئے مجمع الزاوائد ۱۷۵۳۔

۲۴۰۴۱...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کو شب قدر عطاء فرمائی ہے اور یہ رات تم سے پہلے کسی امت کو نہیں عطا کی گئی۔ رواہ الفردوسی عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۶۹۰۔

۲۴۰۴۲...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ رواہ احمد والبخاری ومسلم والنسائی عن عائشه رضی الله عنها

شب قدر کی تلاش

۲۴۰۴۳...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرتا۔ رواہ مالک ومسلم وابو داؤد عن ابن عمر

۲۴۰۴۴...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو تلاش کرو جو شخص اسے تلاش کرے چاہتا ہو اسے چاہیے کہ ستائیسویں رات میں تلاش کرے۔ رواہ احمد عن ابن عمر

۲۴۰۴۵...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو تیسویں رات میں تلاش کرو۔ رواہ الطبرانی عن عبد الله بن انیس

۲۴۰۴۶...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں گھر سے باہر نکلا تاکہ تمہیں شب قدر کی خبر دوں لیکن دو آدمیوں کے بیچ جھگڑا ہو رہا تھا جس کی وجہ سے میں خلجان کا شکار ہو گیا اب تم اسے تیسویں، اکیسویں اور پچیسویں رات میں تلاش کرو۔ رواہ الطیالسی عن عبادة بن الصامت

۲۴۰۴۷...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ستائیسویں رات شب قدر ہے۔ رواہ ابو داؤد عن معاویه

۲۴۰۴۸...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چوبیسویں شب لیلۃ القدر ہے۔ رواہ احمد عن بلال والطیالسی عن ابن سعید و احمد عن معاذ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۵۷۔

۲۴۰۴۹...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر آخری عشرہ کی پانچویں اور تیسری شب میں ہوسکتی ہے۔ رواہ احمد عن معاذ

۲۴۰۵۰...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ستائیسویں یا انتیسویں شب لیلۃ القدر ہے اس رات مین سنگریزوں کی تعداد سے بھی زیادہ فرشتے زمین پر اترتے ہیں۔ رواہ احمد عن ابی هریرة

۲۴۰۵۱...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کی رات معتدل ہوتی ہے نہ زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈی اس رات میں نہ بادل ہوتے ہیں، نہ بارش برستی ہے نہ ہوا تیز چلتی ہے اور نہ ہی اس میں ستارے پھینکے جاتے ہیں لیلۃ القدر کے دن کی علامت یہ ہے کہ اسدن بغیر شعاع کے سورج طلوع ہوتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن واثلة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۵۸، اس حدیث کی سند میں بشر بن عون، بکار بن تمیم سے روایت کرتا ہے یہ دونوں ضعیف راوی ہیں دیکھئے مجمع الزوائد ۱۷۸۳۔

۲۴۰۵۲...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کی شب معتدل کھلی ہوئی ہوتی ہے نہ زیادہ گرم ہوتی ہے نہ زیادہ ٹھنڈی اس کی صبح کو سورج ہلکا سرخ طلوع ہوتا ہے۔ رواہ الطیالسی والبیهقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

۲۴۰۵۳...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کی صبح سورج بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے اور صاف شفاف طشتری کی مانند ہوتا ہے یہاں

تک کہ بلند ہو جائے۔رواہ احمد ومسلم اصحاب السنن الثلاثة عن ابی
۲۴۰۵۴..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے شب قدر کو قیام کیا اس کے گزشتہ سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔رواہ احمد واصحاب السنن الثلاث عن ابی هريرة

الاکمال

۲۴۰۵۵..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو آخری عشرہ کی بقیہ راتوں میں تلاش کرو، اگر کوئی شخص کمزور پڑ جائے یا عاجز آ جائے وہ بقیہ سات راتوں میں ہرگز مغلوب نہ ہو۔رواہ الطبرانی عن ابن عمر
۲۴۰۵۶..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے لیلۃ القدر دکھلادی گئی تھی لیکن پھر مجھے بھلادی گئی اب اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو اس رات میں ہوا بھی چلتی ہے بارش بھی برستی ہے اور بجلی بھی کڑکتی ہے۔رواہ الطبرانی عن جابر بن سمرة
۲۴۰۵۷..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس رات کو رمضان کی انیسویں، اکیسویں اور تیئسویں شب میں تلاش کرو۔رواہ ابوداؤد والبیهقی عن ابن مسعود
۲۴۰۵۸..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کو ستائیسویں رات میں تلاش کرو۔رواہ الطبرانی عن معاویة
۲۴۰۵۹..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی نویں، ساتویں اور پانچویں شب میں تلاش کرو۔

رواہ ابن نصر والخطیب عن ابن عمر
۲۴۰۶۰..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

رواہ احمد وابویعلی وابن خزیمة وابونعیم فی الحلیة وسعید بن المنصور عن ابن عمر
۲۴۰۶۱..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو پہلے اور آخری عشرہ میں تلاش کرو خصوصاً آخری عشرہ کی پچھلی سات راتوں میں تلاش کرو اور اس کے بعد مجھ سے کسی چیز کے متعلق سوال مت کرو۔رواہ احمد وابن خزیمة والطحاوی والرویانی وابن حبان والحاکم عن ابی ذر
۲۴۰۶۲..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس رات کو یعنی شب قدر کو آخری عشرہ میں تلاش کرو، اگر کوئی شخص کمزور پڑ جائے یا عاجز آ جائے وہ ہرگز آخری سات راتوں میں مغلوب نہ ہو۔رواہ مسلم عن ابن عمر
۲۴۰۶۳..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کو آخری عشرہ کی نویں، ساتویں اور پانچویں شب میں ڈھونڈو۔رواہ احمد عن انس
۲۴۰۶۴..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس رات کو تیئسویں شب میں ڈھونڈو۔

رواہ مالک واحمد وابن خزیمة وابوعوانة والطحاوی عن عبدالله بن انیس
۲۴۰۶۰..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بعض لوگوں نے شب قدر کو پہلی سات راتوں میں دیکھا ہے اور بعض لوگوں نے آخری سات راتوں میں دیکھی ہے، تم اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔رواہ البخاری ومسلم عن ابن عمر
۲۴۰۶۶..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو تلاش کرو جو شخص تلاش کرنا چاہے وہ اسے ساتویں رات میں تلاش کرو۔

رواہ الطبرانی واحمد عن بن عمر
۲۴۰۶۷..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر رمضان کی آخری سات راتوں کے نصف میں ہوتی ہے اور اس شب کی صبح سورج صاف وشفاف بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے۔رواہ احمد عن ابن مسعود
۲۴۰۶۸..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میرے لیے شب قدر کی تعیین کر دی گئی تھی میں گھر سے باہر نکلا تا کہ اس کی تمہیں خبر دوں لیکن دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا ہو رہا تھا جس کی وجہ سے مجھے بھلادی گئی اب تم اسے نویں ساتویں اور پانچویں شب میں تلاش کرو۔

رواہ ابن حبان عن ابن سعید

۲۴۰۶۹......رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے لیلۃ القدر دیکھ لی تھی مگر پھر مجھے بھلادی گئی اور وہ آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے۔
ابن ابی عاصم وابن خزیمۃ عن جابر

۲۴۰۷۰ ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے لیے لیلۃ القدر اور مسیح ضلالت (دجال) واضح کردیا گیا تھا چنانچہ میں تمہیں خبر دینے کیلئے گھر سے باہر آیا مسجد کے دروازہ پر دو آدمیوں سے میری ملاقات ہوئی جو آپس میں جھگڑا کررہے تھے ان کے ساتھ شیطان بھی شریک تھا میں (جھگڑا ختم کرنے کے لئے) ان دونوں کے درمیان رکاوٹ بن گیا جس کی وجہ سے لیلۃ القدر مجھے بھلادی گئی اور اس کی تعیین (میرے دل ودماغ سے) اچک لی گئی میں عنقریب ان دونوں (لیلۃ القدر اور مسیح دجال) کے متعلق تمہیں آگاہ کروں گا رہی بات لیلۃ القدر کی سوائے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو رہی بات مسیح ضلالت کی سو اس کے شہر کے دونوں جانب کے بال گرے ہوئے ہوں گے ایک آنکھ سے کانا ہوگا اس کا سینہ چوڑا ہوگا اور وہ کوزہ پشت (خمیدہ کمر کبڑا) ہوگا وہ دیکھنے میں عبدالعزی بن قطن کے مشابہ ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن الفکتان عاصم

۲۴۰۷۱......رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ رات رمضان میں دیکھی ہے لیکن دو آدمی آپس میں جھگڑا کررہے تھے جس کی وجہ سے اس رات کی تعیین اٹھالی گئی۔ رواہ مالک والشافعی وابو عوانۃ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۴۰۷۲ ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے خواب میں لیلۃ القدر دیکھ لی تھی لیکن پھر مجھے بھلادی گئی اور میں نے خواب میں یہ بھی دیکھا کہ میرے دونوں ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن ہیں میں نے انہیں ناپسند سمجھا اور ہاتھوں سے انہیں پھنکار دیا اور وہ مجھ سے دور ہوگئے میں نے کنگنوں کی تعبیر ان دو کذابوں سے لی ہے ایک یمامہ والا دوسرا یمن والا۔ رواہ احمد عن ابی سعید

۲۴۰۷۳...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص لیلۃ القدر کا متلاشی ہو وہ اسے آخری عشرہ میں تلاش کرے اگر وہ کمزور پڑ جائے یا عبادت سے عاجز آجائے تو آخری سات راتوں میں ہرگز مغلوب نہ ہو۔ رواہ ابن زنجویہ عن ابن عمر

۲۴۰۷۴...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص شب قدر کا متلاشی ہو وہ اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرے۔
رواہ احمد وابویعلی وابن خزیمۃ وسعید بن المصور عن عمر

۲۴۰۷۵......نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں جلدی سے آیا تھا کہ تمہیں شب قدر کی خبر دوں لیکن وہ مجھے بھلادی گئی اب تم اسے رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ رواہ احمد عن ابن عباس

جھگڑے کا نقصان

۲۴۰۷۶......نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے پاس آیا درانحالیکہ میرے۔ لیے لیلۃ القدر اور مسیح ضلالت واضح کردیئے گئے تھے لیکن مسجد کے دروازہ پر دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا ہورہا تھا میں ان کے پاس آیا تاکہ ان دونوں کے بیچ رکاوٹ بن جاؤ (اور ان کا جھگڑا ختم کردوں) اسی اثناء میں لیلۃ القدر کی تعیین مجھے بھلادی گئی، میں عنقریب ان دونوں (لیلۃ القدر اور مسیح ضلالت) کے بارے میں بتاتا ہوں۔ رہی بات لیلۃ القدر کی سوائے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اور رہی بات مسیح ضلالت (دجال) کی سو وہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا اس کی پیشانی باہر نکلی ہوئی ہوگی اس کا سینہ چوڑا ہوگا وہ کبڑا یعنی آگے کو جھکا ہوا ہوگا وہ دیکھنے میں عبدالعزی بن قطن کے مشابہ ہے۔ عبد العزی رضی اللہ عنہ بولے: یارسول اللہ ﷺ! کیا اس کی مشابہت میرے لیے باعث ضرر ہے؟ فرمایا: نہیں چونکہ تو مسلمان ہے اور وہ کافر ہے۔
رواہ احمد عن بی ہریرۃ

۲۴۰۷۷...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں منبر پر چڑھا ہوں حالانکہ مجھے لیلۃ القدر (کی تعیین) کا علم ہوچکا تھا لیکن وہ مجھے بھلادی گئی لہٰذا تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ رواہ الطبرانی عن کعب بن مالک وعن کعب بن عجرۃ

۲۴۰۷۸ ......ایک آدمی نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا: یا نبی اللہ! میں بوڑھا ہوں اور بیمار رہتا ہوں قیام اللیل مجھ پر شاق گزرتا ہے لہٰذا مجھے کسی

ایک رات کا حکم دیجئے تاکہ میں اس کا قیام کرلوں کیا بعید اللہ تعالیٰ اسی رات میں مجھے لیلۃ القدر کی توفیق عطا فرمادے آپ ﷺ نے فرمایا: تم ساتویں رات میں قیام کا اہتمام کرلو۔ رواہ احمد عن ابن عباس

۲۴۰۷۹...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے لیلۃ القدر خواب میں دکھلا دی گئی تھی لیکن پھر میرے دل ودماغ سے نکال دی گئی ہوسکتا ہے اسی میں تمہارے لیے خیر وبھلائی ہو نیز میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن ہیں میں نے انہیں ناپسند سمجھ کر پھینک دیا وہ مجھ سے دور جا گئے میں نے ان دو کنگنوں کی تعبیر دو جھوٹے کذابوں سے لی ہے ایک یمن والا اور دوسرا یمامہ والا۔

رواہ ابویعلی والضیاء المقدسی عن ابن سعید

۲۴۰۸۰...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں منبر پر کھڑا ہوا ہوں اور مجھے لیلۃ القدر کا علم ہے پس تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

رواہ الطبرانی عن عقبہ بن مالک

۲۴۰۸۱...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے پاس جلدی سے آیا ہوں تاکہ تمہیں لیلۃ القدر کی خبر دوں لیکن میں اسے بھول گیا ہوں اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ رواہ ابو یعلیٰ والطبرانی وسعید بن المنصور عن ابن عباس

۲۴۰۸۲...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ لوگ بجز اس رات کے (بقیہ راتوں میں) نماز چھوڑ دیں گے میں ضرور اس کی تمہیں خبر دے دیتا لیکن اسے مہینہ کی تیسویں رات میں تلاش کرو۔ رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن انیس

۲۴۰۸۳...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تیسویں شب میں نماز پڑھو اگر آخر مہینہ تک (رات بھر) نماز پڑھنا چاہو تو پڑھو اور اگر گھر والوں کے پاس واپس لوٹنا چاہو تو لوٹ سکتے ہو۔ رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن انیس

۲۴۰۸۴...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کھلی ہوئی معتدل رات ہوتی ہے نہ زیادہ گرم ہوتی ہے اور نہ زیادہ ٹھنڈی۔

رواہ البزار عن ابن عباس

۲۴۰۸۵...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شب قدر رمضان کے آخیر عشرہ کی طاق راتوں، ۲۱، ۲۵، ۲۷، ۲۹ یا رمضان کی آخری رات میں ہے جو شخص ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے اس رات میں عبادت کریگا اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں اس رات کی علامت یہ ہے کہ وہ کھلی ہوئی چمکدار ہوتی ہے صاف شفاف زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈی بلکہ معتدل اس میں چاند کھلا ہوا ہوتا ہے اس رات میں صبح تک ستارے شیاطین کو نہیں مارے جاتے نیز اس کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ اس کے بعد صبح کو آفتاب بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے ایسا بالکل ہموار ٹکیہ کی طرح ہوتا ہے جیسا کہ چودھویں رات کا چاند اللہ جل شانہ نے اس دن کے آفتاب کے طلوع کے وقت شیطان کو اس کے ساتھ نکلنے سے روک دیا ہے۔

رواہ احمد والضیاء المقدسی عن عبادۃ بن الصامت

۲۴۰۸۶...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو یعنی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ یا آخری رات میں جس شخص نے حق تعالیٰ کی رضامندی کے لیے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے اس رات کا قیام کیا اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل عن عبادۃ بن الصامت

۲۴۰۸۷...... رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے شب قدر میں قیام کیا اس کے گذشتہ سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ

۲۴۰۸۸...... رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کا قیام کیا اور اس کا قیام اس رات کے موافق بھی رہا اس کے گذشتہ سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ

۲۴۰۸۹...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے شب قدر کو عشاء اور فجر کی نماز باجماعت پڑھ لی گویا اس نے لیلۃ القدر کا وافر حصہ پالیا۔

رواہ الخطیب عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۴۱۱۔

لیلۃ القدر کا اجر و ثواب

۲۴۰۹۰..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے شروع رمضان سے آخر رمضان تک عشاء اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گویا اس نے لیلۃ القدر کا وافر حصہ پالیا۔ رواہ الخطیب عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۸۷۷

۲۴۰۹۱..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مغرب اور عشاء کی نماز باجماعت پڑھی حتیٰ کہ ماہ رمضان اسی حال میں پورا ہوا اس نے لیلۃ القدر کا وافر حصہ پالیا۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۴۰۹۲..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان میں عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گویا اس نے لیلۃ القدر پالی۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

آٹھویں فصل..... نماز عید الفطر اور صدقہ فطر کے بیان میں

نماز عید الفطر

۲۴۰۹۳..... رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عید الفطر کی پہلی رکعت میں سات تکبیرات ہیں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات اور ان دونوں کے بعد قراءت ہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عمر

۲۴۰۹۴..... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی عیدوں (نماز عید) کو تکبیرات سے زینت بخشو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۸۷۲ واسنی المطالب ۷۳۳۔

۲۴۰۹۵..... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (نماز) عیدین کو تہلیل، تکبیر، تحمید اور تقدیس کے ساتھ زینت بخشو۔ رواہ زاھر بن طاھر فی تحفۃ عید الفطر وابو نعیم فی الحلیلۃ عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۴۷۷ وضعیف الجامع ۳۱۸۳۔

۲۴۰۹۶..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نماز عیدین ہر بالغ پر واجب ہے خواہ مرد ہو یا عورت۔ رواہ الفردوسی عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۰۱ والمغیر ۹۷۔

۲۴۰۹۷..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم خطبہ دیں گے لہٰذا جو شخص خطبہ کے لیے بیٹھنا چاہے وہ بیٹھ جائے اور جو جانا چاہے وہ چلا جائے۔ رواہ ابوداؤد والحاکم عن عبد اللہ بن السائب

۲۴۰۹۸..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم نے نماز ادا کرلی ہے جو شخص خطبہ کے لیے بیٹھنا چاہے وہ بیٹھ جائے اور جو جانا چاہے وہ چلا جائے۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن عبد اللہ بن السائب

۲۴۰۹۹..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے دو دن ہوا کرتے تھے جس میں تم کھیلتے کودتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلہ میں ان سے بہتر دن تمہیں عطا فرمائے ہیں یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔ رواہ النسائی عن انس

۲۴۱۰۰..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: آزاد پردہ نشین اور حیض والی عورتیں ضرور سروں سے باہر نکلیں بھلائی اور مسلمانوں کی دعاؤں میں حاضر ہوں اور حیض والی عورت عیدگاہ سے الگ رہیں۔ رواہ البخاری والنسائی وابن ماجہ عن ام عطیۃ

۲۴۱۰۱..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آج کے دن میں دو عیدیں جمع ہو چکی ہیں جو شخص چاہے تو عید کی نماز اسے جمعہ کی طرف سے بھی کافی ہے اور ہم

انشاء اللہ تعالیٰ جمعہ قائم کریں گے۔ رواہ ابن ماجہ وابو داؤد عن ابی ھریرۃ وابن ماجہ عن ابن عباس

۲۴۱۰۲..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (جب) میں مدینہ آیا تو اہل مدینہ کے دو (میلے کے) دن تھے جن میں وہ جاہلیت میں کھیلتے کودتے تھے اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان (دونوں) کے بدلہ میں ان سے بہتر دن عید الفطر اور عید الاضحیٰ عطا فرمائے ہیں۔ رواہ البیھقی فی السنن

۲۴۱۰۳..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر وہ عورت جو کمر بند باندھی ہو اس پر عیدین کے لیے گھر سے باہر نکلنا واجب ہے۔

رواہ احمد عن عمرۃ بنت رواحۃ

۲۴۱۰۴..... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عیدین کے موقع پر زمین کی طرف حق تعالیٰ شانہ خصوصی توجہ فرماتے ہیں لہٰذا اپنے گھروں سے باہر نکلا کرو تاکہ تمہیں رحمت حق تعالیٰ ڈھانپ لے۔ رواہ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۴۰

۲۴۰۱۵..... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ثواب کی نیت سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے عیدین کی راتوں میں قیام کیا اس کا دل اس دن مردہ نہیں ہوگا جس دن اور دل مردہ ہو جائیں گے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی امامۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۹۵ والضعیفۃ ۵۲۱۔

الاکمال

۲۴۱۰۶..... آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان دونوں کے بدلہ میں ان سے بہتر دن عطا فرمائے ہیں یعنی عید الفطر کا دن اور عید الاضحیٰ کا دن (رہی بات عید الفطر کے دن کی سو اس میں نماز پڑھی جاتی ہے اور صدقہ کیا جاتا ہے رہی بات عید الاضحیٰ کے دن کی سو اس میں نماز پڑھی جاتی ہے اور قربانی کی جاتی ہے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن انس

۲۴۰۱۷..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے عیدین کی راتوں میں اور پندرہ شعبان کی رات میں عبادت کی اس کا دل اس دن مردہ نہیں ہوگا جس دن اور دل مردہ ہو جائیں گے۔ رواہ الحسن بن سفیان عن ابی کردوس عن ابیہ

۲۴۰۸..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی رات نماز پڑھی اس کا دل اس دن (قیامت کے دن) مردہ نہیں ہوگا جس دن اور دل مردہ ہوں گے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عبادۃ بن الصامت

۲۴۱۰۹..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جو شخص مدینہ سے باہر کا رہنے والا ہو وہ اگر بہتر سمجھے تو سوار ہوئے اور جب مدینہ میں داخل ہو جائے تو (سواری سے اتر کر) عیدگاہ تک پیدل چل کر آئے چونکہ اس میں اجر عظیم ہے اور نماز کے لیے آنے سے پہلے پہلے صدقہ فطر ادا کرلو چونکہ ہر شخص پر گندم یا آٹے کے دو مد واجب ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ

۲۴۱۱۰..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عیدین کی پہلی رکعت میں سات تکبیرات ہیں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات ہیں۔

رواہ احمد والخطیب وابن عساکر عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۴۱۵ والمشر وعۃ ۴۵۔

۲۴۱۱۱..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عیدین کے دن امام کے نماز پڑھنے سے قبل (عیدگاہ میں) نماز جائز نہیں اور قربانی کے دن کے نماز پڑھنے سے قبل (قربانی کا) جانور ذبح کرنا جائز نہیں۔ رواہ الدیلمی عن مقاتل بن سلیمان عن جریر بن عبد اللہ بن جریر البجلی عن ابیہ عن جدہ

۲۴۱۱۲..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عیدین کی نمازوں کے لیے نہ اذان ہے اور نہ ہی اقامت۔

رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابن عباس ورجالہ ثقات

۲۴۱۱۳..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص خطبہ سننا چاہے وہ سن کر جائے اور جو (خطبہ سے پہلے) واپس لوٹنا چاہے وہ واپس لوٹ جائے یعنی عید میں۔

رواہ البخاری ومسلم عن عبداللہ بن السائب

۲۴۱۱۴۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہم خطبہ دیں گے جو شخص خطبہ کے لیے بیٹھنا چاہے وہ بیٹھ جائے اور جو شخص (خطبہ سے قبل) واپس جانا چاہے وہ واپس چلا جائے۔رواہ ابوداؤد والحاکم عن عبد اللہ بن السائب

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز عید کے لیے حاضر ہوا جب آپ ﷺ نماز ادا کر چکے تو فرمایا: (راوی نے حدیث ذکر کی)۔

صدقہ فطر کا بیان

۲۴۱۱۵۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چھوٹا بڑا، آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت مالدار ہو یا فقیر ہر دو کی طرف سے صدقہ فطر کے طور پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع گندم یا ایک صاع آٹا واجب ہے۔ مالدار صدقہ فطر ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے پاک کریں گے فقیر جو صدقہ فطر دے گا اللہ تعالیٰ اس کے دیئے ہوئے سے زیادہ اسے عطا فرمائیں۔رواہ احمد وابوداؤد عن عبداللہ بن ثعلبہ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۶۸ نیز حوالہ میں مسند امام احمد اور سنن ابی داؤد کا ذکر ہوا ہے لیکن ان الفاظ میں یہ حدیث نہ ہی مسند احمد میں ہے اور نہ ہی سنن ابی داؤد میں ہے دیکھئے مسند احمد ۴۳۲۵ وسنن ابی داؤد قم ۱۶۱۹۔

کلام:..... حدیث میں ہر دو کی طرف سے ایک صاع گندم یا آٹا وغیرہ ادا کرنا واجب ہے گویا ایک کی طرف سے نصف صاع دینا واجب ہے۔

۲۴۱۶۶.......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صدقہ فطر کے طور پر ہر انسان پر آٹے یا گندم کے دو مد اور جو کا ایک صاع واجب ہے اور کشمش کا یا کھجور کا ایک ایک صاع دینا واجب ہے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۶۹۔

۲۴۱۱۷.......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صدقہ فطر ہر چھوٹے بڑے آزاد غلام کی طرف سے ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو یا دو مد گندم کے واجب ہیں۔رواہ الدارقطنی عن ابن عمر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۵۳۲۔

۲۴۱۱۸.......نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر چھوٹے بڑے مرد وعورت، آزاد غلام یہودی ہو یا نصرانی کی طرف سے بطور صدقہ فطر کے نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو دینا واجب ہے۔رواہ الدارقطنی عن ابن عباس

۲۴۱۱۹ ..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کھانے (اشیاء طعام گندم جو وغیرہ) کا ایک صاع صدقہ فطر کے طور پر ادا کرو۔

رواہ ابونعیم فی الحلیہ والبیھقی فی السنن عن ابن عباس

۲۴۱۲۰ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کھانے کا ایک صاع صدقہ فطر میں نکالو۔رواہ الدارقطنی والطبرانی عن اوس بن حرثان

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۴۔

۲۴۱۲۱.......رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ایک صاع گندم یا آٹا دو آدمیوں کی طرف سے یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو ہر آزاد غلام، چھوٹے، بڑے کی طرف سے ادا کرو۔رواہ احمد والدارقطنی والضیاء عن عبداللہ بن ثعلبہ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۵۴۰۔

۲۴۱۲۲.......نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تک صدقہ فطر نہ دیا جائے اس وقت تک ماہ رمضان زمین وآسمان کے درمیان معلق رہتا ہے اور اوپر نہیں پہنچنے پاتا۔رواہ ابن صصری فی امالیة عن جریر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۶۸ والمتناھیة ۸۲۴

۲۴۱۲۳...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صدقہ فطر ہر مسلمان پر واجب ہے۔ رواہ الخطیب عن ابن مسعود

کلام:...... یہ حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے دیکھئے: ضعیف الجامع ۳۰۲۸ گو کہ اس کے شواہد موجود ہیں۔

۲۴۱۲۴...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ماہ رمضان آسمان وزمین کے درمیان معلق رہتا ہے اور اوپر صرف صدقہ فطر سے پہنچنے پاتا ہے۔

رواہ ابن شاھین فی ترغیبہ والضیاء عن جریر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۷۹۵ وحسن الاثر ۲۰۰

۲۴۱۲۵...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا صدقہ فطر روزہ دار کو لغویات اور بیہودہ گوئی سے پاک کرتا ہے اور مساکین کے لیے کھانے کا سامان ہے لہٰذا جو شخص (عید کی) نماز سے قبل صدقہ فطر ادا کرتا ہے اس کا صدقہ فطر (عند اللہ) مقبول ہوتا ہے اور جو نماز کے بعد ادا کرتا ہے اس کی حقیقت نرے صدقہ کی سی ہے۔ رواہ الدارقطنی والبیھقی فی السنن عن ابن عباس

۲۴۱۲۶...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر آزاد غلام، مرد عورت، چھوٹے بڑے، فقیر مالدار پر بطور صدقہ فطر کے ایک صاع کھجوریں یا نصف صاع گیہوں واجب ہے۔ رواہ البیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۷۳۔

۲۴۱۲۷...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صدقہ فطر ہر شخص پر واجب ہے خواہ شہری ہو یا دیہاتی۔ رواہ البیھقی فی السنن عن ابن عمرو

حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۷۲۔

۲۴۱۲۸...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت صدقہ فطر کے طور پر ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو فرض ہے۔

رواہ الدارقطنی والحاکم والبیھقی فی السنن عن ابن عمر

الاکمال

۲۴۱۲۹...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی کے روزے آسمان وزمین کے درمیان معلق (لٹکے رہتے ہیں) یہاں تک کہ صدقہ فطر ادا نہ کردے۔

رواہ الدیلمی عن انس

۲۴۱۳۰...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی کے روزے زمین وآسمان کے درمیان مسلسل لٹکے رہتے ہیں یہاں تک کہ صدقہ فطر ادا نہ کردے۔

رواہ الخطیب وابن عساکر عن انس

صدقۃ الفطر کی تاکید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المشروعۃ ۶۰

۲۴۱۳۱...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک صاع کھجور یا ایک صاع گیہوں دو آدمیوں کی طرف سے ادا کرو یا ایک صاع جو ہر ایک کی طرف سے ادا کرو خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن ثعلبہ

۲۴۱۳۲...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر شخص کی طرف سے ایک صاع گیہوں ادا کرو چاہے مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا غنی ہو یا فقیر، آزاد ہو یا غلام، چنانچہ غنی کو اللہ تعالیٰ پاک کریں گے اور فقیر کو اس کے دیئے ہوئے صدقہ فطر سے کہیں زیادہ عطا کریں گے۔

رواہ البیھقی فی السنن عن ثعلبہ بن عبد اللہ او عبد اللہ بن ثعلبہ

۲۴۱۳۳...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صدقہ فطر میں ایک صاع کھانے کا دو۔ رواہ البیھقی فی السنن والرافعی عن ابن عباس

۲۴۱۳۴ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چھوٹے بڑے، مرد عورت آزاد غلام کی طرف سے ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع کشمش یا ایک صاع جو یا ایک

صاع پیز بطور صدقہ فطر ادا کرو۔رواہ البیھقی عن ابی سعید

۲۴۱۳۵..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صدقہ فطر حق ہے اور ہر مسلمان پر واجب ہے چاہے چھوٹا ہو یا بڑا مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، شہری ہو یا دیہاتی جس کی مقدار ایک صاع جو یا کھجور ہے۔رواہ الحاکم والبیھقی فی السنن عن ابن عباس

۲۴۱۳۶..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس کھانا ہوا سے چاہئے کہ وہ ایک صاع گندم یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع آٹا یا ایک صاع کشمش یا ایک صاع صاف کیے ہوئے سفید جو صدقہ فطر کے طور پر دے۔رواہ الحاکم عن زید بن ثابت

۲۴۱۳۷ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صدقہ فطر نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجوریں ہے۔رواہ ابن عساکر عن زید بن ثابت

۲۴۱۳۸..... رسول کریم ﷺ نے صدقہ فطر کو روزہ دار کے لیے لغویات اور بیہودہ گوئی سے پاک کرنے کے لیے اور مسکینوں کے لیے کھانے کے طور پر فرض کیا ہے سو جس شخص نے (عید کی) نماز سے قبل صدقہ فطر ادا کیا تو اس کا یہ مقبول صدقہ ہوگا اور جس نے نماز کے بعد ادا کیا تو اس کی حقیقت محض صدقہ کی سی کی ہے۔رواہ ابوداؤد عن ابن عباس

۲۴۱۳۹..... رسول کریم ﷺ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے زید! لوگوں کے ساتھ تم بھی اپنے سر کی زکوۃ دو اور اپنی طرف سے ایک صاع گندم ادا کرو۔رواہ الطبرانی عن زید بن ثابت

دوسرا باب نفلی روزہ کے بیان میں

۲۴۱۴۰..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والا اپنی ذات کا مالک ہوتا ہے چاہے تو روزہ رکھے چاہے تو افطار کر دے۔

رواہ احمد والترمذی والحاکم عن ام ھانی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۵۵۷ امام ترمذی بھی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں کلام ہے دیکھئے ترمذی رقم الحدیث ۷۳۲۔

۲۴۱۴۱..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والے کو آدھے دن تک اختیار ہے (چاہے شام تک پورا روزہ رکھے چاہے تو افطار کر دے)۔

رواہ البیھقی فی السنن عن انس وعن ابی امامۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۲۶۔

۲۴۱۴۲ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: رمضان کے بعد روزہ رکھنے والا اس شخص کی طرح ہے جو بھاگنے کے بعد واپس لوٹ آئے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۲۷۔

۲۴۱۴۳..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام کا (سا) روزہ رکھو چونکہ یہ روزہ اللہ تعالیٰ کے ہاں معتدل ہے یعنی ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو یوں اس طرح جب وہ وعدہ کرے گا تو خلاف ورزی نہیں کرے گا اور بوقت مصیبت بھاگے گا نہیں۔

رواہ النسائی عن ابن عمرو

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۹۲۔

۲۴۱۴۴..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: صوم داؤدی (داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ) اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے، چنانچہ داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے نماز داؤد بھی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے چنانچہ داؤد علیہ السلام آدھی رات سوتے تھے تہائی رات عبادت کرتے تھے اور پھر رات کے چھٹے حصہ میں سو جاتے تھے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن ابن عمر

۲۴۱۴۵......رسول کریم ﷺ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام کے روزہ رکھنے کے بہترین طریقہ کے مطابق روزہ رکھو یعنی ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن چھوڑ دو۔ رواہ النسائی عن ابن عمرو

۲۴۱۴۶......رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ماہ صبر یعنی رمضان کے روزے رکھو (کسی شخص نے) عرض کیا: میرے لیے اضافہ کریں، فرمایا: ماہ رمضان کے روزے رکھو اور اس کے بعد ایک دن کا اور روزہ رکھ لو عرض کیا: میرے لیے مزید اضافہ کیجئے، فرمایا: ماہ رمضان کے روزے رکھو اور اس کے بعد ہر مہینے میں دو دن روزہ رکھو عرض کیا: میرے لیے مزید اضافہ کیجئے فرمایا: رمضان کے روزہ رکھو اور اس کے بعد ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھو عرض کیا: میرے لیے اور اضافہ کریں آپ ﷺ نے تین بار فرمایا: حرمت والے مہینوں کا روزہ رکھو اور چھوڑ دو۔

رواہ احمد وابو داؤد والبغوی وابن سعد والبیھقی فی شعب الایمان وسننہ عن مجیبۃ الباھلیۃ عن ابیھا او عمھا

۲۴۱۴۷......رسول کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ رکھنے کے طریقہ یعنی آدھی عمر روزہ رکھنے سے اوپر روزہ رکھنا درست نہیں ہے لہٰذا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔ (رواہ البخاری والنسائی عن ابن عمر

۲۴۱۴۸......رسول کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر روزہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے چنانچہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور جب دشمن کے مدمقابل ہوتے بھاگتے نہیں تھے۔ رواہ الترمذی والنسائی عن ابن عمرو

۲۴۱۴۹......نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رمضان کے بعد افضل روزہ شعبان کا ہے جو رمضان کی تعظیم میں رکھا جائے اور افضل صدقہ وہ ہے جو رمضان میں کیا جائے۔ رواہ البیھقی فی السنن عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۰۲۳۔

۲۴۱۵۰......رسول کریم ﷺ نے فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والے کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جو اپنے مال سے صدقہ نکالنا چاہتا ہو، اسے اختیار ہوتا ہے چاہے صدقہ نکال دے یا روک لے۔ رواہ النسائی وابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۲۴۱۵۱......رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہفتہ کے دن روزہ رکھنے میں نہ تمہارے لیے کچھ فائدہ ہے اور نہ تمہارے اوپر کچھ وبال۔

رواہ احمد عن امراۃ

الاکمال

۲۴۱۵۲......رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک دن نفلی روزہ رکھتا ہے اس کے لیے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے اس کا پھل انار سے چھوٹا اور سیب سے بڑا ہوتا ہے اس کی حلاوت اور مٹھاس شہد جیسی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن روزہ دار کو اس درخت کا پھل کھلائیں گے۔

رواہ الطبرانی عن قلیس بن یزید الجھنی

۲۴۱۵۳......رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ثواب کی نیت سے ایک دن نفلی روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے اتنا دور کر دیں گے کہ اس کے اور جہنم کے درمیان چالیس خریف (سال) کی مسافت کا فاصلہ ہوگا۔ رواہ ابن زنجویہ عن جریر

۲۴۱۵۴......رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ایک دن نفلی روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ سے پچاس سال کی مسافت جسے تیز رفتار سوار طے کرے کے بقدر دور کر دیں گے۔ رواہ ابن زنجویہ عن عبد الرحمن بن غنم

۲۴۱۵۵......رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اڑتے ہوئے کوے کی مسافت کے بقدر دوزخ سے دور رکھتے ہیں درانحالیکہ وہ کوا بچہ ہو اور بوڑھا ہو کر مرے۔

رواہ الحسن والبغوی وابن قانع وابن زنجویہ والطبرانی وابن النجار والبیھقی فی شعب الایمان عن سلامۃ ویقال سلمۃ بن قیصر

فائدہ:......حدیث میں کوے کی مثال دی گئی ہے جان لو کہ کوے کی عمر بہت لمبی ہوتی ہے حتیٰ کہ بعض حضرات نے کوے کی عمر ایک ہزار سال

تک بیان کی ہے۔ ہندوستان میں ایک کوے پر نشانی لگائی گئی جسے چار سو سال تک مسلسل دیکھا جاتا رہا۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے حیواۃ الحیوان باب عین عنوان: الغراب

نفل روزے کا اجر وثواب

۲۴۱۵۶۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایک دن نفل روزہ رکھتا ہے اگر اس کے بدلہ میں اسے بھری زمین کے برابر سونا دے دیا جائے تو قیامت کے دن کے علاوہ اسے اس (نفلی روازہ) کا بدلہ نہیں دیا جاسکے گا۔ رواہ ابن عساکر وابن النجار عن خراس عن انس

۲۴۱۵۷۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ایک دن نفلی روزہ رکھے اور پھر اسے بھری ہوئی زمین کے بقدر سونا مل جائے تو پھر بھی قیامت کے دن کے علاوہ اسے پورا پورا بدلہ نہیں مل سکتا۔ رواہ ابن النجار عن ابی ھریرۃ

۲۴۱۵۸۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ رکھنے کا سب سے بہتر طریقہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا طریقہ ہے چنانچہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ رواہ العقیلی فی الضعفاء عن ابی ھریرۃ

۲۴۱۵۹۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے افضل روزہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے چنانچہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ رواہ احمد عن ابن عباس

۲۴۱۶۰۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: افضل روزہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور جس شخص نے عمر بھر روزے رکھے گویا اس نے اپنے نفس و اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا۔ رواہ ابوبکر الشافعی فی جزء من حدیثہ عن عمر وفیہ ابراھیم بن ابی یحییٰ

۲۴۱۶۱۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے عمر بھر روزے رکھے گویا اس نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیا۔

رواہ ابو الشیخ عن ابی ھریرۃ

۲۴۱۶۲۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے عمر بھر روزے رکھے اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو یوں اس طرح تنگ کر دیں گے آپ ﷺ نے نوے کا ہندسہ بنا کر وضاحت کی۔ رواہ احمد والطبرانی والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی موسیٰ الاشعری

۲۴۱۶۳۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے چالیس دن روزے رکھے وہ اللہ تعالیٰ سے جو چیز بھی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرماتے ہیں۔ رواہ الدیلمی عن واثلۃ

۲۴۱۶۴۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے اوپر تمہارے اہل خانہ کا بھی حق ہے لہٰذا رمضان اور اس کے بعد والے مہینہ کے روزے رکھو اور ہر بدھ و جمعرات کے روزے رکھو یوں اس طرح تم عمر بھر کے روزے رکھ لوگے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن مسلم بن عبید اللہ القرشی عن ابیہ

۲۴۱۶۵۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے اوپر تمہارے اہل خانہ کا بھی حق ہے رمضان اور اس کے بعد والے مہینے کا روزہ رکھو اور پھر ہر بدھ و جمعرات کا روزہ رکھو یوں اس طرح تم عمر بھر کا روزہ رکھ لوگے حالانکہ تم افطار بھی کرتے رہو گے۔

رواہ ابوداؤد والترمذی وقال غریب والبیھقی فی شعب الایمان عن عبیداللہ بن مسلم القرشی عن ابیہ

کلام:۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۱۴۔

۲۴۱۶۶۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان شوال، بدھ اور جمعرات کے روزے رکھے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

رواہ البغوی و البیھقی فی شعب الایمان عن عکرمۃ بن خالد عن عریف من عرفاء قریش عن ابیہ

کلام:۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۸۶۔

۲۴۱۶۷ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بدھ جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھے اور تھوڑا بہت صدقہ بھی کرے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیں

گے اورا سے گناہوں سے ایسا پاک کردیں گے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

۲۴۱۶۸...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں موتیوں یاقوت اور زمرد سے عالیشان محل بنائیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم کی آگ سے برأت لکھ دیں گے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن انس وقال فیہ ابوبکر العبسی

کلام :...... حدیث ضعیف ہے چنانچہ بیہقی کہتے ہیں کہ اس کی سند میں ایک راوی ابوبکر عبسی ہے اور وہ مجہول راوی ہے اور عموماً ایسی حدیث بیان کرتا ہے جس کا کوئی متابع نہیں ہوتا۔

۲۴۱۶۹...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بدھ جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایسا گھر بنائیں گے جس کا ظاہر باطن سے دکھائی دے گا اور باطن ظاہر سے۔ رواہ ابن منیع والطبرانی وسعید بن المنصور عن ابی امامۃ

۲۴۱۷۰...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: خبردار! پیر کے دن کا روزہ مت چھوڑو چونکہ میں پیر کے دن پیدا ہوا، اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھی پیر کے دن بھیجی، میں نے پیر کے دن ہجرت کی اور پیر کے دن موت آئے گی۔ رواہ ابن عساکر عن مکحول مرسلاً

۲۴۱۷۱...... ایک اعرابی نے رسول کریم ﷺ سے پیر کے دن روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا رسول کریم ﷺ نے فرمایا میں اسی دن پیدا ہوا اس دن مبعوث ہوا اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔ رواہ الطبرانی واحمد ومسلم وابن زنجویہ عن ابی قتادۃ

۲۴۱۷۲...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس دن لکھ دیتے ہیں جو آخرت کے دنوں کے برابر ہوں گے جو روشن و چمکدار ہوں گے اور دنیا کے دنوں کے مشابہ نہیں ہوں گے۔ رواہ ابوالشیخ و البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

۲۴۱۷۳...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر حرمت والے مہینہ میں جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے سات سو سال کی عبادت لکھ دیتے ہیں۔ رواہ ابن شاھین فی الترغیب عن انس وسندہ ضعیف

۲۴۱۷۴...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر ماہ حرام میں لگاتار تین دن روزے رکھے اللہ تعالیٰ اس کے سب گناہ معاف فرمادیں گے۔

رواہ الدیلمی عن انس

۲۴۱۷۵...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: نفلی روزہ کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنے مال سے صدقہ کرنا چاہتا ہو اسے اختیار ہوتا ہے چاہے صدقہ کردے چاہے روک لے۔ رواہ النسائی وابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۴۱۷۶...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص غیر رمضان کے روزے رکھے یا قضاء رمضان کے علاوہ روزے رکھے یا نفلی روزے رکھے اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو اپنے مال میں سے صدقہ کرنا چاہتا ہو اسے اختیار ہوتا ہے اپنے مال پر سخاوت کردے اور صدقہ کردے یا مال میں بخل کرے اور روک لے۔ رواہ النسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۴۱۷۷...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص نفلی روزہ رکھے اسے نصف دن تک اختیار رہتا ہے۔ رواہ ابن النجار عن ابی امامۃ

کلام :...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والے کو نصف دن تک اختیار حاصل ہوتا ہے۔ رواہ البیھقی فی السنن وضعفہ عن ابی ذر

ایام بیض کے روزے

۲۴۱۷۹...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم مہینہ میں تین دن روزہ رکھنا چاہو تو تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں (تاریخوں) کا روزہ رکھو۔

رواہ احمد والترمذی والنسائی عن ابی ذر

۲۴۱۸۰ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم روزہ رکھنا چاہو تو تمہارے اوپر لازم ہے کہ ایام بیض یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخ کے روزے رکھو۔

رواہ النسائی عن ابی ذر

۲۴۱۸۱...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن کے روزے اور رمضان تا رمضان (یعنی صرف رمضان، رمضان) کے روزے یہ عمر بھر کے روزے ہو جاتے ہیں۔ رواہ مسلم وابو داؤد والنسائی عن ابی قتادة

۲۴۱۸۲...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ماہ صبر (یعنی رمضان) اور ہر مہینہ میں تین دن کے روزے عمر بھر کے روزے ہیں۔

رواہ النسائی عن ابی ھریرة

۲۴۱۸۴...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو سینے کے کینہ کو ختم کر ڈالتی ہے؟ فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھو۔

رواہ النسائی عن رجل من الصحابة

۲۴۱۸۵...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ماہ رمضان کے روزہ رکھو اور پھر ہر مہینہ کے درمیان (ایام بیض) میں روزے رکھو۔ رواہ ابو داؤد عن معاویة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل ۴۸۴۔

۲۴۱۸۶...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ایام بیض یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخ کو روزے رکھو اور یہ روزے عمر بھر کے خزانے ہیں۔

رواہ ابوذر الھروی فی جزء من حدیثه عن قتادة بن ملحان

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۰۳۰۔

ہر ماہ کے تین روزے

۲۴۱۸۷...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن کے روزے عمر بھر کے روزے ہیں اور وہ ایام بیض یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخوں کے روزے ہیں۔ رواہ ابویعلی والبیھقی فی شعب الایمان عن جریر

۲۴۱۸۸...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن کے روزے عمر بھر کے روزے ہیں اور عمر بھر کا افطار بھی ہے۔

رواہ احمد وابن حبان عن قرة بن ایاس

۲۴۱۸۹...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن کے روزے بہت اچھے روزے ہیں۔

رواہ احمد والنسائی وابن حبان عن عثمان بن ابی العاص

۲۴۱۹۰...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھے سمجھ لو اس نے ساری عمر روزے رکھے۔

رواہ احمد والترمذی والنسائی والضیاء عن ابی ذر

پیر کے دن کا روزہ

۲۴۱۹۱...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: پیر اور جمعرات کے دن اعمال کی پیشی ہوتی ہے میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میں روزہ کی حالت میں ہوں۔ رواہ الترمذی عن ابی ھریرة

۲۴۱۹۲...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سوموار اور جمعرات کے دن اعمال اوپر اٹھائے جاتے ہیں مجھے پسند ہے کہ جب میرے اعمال اوپر اٹھائے جائیں میں روزہ میں ہوں۔ رواہ الشیرازی فی الالقاب عن ابی ھریرة و البیھقی فی شعب الایمان عن اسامة بن زید

الاکمال

۲۴۱۹۳...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام سے جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سرزد ہوئی اور ممنوعہ درخت کا پھل کھا لیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا: اے آدم! میری عزت والے ٹھکانے اور پڑوس سے چلے جاؤ چونکہ میری معصیت کا مرتکب میرے پڑوس میں نہیں رہ سکتا چنانچہ

آدم علیہ السلام زمین پر اتر آئے اور ان کے چہرے کی رنگت سیاہ پڑ گئی تھی آدم علیہ السلام کی یہ حالت دیکھ کر فرشتے رو دیئے اور پکار کر کہنے لگے: اے ہمارے پروردگار! ایک مخلوق کو تو نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، اسے اپنی جنت میں ٹھہرایا اور فرشتوں سے اس کے آگے سجدہ کرایا بھلا اس کے ایک گناہ کی وجہ سے اس کے چہرے کی سفیدی بدل ڈالی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو حکم دیا کہ: اے آدم! میرے لیے اس دن یعنی تیرا تاریخ کا روزہ رکھو آدم علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا چنانچہ آدم علیہ السلام کے چہرے کا تہائی حصہ سفید ہو گیا اللہ تعالیٰ نے پھر حکم دیا: اے آدم میرے لیے اس دن یعنی ۱۴ تاریخ کا روزہ رکھو آدم علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا اور ان کا دو تہائی حصہ سفید ہو گیا اللہ تعالیٰ نے پھر حکم دیا کہ اے آدم! میرے لیے اس دن یعنی ۱۵ تاریخ کا روزہ رکھو آدم علیہ السلام نے اسدن روزہ رکھا اور ان کا پورا چہرہ (اور پورا جسم) سفید ہو گیا اور چمکنے لگا اسی مناسبت سے ان دونوں کو ایام بیض کے نام سے موسوم کیا گیا۔ رواہ الخطیب فی امالیہ وابن عساکر عن ابن مسعود مرفوعاً وموقوفاً

کلام: ...... ابن جوزی نے یہ حدیث موضوعات میں ذکر کی ہے اور لکھا ہے کہ اس کی سند میں بہت سارے مجہول راوی ہیں۔

۲۴۱۹۴ ..... رسول کریم ﷺ نے ایام بیض کی وجہ تسمیہ یہ بیان فرمائی ہے کہ جب آدم علیہ السلام زمین پر اترے تو سورج کی تپش نے ان کی رنگت جلا ڈالی اور وہ سیاہ ہو گئے اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی نازل کی کہ بیض کے روزے رکھو چنانچہ انہوں نے پہلے دن روزہ رکھا ان کے جسم کا ایک تہائی حصہ سفید ہو گیا دوسرے دن روزہ رکھا تو دو تہائی حصہ سفید ہو گیا تیسرے دن روزہ رکھا تو پورا جسم سفید ہو گیا اسی وجہ سے یہ دن ایام بیض کہلانے لگے۔

رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۴۱۹۵ ..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ اس کے سینے کا بغض ختم ہو جائے وہ رمضان اور ہر مہینہ کے تین دنوں کا روزہ رکھے۔ رواہ احمد عن اعرابی

۲۴۱۹۶ ..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کہ مہینہ میں تین دن روزہ رکھنا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ وہ ایام بیض کے تین روزے رکھے یعنی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کے۔ رواہ لطبرانی عن اسماعیل بن جریر عن ابیہ

۲۴۱۹۷ ..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مہینہ میں تین دن روزے رکھے سمجھ لو اس نے پورے مہینہ کے روزے رکھے۔

رواہ ابن حبان عن ابی هریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۸۴۔

۲۴۱۹۸ ..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مہینہ میں روزہ رکھنا چاہے وہ ایام بیض کے تین روزے رکھ لے۔

واہ احمد وابن زنجویہ وسعید بن المنصور عن ابی ذر

۲۴۱۹۹ ..... ایک شخص نے رسول کریم ﷺ سے روزہ کے متعلق سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن ایام بیض کے روزے رکھو۔

رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۴۲۰۰ ..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص طاقت رکھتا ہو وہ ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھے یہ روزے اس کی دس برائیوں کو مٹا دیں گے اور اسکو گناہوں سے ایسا پاک کریں گے جیسا کہ پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن میمونۃ بنت سعد

۲۴۲۰۱ ..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھو اور داؤد علیہ السلام کی طرح روزہ رکھو یعنی ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔

رواہ الطبرانی عن حکیم بن حزام

۲۴۲۰۲ ..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ماہ صبر (رمضان) اور ہر مہینہ میں ایک دن روزہ رکھو عرض کیا میرے لیے اضافہ کریں فرمایا: ہر مہینہ میں دو دن رکھ لو عرض کیا: میرے لیے اور اضافہ کیجئے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھو۔

رواہ ابن سعد والطبرانی و البیہقی فی شعب الایمان عن کھمس الهلالی والطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی عقرب

۲۴۲۰۳ ..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن روزے عمر بھر کے روزوں کے مترادف ہیں اور وہ یوں ساری عمر افطار بھی کرتا ہے۔

رواہ ابن زنجویہ وابن جریر وابن حبان عن معاویۃ بن قرۃ عن ابیہ وقال ابن حبان : قال وکیع عن شعبۃ فی هذا الخبر والفطارہ وقال

یحییٰ القطان عن شعبة و قیامه و هما جمیعاً حافظان متقنان.

یعنی اس روایت کے دوطریق ہیں وکیع نے شعبہ سے افطار ذکر کیا ہے اور یحییٰ قطان نے شعبہ سے قیام ذکر کیا ہے۔

۲۴۲۰۴.....رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ماہ صبر (رمضان) کے روزے اور ہر مہینہ میں تین دن کے روزے سینہ کے بغض کو ختم کر دیتے ہیں۔

رواه ابن زنجویه والبغوی والباوردی والطبرانی و البیهقی وابونعیم فی المعرفه عن النمر بن تولب

۲۴۲۰۵.....رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ماہ صبر کے روزے اور ہر مہینہ میں تین دن کے روزے ایسے ہیں جیسے کوئی ساری عمر روزے رکھ لے اور یہ روزے سینہ کے مخلہ کو ختم کر دیتے ہیں۔ صحابہ نے پوچھا سینے کا مخلہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: شیطان کی گندگی۔

رواه الطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی ذر

۲۴۲۰۶.....رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ماہ صبر کے روزے اور ہر مہینہ میں تین دن کے روزے دلوں کے کینے کو ختم کر دیتے ہیں۔

رواه الطبرانی و البیهقی فی شب الایمان عن یز ید بن عبدالله بن الشخیر عن رجل من عکل

۲۴۲۰۷.....رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن کے روزے ساری عمر روزے رکھنے کے برابر ہیں۔ رواه الطبرانی عن ابن عمر

۲۴۲۰۸.....رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن کے روزے بہت اچھے روزے ہیں۔

رواه ابن زنجو یه واحمد والنسائی وابن حبان عن عثمان بن ابی العاص

۲۴۲۰۹.....رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخوں کے روزے ایسے ہیں جیسا کہ اس نے ساری عمر روزہ رکھا اور ساری عمر اوطار کیا۔

رواه الطبرانی عن ابن مسعود

۲۴۲۱۰.....رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ماہ صبر کے روزے رکھو (مخاطب نے) عرض کیا: میرے لیے اضافہ کیجئے فرمایا: ماہ صبر کے روزہ رکھو اور اس کے بعد ایک دن روزہ رکھو عرض کیا: میرے لیے اضافہ کیجئے فرمایا: ماہ صبر کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینہ میں دو دن روزے رکھو عرض کیا: میرے لیے مزید اضافہ کریں (میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں) فرمایا: حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھو اور چھوڑ دو۔ آپ ﷺ نے تین بار یہی فرمایا۔

رواه ابوداؤد بن ماجه والبغوی وابن سعد والبیهقی فی شعب الایمان والبخاری ومسلم عن مجیبة الباهلی عن ابیها اوعمها

۲۴۲۱۱.....رسول کریم ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: تم نے اپنے آپ کو کیوں عذاب میں مبتلا کر رکھا ہے؟ ماہ صبر کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینہ میں ایک دن روزہ رکھلو دو دن روزہ رکھلو تین دن روزہ رکھلو۔ حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھو اور چھوڑ دو، حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھو اور چھوڑ دو حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھو اور چھوڑ دو۔ رواه ابو داؤد عن مجیبه الباهلیة عن ابیها او عمها

شوال کے چھ روزوں کا بیان

۲۴۲۱۲.....رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے عیدالفطر کے بعد چھ دن روزے رکھے گویا اس نے پورا سال روزے رکھے چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے "من جاء بالحسنة فله عشر امثالها" یعنی جس نے ایک نیکی کی اسے دس نیکیوں کا اجر وثواب ملے گا۔ رواه ابن ماجه عن ثوبان

۲۴۲۱۳.....رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک نیکی کو دس گنا تک بڑھا دیتے ہیں اور ایک مہینہ کو دس مہینوں تک بڑھا دیتے ہیں رمضان کے بعد چھ روزے یوں یہ سب (رمضان = ۶ روزے) پورے سال کے روزوں کے برابر ہیں۔ رواه ابوالشیخ فی الثواب عن ثوبان

۲۴۲۱۴.....رسول کریم ﷺ نے فرمایا: شوال کے روزے رکھو۔ رواه ابن ماجه عن اسامة

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۹۰۔

۲۴۲۱۵.....رسول کریم ﷺ نے فرمایا: رمضان اور اس کے بعد شوال کے روزے رکھو، اور پھر ہر بدھ جمعرات کے روزے رکھو یوں اس طرح تم عمر بھر کے روزے رکھلو گے۔ رواه البیهقی فی شعب الایمان عن مسلم القرشی

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۸۹۔

الاکمال

۲۴۲۱۶ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور پھر اس نے شوال کے چھ روزے رکھے گویا اس نے پورے سال کے روزے رکھ لیے۔ رواہ احمد وعبد بن حمید وابن زنجویہ والحکیم والبیھقی فی شعب الایمان ومسلم والبخاری عن جابر

۲۴۲۱۷ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور پھر شوال کے چھ روزے رکھے گویا اس نے پورے سال کے روزے رکھ لیے۔ رواہ ابن حبان عن ثوبان

۲۴۲۱۸ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے پھر شوال کے چھ دن روزے رکھے اس کے یہ روزے سال بھر کے روزوں کی طرح ہیں چونکہ ایک نیکی دس گنا بڑھادی جاتی ہے۔ رواہ ابوعلی الحسن بن البناء فی مشیختہ وابن النجار عن البراء

۲۴۲۱۹ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے عیدالفطر کے بعد چھ روزے رکھے گویا اس نے سال بھر کے روزے رکھ لیے۔
رواہ الطبرانی وابن عساکر عن عبدالرحمن بن غنام عن ابیہ

محرم کے روزوں کا بیان

۲۴۲۲۰ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر ماہ رمضان کے بعد روزہ رکھو تو محرم میں روزے رکھو چونکہ محرم اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی توبہ قبول فرمائی اور دوسرے لوگوں کی بھی توبہ قبول فرماتا ہے۔ رواہ الترمذی عن علی

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۹۸۔

۲۴۲۲۱ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یوم عاشوراء کا روزہ رکھو اور اس میں یہود کی مخالفت کرو لہٰذا ایک دن (۱۰ محرم) کے بعد دوسرے دن کا بھی روزہ رکھو۔ رواہ احمد والبیھقی فی السنن عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۰۶۔

۲۴۲۲۲ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یوم عاشوراء اللہ تعالیٰ کے ایام میں سے ہے جو شخص چاہے عاشوراء کا روزہ رکھے اور اور جو چاہے چھوڑ دے۔
رواہ احمد ومسلم عن ابن عمر

۲۴۲۲۳ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس دن (یوم عاشوراء) کا روزہ اہل جاہلیت بھی رکھتے تھے لہٰذا جو شخص اس دن کا روزہ رکھنا چاہے وہ رکھ لے اور جو چھوڑنا چاہے وہ چھوڑ دے۔ رواہ مسلم عن ابن عمر

۲۴۲۲۴ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اہل جاہلیت ایک دن کا روزہ رکھتے تھے لہٰذا جو شخص اس دن روزہ رکھنا اچھا سمجھے وہ رکھ لے اور جو شخص ناپسند سمجھتا ہو وہ چھوڑ دے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

۲۴۲۲۵ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ عاشوراء کا روزہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر فرض نہیں کیا اور میں نے یہ روزہ رکھا ہے۔ جو شخص رکھنا چاہے وہ رکھ لے اور جو چھوڑنا چاہے وہ چھوڑ دے۔ رواہ البخاری ومسلم عن معاویۃ

۲۴۲۲۶ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: آئندہ سال ہم نو محرم کا روزہ (بھی) رکھیں گے۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عباس

۲۴۲۲۷ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں اعلان کرو کہ جس شخص نے صبح کا کھانا کھالیا ہو وہ بقیہ دن روزہ رکھ لے اور جس نے صبح کا کھانا نہیں کھایا وہ روزہ میں ہے چونکہ آج یوم عاشوراء ہے۔ رواہ احمد والبخاری ومسلم عن سلمۃ بن الاکوع ومسلم عن الربیع بن معوذ

۲۴۲۲۸ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: رمضان کے بعد افضل روزہ اس مہینہ کا ہے جسے تم محرم کہتے ہو۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن جندب

٢٤٢٢٩..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: آج یوم عاشوراء ہے جو کھانا کھاچکا ہو وہ بقیہ دن نہ کھائے اور جس نے کھایا پیا نہیں وہ روزہ رکھ لے۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن سلمة بن الاکوع

٢٤٢٣٠ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو میں عاشوراء سے ایک دن قبل یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھنے کا حکم دوں گا۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

٢٤٢٣١ ..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عاشوراء کے دن روزہ رکھو چونکہ یہ انبیاء کرام کا دن ہے اس دن انبیاء کرام روزہ رکھتے تھے لہٰذا تم بھی اس دن روزہ رکھو۔ رواہ ابن ابی شیبة عن ابی هريرة

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ٣٥٠٧۔

٢٤٢٣٢ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یوم عاشوراء بھی ایک نبی کی عید تھی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں للہذا اس دن تم روزہ رکھو۔

رواہ البزار عن ابی هريرة

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ٣٦٧٠۔

٢٤٢٣٣..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عاشوراء محرم کا دسواں دن ہے۔ رواہ الدارقطنی والدیلمی فی الفردوس عن ابی هريرة

٢٤٢٣٤ ..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عاشوراء محرم کا نواں دن ہے۔ رواہ ابونعيم فی الحلية عن ابن عباس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ٣٦٧١ والمغیر ٩٢

٢٤٢٣٥..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عاشوراء کے دن بنی اسرائیل کے لیے سمندر پھٹا تھا (جس سے ان کے لیے راستہ بنا تھا)۔

رواہ ابویعلی وابن عمردویه عن انس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ٩٦٣ وذخیرۃ الحفاظ ٣٦٢٩۔

٢٤٢٣٦..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے محرم کے ایک دن روزہ رکھا اس کیلئے ہر دن کے بدلہ میں تیس (٣٠) نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ٥٦٥٤ والضعیفہ ٤١٣۔

٢٤٢٣٧ ..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے محرم میں تین دن روزہ رکھا یعنی جمعرات جمعہ اور ہفتہ کو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دو سال کی عبادت لکھ دیں گے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ٥٦٤٩

عاشوراء کا روزہ

٢٤٢٣٨..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو (١٠ ویں محرم کے ساتھ) نویں محرم کا بھی روزہ رکھوں گا۔

رواہ ابن ماجه ومسلم عن ابن عباس

الاکمال

٢٤٢٣٩..... رسول کریم ﷺ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو اپنی قوم کے پاس بھیجا اور حکم دیا کہ جس شخص کو پاؤ کہ اس نے کھانا نہ کھایا ہو وہ روزہ میں رہے اور جس نے کھالیا ہو وہ بقیہ دن نہ کھائے۔ رواہ لطبرانی عن عبادة بن الصامت

٢٤٢٤٠..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے روزہ ایسا آدمی ہے جس نے کھانا نہ کھایا ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنا روزہ مکمل کرے۔ اور جو کھانا کھا

چکا ہو وہ بقیہ دن کھانا کھانے سے رکا رہے یعنی عاشوراء کے دن۔رواہ الطبرانی عن محمد بن صیفی الانصاری

۲۴۲۴۱۔۔۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے عاشوراء کے دن کھانا کھالیا ہو وہ بقیہ دن نہ کھائے اور جس شخص نے کھانا نہیں کھایا وہ اپنے روزے کو مکمل کرے۔رواہ الخطیب عن محمد بن صیفی واحمد والطبرانی عن ابن عباس

۲۴۲۴۲۔۔۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! جو شخص عاشوراء کے دن کھانا کھا چکا ہو وہ بقیہ دن نہ کھائے اور جس نے روزے کی نیت کی ہو وہ روزہ میں رہے۔رواہ لطبرانی عن خناب

۲۴۲۴۳۔۔۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص روزہ میں ہو وہ اپنے روزہ کو مکمل کرے اور جو روزہ میں نہ ہو وہ اپنے بقیہ دن کھانے سے رکا رہے یعنی عاشوراء کے دن۔رواہ البغوی والباوردی وابن قانع والطبرانی وسعید بن المنصور عن زاهر الاسلمی

۲۴۲۴۴۔۔۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس شخص نے صبح روزہ کی حالت میں کی ہو وہ اپنے روزہ کو مکمل کرلے اور جس نے صبح روزہ کی حالت میں نہ کی ہو وہ ہرگز کچھ نہ کھائے چونکہ اسی دن فرعون کے خلاف موسیٰ علیہ السلام کی مدد کی گئی اس دن یہودیوں نے بطور شکر روزہ کھا اور ہم شکر ادا کرنے کے زیادہ مستحق ہیں۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۴۲۴۵۔۔۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں کوئی شخص ایسا ہے جس نے آج کھانا کھایا ہو؟ سو جس نے کھانا نہیں کھایا وہ روزہ میں ہے اور جس نے کھانا کھایا ہے وہ بقیہ دن کچھ نہ کھائے اور اہل مکہ اہل مدینہ اہل یمن میں اعلان کرو کہ اپنا بقیہ دن مکمل کریں یعنی عاشوراء کا۔

رواہ عبدالرزاق عن محمد بن صیفی الانصاری

۲۴۲۴۶۔۔۔رسول کریم ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہودیوں کو عاشوراء کے دن روزہ رکھتے دیکھا آپ ﷺ نے پوچھا یہ روزہ کیسا ہے؟ یہودیوں نے جواب دیا: اس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو دشمن سے نجات دی تھی چنانچہ (شکرانہ کے طور پر) موسیٰ علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے زیادہ حقدار ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام کے طریقہ پر چلوں۔رواہ البخاری عن ابن عباس

۲۴۲۴۷۔۔۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں موسیٰ علیہ السلام کا زیادہ حقدار ہوں اور تمہاری نسبت ان کے روزے کا زیادہ حقدار ہوں۔

رواہ ابن حبان عن ابن عباس فی یوم عاشوراء

۲۴۲۴۸۔۔۔جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ یہودیوں میں سے کچھ لوگ عاشوراء کی تعظیم کرتے ہیں یا اس دن روزہ رکھتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہم موسیٰ علیہ السلام کا روزہ رکھنے کے زیادہ حقدار ہیں۔رواہ البخاری عن ابن موسیٰ

۲۴۲۵۰۔۔۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عاشوراء کے دن ایک نبی کی عید ہوتی تھی تم اس دن روزہ رکھو۔رواہ الدیلمی عن ابی هریرة

۲۴۲۵۱۔۔۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہود عاشوراء کے دن عید مناتے تھے تم ان کی مخالفت کرو اور اس دن روزہ رکھو۔رواہ ابن حبان عن ابی موسیٰ

۲۴۲۵۲۔۔۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو یوم عاشوراء سے ایک دن قبل یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھوں گا۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان داؤد بن علی عن ابیه عن جده

۲۴۲۵۳۔۔۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہم آئندہ سال نویں محرم کا بھی روزہ رکھیں گے۔رواہ ابوداؤد عن ابن عباس

۲۴۲۵۴۔۔۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر ہم زندہ رہے تو یہودیوں کی مخالفت کریں گے اور نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھیں گے۔

(رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۴۲۵۵۔۔۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے یوم زینت یعنی یوم عاشوراء کا روزہ رکھا اس نے سال بھر کے فوت شدہ دنوں کو پالیا۔

رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۴۲۵۶۔۔۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا: نوح علیہ السلام عاشوراء کے دن کشتی سے جودی پہاڑ پر اترے انہوں نے اپنے متبعین کو حکم دیا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانہ کے طور پر اس دن کا روزہ رکھیں اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی، اور یونس علیہ السلام کی قوم کی توبہ بھی عاشوراء کے دن قبول فرمائی اسی دن بنی اسرائیل کے لیے سمندر پھٹا اور ان کے لیے راستہ بنا اور اسی دن ابراہیم علیہ السلام اور ابن مریم یعنی عیسیٰ

علیہ السلام پیدا ہوئے۔رواہ ابوالشیخ فی الثواب عن عبدالغفور عن عبدالعزیز ابن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل عن ابیہ عن جدہ

۲۴۲۵۷... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دل کھول کر عاشوراء کے دن اپنے اوپر اور اہل خانہ کے اوپر خرچ کیا اللہ تعالیٰ پورا سال اسے وسعت عطا فرمائیں گے۔رواہ ابن عبدالبر فی الاستذکار عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الآلی ۱۱۳۲۔

۲۴۲۵۸... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاہے عاشوراء کے دن روزہ رکھے اور جو چاہے وہ چھوڑ دے۔رواہ ابن جریر عن ابن عمر

۲۴۲۵۹... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال پر وسعت سے خرچ کیا وہ پورا سال مسلسل وسعت میں رہے گا۔رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

ماہ رجب میں روزہ کا بیان

۲۴۲۶۰... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک نہر ہے جسے رجب کہا جاتا ہے وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے جس شخص نے ماہ رجب میں ایک دن بھی روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسے اس نہر سے پلائیں گے۔

رواہ الشیرازی فی الالقاب والبیہقی فی شعب الایمان عن انس

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الآثار المرفوعۃ ۵۹ واسنی المطالب ۳۵۳۔

۲۴۲۶۱... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: رجب کے پہلے دن کا روزہ تین سالوں کا کفارہ ہے دوسرے دن کا روزہ دو سالوں کا کفارہ ہے تیسرے دن کا روزہ ایک سال کا کفارہ ہے پھر اس کے بعد ہر دن ایک ایک مہینے کا کفارہ ہے۔رواہ ابو محمد الخلال فی فضائل رجب عن ابن عباس

کلام:... حدیث ضعیف ہے ۳۵۰۰ والمغیر ۸۳

الاکمال

۲۴۲۶۲... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رجب کے پہلے دن روزہ رکھا تو یہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہوگا اور جس نے رجب میں سات دن روزے رکھے تو اس پر جہنم کے سات دروازے بند کر دیئے جائیں گے اور جو شخص رجب میں دس دن روزے رکھے گا تو آسمان میں ایک منادی اعلان کرے تاکہ جو چیز چاہے مانگ وہ تجھے عطا کردی جائے گا۔رواہ ابونعیم وابن عساکر عن ابن عمر

۲۴۲۶۳... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رجب میں ایک دن روزہ رکھا تو اس کا یہ ایک روزہ ایک مہینہ کے روزوں کے برابر ہوگا جس نے سات دن روزہ رکھا اس پر جہنم کے سات دروازے بند کر دیئے جائیں گے جس نے آٹھ دن روزے رکھے اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے جس نے دس دن روزے رکھے اللہ تعالیٰ اس کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیں گے اور جس نے اٹھارہ (۱۸) دن روزے رکھے تو اس کے لیے ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیری بخشش کردی ہے لہٰذا اپنا عمل جاری رکھ۔

رواہ الخطیب عن ابی ذر

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تبیین العجب ۵۸ والتنزیہ ۱۵۸۲۔

۲۴۲۶۴... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رجب میں ایک دن روزہ رکھا تو یہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہوگا جس نے سات روزے رکھے اس پر جہنم کے ساتوں دروازے بند کر دیئے جائیں گے جس نے آٹھ روزے رکھے اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے، جس نے دس دن روزے رکھے وہ اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمائیں گے جس نے پندرہ دن روزے رکھے تو آسمان میں ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیری سب برائیاں معاف کردی ہیں اب نئے سرے سے عمل شروع کر تیری

برائیاں نیکیوں میں بدل دی گئی ہیں اور جو شخص اس سے زیادہ روزے رکھے گا اس پر اللہ تعالیٰ کا اور زیادہ لطف وکرم ہوگا رجب کے مہینے ہی میں نوح علیہ السلام کشتی پر سوار کیے گئے نوح علیہ السلام نے روزے رکھے اور اپنے متبعین کو بھی روزے رکھنے کی تاکید کی۔ پھر چھ مہینے تک کشتی انہیں لئے چلتی رہی اور پھر دس (۱۰) محرم کو (جودی پہاڑ پر) رکی۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن انس

کلام:..... آخری جملہ یعنی پھر چھ مہینے تک کشتی ..... الخ کے علاوہ حدیث ثابت ہے دیکھئے تبیین العجب ۴۸۔

عشرہ ذی الحجہ کا بیان.....الاکمال

۲۴۲۶۵ ..... رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے عشرہ ذی الحجہ میں روزے رکھے اس کے لیے عرفہ کے دن کے علاوہ ہر دن کے بدلہ میں ایک سال کے روزے لکھے جائیں گے اور جس نے یوم عرفہ کا روزہ رکھا اس کے لیے دو (۲) سال کے روزے لکھ دیئے جائیں گے۔

رواہ ابن النجار

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۸۲۔

فائدہ:..... روزہ ہائے عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت میں بے شمار احادیث وارد ہوئی ہیں جس میں سے اکثر صحاح ستہ میں ہیں اور صحیح احادیث بھی وارد ہوئی ہیں چنانچہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی دن بھی ایسے نہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ محبوب ہوں جس میں اس کی عبادت کی جاتی ہو بجز عشرۂ ذی الحجہ کے اس میں ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کی طرح ہے (رواہ الترمذی رقم ۷۵۸ وقال حدیث غریب۔

کتاب الصوم.....از قسم افعال

فصل..... مطلق روزہ اور رمضان کی فضیلت میں

۲۴۲۶۶ ..... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بہت سی بہشتیں تیار کر رکھی ہیں، ان سب کی بنیادیں سرخ یاقوت سے بنائی گئی ہیں ان کی دیواروں کی چنائی سونے (کی اینٹوں) سے کی گئی ہے ان بہشتوں پر دبیز اور باریک ریشم کے پردے لٹکے ہوئے ہیں، ہر جنت (بہشت) کے طول وعرض کا فاصلہ سو سال کی مسافت کے برابر ہے، ہر جنت میں سو محلات ہیں ہر محل میں ایک سفید چبوترہ ہے جس کی چھت سبز زبرجد سے بنائی گئی ہے جنت کی نہریں اس کی دیواروں سے ٹکراتی ہیں، جنت کے درخت اس پر جھکے رہتے ہیں ان جنت کا مالک ہمیشہ عیش وعشرت میں رہے گا کبھی مایوس نہیں ہوگا، اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اسے کبھی موت نہیں آئے گی اس کے کپڑے بوسیدہ نہیں ہوں گے اس کی جوانی ڈھلے گی نہیں۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ بہشتیں ان لوگوں کے لئے بنائی گئی ہیں جو رمضان شریف کے روزے رکھیں اور عید الفطر کے دن اللہ تعالیٰ ان بہشتوں کو ان کے مالکان کے سپرد کر دیتے ہیں۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی فضائل رمضان وزاھر بن طاھر فی تحفۃ عید الفطر وابن عدی کر فی اما لیہ

کلام:..... اس حدیث کی سند میں نضر بن طاہر البصری ہے بزار کہتے ہیں: اس کی حدیث کا کوئی متابع نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں یہ حدیث بہت ضعیف ہے۔

رمضان میں خرچہ میں وسعت

۲۴۲۶۷ ..... ثور بن یزید روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رمضان شریف آجائے تو اس میں تم اپنے اوپر اور اپنے

عیال پر جو خرچ کرو گے وہ ایسا ہی ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا یعنی ایک درہم سات سو درہم تک بڑھ جاتا ہے۔

رواہ سلیم الرازی فی عوالیہ

۲۴۲۶۸ عبداللہ بن عکیم روایت نقل کرتے ہیں کہ جب ماہ رمضان آتا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے: خبردار! اس مہینہ کے روزے اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر فرض کیے ہیں جب کہ اس کا قیام فرض نہیں کیا سو تم میں سے جو شخص رمضان میں (رات کو) قیام کریگا اس کا قیام خیر و بھلائی کے نوافل میں سے ہوگا، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جو شخص رمضان میں قیام اللیل نہ کرے وہ اپنے بستر پر سو جائے اور تم میں سے ہر شخص ایسا کہنے سے گریز کرے کہ اگر فلاں شخص نے روزہ رکھا تو میں بھی رکھوں گا اگر فلاں شخص نے قیام کیا تو میں بھی کروں گا جو شخص بھی روزہ رکھے یا قیام کرے اس کا عمل صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ہونا چاہیے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور فرمایا روزے رکھو یہاں تک کہ تم رمضان کا چاند نہ دیکھ لو، اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو گنتی کے تیس (۳۰) دن پورے کرو اور اپنی مساجد میں لغویات کم کرو تم میں سے ہر ایک کو جان لینا چاہیے کہ جب تک وہ نماز کی انتظار میں رہتا ہے وہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے اور اس وقت تک افطار نہ کرو جب تک رات کو دیکھ نہ لو اور رات کی تاریکی ٹیلوں کو ڈھانپ نہ لے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی الدنیا فی فضائل رمضان و البیھقی والخطیب وابن عسا کر فی اما لیھما

۲۴۲۶۹ ..... ''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ ماہ رمضان آنے سے قبل لوگوں سے خطاب کرتے اور فرماتے ماہ رمضان تمہارے پاس آ چکا ہے لہٰذا کے لیے تیار رہو اور اس میں اچھے سے اچھے کپڑے پہنو اور اس کی حرمت کی پاسداری کرو، چونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی حرمت عظیم تر ہے اس کی حرمت کو مت توڑو چونکہ اس مہینہ میں نیکیاں اور برائیاں دو چند ہو جاتی ہیں۔ رواہ الدیلمی

کلام: ..... اس حدیث کی سند میں اسحاق بن نجیح ہے جو متکلم فیہ راوی ہے۔

۲۴۲۷۰ ..... ''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' عوف بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ رمضان کے علاوہ کسی دن کا روزہ رکھنا اور مسکین کو کھانا کھلانا ایسا ہی ہے جیسا کہ رمضان میں روزہ رکھنا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی دونوں انگلیاں ملالیں۔

رواہ ابن عسا کر

۲۴۲۷۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ایک خوشی افطاری کے وقت اور دوسری رب تعالیٰ سے ملاقات کرنے کے وقت قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے۔

رواہ ابن جریر وصححہ والدارقطنی فی الافراد وقال: ھذ حدیث غریب من حدیث ابی اسحاق السبیعی عن عبداللہ بن الحارث بن نوفل عن اعلی وتفرد بہ زید بن انیسة عن ابی اسحاق

۲۴۲۷۲ ..... امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل کرتے ہیں کہ جب رمضان آتا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ خطاب فرماتے اور پھر کہتے یہ بابرکت مہینہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض کیے ہیں اور اس کے قیام کو فرض نہیں کیا تاکہ کوئی آدمی یوں کہنے سے گریز کرے کہ جب فلاں شخص روزہ رکھے گا میں بھی رکھوں گا اور جب فلاں شخص افطار کرے گا میں بھی کروں گا خبردار! صرف کھانے پینے سے رکے رہنے کا نام روزہ نہیں ہے، لیکن (اس کے ساتھ ساتھ) جھوٹ باطل اور لغویات سے بچنا بھی ضروری ہے خبردار! رمضان آنے سے قبل (رمضان کے) روزے مت رکھو جب چاند دیکھو روزے رکھو اور جب چاند دیکھو افطار کرو، اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو گنتی پوری کرو امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز فجر اور نماز عصر کے بعد یہ بیان فرماتے تھے۔ رواہ البیھقی

کلام: ..... اس حدیث کی سند میں حسین بن یحییٰ قطان ہے جو متکلم فیہ راوی ہے۔

۲۴۲۷۳ ..... سوید بن غفلہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کھانا کھا رہے ہیں فرمایا: میرے قریب ہو جاؤ اور کھانا کھاؤ میں نے عذر بیان کیا کہ میں روزہ میں ہوں آپ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد

فرماتے سنا ہے کہ جس شخص کو روزے نے کھانے پینے سے روک رکھا ہو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائیں گے اور جنت کی شراب پلائیں گے۔
رواه البيهقي في شعب الايمان

کلام:......اس حدیث کی سند میں ضعف ہے۔

رمضان کی پہلی تاریخ کا خطبہ

۲۴۲۷۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی رسول کریم ﷺ کھڑے ہو جاتے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرماتے، اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے دشمنوں یعنی جنات کی طرف سے تمہاری کفایت کر دی ہے اور تم سے قبول دعا کا وعدہ کیا ہے۔ چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے ''ادعونی استجب لکم یعنی مجھے پکارو میں تمہارا جواب دوں گا خبردار! اللہ تعالیٰ نے ہر شیطان مردود کے پیچھے سات فرشتوں کو لگا دیا ہے اور کوئی شیطان بھی رمضان گزرنے تک نہیں اترنے پاتا خبردار! رمضان کی اول رات سے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، رمضان میں دعا قبول کی جاتی ہے حتیٰ کہ جب رمضان کے عشرہ کی پہلی رات ہوتی آپ ﷺ اپنا ازار کس لیتے اور اپنی ازواج کے درمیان سے نکل پڑتے اعتکاف میں بیٹھ جاتے اور پوری رات عبادت میں مصروف تھے۔ کسی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا ازار کسنا کیا ہوتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ ﷺ عورتوں سے الگ ہو جاتے تھے۔ رواه الاصبهاني في الترغيب

۲۴۲۷۵......حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایک ایسے عمل کا حکم دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کردے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے اوپر روزہ لازم کرلو چونکہ روزہ کے برابر کوئی عمل نہیں، میں دوسری بار پھر آپ ﷺ کے پاس آیا: آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے اوپر روزہ لازم کرو چونکہ روزہ کے برابر کوئی عمل نہیں۔ رواه ابن النجار

۲۴۲۷۶......حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شعبان کے آخری دن ہم سے خطاب کیا اور فرمایا: تمہارے اوپر ایک مہینہ آیا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے، بہت مبارک مہینہ ہے اس میں ایک رات ہے (شب قدر) جو ہزار مہینوں سے افضل ہے اللہ تعالیٰ نے اس ماہ مبارک کے روزہ کو فرض کیا ہے اور اس کے قیام کو ثواب کا ذریعہ بنایا ہے جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں فرض ادا کیا اور جو شخص اس مہینہ میں کسی فرض کو ادا کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ مہینہ لوگوں کے غمخواری کرنے کا ہے اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے جو شخص کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرائے اس کے لیے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا اور روزہ دار کے ثواب کی مانند اس کو ثواب ہوگا مگر اس روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی نہیں کی جائے گی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو افطار کرائے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ثواب تو اللہ تعالیٰ ایک کھجور سے کوئی افطار کرادے یا ایک گھونٹ پانی پلادے یا ایک گھونٹ لسی پلادے اس پر بھی رحمت فرمادیتے ہیں یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول حصہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے جو شخص اس مہینہ میں اپنے غلام کے بوجھ کو ہلکا کردے حق تعالیٰ اس کی مغفرت فرماتے ہیں اور اسے آگ سے آزادی دیتے ہیں۔ اور چار چیزوں کی اس مہینہ میں کثرت رکھا کرو جن میں سے دو چیزیں اللہ کی رضا کے واسطے اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن سے تمہیں چارہ کار نہیں پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو وہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کی طلب کرو اور آگ سے پناہ مانگو۔

۲۴۲۷۷......حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب رمضان شریف آتا رسول کریم ﷺ ہمیں یہ کلمات تعلیم کرتے تھے: یا اللہ مجھے رمضان کے لیے سلامتی عطا فرما اور رمضان کو میرے لیے سلامت رکھ اور رمضان کے تقاضہ کو پورا کرنے کی مجھے توفیق عطا فرما۔
رواه الطبراني في الدعا والديلمي وسند حسن

۲۴۲۷۸۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خوشخبری سناتے ہوئے فرمایا رمضان کا بابرکت مہینہ آچکا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر اس کے روزہ کو فرض کیا ہے اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو طوق ڈال دیئے جاتے ہیں اس مہینہ میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس رات کی بھلائی سے محروم رہا وہ حقیقت میں محروم ہی ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۴۲۷۹۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان کا روزہ رکھے اور تین چیزوں سے محفوظ رہے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں، وہ یہ ہیں: زبان پیٹ اور شرمگاہ۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۲۸۰۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ جل شانہ فرماتے ہیں آدمی کا ہر عمل اس کے لیے ہے بجز روزہ کے چونکہ وہ میرے لیے ہے اس کا بدلہ میں ہی دوں گا، قیامت کے دن روزہ بندہ مومن کے لیے ڈھال ہوگا جس طرح کہ دنیا میں تم میں سے کوئی اپنے بچاؤ کے لیے اسلحہ استعمال کرتا ہے۔ بخدا! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے افضل ہے روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں ایک افطار کے وقت چنانچہ وہ کھانا کھاتا ہے اور پانی پیتا ہے اور دوسری مجھ سے ملاقات کے وقت میں اسے جنت میں داخل کردوں گا۔ رواہ ابن جریر

۲۴۲۸۱۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سال بھر رمضان کے لیے جنت کو آراستہ کیا جاتا ہے جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جس کا نام ”مثیر“ ہے جس کے جھونکوں سے جنت کے درختوں کے پتے اور کواڑوں کے حلقے بجنے لگتے ہیں جس سے ایسی دل آویز سریلی آواز نکلتی ہے کہ سننے والوں نے اس سے اچھی آواز کبھی نہیں سنی پس خوشنما آنکھوں والی حوریں اپنے مکانوں سے نکل کر جنت کے بالاخانوں کے درمیان کھڑے ہو کر آواز دیتی ہیں کہ کوئی ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہم سے منگنی کرنے والا تاکہ حق شانہ اسکو ہم سے جوڑ دیں پھر وہی حوریں جنت کے داروغہ رضوان سے پوچھتی ہیں کہ یہ کیسی رات ہے وہ لبیک کہہ کر جواب دیتے ہیں کہ رمضان شریف کی پہلی رات ہے جنت کے دروازے محمد کی امت کے لیے کھول دیئے جاتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ رضوان سے فرمادیتے ہیں کہ جنت کے دروازے کھول دے اور مالک داروغہ جہنم سے فرمادیتے ہیں کہ محمد ﷺ کی امت کے روزہ داروں پر جہنم کے دروازے بند کردے اور جبرئیل کو حکم ہوتا ہے کہ زمین پر جاؤ اور سرکش شیاطین کو قید کرو اور گلے میں طوق ڈال کر دریا میں پھینک دو تاکہ میرے محبوب ﷺ کی امت کے روزوں کو خراب نہ کریں۔ نبی کریم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ رمضان کی ہر رات میں ایک منادی کو حکم فرماتے ہیں کہ تین مرتبہ یہ آواز دے کہ ہے کوئی مانگنے والا جس کو میں عطا کروں ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ میں اس کی توبہ قبول کروں کوئی ہے مغفرت چاہنے والا کہ میں اس کی مغفرت کروں کون ہے جو غنی کو قرض دے ایسا غنی جو نادار نہیں ایسا پورا پورا ادا کرنے والا جو ذرا بھی کمی نہیں کرتا، حضور ﷺ نے فرمایا: حق تعالیٰ شانہ رمضان شریف میں روزانہ افطار کے وقت ایسے دس لاکھ آدمیوں کو جہنم سے خلاصی مرحمت فرماتے ہیں۔ جو جہنم کے مستحق ہوچکے تھے، اور جب رمضان کا آخری دن ہوتا ہے تو یکم رمضان سے آج تک جس قدر لوگ جہنم سے آزاد کیے گئے تھے ان کے برابر اس ایک دن میں آزاد فرماتے ہیں اور جس رات شب قدر ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہ حضرت جبرئیل کو حکم دیتے ہیں وہ فرشتوں کے ایک بڑے لشکر کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں اور ان کے پاس ایک سبز جھنڈا ہوتا ہے جس کو کعبہ کے اوپر نصب کرتے ہیں، حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سو بازو (پر) ہیں جن میں سے دو بازوؤں کو صرف اسی رات میں کھولتے ہیں جن کو مشرق سے مغرب تک پھیلا دیتے ہیں پھر جبرئیل فرشتوں کو تقاضا فرماتے ہیں کہ جو مسلمان آج کی رات کھڑا ہو یا بیٹھا ہو نماز پڑھ رہا ہو یا ذکر کر رہا ہو اس کو سلام کریں اور مصافحہ کریں اور ان کی دعاؤں پر آمین کہیں صبح تک یہی حالت رہتی ہے جب صبح ہوجاتی ہے تو جبرئیل آواز دیتے ہیں کہ اے فرشتوں کی جماعت! اب کوچ کرو اور چلو فرشتے حضرت جبرئیل سے پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کی امت کے مومنوں کی حاجتوں اور ضرورتوں میں کیا معاملہ فرمایا ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر توجہ فرمائی اور چار شخصوں کے علاوہ سب کو معاف فرمادیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ چار شخص کون ہیں؟ ارشاد ہوا ایک وہ شخص جو شراب کا عادی ہو دوسرا وہ شخص جو والدین کی نافرمانی کرنے والا ہو

تیسرا وہ شخص جو قطع کرنے والا ہو ناطہ توڑنے والا ہو اور چوتھا وہ شخص جو کینہ رکھنے والا ہو اور آپس میں قطع تعلق کرنے والا ہو پھر جب عید الفطر کی رات ہوتی ہے اس کا نام (آسمان پر) الجائزہ یعنی انعام کی رات سے لیا جاتا ہے۔ اور جب عید کی صبح ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہ فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتے ہیں وہ زمین پر اتر کر گلیوں راستوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایسی آواز سے جسے جنات اور انسان کے سوا ہر مخلوق سنتی ہے پکارتے ہیں کہ اے محمد ﷺ کی امت! اس کریم رب کی درگاہ کی طرف چلو جو بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے اور بڑے سے بڑے قصور کو معاف فرمانے والا ہے پھر جب لوگ عیدگاہ کی طرف نکلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے دریافت فرماتے ہیں کیا بدلہ ہے اس مزدور کا جو اپنا کام پورا کر چکا ہو وہ جواب دیتے ہیں: اے ہمارے معبود و مالک اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری پوری پوری مل جائے حق تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اے فرشتوں میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو رمضان کے روزوں اور تراویح کے بدلہ میں اپنی رضا اور مغفرت عطا کر دی اور بندوں سے خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ اے میرے بندو! مجھ سے مانگو میری عزت کی قسم میرے جلال کی قسم! آج کے دن اپنے اس اجتماع میں مجھ سے اپنی آخرت کے بارے میں جو سوال کرو گے میں عطا کروں گا اور دنیا کے بارے میں جو سوال کرو گے اس میں تمہاری مصلحت پر نظر کروں گا۔ میری عزت کی قسم! کہ جب تک تم میرا خیال رکھو گے میں تمہاری لغزشوں کو معاف کرتا رہوں گا۔ میری عزت کی قسم اور میرے جلال کی قسم میں تمہیں مجرموں اور کافروں کے سامنے رسوا اور فضیحت نہ کروں گا بس اب بخشے بخشائے اپنے گھروں کو واپس لوٹ جاؤ تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں تم سے راضی ہو گیا۔ پس فرشتے اس اجر و ثواب کو دیکھ جو اس امت کو افطار کے دن ملتا ہے خوشیاں مناتے ہیں اور کھل جاتے ہیں۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان وابن عساکر وھو ضعیف

کلام:..... حدیث ضعیف ہے، دیکھئے المتناھیۃ ۸۸۰ لیکن امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو شعب الایمان میں ذکر کیا ہے اور بیہقی نے اس بات کا التزام کیا ہوا ہے کہ اسی حدیث کو ذکر کریں گے جس کی کوئی نہ کوئی اصل ضرور ہو گی اور موضوع حدیث کو وہ اپنی تصانیف میں ذکر نہیں کرتے۔ ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقات میں لکھا ہے کہ اس حدیث کے مختلف طرق دلالت کرتے ہیں کہ اس حدیث کی اصل موجود ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۳۲۸۲ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رمضان آ جانے پر عرض کیا: یارسول اللہ! رمضان آ چکا ہے میں کیا دعا پڑھوں؟ حکم ہوا یہ دعا پڑھتی رہو:

اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنا

یعنی اے اللہ! تو معاف و درگزر کرنے والا ہے اور درگزر کو پسند فرماتا ہے لہٰذا ہمیں معاف فرما دے۔ رواہ ابن النجار

۲۳۲۸۳ ... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب رمضان المبارک آ جاتا ہے تو خوشنما آنکھوں والی حوریں آراستہ ہو جاتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ جب ماہ رمضان کا آخری دن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اتنے کثیر لوگوں کو دوزخ کی آگ سے آزادی مرحمت فرماتے ہیں جتنوں کو رمضان بھر میں آزاد کر چکے ہوتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۲۸۴ ... ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رمضان کو رمضان اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں گناہ جل جاتے ہیں (یعنی ختم ہو جاتے ہیں) اور شوال کو شوال اس لیے کہتے ہیں کہ یہ گناہوں کو اٹھا دیتا ہے جیسے اونٹنی اپنی دم اٹھا لیتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۲۸۵ ام عمارہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے ان کے خاندان کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر توبہ کی چنانچہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے ان لوگوں کے پاس کھجوریں لائیں یہ لوگ کھجوریں کھانے لگے لیکن ایک آدمی الگ ہو گیا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم کیوں نہیں کھاتے ہو؟ عرض کیا: میں روزہ میں ہوں۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب تک روزہ دار کے پاس کھانا کھایا جاتا ہے فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ رواہ ابن زنجویہ

۲۳۲۸۶ ... حسن روایت بیان کرتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: رب تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ جو نیکی بھی کرتا ہے وہ دس گنا تک بڑھا دی جاتی ہے اور روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔ رواہ ابن جریر

۲۳۲۸۷ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا روزہ دار کو دو

خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ایک خوشی اپنے رب سے ملاقات کرنے کے وقت اور دوسری روزہ افطار کے وقت روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے بھی افضل ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۲۸۸..... ابوجعفر بن علی کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب رمضان کا چاند دیکھتے تو اس کی طرف رخ کر کے یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللهم اهله بالا من والا يمان والسلامة و الا سلام والعا فية المحاملة ودفا ع الا سقام والعون على الصلوٰة والصيام وتلاوة القرآن اللهم سلمنا رمضان وسلمه لنا وسلمه منا حتى يحرج رمضان وقد غفرت لناور حمتنا وعفوت عنا.

یا اللہ اس چاند کو ہمارے لئے امن وایمان سلامتی واسلام کا باعث بنانا اور عافیت و بیماریوں سے دفاع کا سبب بنانا اور نماز، روزہ کے لیے مدد بنانا اور تلاوت قران کے۔لیے مددگار بنانا یا اللہ ہمیں رمضان کے لیے سلامت رکھ اور رمضان کو ہمارے لیے سلامت رکھ حتیٰ کہ رمضان گزر جائے درانحالیکہ تو ہماری مغفرت کر چکا ہو ہم پر رحمت نازل کر چکا ہو اور ہمیں معاف کر چکا ہو۔

پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے: اے لوگو! جب رمضان کا چاند نکل آتا ہے تو مردود شیاطین کو قید کر لیا جاتا ہے جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ہر رات آسمان پر ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ کوئی ہے توبہ کرنے والا؟ کوئی ہے مغفرت کا طلبگار؟ یا اللہ ہر خرچ کرنے والے کو بہترین بدلہ عطا فرما اور مال نہ خرچ کرنے والے کے مال کو ضائع کر دے حتیٰ کہ جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے آسمان پر ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ آج یوم جائزہ ہے لہٰذا چل پڑو اور اپنے اپنے انعامات حاصل کر لو محمد بن علی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے یہ انعامات امراء کے انعامات کے مشابہ نہیں ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۲۸۹..... حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے رمضان کا ذکر کرتے ہوئے اس مہینہ کو باقی مہینوں پر فضیلت دی کہ اس مہینہ کے روزے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر فرض کیے ہیں اور اس کے قیام کو تمہارے۔لیے سنت قرار دیتا ہوں جس شخص نے اس مہینہ میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے روزے رکھے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

۲۴۲۹۰..... حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں خود روزہ کا بدلہ دوں گا۔ رواہ ابن ابی عاصم فی الصوم

۲۴۲۹۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول کریم ﷺ رمضان کا چاند دیکھتے تو قبلہ رو ہو کر یہ دعا پڑھتے۔

اللهم اهله علينا بالا من والا مانة والسلامة والعافية المجلله ودفا ع الا سقام والعون على الصلوٰة والصيام والقيام وتلا وة القران، اللهم سلمنا لرمضان وسلمه منا حتى ينقضي وقد غفرت لنا ورحمتنا عفوت عنا.

یا اللہ! اس چاند کو ہمارے لیے امن امانتداری، سلامتی، عافیت اور بیماریوں سے دفاع کا باعث بنانا اور نماز روزہ، قیام اور تلاوت قرآن کے لیے مددگار بنانا یا اللہ ہمیں رمضان کے لیے سلامت رکھ اور رمضان کو ہم سے سلامت رکھ حتیٰ کہ گزر جائے درانحالیکہ تو نے ہمارے مغفرت کر دی ہو ہمیں غریق رحمت کر چکا ہو اور ہمیں معاف کر چکا ہو۔ رواہ الدیلمی

۲۴۲۹۲..... "مسند انس رضی اللہ عنہ" رسول کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ افضل روزہ کونسا ہے؟ فرمایا: شعبان کے روزے جو رمضان کی تعظیم کے لیے رکھے جائیں آپ ﷺ سے پوچھا گیا: کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا وہ صدقہ جو رمضان میں کیا جائے۔ رواہ ابن شاهين في الترغيب

۲۴۲۹۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ شعبان کو شعبان کیوں کہا جاتا ہے؟ چونکہ اس مہینہ میں رمضان کے لئے خیر کثیر بانٹی جاتی ہے تمہیں معلوم ہے رمضان کو رمضان کیوں کہتے ہیں؟ چونکہ یہ مہینہ گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔ رمضان میں تین راتیں ہیں جن میں خیر کثیر ہے وہ یہ ہیں سترھویں رات اکیسویں رات اور آخری رات حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا

رسول اللہ! یہ راتیں لیلۃ القدر کے علاوہ ہیں؟ فرمایا: جی ہاں جس کی مغفرت ماہ رمضان میں نہ ہوئی اس کی مغفرت پھر کس مہینہ میں ہوگی۔

رواہ ابو الشیخ فی الثواب و الدیلمی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں زیاد بن میمون صاحب فا کہہ راوی ہے جو کذاب ہے۔

۲۴۲۹۴ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ شعبان کے آخری دن رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور یہ رمضان کی پہلی رات تھی، آپ ﷺ نے ہمیں وعظ کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگوں تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے سامنے کیا آنا چاہتا ہے اور تم کس کا سامنا کرنے لگے ہو؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ کیا وحی نازل ہوئی ہے یا کوئی دشمن آ گیا ہے یا کوئی اور نیا واقعہ پیش آ گیا ہے؟ فرمایا: یہ ماہ رمضان تمہارے پاس آنا چاہتا ہے اور تم اس کا سامنا کرنے لگے ہو۔ خبردار! اللہ تعالیٰ روزہ کی صبح کو اہل قبلہ میں سے کسی آدمی کو نہیں چھوڑتا جس کی بخشش نہ کر چکا ہو۔ لوگوں کے پیچھے بیٹھا ہوا ایک آدمی پکار کر کہنے لگا: منافقین کے لیے خوشخبری ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کو میرے پاس لاؤ فرمایا: کیا وجہ ہے میں تیرے سینے کو تنگ کیوں پاتا ہوں؟ کہا: یارسول اللہ! آپ نے تو اہل قبلہ کا ذکر کیا ہے اور منافقین بھی تو اہل قبلہ میں سے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہیں ان کے لیے اس انعام عظیم میں کوئی حصہ نہیں چونکہ منافقین ہم میں سے نہیں ہیں کیونکہ وہ تو کافر ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۲۹۵ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ منبر پر چڑھے فرمایا: آمین دوسرے زینے پر پہنچے فرمایا آمین، پھر تیسرے زینے پر چڑھے فرمایا آمین۔ جب منبر پر سیدھے کھڑے ہوئے فرمایا آمین۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے کس بات پر آمین کہا ہے فرمایا: میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا: اے محمد! اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس آپ کا ذکر ہو مگر وہ آپ پر درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین پھر کہا: اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین کو پایا یا ان میں سے ایک کو پایا اور وہ اسے جنت میں داخل نہ کر سکے میں نے کہا: آمین پھر کہا: اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس نے رمضان شریف پایا لیکن اس نے اپنی بخشش نہ کر سکی میں نے کہا: آمین۔ رواہ ابن النجار

۲۴۲۹۶ ...... سلام طویل، زیاد بن میمون سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ جب رمضان شریف قریب آجاتا رسول کریم ﷺ ہمیں مختصر سے خطاب ارشاد فرماتے کہ تمہارے سامنے رمضان آنا چاہتا ہے اور تم اس کا سامنا کرو گے خبردار اہل قبلہ میں کوئی ایسا نہیں جس کی رمضان کی پہلی رات میں بخشش نہ کی جاتی ہو۔ رواہ ابن النجار

۲۴۲۹۷ ...... خراش حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: ابن آدم کا ہر عمل اسی کے لیے ہے بجز روزہ کے چنانچہ روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۵۶۱۔

۲۴۲۹۸ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ماہ رمضان داخل ہوتا تو رسول کریم ﷺ فرماتے: یہ مہینہ تمہارے اوپر آ چکا ہے یہ بابرکت مہینہ ہے اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو شخص اس رات کی بھلائی سے محروم رہا وہ ہر طرح کی بھلائی سے محروم رہا اور اس کی بھلائی سے وہی شخص محروم رہا ہے جو حقیقت میں محروم ہی ہو۔ رواہ ابن النجار

فصل ...... روزہ کے احکام کے بیان میں

رویت ہلال ...... رویت ہلال کی شہادت

۲۴۲۹۹ ...... ابووائل کہتے ہیں: ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے لکھا تھا: بسا اوقات پہلی تاریخ کا چاند بڑا ہوتا ہے جب تم دن کے وقت چاند دیکھو تو روزہ مت افطار کرو حتیٰ کہ دو مسلمان گواہی نہ دے دیں کہ انھوں نے گذشتہ کل شام چاند دیکھ لیا تھا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والدار قطنی وصححہ

۲۴۳۰۰ ابراہیم روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ فلاں قوم نے زوال کے بعد چاند دیکھا اور روزہ افطار کرلیا، آپ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کی طرف ملامت بھرا خط لکھا کہ جب تیس دن پورے ہونے پر زوال سے قبل چاند دیکھو تو روزہ افطار کراو اور اگر زوال کے بعد چاند دیکھو تو روزہ مت افطار کرو۔ رواہ عبدالرزاق و ابو بکر الشافعی فی الغیلانیات والبیہقی

۲۴۳۰۱ ابراہیم روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن فرقد کی طرف خط لکھا کہ جب تم دن کے اول حصہ میں چاند دیکھو تو روزہ افطار کرلو چونکہ یہ چاند گزشتہ رات کا ہوتا ہے اور جب تم دن کے آخری حصہ میں چاند دیکھو تو اپنے روزے کو مکمل کرو چونکہ یہ آئندہ رات کا چاند ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابوبکر الشافعی

۲۴۳۰۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مہینے بارہ ہوتے ہیں اور ایک مہینہ کبھی تیس دنوں کا ہوتا ہے اور کبھی انتیس دنوں کا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۴۳۰۳ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے متعلق رویت ہلال میں ایک آدمی کی گواہی کو جائز قرار دیا ہے۔ رواہ الدار قطنی والبیہقی

کلام: دار قطنی اور امام بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۴۳۰۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم دن کے اول حصہ میں چاند دیکھو تو روزہ افطار کرلو۔ رواہ ابوبکر فی الغیلانیات

۲۴۳۰۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مہینہ تیس دن کا بھی ہوتا ہے اور مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ رواہ مسدد

۲۴۳۰۶ ابوعمیر بن انس کہتے ہیں مجھے میری پھوپھیوں نے حدیث سنائی ہے جو کہ انصار میں سے ہیں اور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں۔ چنانچہ ان کا کہنا ہے کہ ایک مرتبہ مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے ہمیں شوال کا چاند نہ دکھائی دیا ہم نے صبح کو روزہ رکھ لیا تاہم دن کے پچھلے پہر کچھ شہسوار آئے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کے پاس جاکر گواہی دی کہ انھوں نے گزشتہ شام چاند دیکھ لیا تھا چنانچہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ روزہ افطار کرلیں اور صبح کو عیدگاہ میں نماز کے لیے آجائیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۴۳۰۷ کریب روایت نقل کرتے ہیں کہ مجھے ام فضل بنت حارث نے شام میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا میں نے وہاں جمعہ کی شام رمضان کا چاند دیکھا چنانچہ سب لوگوں نے روزہ رکھا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا پھر میں مہینہ کے آخر میں مدینہ آیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے پوچھا: تم نے چاند کب دیکھا میں نے کہا جمعہ کی شام حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا لیکن ہم نے ہفتہ کی شام دیکھا تھا ہم روزہ میں کمی نہیں کریں گے ہم تو تیس دن پورے کریں گے یا اس سے پہلے چاند دیکھ لیں میں نے کہا: کیا ہمارے لیے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق روزے رکھنا کافی نہیں ہوگا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: نہیں چونکہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں یہی حکم دیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۳۰۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر عید الفطر کرو اگر مطلع ابر آلود ہوجائے تو تیس دن پورے کرو ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم رمضان سے ایک یا دو دن قبل روزہ نہیں رکھ سکتے؟ آپ ﷺ نے غصہ میں ہوکر فرمایا: نہیں۔ رواہ ابن النجار

۲۴۳۰۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب چاند دیکھتے تو اللہ اکبر کہنے کے بعد یہ دعا پڑھتے:

اللھم اھله علینا بالا من والا مان والسلامة والا سلام والتو فیق لما تحب وترضی ربنا وربک اللہ.

یعنی یا اللہ اس چاند کو ہمارے لیے امن وامان، سلامتی اور فرمانبرداری کا باعث بنانا اور اپنے پسندیدہ اعمال کے لیے توفیق کا باعث بنا میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۳۱۰ ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' حارث روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللھم انی اسألک خیر ھذا الشھر وفتحه ونصره وبرکته ورزقه ونوره وطھوره وھداه واعوذبک من شره وشرمافیه وشر مابعده.

یا اللہ! میں تجھ سے اس مہینہ کی خیر و بھلائی فتح، نصرت برکت و رزق، نور، پاکیزگی اور اس کی ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور میں اس مہینہ کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے اور اس کے بعد کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

قضاء روزے کا بیان

۲۴۳۱۱۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ کا کوئی عمل رمضان میں فوت ہو جاتا تو عشرہ ذی الحجہ میں اس کی قضاء کرتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ ذی الحجہ کے مہینہ میں اس کی قضاء کرتے تھے۔

رواہ القطیعی فی القطعیات والطبرانی فی الصغری، وھو ضعیف والطبرانی فی الاوسط

عشرہ ذی الحجہ میں قضائے رمضان

۲۴۳۱۲۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ عشرہ ذی الحجہ میں رمضان (کے کسی عمل) کی قضاء میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

رواہ البیھقی

کلام:۔۔۔ امام بیہقی کہتے ہیں حدیث ضعیف ہے۔

۲۴۳۱۳۔۔۔ اسود بن قیس اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے قضاء رمضان کے متعلق دریافت کیا آپ رضی اللہ عنہ نے اسے عشرہ ذی الحجہ میں قضاء رمضان کا حکم دیا۔ رواہ مسدد

۲۴۳۱۴۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی آدمی رمضان میں بیمار پڑ جائے حتیٰ کہ بحالت مرض دوسرا رمضان آ گیا اور وہ اس دوسرے رمضان کے روزے بھی نہ رکھ سکا تو وہ رمضان کے ہر دن کے بدلہ میں ایک مد کھانا کھلائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۴۳۱۵۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عشرہ میں رمضان کی قضاء میں کوئی حرج نہیں ایک روایت میں ہے عشرہ ذی الحجہ میں۔

رواہ البیھقی مسدد

۲۴۳۱۶۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ذی الحجہ کے دس دنوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کو کوئی دن زیادہ محبوب نہیں جس میں رمضان کی قضاء کی جائے۔ رواہ البیھقی

۲۴۳۱۷۔۔۔ ''مسند بریدہ بن خطیب اسلمی'' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اچانک آپ ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی: میری والدہ کے ذمہ دو مہینوں کے روزے ہیں کیا میں اس کی طرف سے رکھ سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کی طرف سے روزے رکھو مجھے بتاؤ! اگر تمہاری والدہ کے ذمہ قرض ہو تمہاری ادائیگی اس کی طرف سے کافی ہوگی؟ عرض کیا: جی ہاں: فرمایا: پھر اس کی طرف سے روزے بھی رکھو۔ رواہ ابن ابی شیبہ والضیاء

۲۴۳۱۸۔۔۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنے خاندان والوں سے کہا کرتی تھیں کہ جس کے ذمہ رمضان کی کوئی قضاء ہو وہ عید الفطر کے بعد دوسرے دن صبح سے قضاء شروع کر دے وہ ایسا ہی ہوگا جیسا کہ اس نے رمضان میں روزے رکھے۔ رواہ ابن زنجویہ

۲۴۳۱۹۔۔۔ ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' احمد بن منصور کہتے ہیں: مجھے ایک آدمی نے خبر دی ہے جو سفیان بن عیینہ کے پاس حاضر تھا اور سفیان بن عیینہ کے پاس وکیع بن جراح اور یحییٰ بن آدم بھی تھے، ابن عیینہ نے وکیع رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: اے ابوسفیان حضرت علی رضی اللہ عنہ ذی الحجہ میں رمضان کی قضاء کو کیوں مکروہ سمجھتے تھے؟ وکیع رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: چونکہ یہ ایام عظمت ہیں اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چاہا وہ اکیلے ہی ان دنوں کے روزے رکھیں۔ ابن عیینہ نے یحییٰ بن آدم سے کہا: اے ابوزکریا آپ بھی یہی کہتے ہیں: جواب دیا نہیں کہا: پھر آپ کیا کہتے ہیں: یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: کیا آپ نہیں جانتے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رمضان کی قضاء لگاتار کی جائے؟ کہا: جی ہاں یحییٰ

رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ ذی الحجہ میں رمضان کی قضاء مکروہ سمجھتے تھے چونکہ ذی الحجہ میں قربانی کا دن بھی آتا ہے اور اس میں روزہ رکھنا جائز نہیں یہ جواب ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کو بہت پسند آیا۔ رواہ عبیداللہ ابن زیادہ الکاتب فی امالیہ

۲۴۳۰۲ ولید کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دورخلافت میں ۲۸ دن روزے رکھے آپ ﷺ نے ہمیں ایک دن قضاء کرنے کا حکم دیا۔ رواہ البخاری فی تاریخہ و البیھقی فی السنن

۲۴۳۲۱ ...حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قضاء رمضان کے بارے میں فرمایا کہ لگا تار روزے رکھے جائیں۔ رواہ عبدالرزاق والبیھقی

روزے کا کفارہ

۲۴۳۲۲ ... ''مسند ابی ہریرۃ'' ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا (یارسول اللہ) میں ہلاک ہوگیا آپ نے فرمایا: تمہیں کس چیز نے ہلاک کر دیا؟ عرض کیا میں رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کر بیٹھا ہوں۔ حکم ہوا غلام آزاد کرو عرض کیا: میرے پاس غلام نہیں ہے۔ کہا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔ کہا: میرے پاس کھانا بھی نہیں ہے فرمایا: بیٹھ جاؤ چنانچہ وہ آدمی (آپ ﷺ کے پاس) بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک ٹوکری لائی گئی اس میں کھجوریں تھیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ لے جاؤ اور صدقہ کرو۔ عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے! اہل مدینہ میں مجھ سے بڑھ کر زیادہ محتاج کوئی بھی نہیں ہے، رسول کریم ﷺ اس کی بات سن کر ہنس دیئے حتی کہ آپ ﷺ کے دانت مبارک ظاہر ہوگئے فرمایا: جاؤ اور اپنے اہل وعیال کو کھلاؤ۔

رواہ البخاری فی کتاب الصوم باب اذا جامع فی رمضان ولم یکن لہ شیء وابن ابی شیبۃ

۲۴۳۲۳ ... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کفارہ صوم میں وہ آدمی روزے رکھے جو غلام آزاد کرنے کی گنجائش نہ پاتا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۴۳۲۴ ... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنی میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! میں ہلاک ہوگیا، آپ ﷺ نے فرمایا تیرا ناس ہو تجھے کیا ہوا؟ عرض کیا: میں رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کر بیٹھا۔ حکم ہوا غلام آزاد کرو۔ عرض کیا: میرے پاس غلام نہیں ہے: حکم ہوا پھر لگاتار دو مہینے روزے رکھو کہا: میں اس کی طاقت نہیں رکھتا ہوں۔ فرمایا: پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ راوی نے پوری حدیث بیان کی اور آخر میں اس آدمی نے کہا: مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان مجھ سے زیادہ محتاج کوئی نہیں ہے: حضرت ابوھریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ اس پر ہنس دیئے حتی کہ آپ ﷺ کے دانت مبارک بھی دکھائی دینے لگے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (کھجوریں) لے لو اور اپنے رب سے مغفرت طلب کرو۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۳۲۵ ... ''مسند انس رضی اللہ عنہ'' ایوب بن ابوتمیمہ روایت کرتے ہیں کہ آخری عمر میں حضرت انس رضی اللہ عنہ بہت ضعیف ہوگئے تھے اور روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے ثرید کی ایک دیگ بنائی اور تیس (۳۰) مسکینوں کو بلا کر کھانا کھلایا۔

رواہ ابویعلی وابن عساکر

موجب افطار اور روزہ کے مفسدات وغیر مفسدات

۲۴۳۲۶...... مسلم روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رمضان میں ایک مرتبہ بارش کے دن روزہ افطار کیا وہ سمجھے کہ شام ہو چکی ہے اور سورج بھی غروب ہو چکا ہے اتنے میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین سورج نکل چکا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: معاملہ ہلکے درجے کا ہے اور ہم نے اجتہاد کرلیا ہے۔ رواہ مالک والشافعی و البیھقی

۲۴۳۲۷...... حنظلہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں رمضان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روزہ افطار کیا اور لوگوں نے بھی روزہ افطار کیا اتنے میں مؤذن اذان دینے کے لئے چبوترے پر چڑھا اور کہنے لگا اے لوگو! سورج تو یہ رہا اور غروب نہیں ہوا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے روزہ افطار کرلیا وہ اس کی جگہ ایک دن روزہ رکھے۔ رواہ البیھقی

۲۴۳۲۸..... زید بن وھب کہتے ہیں: ایک مرتبہ رمضان میں ہم لوگ مدینہ منور کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے آسمان ابر آلود تھا ہم سمجھے سورج غروب ہو چکا ہے اور شام ہو چکی ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پانی پی لیا اور ہم نے بھی پانی پیا، ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ بادل چھٹ گئے اور سورج ظاہر ہو گیا۔ ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے: ہم اس روزہ کی قضا کریں گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! ہم اس روزہ کی قضا نہیں کریں گے اور نہ ہی ہم نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ رواہ ابو عبید فی الغریب والبیھقی

۲۴۳۲۹..... سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے پاس تشریف لانے اور کہنے لگے: مجھے ایک چیز کے متعلق فتویٰ دو جو میں نے آج کر دی ہے لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین وہ کیا ہے؟ فرمایا: میرے پاس سے (میری) ایک باندی گزری جو میرے دل کو بھاگئی میں نے اس کے ساتھ ہمبستری کر لی حالانکہ میں روزہ میں تھا۔ چنانچہ لوگ ان پر بڑی بڑی باتیں کرنے لگے جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خاموش تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن ابی طالب! تم کیا کہتے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ سے حلال کام سرزد ہوا ہے ایک دن کی جگہ دوسرا دن سہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم فتویٰ کے اعتبار سے سب سے بہتر ہو۔

رواہ ابن سعد

۲۴۳۳۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص بھولے سے کھانا کھالے حالانکہ وہ روزہ میں ہو تو یہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنا رزق عطا کیا ہے اور جب روزہ دار جان بوجھ کر قے کرے اس کے ذمہ قضاء واجب ہو جاتی ہے اور جب خود بخود اسے قے آجائے اس کے ذمہ قضاء واجب نہیں ہوتی۔ رواہ البیھقی

۲۴۳۳۱..... ''مسند ثوبان مولی رسول اللہ ﷺ'' معدان بن ابی طلحہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے انہیں حدیث سنائی کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے قے کر دی اور پھر روزہ توڑ دیا معدان کہتے ہیں میں ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے یہ بات بیان کی: انہوں نے کہا: ابو درداء رضی اللہ عنہ نے سچ کہا: میں نے ہی ان کے وضو کے لیے پانی ڈال کے دیا تھا۔ رواہ ابو نعیم

۲۴۳۳۲..... ''مسند جابر رضی اللہ عنہ'' عبید اللہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ دو آدمیوں کے پاس سے گزرے وہ دونوں رمضان میں کسی آدمی کی غیبت کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا ہے۔

رواہ ابن جریر

۲۴۳۳۳..... فضالہ بن عبید روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک دن رسول کریم ﷺ نے پینے کے لیے پانی منگوایا آپ ﷺ سے کہا گیا، آپ تو اس دن روزہ رکھتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، میں نے قے کر دی تھی اور روزہ توڑ دیا تھا۔ رواہ ابو یعلی وابن عساکر

۲۴۳۳۴..... ایک آدمی بھولے سے کھانا کھا رہا تھا حالانکہ وہ روزہ میں تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس آدمی کا روزہ نہیں ٹوٹا اسے تو اللہ تعالیٰ نے کھانا کھلایا ہے۔

فائدہ:..... حدیث کا حوالہ نہیں دیا گیا حالانکہ یہ حدیث مرفوعاً روایت کی گئی ہے دیکھئے صحیح بخاری باب الصائم اذا اکل اوشرب ناسیا عن ابی ھریرۃ

۲۴۳۳۵..... حضرت معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رمضان کی ۱۸ تاریخ کو رسول کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے، میں سینگی لگوا رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا سینگی لگانے والے اور سینگی لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ چکا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۳۶..... ''مسند ابی درداء رضی اللہ عنہ'' ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے (جان بوجھ کر) قے کر دی اور روزہ توڑ دیا پھر آپ ﷺ کے پاس پانی لایا گیا اور آپ ﷺ نے وضو کیا۔ رواہ عبدالرزاق وقال صحیح

۲۴۳۳۷..... حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رمضان کی ۱۸ تاریخ کو میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا چنانچہ آپ ﷺ نے مقام بقیع میں ایک آدمی کو سینگی لگواتے دیکھا آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑے ہوئے فرمایا: سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ چکا ہے۔

رواہ ابن جریر

روزے کی حالت میں بھول کر کھانا

۲۴۳۳۸ ... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! میں نے بھول کر کھانا کھالیا ہے اور پانی پی لیا ہے حالانکہ میں روزہ میں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی نے تمہیں کھانا کھلایا ہے اور پانی پلایا ہے اپنا روزہ مکمل کرو۔

رواہ ابن النجار

۲۴۳۳۹ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ آسمان سے اولے برسے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ اولے مجھے پکڑاؤ میں نے انہیں اولے تھما دیئے اور وہ کھانے لگے حالانکہ وہ روزہ میں تھے۔ میں نے کہا: آپ اولے کھا رہے ہیں حالانکہ آپ کو روزہ تھا؟ چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: اے بھتیجے یہ نہ تو کھانا ہے اور نہ ہی پانی یہ تو آسمان سے اترنے والی برکت ہے جس سے ہم اپنے بطنوں کو پاک کر رہے ہیں۔ اس بعد میں رسول کریم ﷺ کے پاس آیا اور ان سے یہ سارا واقعہ بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے چچا کے عادت کو اختیار کرو۔ رواہ الدیلمی

۲۴۳۴۰ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ روزہ دار اپنی بیوی کا بوسہ لے سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو پھول کا سونگھنا ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ الدیلمی

روزہ دار کا سینگی لگوانا

۲۴۳۴۱ ... ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد محترم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ رمضان کی اٹھارھویں تاریخ کو نکلا، اچانک ایک آدمی سینگی لگوا رہا تھا، جب رسول کریم ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا: سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ افطار ہو چکا ہے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت نازل کرے! میں اس کی گردن پکڑ کر توڑ نہ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ و تمہارے چاہنے سے زیادہ کفارہ اسے لازم نہیں ہوتا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کا کفارہ کیا ہے؟ فرمایا: اس دن کی جگہ ایک دن اور روزہ رکھنا میں نے عرض کیا: جب یہ نہ پائے تو؟ فرمایا: تب مجھے کچھ پرواہ نہیں۔ رواہ ابن جریر

کلام: ... ابن جریر کہتے ہیں: یہ حدیث باطل ہے اور دین میں اس حدیث سے حجت پکڑنا کسی طرح جائز نہیں ہے چونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نبی کریم ﷺ سے روایت کرنے کا مخرج غیر معروف ہے اور صرف اسی طریق سے یہ معروف ہے نیز اس کی سند میں ابوبکر عبسی نامی راوی ہے اور اس کی روایات پر کسی طرح بھی اعتماد نہیں کیا جا سکتا نیز اس حدیث کو نقل کرنے سے حجت لازم نہیں ہوتی۔ نیز ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ابوبکر عبسی عن عمر مجہول سند ہے دیکھئے میزان الاعتدال ۴۹۹۴۔

۲۴۳۴۲ ... ثوبان کہتے ہیں کہ وہ رمضان کی اٹھارھویں تاریخ کو رسول کریم ﷺ کے ساتھ بقیع کی طرف نکلے چنانچہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو سینگی لگواتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا: سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ افطار ہو چکا ہے۔ رواہ ابن جریر وابن عساکر

۲۴۳۴۳ ... روایت ہے کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روزہ دار کے سینگی لگوانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اندیشہ ضعف کی وجہ سے روزہ دار کے لیے سینگی لگوانا مکروہ سمجھا گیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۴۴ ... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے روزہ دار کو بوسہ لینے اور سینگی لگوانے میں رخصت عنایت فرمائی ہے۔

رواہ ابن جریر

۲۴۳۴۵ ... ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک رات میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اس وقت وہ سینگی لگوا رہے تھے میں نے کہا: اگر یہ کام دن کے وقت ہو؟ جواب دیا: کیا تم مجھے بحالت روزہ خون بہانے کا حکم دیتے ہو؟ حالانکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سینگی لگانے والے اور سینگی لگوانے والے کا روزہ افطار ہو چکا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۴۶...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے سینگی لگوائی حالانکہ آپ ﷺ روزہ میں تھے۔
رواہ ابن النجار

۲۴۳۴۷...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے مقام قاحہ جو کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان واقعہ ہے میں سینگی لگوائی حالانکہ آپ ﷺ روزہ میں تھے اور احرام بھی باندھ رکھا تھا۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۴۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ سینگی لگوار ہا تھا (اسے دیکھ کر) آپ ﷺ نے فرمایا: سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ افطار ہو چکا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۴۹...... ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان سینگی لگوائی حالانکہ آپ ﷺ نے احرام باندھ رکھا تھا اور بحالت روزہ تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۵۰...... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک سینگی لگانے والے کو بلایا حالانکہ آپ ﷺ روزہ میں تھے آپ ﷺ نے فرمایا: تھوڑی دیر انتظار کروتا کہ سورج غروب ہو جائے نیز آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔
رواہ ابن جریر

۲۴۳۵۱...... عطاء رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے مقام قاحہ میں سینگی لگوائی جس کی وجہ سے آپ ﷺ پر کچھ غشی طاری ہو گئی تاہم آپ ﷺ نے روزہ دار کو سینگی لگوانے سے منع فرمایا۔ رواہ ابن جریر وسعید بن المنصور فی سننہ

۲۴۳۵۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رمضان کی اٹھارھویں تاریخ کو نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ سینگی لگوار ہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ افطار ہو گیا۔ رواہ ابن جریر وصححہ

۲۴۳۵۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ افطار ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۵۴...... "مسند علی رضی اللہ عنہ" حارث روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی شخص بحالت روزہ حمام میں داخل ہو یا سینگی لگوائے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۵۵...... "مسند علی رضی اللہ عنہ" حارث بن عبداللہ کہتے ہیں مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بحالت روزہ سینگی لگوانے سے منع فرمایا ہے۔
رواہ ابن جریر

۲۴۳۵۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: روزہ کی حالت میں سینگی نہ لگواؤ اور بحالت روزہ حمام میں بھی داخل نہ ہو۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۵۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حاجم او محجوم کا روزہ افطار ہو جاتا ہے۔ رواہ مسدد

کلام:...... روایت سند کے اعتبار سے ضعیف ہے دیکھئے۔ التحدیث ۱۵۷ التنکیت والا فادۃ ۱۳ جنۃ المر تاب ۳۸۷.

فائدہ:...... حاجم سینگی لگانے والا اور محجوم سینگی لگوانے والا۔ حجامہ کو پچھنے سے بھی تفسیر کیا جاتا ہے۔

۲۴۳۵۸...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اندیشہ ضعف کی وجہ سے روزہ دار کے لیے سینگی لگوانا مکروہ سمجھا گیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۵۹...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول ﷺ نے رمضان میں سینگی لگوائی حالانکہ آپ ﷺ قبل ازیں فرما چکے تھے کہ حاجم اور محجوم کا روزہ افطار ہو جاتا ہے۔ رواہ ابونعیم

۲۴۳۶۰...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ پچھنے لگوار ہا تھا اور یہ رمضان کا مہینہ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حاجم اور محجوم کا روزہ افطار ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۶۱...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے سینگی لگوائی حالانکہ آپ ﷺ روزہ میں تھے اور آپ ﷺ کو ابوطیبہ نے سینگی لگائی تھی۔ رواہ ابن جریر

مباحات روزہ

٢٤٣٦٢ ..... روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بحالت روزہ مسواک کر لیتے تھے لیکن آپ رضی اللہ عنہ تر لکڑی سے مسواک کرتے تھے۔
رواہ ابو عبید

روزے کی حالت میں مسواک

٢٤٣٦٣ ..... عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو حالت روزہ میں مسواک کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابن النجار

٢٤٣٦٤ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی آپ ﷺ اپنے سر مبارک سے پانی کے قطرے جھاڑ رہے تھے چونکہ آپ ﷺ نے رمضان میں غسل جنابت کیا تھا۔ رواہ سمویہ وسعید بن المنصور

٢٤٣٦٥ ..... زیاد بن جریر روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لوگوں میں سب سے زیادہ روزے رکھتے دیکھا ہے اور سب سے زیادہ مسواک کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابن سعد

٢٤٣٦٦ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نماز فجر کے لیے تشریف لائے آپ ﷺ کے سر مبارک سے غسل جنابت کی وجہ سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے نہ کہ غسل احتلام کی وجہ سے۔ اور پھر آپ ﷺ نے اس دن کا روزہ رکھا۔ رواہ ابن النجار

٢٤٣٦٧ ..... ''مسند اسامہ رضی اللہ عنہ'' عمر بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن اپنے والد دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز فجر کے لیے تشریف لے جاتے اور آپ ﷺ کے سر مبارک سے غسل جنابت کی وجہ سے نہ کہ غسل احتلام کی وجہ سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوتے پھر صبح کو آپ ﷺ روزہ میں ہوتے۔ چنانچہ یہ حدیث عبدالرحمٰن نے مروان کو سنائی مروان بولا! میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں کہ تم ضرور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور انہیں بھی یہ حدیث سناؤ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ جس شخص کو احتلام ہو جائے یا ہمبستری کرے اور پھر صبح ہو چکنے کے بعد غسل کرے اسے روزہ نہیں رکھنا چاہیے چنانچہ عبدالرحمٰن حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں یہ حدیث سنائی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (اس بارے میں) ہم سے زیادہ جانتی ہیں مجھے تو یہ حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے سنائی تھی۔ رواہ النسائی

مسافر کی روزہ داری

٢٤٣٦٨ ..... ''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ رمضان میں دو غزوات کیے ہیں ایک غزوہ بدر اور دوسرا فتح مکہ ہم نے ان دونوں غزوات میں روزہ افطار کر لیا تھا۔ رواہ ابن سعد واحمد بن حنبل والترمذی وقال: هذا حديث حسن

٢٤٣٦٩ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ دوران سفر رمضان میں جو روزے رکھے ہیں ان کی قضاء کرے۔
رواہ عبدالرزاق وابن شاهين في السنة وجعفر الفريابي في سننه

٢٤٣٧٠ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص رمضان میں سفر پر ہو اور اسے علم ہو جائے کہ وہ دن کے اول حصہ میں شہر میں داخل ہو جائے گا وہ روزہ کی نیت کر لے۔ رواہ مالک

٢٤٣٧١ ..... ''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رمضان کے آخر میں سفر پر نکلے اور فرمایا: مہینہ کے تھوڑے دن باقی رہ گئے ہیں، اگر ہم بقیہ دنوں کے روزے رکھ لیں تو بہت اچھا ہوگا۔ رواہ ابو عبید في الغريب

٢٤٣٧٢ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے رمضان کا مہینہ پایا درانحالیکہ وہ مقیم تھا پھر اس نے سفر کیا تو اسے روزے لازم

ہوجائیں گے چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے:فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ:یعنی جس شخص نے ماہ رمضان پالیا وہ اس کے روزے رکھے۔

رواہ وکیع وعبد ابن حمید وابن جریر وابن ابی حاتم

۲۴۲۷۳۔۔۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ بنوعبداللہ بن کعب کے ایک آدمی کا کہنا ہے کہ ہمارے اوپر رسول ﷺ کے شہسواروں نے غارت گری ڈالی، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت کھانا تناول فرمار ہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ اور یہ کھانا کھاؤ میں نے عرض کیا میں روزہ میں ہوں، فرمایا: بیٹھ جاؤ میں تمہیں نماز اور روزہ یا فرمایا کہ روزہ کے متعلق بتاتا ہوں چنانچہ اللہ عزوجل نے نماز اور روزے کا آدھا بوجھ مسافر، حاملہ اور دودھ پلانی والی عورت کے ذمہ سے ہٹادیا ہے افسوس صد افسوس! میں اس وقت رسول کریم ﷺ کا کھانا نہ کھاسکا۔رواہ احمد وابونعیم

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۷۱ ۵۔

۲۴۲۷۴۔۔۔عمرو بن امیہ ضمری اپنے والد امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں ایک سفر سے واپس رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوامیہ! صبح کا انتظار مت کرو۔ میں نے عرض کیا: میں روزہ میں ہوں فرمایا: اور میں تمہیں مسافر کے بارے میں بتاتا ہوں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسافر کے ذمہ سے روزہ اور آدھی نماز کو ہٹادیا ہے۔

رواہ الخطیب فی المتفق ورواہ ابن جریر عن ابی سلمۃ عن عمرو بن امیۃ الضمری

حالت سفر میں روزے کی رخصت

۲۴۲۷۵۔۔۔حضرت ابوامیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک سفر میں رسول کریم ﷺ نے ناشتہ کیا میں آپ ﷺ کے قریب بیٹھا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: آؤ ناشتہ کرو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے روزہ ہے فرمایا: آؤ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ مسافر کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا آسانی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری امت سے سفر میں نصف نماز اور روزہ ہٹادیا ہے۔رواہ الخطیب فی المتفق

۲۴۲۷۶۔۔۔حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے حالت سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چاہوتو روزہ رکھو چاہوتو افطار کرو۔ رواہ ابونعیم

۲۴۲۷۷۔۔۔حمزہ بن محمد بن حمزہ بن عمرو اسلمی اپنے والد سے دادا حمزہ کی روایت نقل کرتے ہیں۔وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ میرے پاس سواری ہے میں اسے کھلاتا پلاتا ہوں تاکہ اس پر سفر کروں اور اسے کرایہ پر لگاؤں بسا اوقات مجھے رمضان میں بھی سفر کرنا پڑتا ہے اور میں اس کی قوت بھی رکھتا ہوں یارسول اللہ ﷺ میں پسند کرتا ہوں کہ میں رمضان میں (دوران سفر) روزہ رکھوں چونکہ بعد میں روزے رکھنے سے رمضان ہی میں روزے رکھ لینا میرے لیے بہت آسان ہے چونکہ بعد میں روزہ رکھنا میرے ذمہ ایک قسم کا قرض ہی ہوگا۔یارسول اللہ! اجر عظیم کے لیے میں روزہ رکھ لوں یا افطار کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حمزہ جونسی صورت بھی چاہو کر سکتے ہو۔ رواہ ابونعیم

۲۴۲۷۸۔۔۔حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں سفر میں روزہ رکھنے کی قوت رکھتا ہوں کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: دوران سفر روزہ میں رخصت ہے سو جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت کو اپنایا اس نے بہت اچھا کیا اور جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ رواہ ابونعیم

۲۴۲۷۹۔۔۔ابوعبیدہ بن عقبہ بن نافع روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں صبح کا کھانا پیش کیا اور کہا: اے عقبہ قریب ہوجاؤ۔انہوں نے جواب دیا: مجھے روزہ ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ سنت نہیں ہی (یعنی حالت سفر میں روزہ رکھنا سنت نہیں ہے) اور عقبہ سفر پر تھے۔رواہ ابن عساکر

۲۴۲۸۰۔۔۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم (جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم) ۱۸ رمضان کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ سے خیبر کی طرف نکلے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک جماعت نے روزہ رکھا جب کہ بقیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے افطار کردیا آپ ﷺ نے

اس (روزہ وافطار کرنے) کو معیوب نہیں سمجھا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۴۳۸۱..... "مسند عامر بن مالک، المعروف ملاعب اسنۃ" زرارہ بن اوفی اپنی قوم کے ایک شخص جسے عامر بن مالک کہا جاتا تھا سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک سائل آیا آپ ﷺ نے فرمایا: آؤ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزہ اور آدھی نماز موقوف کر دی ہے۔

رواہ الخطیب فی المتفق واوردہ ابن الاثیر فی اسد الغابۃ ۱۴۱/۳ وقال اخرجہ ابوموسیٰ وھذا اخرجہ احمد فی مسندہ ۳۴۷/۳ عن انس

۲۴۳۸۲..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فتح مکہ کے موقع پر رمضان میں مدینہ سے نکلے درانحالیکہ آپ ﷺ روزہ میں تھے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ مقام کدید تک پہنچے تھے کہ روزہ افطار کر دیا (یعنی آپ ﷺ نے روزہ پورا نہیں کیا بلکہ توڑ دیا)۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۴۳۸۳..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول کریم ﷺ تشریف لے گئے اور یہ رمضان کا مہینہ تھا آپ ﷺ کو روزہ تھا حتیٰ کہ راستہ میں قدید نامی جگہ سے گزرے لگ بھگ یہ دوپہر کا وقت تھا لوگوں کو سخت پیاس لگ گئی اور اپنی گردنیں مائل کرنے لگے اور پانی کی سخت خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے ایک پیالہ منگایا جس میں پانی تھا آپ ﷺ نے پیالہ ہاتھ پر رکھا تاکہ لوگ اسے دیکھ لیں پھر آپ ﷺ نے پانی پیا اور لوگ بھی پانی پر ٹوٹ پڑے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۴۳۸۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم ﷺ سے دوران سفر رمضان میں روزے رکھنے کے متعلق دریافت کیا آپ ﷺ نے فرمایا: روزہ افطار کرلو عرض کیا یارسول اللہ میں روزے پر قوت رکھتا ہوں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم زیادہ قوت والے ہو یا پھر اللہ تعالیٰ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے مریضوں اور مسافروں پر افطار روزہ کا صدقہ کیا ہے تم میں سے کوئی پسند کرے گا کہ وہ کسی دوسرے پر صدقہ کرے اور پھر وہ واپسی کا مطالبہ کرے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:..... اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن رافع ہے جو کہ متروک راوی ہے۔

۲۴۳۸۵..... طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سفر میں روزہ رکھا اور افطار بھی کیا۔ آپ ﷺ نے روزہ رکھنے والے کو معیوب سمجھا اور نہ ہی افطار کرنے والے کو۔ حالانکہ روزہ رکھنے والا افطار کرنے والے سے بہتر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۴۳۸۶..... طاؤس، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی ایک اور حدیث نقل کرتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۴۳۸۷..... عروہ کی روایت ہے کہ حمزہ اسلمی نے نبی کریم ﷺ سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چاہو تو روزہ رکھو چاہو تو افطار کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۴۳۸۸..... ابوجعفر کہتے ہیں نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے موقع پر گھر سے تشریف لے گئے اور جب عسفان یا کدید پہنچے آپ ﷺ نے پانی کا پیالہ منگوایا اور آپ ﷺ سواری پر تشریف فرماتے تھے اور یہ رمضان کا مہینہ تھا چنانچہ لوگوں کی ٹولیاں آپ ﷺ کے سامنے سے گزرنے لگیں اور پیالہ آپ کے ہاتھ پر تھا پھر آپ نے پانی پی لیا اس کے بعد آپ ﷺ کو خبر پہنچی کہ کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: یہی لوگ نافرمان ہیں۔ یہ کلمہ تین بار ارشاد فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

فصل..... روزہ وافطار کے آداب

روزہ کے آداب

۲۴۳۸۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام روزہ نہیں ہے لیکن جھوٹ باطل، لغویات اور جھوٹی قسم سے رکنا بھی ضروری ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

افطاری کے آداب

۲۴۳۹۰ حمید بن عبدالرحمن بن عوف روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس وقت نماز پڑھتے تھے جب افطاری سے قبل رات کی تاریکی دیکھ لیتے پھر نماز کے بعد افطار کرتے۔ اوران کا یہ عمل رمضان میں ہوتا تھا۔

رواہ مالک و عبد الرزاق وابن ابی شیبة والبیھقی

۲۴۳۹۱ ۔۔۔۔ابن مسیب اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اچانک آپ ﷺ کے پاس شام سے آنے والا ایک سوار آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے اہل شام کے حالات دریافت کرنے لگے اور فرمایا: اہل شام روزہ افطار کرنے میں جلدی کرتے ہیں اس نے جواب دیا: جی ہاں، فرمایا: جب تک لوگ ایسا کرتے رہیں گے اور اہل عراق کی طرح انتظار نہیں کریں گے برابر خیر وبھلائی پر قائم رہیں گے۔ رواہ عبد الرزاق وابن ابی شیبة والبیھقی وجعفر الفریابی فی سننه والنجو هر فی اما لیه

۲۴۳۹۲ ۔۔۔۔ابن مسیب کہتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مختلف شہروں کے امراء کی طرف خطوط لکھے کہ روزہ افطار کرنے میں اسراف مت کرو اور اپنی نماز کا انتظار بھی مت کرو کہ ستارے نکل آئیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۴۳۹۳ ۔۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ امت جب تک جلدی روزی افطار کرتی رہے گی برابر خیر وبھلائی پر قائم رہے گی لہٰذا تم میں سے جب کوئی روزہ رکھے اور وہ کلی کرے تو منہ کا پانی تھوکے نہیں بلکہ پی لے چونکہ پہلا پانی بھلائی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

فائدہ:۔۔۔۔۔۔ یعنی افطاری کے وقت کلی کا پانی پی لے تھوکے نہیں۔

۲۴۳۹۴ ۔۔۔۔عطاء کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روزہ دار کی کلی کے متعلق دریافت کی گیا آپ ﷺ نے فرمایا: کلی کا پانی تھوکے نہیں بلکہ پی لے چونکہ وہ اس کا اول پانی ہے جو اس کے لیے بہتر ہے۔ رواہ ابو عبید

۲۴۳۹۵ ۔۔۔۔ابن عوسجہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمیں نماز سے قبل افطار کرنے کا حکم دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس طرح کرنا تمہاری نماز کے لیے اچھا ہے۔ سمویه

۲۴۳۹۶ ۔۔۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں روزہ جلدی افطار کرنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ النسائی

۲۴۳۹۷ ۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہاتھ میں کھجور لیے غروب آفتاب کا انتظار کر رہے ہیں چنانچہ جب سورج غروب ہوگیا آپ نے کھجور منہ میں ڈال لی۔ رواہ ابن النجار

۲۴۳۹۸ ۔۔۔ ”مسند انس رضی اللہ عنہ“ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نماز سے پہلے روزہ افطار کرتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۳۹۹ ۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اس وقت روزہ افطار کرتے تھے جب روزہ دار دودھ پر ہوتا تھا میں آپ ﷺ کے پاس دودھ کا ایک پیالہ لاتا اور سے آپ کے ایک طرف رکھ دیتا پیالہ اوپر سے ڈھانپ دیا جاتا اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے۔

رواہ ابن عساکر

افطار کے وقت کی دعا

۲۴۴۰۰ ۔۔۔مسند انس عمرو بن جمیع ابان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بھی روزہ افطار کرتا ہے اور افطاری کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے:

یا عظیم یا عظیم انت الہی لا الہ غیرک اغفر لی الذنب العظیم فانه لایغفر الذنب العظیم الا العظیم

”اے عظمت والے ۔۔۔ عظمت والے تو ہی میرا معبود ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میرے عظیم گناہوں کو معاف فرما

اور گناہوں کو عظمت والا ہی معاف کرتا ہے۔"

وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ رسول کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ دعا بعد میں آنے والوں کو بھی سکھلاؤ چونکہ اس دعا کو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول پسند فرماتے ہیں اور اس سے دنیا وآخرت کے معاملات سلجھتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... ابن عساکر تے ہیں یہ حدیث شاذ ہے اور اس کی اسناد میں مجاہیل (مجہول راوی) ہیں۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۶۰ والتنزیہ ۳۳۴۲ نیز عمرو بن جمیع کی کنیت ابو منذر کوفی ہے حلوان کا قاضی رہا ہے ابن معین نے اس کی تکذیب کی ہے جب کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے منکر حدیث کہا ہے دیکھئے میزان الاعتدال ۲۵۱۳۔

محظورات صوم..... بوسہ لینا

"مسند عمر رحمۃ اللہ علیہ رضی اللہ عنہ" حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن میں اپنی بیوی کو دیکھ کر نشاط میں آ گیا اور اس کا بوسہ لے لیا حالانکہ مجھے روزہ تھا میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: آج مجھ سے امر عظیم سرزد ہوا ہے (وہ یہ کہ) میں نے بوسہ لے لیا حالانکہ مجھے روزہ ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے بتاؤ بحالت روزہ تم پانی سے کلی کرلو؟ میں نے عرض کیا اس میں کوئی حرج نہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: پھر بوسہ لینے میں کیا حرج ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ واحمد والعدنی والدارمی وابوداؤد والنسائی والشاشی وابن خزیمہ وابن حبان والحاکم والدیلمی فی الفردوس والضیاء المقدسی

کلام:..... امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے لیکن حدیث حاکم نے مستدرک ۴۳۱ میں ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ صحیح علی شرط الشیخین ہے اور علامہ ذھبی نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔

۲۴۴۰۲..... سعید بن مسیب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ روزہ دار کو بوسہ لینے سے منع فرماتے تھے اور کہتے تھے تمہیں پاکدامنی کا وہ مقام حاصل نہیں ہے جو مقام رسول کریم ﷺ کو حاصل تھا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والدارقطنی فی الافراد

۲۴۴۰۳..... سعید بن مسیب روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روزہ دار کو بوسہ لینے سے منع فرماتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: رسول کریم ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیتے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نفس کی حفاظت و پاکدامنی میں رسول اللہ ﷺ کی طرح کون ہوسکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۴۴۰۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ میری طرف نظر نہیں فرمارہے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری کیا حالت ہے؟ فرمایا: کیا تو نے حالت روزہ میں بوسہ نہیں لیا ہے؟ میں نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے! میں اس کے بعد روزہ کی حالت میں بوسہ نہیں لوں گا۔

رواہ ابن راھویہ وابن ابی شیبۃ والبزار وابن ابی الدنیا فی کتاب المنامات وابو نعیم فی الحلیہ والبیہقی

۲۴۴۰۵..... یحییٰ بن سعید روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بیوی عاتکہ بنت زید بنت عمرو بن نفیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سر پر بوسہ دے دیتی تھی حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ روزہ میں ہوتے تھے اور عاتکہ کو بوسہ لینے سے منع نہیں فرماتے تھے۔

رواہ مالک وابن سعد، رواہ ابن سعد ایضا عن یحییٰ بن سعید بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر ان عاتکہ امراۃ عمر قبلہ وھو صائم ولم ینہ

۲۴۴۰۶..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک بوڑھے اور ایک نوجوان نے رسول کریم ﷺ سے روزہ دار کے بوسہ لینے کے متعلق دریافت کیا، آپ ﷺ نے نوجوان کو بوسہ لینے سے منع فرمایا اور بوڑھے کو اجازت دے دی۔ رواہ ابن النجار

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۸۸۵۔

۲۴۴۰۷.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا: میں رمضان میں (بیوی کا) بوسہ لے سکتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں پھر آپ ﷺ کی پاس دوسرا آدمی آیا اس نے بھی یہی سوال کیا: آپ ﷺ نے اسے بوسہ لینے سے منع فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ نے پہلے آدمی کو جازت دے دی اور اسے منع کر دیا آپ ﷺ نے فرمایا: جسے میں نے اجازت دی ہے وہ بوڑھا شخص ہے وہ اپنی حاجت پر قابو پا سکتا ہے اور جسے میں نے منع کر دیا ہے وہ نوجوان آدمی ہے وہ اپنی حاجت پر قابو نہیں پا سکتا۔ رواہ ابن النجار

محظورات متفرقہ

۲۴۴۰۸.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روزہ دار شام کے وقت مسواک نہ کرے لیکن رات کو مسواک کر سکتا ہے چونکہ قیامت کے دن اس ہونٹوں کی خشکی دونوں آنکھوں کے درمیان نور کی مانند ہوگی۔ رواہ البیھقی

۲۴۴۰۹. حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تم روزہ رکھو تو صبح کو مسواک کر لو اور شام کو مسواک نہ کرو چونکہ روزہ دار کے ہونٹوں کی خشکی قیامت کے دن اس کی آنکھوں کے درمیان نور ہوگا۔ رواہ البیھقی والدار قطنی

کلام: .....بیہقی اور دار قطنی نے یہ حدیث ضعیف قرار دی ہے نیز دیکھئے حسن الاثر ۲۱۰ وضعیف الجامع ۵۷۹

دنوں کے اعتبار سے روزہ کے ممنوعات

۲۴۴۱۰.....حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ منی میں جا کر اعلان کرو کہ ان دنوں میں روزہ مت رکھو چونکہ یہ کھانے پینے اور ذکر باری تعالیٰ کے دن ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۴۱۱. حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۴۴۱۲. .....حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ذی الحجہ میں رمضان کی قضاء نہ کرو اور اکیلے جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھو اور بحالت روزہ سینگی نہ لگواؤ۔ رواہ البیھقی

عیدین کے روز روزہ ممنوع ہے

۲۴۴۱۳..... ''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ان دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے یعنی عید الفطر کے دن اور عید الاضحیٰ کے دن۔ چونکہ عید الفطر روزوں کے بعد افطار کا دن ہوتا ہے اور عید الاضحیٰ کے دن تم لوگ اپنی قربانیوں کا گوشت کھاؤ۔

رواہ امالک وعبدالرزاق والحمیدی وابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل والعدنی والبخاری ومسلم وابو دؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابن بی عاصم فی الصوم وابن خزیمۃ وابن الجارود وابو عوانۃ والطحاوی و ابو یعلیٰ وابن حبان و البیھقی

۲۴۴۱۴.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کہ ایک مرتبہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے اچانک ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس لایا گیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اس شخص نے اتنے اور اتنے دنوں سے روزہ افطار نہیں کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔ جب میں نے آپ ﷺ کو غضبناک دیکھا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ایک دن روزہ اور دو دن افطار کیسا ہے؟ فرمایا: کوئی اس کی طاقت رکھتا ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک دن روزہ ایک دن افطار یہ تو میرے بھائی داؤد کا طریقہ ہے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک دن روزہ اور دو دن افطار فرمایا: اس کی کون طاقت رکھتا ہے میں نے عرض کیا: پیر کے دن کا روزہ کیسا ہے؟ فرمایا: اس دن میں پیدا ہوا اسی دن مجھ پر نبوت نازل ہوئی میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! عرفہ اور عاشوراء کے دن کا روزہ فرمایا ان میں سے ایک تو پورے سال کا کفارہ ہے اور دوسرا اگلے

پچھلے گناہوں کو مٹادیتا ہے۔رواہ النسائی و ابویعلی و ابن جریر وصححہ ومسلم فی صحیحہ فی کتاب الصوم وذخیرۃ الحفاظ ۴۳۰۰

۲۴۴۱۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ایام تشریق میں ایک منادی کو حکم دیا کہ یہ کھانے پینے کے دن ہوتے ہیں اس دن منادی حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط وابونعیم فی الحلیۃ

۲۴۴۱۶..... شعبی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہ رمضان سے یوم شک سے منع فرماتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والبیھقی

۲۴۴۱۷..... روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قبل از وفات دو سال لگا تار روزے رکھنا شروع کردیئے تھے بجز عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے اور رمضان میں بھی روزہ رکھتے تھے۔

۲۴۴۱۸..... ''مسند عثمان رضی اللہ عنہ'' ابوعبید مولیٰ عبدالرحمن بن ازھر کہتے ہیں میں حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن حاضر تھا ان دونوں حضرات نے نماز پڑھی پھر واپس لوٹے اور لوگوں کو نصیحتیں کرنے لگے چنانچہ میں نے انہیں سنا فرمارہے تھے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ تین دن بعد تمہارے پاس قربانی کے گوشت میں سے کچھ بچا ہو۔

رواہ احمد والنسائی وابویعلی والطحاوی والبغوی فی سند عثمان

۲۴۴۱۹..... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' عمرو بن سلیم زرقی اپنی والدہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم منیٰ میں تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے: رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں ان دنوں میں کوئی شخص بھی ہرگز روزہ نہ رکھے ایک جملہ جو کہا گیا تھا لوگوں نے اس کی اتباع کرلی۔رواہ احمد بن حنبل والعدنی وابن جریر وصححہ وسعید بن المنصور

۲۴۴۲۰..... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' بشر بن سحیم حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایام تشریق کے موقع پر رسول کریم ﷺ کا منادی باہر نکلا اور اعلان کیا: جنت میں وہی شخص داخل ہوگا جو تابع فرمان ہوگا۔خبردار یہ دن کھانے پینے کے دن ہیں۔

رواہ النسائی وابن جریر

۲۴۴۲۱..... ام مسعود بن حکم کہتی ہیں گویا کہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے سفید خچر پر سوار شعب انصار میں کھڑے دیکھ رہی ہوں اور وہ کہہ رہے ہیں اے لوگو! رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں روزے رکھنے کے دن نہیں ہیں۔

رواہ النسائی وابویعلیٰ وابن جریر وابن خزیمۃ والطحاوی والحاکم

۲۴۴۲۲..... ''مسند عبداللہ بن حذافہ سہمی'' حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں اہل منیٰ میں دو جگہوں پر اعلان کروں کہ ان دنوں میں کوئی شخص روزہ نہ رکھے چونکہ یہ کھانے پینے اور ذکر اللہ کے دن ہیں۔

رواہ الذھلی فی الزھریات وابن عساکر

۲۴۴۲۳..... حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک جماعت میں حکم دیا کہ منیٰ کے مختلف راستوں میں چکر لگاؤ (یہ حجۃ الوداع کا موقع تھا) اور اعلان کرو کہ یہ کھانے پینے اور ذکر اللہ کے دن ہیں، ان ایام میں روزہ ہدی کے علاوہ کوئی اور روزہ جائز نہیں ہے۔رواہ ابن عساکر

ایام تشریق میں روزہ نہیں ہے

۲۴۴۲۴..... حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اعلان کرنے کا حکم دیا کہ ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں۔رواہ ابن جریر

۲۴۴۲۵..... ''مسند بدیل بن ورقاء'' ابونعیم کہتے ہیں: ہمیں اس سند سے حدیث پہنچی ہے احمد بن یوسف بن خلاد حسن بن علی معمری ہشام بن

عمار، شعیب بن اسحاق (ح) محمد بن احمد بن حسن محمد بن عثمان بن ابی شیبۃ ضرار بن صرد مصعب بن سلام (دونوں) ابن جریج محمد بن یحییٰ بن حبان ام حارث بنت عیاش ابن ابی ربیعہ کہتی ہیں کہ انھوں نے بدیل بن ورقاء رضی اللہ عنہ کو ایک اونٹ پر سوار منیٰ کے مختلف مقامات پر اعلان کرتے دیکھا وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں ان ایام میں روزہ رکھنے سے منع کرتے ہیں چونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۲۶..... احمد بن حسن ترمذی عبید اللہ اسرائیل، جابر، محمد بن علی کے سلسلہ سند سے حضرت بدیل بن ورقاء رضی اللہ عنہ کی حدیث مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں ایام تشریق میں اعلان کروں: یہ کھانے پینے کے دن ہیں ہرگز کوئی شخص بھی روزہ نہ رکھے۔ رواہ ابونعیم

۲۴۴۲۷..... احمد منصور، عبد اللہ بن وجاء، سعید بن سلمہ، صالح بن کیسان، عیسیٰ بن مسعود زرقی، حبیبہ بنت شریق روایت نقل کرتی ہیں کہ وہ ایام حج میں بنت عجفاء کے ساتھ منیٰ میں تھیں، ان کے پاس بدیل بن ورقاء رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی پر سوار ہو کر آئے اور اعلان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں کہ جس شخص نے روزہ رکھا ہو وہ روزہ افطار کرلے چونکہ یہ کھانے اور پینے کے دن ہیں۔

۲۴۴۲۸..... ''مسند بسر مازنی'' خالد بن معدان حضرت عبد اللہ بن بسر مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے اور حکم دیا ہے کہ جو شخص اس دن درخت کی لکڑی کے سوا کچھ نہ پائے وہ اسی کو چبالے بہرحال اس دن روزہ نہ رکھے ابن بسر کہتے ہیں: اگر تمہیں شک ہو تو میری بہن سے پوچھ لو چنانچہ خالد بن معدان چل کر ابن بسر کی بہن کے پاس آئے اور ان سے پوچھا چنانچہ انہوں نے یہی حدیث سنائی۔ رواہ ابونعیم

۲۴۴۲۹..... ''مسند بشیر بن خصاصیہ'' بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی لیلیٰ کی روایت ہے بشیر رضی اللہ عنہ کا پہلا نام زحم تھا رسول اللہ ﷺ نے تبدیل کر کے ان کا نام بشیر رکھا تھا۔ چنانچہ لیلیٰ کہتی ہیں مجھے بشیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ انھوں نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! میں جمعہ کے دن روزہ رکھوں اور اس دن کسی سے بھی بات نہ کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا تنہا جمعہ کے دن کا روزہ مت رکھو البتہ جمعہ کا دن مختلف دنوں کے روزوں میں آجائے یا مہینہ کے بیچ میں آجائے اور تم یہ جو کہتے ہو کہ کسی سے کلام نہیں کرو گے تمہاری عمر کی قسم! اگر تم کلام کرو بایں طور پر امر بالمعروف کرو اور نہی عن المنکر کرو تو یہ تمہارے لیے خاموش رہنے سے بہتر ہے۔ رواہ ابونعیم

۲۴۴۳۰..... جنادہ ازدی رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ آٹھ آدمیوں کا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ان آٹھ میں سے آٹھویں وہ خود تھے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے کھانا منگوایا اور ایک آدمی سے کہا: کھاؤ وہ شخص اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا: مجھے روزہ ہے آپ ﷺ نے دوسرے کو کہا: کھانا کھاؤ اس نے بھی کہا: مجھے روزہ ہے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے سب سے پوچھا اور سب نے روزہ میں ہونے کا عذر کیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: گذشتہ کل تمہیں روزہ تھا؟ وہ بولے: نہیں حکم وہ آئندہ کل روزہ رکھو گے؟ سب نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے ان لوگوں کو روزہ توڑنے کا حکم دیا اور پھر فرمایا: تنہا جمعہ کے دن روزہ مت رکھو۔ رواہ احمد بن حنبل والحسن بن سفیان وابونعیم

۲۴۴۳۱..... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ سے کہا گیا کہ فلاں شخص دن کو روزہ رکھتا ہے اور افطار نہیں کرتا یعنی عمر بھر روزہ رکھنا چاہتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: نہ وہ افطار کرسکا اور نہ ہی اس نے روزہ رکھا۔

۲۴۴۳۲..... ''مسند حکم ابی مسعود زرقی'' سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ انہوں نے ابن حکم زرقی کو سنا اور وہ مسعود ہیں وہ کہہ رہے تھے کہ مجھے میرے والد نے حدیث سنائی ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ منیٰ میں تھے انہوں نے ایک سوار کو پکار کر کہتے ہوئے سنا کہ ہرگز کوئی شخص روزہ نہ رکھے چونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ رواہ ابن جریر وابونعیم

۲۴۴۳۳..... ''مسند حمزہ بن عمرو اسلمی'' قتادہ، سلیمان بن یسار کی سند سے مروی ہے کہ حمزہ اسلمی نے ایک شخص کو گندمی رنگ کے اونٹ پر سوار دیکھا اور وہ نبی ﷺ کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا اور نبی کریم ﷺ برابر آگے چلے جا رہے تھے اور وہ شخص کہہ رہا تھا کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں لہٰذا ان دنوں میں روزہ مت رکھو قتادہ کہتے ہیں ہم سے بیان کیا گیا ہے کہ ایام تشریق میں منادی حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۳۴..... حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو منیٰ میں دیکھا اور وہ گندمی رنگ کے اونٹ پر سوار تھا اور کہہ رہا تھا۔ ان دنوں میں روزے مت

رکھو یہ ایام تشریق ہیں اور کھانے پینے کے دن ہیں۔ جب کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے درمیان موجود تھے۔ رواہ الطبرانی

۲۴۴۳۵ ...... حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا: آپ ﷺ نے فرمایا: جو صورت تمہیں آسان لگے وہی کرو۔ رواہ الطبرانی وابو نعیم

۲۴۴۳۶ ...... حمزہ عمرو اسلمی عبداللہ بن شخیر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے عمر بھر کے روزے کے متعلق پوچھا گیا: آپ ﷺ نے فرمایا: نہ روزہ ہوا اور نہ افطار کرسکا۔ رواہ ابن جریر

صوم وصال مکروہ ہے

۲۴۴۳۷ ...... عبداللہ بن شخیر کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں اعمال کا تذکرہ کرنے لگے اور بیان کیا کہ فلاں شخص عمر بھر کا روزہ رکھتا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کرسکا۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۳۸ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو منیٰ میں بھیجا اور حکم دیا کہ اعلان کریں کہ ان ایام میں روزے مت رکھو چونکہ یہ کھانے پینے کے ایام ہیں اور ذکر اللہ کے ایام ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۳۹ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سلمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جمعہ کے دن کو روزے کے لئے خاص مت کرو اور شب جمعہ کو قیام کے لیے خاص مت کرو۔ رواہ ابن النجار

۲۴۴۴۰ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدیل بن ورقاء رضی اللہ عنہ کو حکم دیا چنانچہ انہوں نے ایام تشریق کے بارے میں اعلان کیا: ان دنوں میں روزہ مت رکھو چونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ رواہ ابن السکن وابو نعیم

۲۴۴۴۱ ...... نافع، جبیر بن مطعم کی سند سے مروی ہے کہ ایک صحابی کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بشیر بن سحیم انصاری کو اعلان کرنے کا حکم دیا: کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوگا اور ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۴۲ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدیل بن ورقاء خزاعی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا چنانچہ انہوں نے اعلان کیا کہ ان دنوں میں روزے مت رکھو چونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۴۳ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے منیٰ کے دنوں میں ایک اعلان کرنے والے کو بھیجا اس نے اعلان کیا کہ: خبردار! ان دنوں میں روزے مت رکھو چونکہ یہ کھانے پینے اور ہمبستری کے دن ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۴۴ ...... "مسند ابن عمر رضی اللہ عنہما" نبی کریم ﷺ نے بشر بن سحیم رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ جاؤ اور اعلان کرو کہ: جنت میں وہی شخص داخل ہوگا جو فرمانبردار ہوگا اور یہ کہ ایام تشریق کھانے اور پینے کے دن ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن بشر بن سحیم

۲۴۴۴۵ ...... ام حارث بنت عیاش بن ابی ربیعہ کی روایت ہے کہ انہوں نے بدیل بن ورقاء رضی اللہ عنہ کو گندمی رنگ کے ایک اونٹ پر منیٰ میں مختلف جگہوں میں چکر لگاتے دیکھا وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں ان ایام میں روزہ رکھنے سے منع کر رہے ہیں چونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ رواہ ابو نعیم

۲۴۴۴۶ ...... ابونضر کی روایت ہے کہ انہوں نے قبیصہ اور سلمان بن یسار کو ام فضل بنت حارث سے ایک حدیث بیان کرتے سنا ہے وہ کہتی ہیں ہم رسول ﷺ کے ساتھ منیٰ میں تھے ہمارے پاس سے ایک آدمی گزرا جو اعلان کر رہا تھا کہ یہ کھانے پینے اور ذکر باری تعالیٰ کے دن ہیں، مجھے بھیجا گیا تا کہ میں دیکھوں کہ یہ کون شخص ہے بس دیکھتی ہوں کہ وہ ایک آدمی ہے جسے ابن حذافہ کہا جاتا ہے اس کا بیان تھا کہ مجھے رسول کریم ﷺ نے اعلان کرنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۴۴۷ ...... حکیم بن سلمہ ثقفی اپنی دادی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کی دادی صاحبہ نے درمیان ایام تشریق میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو

رسول کریم ﷺ کے خچر پر سوار دیکھا اور وہ اعلان کررہے تھے کہ یہ کھانے پینے اور بیوی کے ساتھ ہمبستری کرنے کے دن ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۴۸.....زہری کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا انھوں نے ایام تشریق میں اعلان کیا: یہ ایام کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ہیں لہٰذا روزے مت رکھو البتہ وہ شخص روزے رکھ سکتا ہے جس کے ذمہ صوم ہدی واجب ہو۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۴۹.....مکحول کہتے ہیں: لوگوں کا گمان ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے اونٹ پر سوار ہو کر منی میں مختلف مقامات پر چکر لگائے اور اعلان کرتا رہا کہ کوئی شخص روزہ نہ رکھے چونکہ یہ کھانے پینے اور ذکر باری تعالیٰ کے ایام ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۵۰.....''مسند انس رضی اللہ عنہ'' سعید بن ابی عروبہ، ایک شخص، یزید رقاشی کی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چند ایام میں روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے وہ یہ ہیں عیدالفطر کا دن عید قربانی کا دن اور ایام تشریق۔ رواہ ابن جریر

عمر بھر کے روزے

۲۴۴۵۱.....ام کلثوم کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا: آپ عمر بھر کے روزے رکھتی ہیں حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا جی ہاں میں نے رسول کریم ﷺ کو سنا ہے کہ آپ نے عمر بھر کے روزوں سے منع فرمایا ہے، لیکن جو شخص عیدالفطر اور عید قربانی کے دنوں میں روزہ افطار کرے وہ عمر بھر کے روزے رکھنے کے حکم میں نہیں ہوتا۔ رواہ ابن جریر

صوم وصال سے ممانعت

۲۴۴۵۲.....''مسند بشیر بن خصاصیہ'' بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی لیلیٰ کہتی ہیں میں لگاتار روزے (صوم وصال) رکھتی تھی مجھے بشیر رضی اللہ عنہ نے اس سے منع کیا اور کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال (لگاتار روزے رکھنے) سے منع کیا ہے، فرمایا کہ یہ نصاریٰ کا فعل ہے، لیکن تم اس طرح روزے رکھو جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم رات تک اپنا روزہ مکمل کرلو اور جب رات ہوجائے تو روزہ افطار کرلو۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی

۲۴۴۵۳.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن النجار

فصل.....سحری کے بیان میں

۲۴۴۵۴.....''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' سالم بن عبید کہتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا تھا کہ میرے اور فجر کے درمیان اٹھ جاؤ تاکہ میں سحری کھالوں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والدارقطنی وصححہ

۲۴۴۵۵.....عون بن عبداللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ دو شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ سحری کھا رہے تھے، ان دو میں سے ایک بولا: طلوع فجر ہوچکا ہے دوسرا بولا: طلوع فجر نہیں ہوا، اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں کا آپس میں اختلاف ہوچکا ہے لہٰذا کھانا کھاؤ۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۴۴۵۶.....ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے کہلا بھیجا کہ میں سحری کے کھانے میں ان کے ساتھ شریک ہوجاؤں اور یہ بھی کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے سحری کو بابرکت کھانا قرار دیا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والطبرانی فی الاوسط فی الافراد وسعید بن المنصور

۲۴۴۵۷.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب دو شخص (طلوع) فجر میں شک کررہے ہوں وہ کھانا کھاسکتے ہیں حتیٰ کہ انہیں فجر کا یقین ہوجائے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۴۴۵۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سحری سے دوسری سحری تک مسلسل روزہ میں رہتے تھے۔

رواہ احمد بن ابی شیبة والطبرانی وسعید بن المنصور

۲۴۴۵۹..... ''مسند بلال رضی اللہ عنہ'' ابواسحاق، معاویہ بن قرہ کی سند سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی روایت کی ہے۔ بلال کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تاکہ آپ ﷺ کو نماز فجر کے لیے تشریف لانے کی اطلاع کردوں میں نے آپ ﷺ کو پانی پیتے ہوئے پایا پھر آپ ﷺ نے پانی مجھے تھما دیا چنانچہ میں نے بھی پیا پھر ہم نماز کے لیے نکلے اور نماز کھڑی کی گئی۔ رواہ الخطیب وابن عساکر

کلام:..... خطیب بغدادی اور ابن عساکر کا کہنا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اسحاق سبیعی عن معاویہ بن قرہ روایت حسن ہے لیکن اس سند میں ارسال ہے چونکہ معاویہ بن قرہ کی ملاقات بلال رضی اللہ عنہ سے نہیں ہوئی ہے۔

۲۴۴۶۰..... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا اللہ میری امت کے لیے سحری کے کھانے میں برکت ڈال دے فرمایا کہ سحری کھاؤ گوکہ پانی کا ایک گھونٹ ہی کیوں نہ پی لو سحری کھاؤ گوکہ کشمش کے چند دانے ہی کیوں نہ کھالو چونکہ فرشتے تمہارے اوپر رحمت نازل کریں گے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد

۲۴۴۶۱..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک جز یہ تین چیزیں بھی ہیں، تاخیر سے سحری کھانا افطار میں جلدی کرنا اور نماز میں انگلی سے اشارہ کرنا۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ (۱۰۹۷ وضعیف الجامع ۱۸۳۸ چونکہ اس کی سند میں عمرو بن راشد ہے محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۴۴۶۲..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سحری کھا رہے تھے جونہی آپ ﷺ سحری سے فارغ ہوئے اتنے میں علقمہ بن علاثہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے علقمہ سحری کھا ہی رہے تھے کہ اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے، اور نبی کریم ﷺ کو نماز کی اطلاع دینے لگے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے بلال تھوڑی مہلت دے دو تاکہ علقمہ سحری سے فارغ ہو جائے۔

رواہ ابن عساکر والدیلمی

۲۴۴۶۳..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ علقمہ بن علاثہ رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اتنے میں بلال رضی اللہ عنہ آئے اور نماز کی اطلاع کرنے لگے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بلال تھوڑی دیر رک جاؤ علقمہ سحری کھا رہا ہے۔

رواہ الطبرانی وابن عساکر

۲۴۴۶۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بالفرض اگر اذان ہو جائے درانحالیکہ میں اپنی بیوی سے ہمبستری کر رہا ہوں تو میں ضرور روزہ رکھوں گا۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۴۴۶۵..... حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ماہ رمضان کی دعوت دیتے سنا ہے اور آپ ﷺ کہہ رہے تھے: بابرکت کھانے کی طرف آجاؤ۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۴۶۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ماہ رمضان میں ایک رات ہم (جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باہر نکلے چنانچہ آپ ﷺ کا آگ کی روشنیوں پر سے گزر ہوا فرمایا: اے انس! یہ کیسی آگ ہے؟ جواب دیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! انصار سحری کھا رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! میری امت کی سحری میں برکت عطا فرما۔ رواہ ابن النجار

فصل ..... اعتکاف کے بیان میں

۲۴۴۶۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انہوں نے جعرانہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ذمہ ایک دن کا

اعتکاف واجب ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جاؤ ایک دن کا اعتکاف کرو اور ساتھ ساتھ روزہ بھی رکھو۔

رواہ ابن ابی عاصم فی الا عتکاف والدارقطنی فی الا فراد والبیهقی

کلام: ......دارقطنی کہتے ہیں: عبداللہ بن بدیل (جو اس حدیث کی سند میں ایک راوی ہے) روایت حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے دارقطنی کہتے ہیں میں نے ابوبکر نیشاپوری کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے چونکہ عمرو بن دینار کے ثقہ (قابل اعتماد) شاگردوں میں سے کسی نے بھی اس حدیث کو بیان نہیں کیا چنانچہ ان کے شاگردوں میں ابن جریج، ابن عیینہ حماد بن سلمہ اور صمار بن زید وغیرھم ہیں جب کہ عبداللہ بن بدیل روایت حدیث میں ضعیف قرار دیئے گئے ہیں۔

۲۴۴۶۸......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دور جاہلیت میں میں نے نذر (منت) مانی تھی کہ میں ایک دن بیت اللہ میں اعتکاف کروں گا چنانچہ آپ ﷺ طائف سے فتحمند واپس ہوئے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ذمہ ایک منت ہے جو میں نے مانی تھی کہ بیت اللہ کے پاس اعتکاف کروں گا آیا کہ اب میں اعتکاف کروں یا کہ نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں اعتکاف کرو اور اپنی منت پوری کرو۔

رواہ ابن ابی عاصم فی الاعتکاف

۲۴۴۶۹......"مسند علی رضی اللہ عنہ" حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اپنے اہل خانہ کو جگادیتے تھے۔ رواہ الطبرانی واحمد والترمذی وقال: حسن صحیح وابن ابی عاصم فی الاعتکاف وجعفر الفریابی فی السنن وابن جریر وابو یعلیٰ وابو نعیم فی الحلیة وسعید بن المنصور

۲۴۴۷۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رمضان المبارک کا آخری عشرہ جب آجاتا تو رسول اللہ ﷺ اپنے گھر والوں کو جگادیتے تھے اور آزار بند اوپر چڑھا لیتے تھے۔ رواہ ابن ابی العاصم فی الاعتکاف والبخاری وجعفر الفریابی فی السنن وابن جریر وصحیحه

۲۴۴۷۱......"مسند:" نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اپنے اہل خانہ کو جگادیتے تھے خواہ چھوٹا ہوتا یا بڑا ہر ایک نماز کے لیے تیار ہوجاتا تھا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۲۴۴۷۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ معتکف مریض کی عیادت کرسکتا ہے نماز جنازہ میں حاضر ہوسکتا ہے جمعہ کے لئے بھی جاسکتا ہے اور اپنے گھر والوں کے پاس بھی آسکتا ہے لیکن ان کے ساتھ مجلس نہیں کرسکتا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۴۴۷۳......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روزے کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا۔ رواہ ابن ابی شیبة

کلام: ......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۷۴ والطیفة ۲۷۔

۲۴۴۷۴......حکم بن عتبہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: معتکف پر روزہ واجب نہیں ہوتا الا یہ کہ وہ خود اپنے اوپر روزہ کی شرط لگادے۔ رواہ ابن ابی شیبة وابن جریر

۲۴۴۷۵......حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا نبی کریم ﷺ ازار چڑھا لیتے تھے اور عورتوں سے الگ ہوجاتے تھے۔ رواہ مسلم والبخاری

۲۴۴۷۶......عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کی روایت ہے کہ ان کی والدہ فوت ہوگئی حالانکہ اس کے ذمہ اعتکاف تھا عبیداللہ کہتے ہیں: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں پوچھا: انہوں نے فرمایا: اپنی والدہ کی طرف سے اعتکاف کرو اور روزہ بھی رکھو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۴۴۷۷......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو فجر کی نماز پڑھ کر اعتکاف والی جگہ میں داخل ہوجاتے۔ رواہ البزار

۲۴۴۷۸......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ آخری عشرہ میں اپنے اہل خانہ کو بیدار رکھتے پوری رات عبادت کرتے اور اپنا ازار کس کر باندھ لیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۷۹......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ آخری عشرہ میں اتنا زیادہ (عبادت میں) مجاہدہ کرتے تھے کہ اس کے

علاوہ اور دنوں میں اتنا زیادہ مجاہدہ نہیں کرتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۸۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب رمضان شریف کا مہینہ داخل ہوتا رسول کریم ﷺ اپنا ازار کس لیتے تھے اور پھر اپنے بستر پر تشریف نہیں لاتے تھے حتیٰ کہ ماہ رمضان گزر جاتا۔ رواہ ابن جریر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحفاظ ۵۰۷

۲۴۴۸۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ رمضان المبارک کے پہلے دو عشروں میں نمازیں پڑھتے تھے اور سوتے بھی تھے اور جب آخری عشرہ داخل ہوتا تو آپ ﷺ ازار کس لیتے اور نماز میں (ہمہ وقت) مصروف رہتے۔ رواہ ابن النجار

۲۴۴۸۲..... عامر بن مصعب کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے بھائی حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد ان کی طرف سے اعتکاف کرتی تھیں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۴۴۸۳..... "مسند ابی رضی اللہ عنہ" نبی کریم ﷺ (ہر حال) رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے تھے چنانچہ ایک سال آپ ﷺ سفر پر تشریف لے گئے اور اعتکاف نہ کیا پھر آئندہ سال بیس (۲۰) دن اعتکاف کیا۔

رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن خزیمۃ وابوعوانۃ وابن حبان والحاکم والضیاء المقدسی

۲۴۴۸۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ (ایک سال) نبی کریم ﷺ سفر پر ہونے کی وجہ سے (رمضان کے) آخری عشرہ میں اعتکاف نہ کر سکے پھر آئندہ سال بیس دن اعتکاف کیا۔ رواہ البزار

شب قدر لیلۃ القدر کا بیان

۲۴۴۸۵..... روایت ہے کہ زر بن حبیش سے شب قدر کے بارے میں پوچھا گیا انہوں نے جواب دیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور رسول کریم ﷺ کے بہت سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یقین تھا کہ ستائیسویں رات شب قدر ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۴۴۸۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: البتہ تم جانتے ہو کہ رسول کریم ﷺ نے شب قدر کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ آخری عشرہ کی طاق راتوں میں اسے تلاش کرو پھر تم کونسی طاق راتوں میں اسے سمجھتے ہو۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبۃ

۲۴۴۸۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے نبی کریم ﷺ نے شب قدر کے بارے میں فرمایا: اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔

رواہ ابن ابی عاصم فی الاعتکاف

۲۴۴۸۸..... "مسند علی رضی اللہ عنہ" حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں گھر سے باہر نکلا جسوقت کہ چاند طلوع ہو چکا تھا اور یوں لگتا تھا گویا کہ وہ پیالے کا ٹکڑا ہو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آج کی رات شب قدر ہے۔ رواہ احمد بن حنبل فی مسندہ

۲۴۴۸۹..... حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے لیلۃ القدر دکھلا دی گئی تھی لیکن پھر بھلا دی گئی البتہ میں نے دیکھا کہ اس رات کی صبح کو میں نے کیچڑ میں سجدہ کیا چنانچہ تیسویں رات بارش برسی رسول کریم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کی پیشانی اور ناک پر کیچڑ کا اثر تھا۔ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وہ تیسویں رات تھی۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۹۰..... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام کہتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے کہا: لوگوں کا گمان ہے کہ لیلۃ القدر اٹھالی گئی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے یہ بات کہی اس نے جھوٹ بولا۔ رواہ البزار

۲۴۴۹۱..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے پوچھا مہینہ کتنا گزر چکا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا

مہینہ کے بائیس (۲۲) دن گزر چکے ہیں اور آٹھ دن باقی ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بائیس (۲۲) دن گزر چکے اور سات (۷) دن باقی رہے لہٰذا شب قدر کو آج کی رات میں تلاش کرو۔ یعنی یہ مہینہ پورا (۳۰ دن کا) نہیں ہوگا۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۹۲۔۔۔۔ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تیسویں رات کو شب قدر سمجھتی تھیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۹۳ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کو لیلۃ القدر عطا فرمائی ہے اور مجھ سے پہلے کسی کو یہ رات نہیں دی گئی۔ رواہ الدیلمی عن انس

۲۴۴۹۴۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں کہ ستائیسویں رات شب قدر ہے۔ رواہ ابن جریر

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۱۴۷۔

۲۴۴۹۵۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص لیلۃ القدر کو تلاش کرنا چاہتا ہو وہ اسے رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرے اگر تم عاجز آجاؤ تو آخری سات راتوں میں مغلوب مت ہو جاؤ چنانچہ آپ ﷺ آخری عشرہ میں اپنے اہل خانہ کو بیدار رکھتے تھے۔ رواہ ابوقاسم بن بشران فی امالیہ

پورا سال قیام اللیل کا اہتمام

۲۴۴۹۶۔۔۔۔"مسند ابی رضی اللہ عنہ" زر بن حبیش روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابو منذر! مجھے شب قدر کے بارے میں بتایئے کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، تو انہوں نے کہا: جو شخص پورا سال قیام (اللیل) کرے گا وہ اسے پالے گا حضرت ابی رضی اللہ عنہ بولے، اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمٰن پر رحم فرمائے۔ بخدا! انہیں علم ہے کہ شب قدر رمضان میں ہے انہوں نے اسے ظاہر کرنا اس لیے ناپسند سمجھا کہ کہیں لوگ بھروسہ کر کے بیٹھ نہ جائیں، بخدا! شب قدر رمضان میں ہے اور وہ ستائیسویں رات ہے، زر کہتے ہیں: میں نے کہا: اے ابو منذر! آپ کو کیسے معلوم ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے ایک نشانی سے اس کا پتہ چلا ہے جو مجھے رسول کریم ﷺ نے بتائی ہوئی ہے میں نے کہا: وہ کونسی نشانی ہے؟ کہا: سورج اس رات کی صبح طشتری کی مانند طلوع ہوتا ہے اور بغیر شعاع کے ہوتا ہے حتیٰ کہ اسی حالت میں بلند ہو جاتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والحمیدی ومسلم وابو داؤد والترمذی والنسائی وابن خزیمۃ وابن الجارود وابو عوانۃ والطحاوی وابن حبان و البیھقی فی شعب الایمان والدار قطنی فی افراد

۲۴۴۹۷۔۔۔۔زر بن حبیش کہتے ہیں اگر مجھے تمہاری سلطنت (غلبہ) کا خوف نہ ہوتا میں اپنے کانوں میں ہاتھ رکھ کر اعلان کرتا کہ شب قدر آخری عشرہ میں ہے اور ساتویں رات میں ہے بایں طور کے اس کے قبل وبعد تین تین راتیں ہیں مجھے ایک ایسے شخص نے حدیث سنائی ہے جو مجھ سے جھوٹ نہیں بولتا یعنی حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مغرب اور عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ لی وہ شب قدر کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا۔ رواہ عبدالرزاق

فصل۔۔۔۔۔نماز عید اور صدقہ فطر کے بیان میں

نماز عید

۲۴۴۹۸۔۔۔۔"مسند صدیق رضی اللہ عنہ" حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر کمر بند والی عورت کے ذمہ واجب ہے کہ وہ عیدین کے لیے گھر سے باہر آئے۔ رواہ ابن شیبۃ

۲۴۴۹۹۔۔۔۔اسماعیل بن امیہ بن عمرو بن سعید بن عاص کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اعراب (دیہاتیوں) سے صدقہ فطر میں پنیر

لیتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۴۵۰۰۔۔۔وھب بن کیسان ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما خطبہ سے پہلے نماز عید پڑھتے تھے۔ رواہ مسدد رواہ مالک بلاغاً وابن ابی شیبة

عیدین کی نماز کی تکبیرات

۲۴۵۰۱۔۔۔عبدالرحمن بن رافع روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز عیدین میں بارہ (۱۲) تکبیرات کہتے تھے پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۴۵۰۲۔۔۔عبدالملک بن عمیر کہتے ہیں مجھے حدیث سنائی گئی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عیدین میں قراءت کرتے تھے۔اور یہ دوسورتیں ''سبح اسم ربک الا علی''اور ھل اتاک حدیث الغاشیۃ پڑھتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۴۵۰۳۔۔۔عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں عید کے موقع پر بارش ہوگئی اور آپ رضی اللہ عنہ اس عیدگاہ کی طرف نہ نکلے جس میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ پڑھی جاتی تھی چنانچہ لوگ مسجد میں جمع ہوگئے اور وہیں آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز عید پڑھائی پھر آپ رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! رسول کریم ﷺ لوگوں کے ساتھ عیدگاہ میں تشریف لاتے اور لوگوں کو نماز عید پڑھاتے تھے چونکہ عیدگاہ ان کے لیے زیادہ موزوں اور کشادہ ہوتی تھی جب کہ مسجد ان کے لیے کشادہ نہیں ہوتی تھی چنانچہ جب یہ بارش ہوجاتی تو مسجد لوگوں کے لیے زیادہ موزوں ہوتی تھی۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۴۵۰۴۔۔۔وھب بن کیسان کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے دور میں دو عیدین (عید اور جمعہ) جمع ہوگئیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ تاخیر سے گھر سے باہر تشریف لائے حتیٰ کہ سورج بلند ہو چکا تھا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے طویل خطبہ دیا پھر منبر سے نیچے اترے اور دو رکعت نماز پڑھی جب کہ لوگوں کے لیے نماز جمعہ نہ پڑھی چنانچہ لوگوں نے اس کو برا سمجھا اور باتیں کرنے لگے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کا تذکرہ کیا گیا انہوں نے کہا: ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ عمل سنت کے مطابق کیا ہے پھر لوگوں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا انہوں نے کہا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ جب اس طرح دو عیدیں جمع ہوجاتی تھیں آپ رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

رواہ مسدد والمروزی فی العیدین وصحح

۲۴۵۰۵۔۔۔''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کہتے ہیں ایک مرتبہ عید کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول کریم ﷺ اس دن کونسی سورتیں پڑھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: سورۂ ق''اور واقترب''۔

رواۃ ابن ابی شیبة

۲۴۵۰۶۔۔۔''مسند عثمان رضی اللہ عنہ'' عبداللہ بن فروخ کہتے ہیں میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز عید پڑھی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے سات بار پانچ تکبیرات کہیں۔رواہ الامام احمد بن حنبل فی مسندہ

۲۴۵۰۷۔۔۔''مسند علی رضی اللہ عنہ'' حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ عیدگاہ کی طرف پیدل جایا جائے اور جانے سے قبل کچھ کھالیا جائے۔رواہ الطبرانی والترمذی وقال حسن والنسائی وابن ماجہ والمروزی فی العیدین

۲۴۵۰۸۔۔۔''ایضاً'' علاء بن بدر کہتے ہیں ایک مرتبہ عید کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا: اے لوگو! ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہے ہیں چنانچہ عید سے قبل یا نبی کریم ﷺ سے قبل کوئی شخص نماز نہیں پڑھتا تھا۔ ایک شخص بولا: اے امیر المومنین کیا میں لوگوں کو منع نہ کروں کہ امام کے نکلنے سے قبل نماز نہ پڑھو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہیں چاہتا کہ جب کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور میں اسے نماز سے روک دوں لیکن نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہتے ہوئے جس چیز کا ہم نے مشاہدہ کیا ہے

وہ تمہیں بتادی ہے۔رواہ ابن راھویہ والبزار وزاھر فی تحفۃ عید الفطر

۲۴۵۰۹......حنش بن معتمر کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کہا گیا: کچھ لوگ جبانہ کی طرف آنے کی طاقت نہیں رکھتے چونکہ ان میں سے بعض علیل ہیں اور بعض کو مسجد زیادہ دور پڑتی ہے۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہاں بھی نماز پڑھواور مسجد میں بھی پڑھواور چار رکعات پڑھو دوسنت کی اور دو خروج کی۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وابن منیع والمروزی فی العیدین

۲۴۵۱۰...... عطاء بن سائب کی روایت ہے کہ میسرہ عید کے دن امام سے قبل نماز پڑھ لیتے تھے ان سے کہا گیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کیا نماز عید سے پہلے نماز پڑھنا مکروہ نہیں سمجھتے تھے؟ کہا جی ہاں۔رواہ مسدد

۲۴۵۱۱......ابوزرین کہتے ہیں: میں عید کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر ہوا چنانچہ آپ ﷺ نے عمامہ باندھ رکھا تھا اور عمامہ کا شملہ پیچھے لٹکا رکھا تھا۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۴۵۱۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عیدین میں جو شخص ساتھ ملا ہوا سے سنا جائے۔رواہ البیھقی فی السنن

۲۴۵۱۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد میں نماز عید کی چار رکعات پڑھی جائیں دو رکعات سنت کی اور دو رکعت عیدگاہ کی طرف نکلنے کی۔رواہ الشافعی والبیھقی فی السنن

۲۴۵۱۴......ابواسحاق روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ کمزور لوگوں کو مسجد میں نماز عید کی دو رکعتیں پڑھائے۔

رواہ الشافعی وابن جولپر والبیھقی فی السنن

۲۴۵۱۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ آدمی عیدگاہ کی طرف پیدل چل کر جائے۔فرمایا کہ عیدین کے موقع پر عیدگاہ کی طرف جانا سنت ہے اور مسجد کی طرف عید کے لئے صرف کمزور ضعیف اور مریض جائے لیکن تم لوگ پہاڑ کی طرف جاؤ اور عورتوں کو مت روکو۔

رواہ البیھقی فی السنن

۲۴۵۱۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ آدمی عیدگاہ کی طرف پیدل چل کر آئے اور واپسی میں سوار ہو جائے۔

رواہ البیھقی فی السنن

عید الفطر سے قبل کچھ کھانا

۲۴۵۱۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ آدمی عید الفطر کے دن عیدگاہ کی طرف نکلنے سے قبل کچھ کھالے۔

رواہ البیھقی فی السنن

۲۴۵۱۸......ھزیل روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ کمزور وضعیف لوگوں کو مسجد میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ پڑھائے اور اسے حکم دیا کہ چار رکعات پڑھائے۔رواہ البیھقی فی السنن

۲۴۵۱۹......حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خطبہ عید دیا اور آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں کمان تھی یا عصا تھا۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۴۵۲۰......"مسند بکر بن مبشر انصاری" کہتے ہیں میں صبح صبح عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن رسول کریم ﷺ کے ساتھ عیدگاہ کی طرف جاتا تھا ہم بطحان کے راستہ سے عیدگاہ تک پہنچ جاتے پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے اور پھر براستہ بطحان واپس اپنے گھروں کو لوٹ آتے۔

رواہ البخاری فی تاریخہ وابو داؤد وابن السکن وقال اسنادہ صالح ومالہ غیرہ والباوردی والحاکم وابونعیم

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۲۴۷ نیز ابن قطان کہتے ہیں کہ یہ حدیث صرف اسحاق بن سالم روایت کرتا ہے اور وہ غیر معروف راوی ہے۔

۲۴۵۲۱..... ''مسند ثعلبہ بن صعیر عذری'' زہری، عبداللہ بن ثعلبہ بن ابی صعیر سے ان کے والد ثعلبہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ہمیں خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے اور ہر آدمی کی طرف سے ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو بطور صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا یا آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر سر کی طرف سے صدقہ فطر ادا کیا جائے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا آزاد ہو یا غلام۔

رواہ الحسن بن سفیان وابونعیم

۲۴۵۲۲..... ''مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنے گھر والوں میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑتے تھے مگر اسے ضرور (عیدگاہ کی طرف) نکالتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۵۲۳..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عید کے دن (عیدگاہ میں) تشریف لائے اور اذان واقامت کے بغیر نماز شروع کر دی اور پھر (نماز کے بعد) خطبہ ارشاد فرمایا۔ رواہ ابن النجار

۲۴۵۲۴..... شعبی روایت نقل کرتے ہیں کہ زیاد بن عیاض اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں. میں تمہیں ہر وہ کام کرتے دیکھتا ہوں جو رسول کریم ﷺ کو میں نے کرتے ہوئے دیکھا ہے سوائے اس کے کہ تم عیدین کے موقع پر غسل نہیں کرتے ہو۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر وقال: الصحیح فی ھذا الحدیث عن عیاض وقولہ زیاد غیر محفوظ

۲۴۵۲۵..... ''مسند ابی سعید'' نبی کریم ﷺ عیدگاہ کی طرف تشریف لے جانے سے قبل کچھ تناول فرما لیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۴۵۲۶..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ عیدالفطر کے دن تشریف لائے اور دو رکعت نماز عید ادا کی اور نماز عید سے قبل نماز پڑھی اور نہ ہی اس کے بعد۔ پھر آپ ﷺ عورتوں کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے چنانچہ عورتیں اپنی بالیاں اور ہار نکال نکال کر ڈالنے لگیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۵۲۷..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ عیدالفطر کے دن عیدگاہ پہنچنے تک تکبیر کہتے رہتے تھے۔

رواہ البیہقی وابن عساکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الکشف الالٰہی ۶۹۸۔

۲۴۵۲۸..... یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو عیدگاہ ایک راستہ سے آتے ہوئے اور واپس دوسرے راستہ سے جاتے ہوئے دیکھا ہے۔ رواہ ابن مندہ وابن عساکر

۲۴۵۲۹..... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' ابوعثمان نہدی، اہل کوفہ کے ایک شیخ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ عید کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اچانک دیکھتے ہیں کہ امام کے تشریف لانے سے قبل لوگ نماز پڑھ رہے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے عرض کیا: کیا آپ ان لوگوں کو نماز سے روکتے نہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب تو میں اللہ تعالیٰ کے اس قول کا مصداق بن جاؤں گا ''الذی ینھی عبداً اذا صلی'' یعنی وہ جو نماز پڑھنے والے بندہ کو (نماز سے) روک دیتا ہے'' لیکن ہم انہیں وہ حدیث سنائیں گے جس کا ہم نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ رہتے ہوئے مشاہدہ کیا ہے چنانچہ آپ ﷺ عیدگاہ میں تشریف لائے اور نماز عید سے قبل آپ نے نماز پڑھی اور نہ ہی بعد میں۔

رواہ زاھر فی تحفۃ عید الاضحیٰ

۲۴۵۳۰..... جعفر بن محمد کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز عیدین میں جہراً قراءت کرتے تھے اور صلوٰۃ استسقاء میں بھی جہراً قراءت کرتے تھے، خطبہ سے قبل نماز پڑھتے اور سات اور پانچ مرتبہ تکبیرات کہتے تھے۔ رواہ ابوالعباس الاصم فی حدیثہ

۲۴۵۳۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بغیر اذان اور اقامت کے نماز عید پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۴۵۳۲..... میسرہ ابوجمیلہ کہتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز عید میں حاضر تھا جب آپ رضی اللہ عنہ نماز پڑھ چکے تو خطبہ دیا پھر فرمایا: عثمان رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۴۵۳۳..... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' یزید ابولیلیٰ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز عید پڑھی پھر آپ

رضی اللہ عنہ نے سواری پر خطبہ دیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۴۵۳۴..... حارث روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عیدالفطر میں گیارہ تکبیرات کہتے تھے چھ پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری رکعت میں۔ دونوں رکعتوں میں قراءت سے ابتداء کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۵۴۳۵..... ''مسند علی'' اسود بن ھلال کہتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ عیدگاہ میں گیا چنانچہ جب امام نماز پڑھ چکا تو آپ کھڑے ہوئے اور اس کے بعد چار رکعات پڑھیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۵۴۳۶..... ''ایضاً'' حارث کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب عیدین میں قراءت کرتے تو اتنی آواز سے جہر کرتے اتنی کہ پاس کھڑا آدمی سن لیتا اور آپ رضی اللہ عنہ بآواز بلند جہر نہیں کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۵۴۳۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر وہ عورت جو کمر بند باندھتی ہو اس پر واجب ہے کہ عیدین کے لیے باہر نکلے چونکہ عورتوں کے لیے سوائے عیدین کے باہر نکلنے کی رخصت نہیں دی گئی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۵۴۳۸..... ''مسند اسامہ بن عمیر'' نماز عیدین خطبہ سے پہلے ہوتی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبه عن انس

۲۴۵۳۹..... ''مسند انس رضی اللہ عنہ'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ عیدالفطر کے دن کھجوریں تناول فرماتے اور پھر نماز عید کے لیے تشریف لے جاتے۔ رواہ ابن ابی شیبة

عیدالفطر کا بیان

۲۴۵۴۰..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں عیدالفطر تقسیم انعامات کا دن ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۵۴۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب تک کھجوریں نہیں تناول فرما لیتے تھے اس وقت تک نماز عید کے لئے تشریف نہیں لے جاتے تھے۔ رواہ ابن النجار

۲۴۵۴۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ'' روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدگاہ کی طرف تشریف لے جانے سے قبل کھانا تناول فرماتے تھے۔ رواہ العقیلی والطبرانی فی الاوسط

۲۴۵۴۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عیدین کے موقع پر صحراء (عیدگاہ) کی طرف جانا سنت ہے۔ رواہ الطبرانی فی اوسط

۲۴۵۴۴..... حضرت علی فرماتے ہیں: صحراء میں نماز (عید) پڑھنا سنت ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۲۴۵۴۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نماز عیدین میں جہر کرنا سنت ہے۔ رواہ الطبرانی فی اوسط والبیھقی فی السنن

عیدالاضحیٰ کا بیان

۲۴۵۴۶..... ''مسند براء بن عازب رضی اللہ عنہ'' ہم (جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) رسول اللہ ﷺ کی انتظار میں بیٹھے تھے، اتنے میں آپ ﷺ تشریف لائے اور سلام کیا اور فرمایا: آج کے دن پہلا پہلا رکن نماز ہے پھر آپ ﷺ آگے بڑھے اور نماز پڑھائی پھر سلام پھیرا اور کھڑے ہو کر لوگوں کی طرف متوجہ ہو گئے آپ ﷺ کو کمان یا عصا دے دیا گیا آپ نے اس کا سہارا لیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیا اور بری باتوں سے روکا۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی

۲۴۵۴۷..... ''مسند علی'' حنش روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عید کے دن تکبیر کہی یہاں تک کہ نماز عید منتہی ہوتی۔ رواہ ابن ابی شیبة

عیدین کے راستہ میں تکبیرات

۲۴۵۴۸.... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ عید گاہ کی طرف نکلے ہم میں سے بعض تکبیر کہتے رہے اور بعض تہلیل چنانچہ تکبیر کہنے والوں نے تہلیل کرنے والوں کو معیوب نہیں سمجھا اور نہ ہی تہلیل کرنے والوں نے تکبیر کہنے والوں کو معیوب سمجھا۔

رواہ ابن جریر

صدقہ فطر کا بیان

۲۴۵۴۹.... "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" ابوقلابہ ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ایک صاع گیہوں بطور صدقہ فطر ادا کیا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والبیھقی والدار قطنی

۲۴۵۵۰.... "مسند عمر رضی اللہ عنہ" موسیٰ بن طلحہ اور شعبی روایت کرتے ہیں کہ قفیز حجازی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا صاع ہے۔ رواہ ابوعبید

۲۴۵۵۱.... سعید بن مسیب کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں ہر شخص کی طرف سے ایک صاع چھوہارے یا آدھا صاع گندم بطور صدقہ فطر ہوتا تھا چنانچہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے مہاجرین نے ان سے بات کی اور کہا: ہم سمجھتے ہیں کہ ہم اپنے غلاموں کی طرف سے ہر سال دس دس درہم ادا کریں اگر آپ اسے اچھا سمجھتے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں جیسے تمہارے رائے ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ تمہیں ہر مہینہ میں دو جریب دے دیں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دی ہوئی چیز لی ہوئی چیز سے افضل تھی۔ رواہ ابوعبید

۲۴۵۵۲ "مسند علی رضی اللہ عنہ" حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صدقہ فطر کے متعلق فرمایا: ہر چھوٹے بڑے آزاد و غلام کی طرف سے نصف صاع گندم اور ایک صاع کھجوریں دی جائیں۔ رواہ الدارقطنی

۲۴۵۵۳.... "ایضاً" حارث روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ صدقہ فطر کے متعلق فرماتے تھے کہ ایک صاع جو دیا جائے جو شخص یہ نہ پائے وہ ایک صاع کھجور دے دے اور جو یہ بھی نہ پاتا ہوں وہ ایک صاع کشمش دے دے۔ رواہ ابومسلم الکاتب فی امالیہ

۲۴۵۵۴.... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ نے ہر چھوٹے بڑے آزاد غلام پر ایک صاع جو یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع کشمش ہر انسان کی طرف سے فرض کیا ہے۔ رواہ البیھقی فی السنن

۲۴۵۵۵.... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس شخص کا نفقہ تجھ پر واجب ہے اس کی طرف سے نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجوریں کھلا دو۔

رواہ البیھقی فی السنن

۲۴۵۵۶.... روایت ہے کہ حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو صدقہ فطر کا حکم دیتے سنا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے صدقہ فطر ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع گندم یا ایک صاع سفید گندم یا کشمش ہے۔ رواہ البیھقی فی السنن

۲۴۵۵۷.... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے میں نے جمعہ اور عید الفطر کے دن رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جو شخص شہر سے باہر کا رہنے والا ہو وہ بہتر سمجھے تو سوار ہوئے اور جب شہر کے قریب پہنچ جائے تو عید گاہ تک پیدل چلے چونکہ اس میں اجر عظیم ہے اور عید گاہ کی طرف سے نکلنے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرلو اور ہر شخص پر دو مد گندم یا آٹا واجب ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۵۵۸.... "مسند اوس بن حدثان" مالک بن اوس اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقہ فطر کے طور پر ایک صاع طعام دے دو اور اس دن ہمارا کھانا (طعام) کھجوریں کشمش اور پنیر تھا۔ رواہ الدارقطنی

کلام:.... اس حدیث کو طبرانی اور ابونعیم نے ضعیف قرار دیا ہے۔

فصل......نفلی روزہ کے بیان میں

نفلی روزہ کی فضیلت

۲۴۵۵۹...... "مسند حمزہ بن عمرو اسلمی" حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ سے نفلی روزہ کے متعلق دریافت کیا آپ ﷺ نے فرمایا: ہرمہینہ میں تین دن روزے رکھو میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ مجھ سے جھگڑ پڑے اور پھر فرمایا: داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو یعنی ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔ رواہ الطبرانی عن حکیم بن حزام

۲۴۵۶۰...... حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان دونوں میں اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں۔ رواہ ابن زنجویہ

۲۴۵۶۱...... "مسند شداد بن اوس رضی اللہ عنہ" نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہرمہینہ میں ایک دن روزہ رکھو اور بقیہ مہینہ میں تمہارے لیے اجر وثواب ہوگا۔ دو دن روزہ رکھو اور بقیہ مہینہ میں تمہارے لیے اجر وثواب ہوگا تین دن روزے رکھو بقیہ میں تمہارے لیے ثواب ہوگا چار دن روزے رکھو بقیہ مہینہ میں تمہارے لیے ثواب ہوگا افضل روزہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار۔

رواہ ابن زنجویہ والطبرانی عن ابن عمرو

۲۴۵۶۲...... "ایضاً" نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہرمہینہ میں ایک دن روزہ رکھو بقیہ مہینہ میں تمہارے لیے اجر وثواب ہوگا تین دن روزہ رکھو بقیہ مہینہ میں تمہارے لیے اجر وثواب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے چنانچہ داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ رواہ ابن حبان عن ابن عمرو

۲۴۵۶۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور دو دن افطار کرتے تھے چنانچہ ایک دن قضاء کے لیے مختص ہوتا ایک دن عورتوں کے لیے۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۵۶۴...... "ایضاً" نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رمضان کے روزے رکھو اور اس کے بعد شوال کے بھی روزے رکھو پھر ہر بدھ جمعرات کا روزہ رکھو یوں اس طرح سے تم عمر بھر کے روزے رکھ لو گے اور افطار بھی کرتے رہو گے۔ رواہ الدیلمی عن مسلم القرشی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۸۹۔

۲۴۵۶۵...... حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم ﷺ سے سوال کیا: ہم کیسے روزے رکھیں؟ رسول کریم ﷺ سخت غصہ ہوئے حتیٰ کہ غصہ کے اثرات آپ ﷺ کے چہرہ اقدس پر نمایاں تھے اور آپ ﷺ نے اس کا سوال دہرایا: ہم کیسے روزے رکھیں جب آپ ﷺ کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ہم اللہ تعالیٰ سے بطور رب ہونے کے راضی ہیں اسلام سے دین ہونے کے اعتبار سے راضی ہیں، محمد ﷺ سے نبی ہونے کے ناطے راضی ہیں اور بیعت کے اعتبار سے اپنی بیعت سے راضی ہیں۔ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا تھا جو عمر بھر کا روزہ رکھتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا آپ ﷺ سے دو دن روزہ رکھنے اور ایک دن افطار کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ آپ ﷺ سے ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن افطار کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی قوت عطا فرمائے پھر فرمایا: یہ داؤد علیہ السلام کا طریقہ صوم ہے آپ ﷺ سے سوموار کے دن روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: اسی دن مجھے پیغمبر بنا کر بھیجا گیا اور اسی دن میں پیدا ہوا فرمایا کہ ہرمہینہ میں تین دن کے روزے اور پھر رمضان تا رمضان کے روزے عمر بھر کے روزے ہیں۔ آپ ﷺ سے عرفہ کے دن کے روزہ کے متعلق دریافت کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: عرفہ کا روزہ ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ

کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے آپ ﷺ سے عاشوراء کے روزہ کے متعلق دریافت کیا گیا: آپ ﷺ نے فرمایا: یہ روزہ گذشتہ ایک سال کا کفارہ بن جاتا ہے۔رواہ ابن زنجویہ وابن جریر ورواہ بطولہ مسلم

۲۴۵۶۶.....حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوشخص عمر بھر کا روزہ رکھتا ہے اس پر جہنم اس طرح تنگ ہو جاتی ہے جس طرح یہ اور آپ ﷺ نے نوے کا ہندسہ بنایا۔رواہ ابن جریر

۲۴۵۶۷.....یزید بن عزرین اور ابوملیکہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ تم (دونوں) روزے رکھو چونکہ روزہ جہنم کی آگ اور حوادث زمانہ کے خلاف ایک ڈھال ہے۔رواہ ابن جریر

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۰۲۔

نفل روزہ توڑنے کی قضاء

۲۴۵۶۸.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو ایک بکری ہدیہ میں دی گئی اور ہم دونوں کو روزہ تھا چنانچہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے روزہ افطار کروادیا رسول کریم ﷺ کو جب خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس دن کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ دو۔

رواہ ابن عساکر

۲۴۵۶۹.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے بحالت روزہ صبح کی ہمارے سامنے کھانا لایا گیا ہم نے جلدی سے کھانا کھالیا اتنے میں رسول کریم ﷺ تشریف لائے حفصہ رضی اللہ عنہا نے جلدی جلدی آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کر دیا آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اس کی جگہ ایک دن روزہ رکھو۔رواہ ابن عساکر

۲۴۵۷۰.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ایک دن روزہ رکھو تمہیں دس (۱۰) دنوں کا ثواب ملے گا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لیے اور اضافہ فرمائیں آپ ﷺ نے فرمایا: دو دن روزہ رکھو اور نو دنوں کا ثواب تمہارے لیے ہوگا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لیے اور اضافہ کریں: فرمایا: تین دن روزہ رکھو اور تمہارے لیے آٹھ دنوں کا ثواب ہوگا۔رواہ ابن عساکر

شوال کے چھ روزوں کا بیان

۲۴۵۷۱.....رسول کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جوشخص عیدالفطر کے بعد چھ روزے رکھ لے اسے پورے سال روزہ رکھنے کا ثواب مل جاتا ہے چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے: "من جاء بالحسنة فله عشر امثالها" یعنی جوشخص ایک نیکی لایا اسے دس گنا کا ثواب ملے گا۔رواہ ابن عساکر

پیر اور جمعرات کا روزہ

۲۴۵۷۲..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھنے کا حکم ارشاد فرماتے تھے چنانچہ پہلا روزہ پیر یا جمعرات کا ہوگا۔رواہ ابن جریر

۲۴۵۷۳.....مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ رسول کریم ﷺ سوموار کے دن پیدا ہوئے اور اسی دن وفات پائی اور بنی آدم کے اعمال جمعرات کے دن اوپر اٹھائے جاتے ہیں۔رواہ ابن عساکر

۲۴۵۷۴.....مکحول روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ سوموار کا روزہ مت چھوڑو کہ سوموار کے دن

میں پیدا ہوا اور سوموار ہی کے دن مجھ پر وحی نازل کی گئی میں نے سوموار کے دن ہجرت کی اور اسی دن میں وفات بھی پاؤں گا۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۵۷۵ ...... ''مسند اسامہ بن زید ﷺ'' حضرت اسامہ ﷺ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب آپ ﷺ روزے رکھتے ہیں یوں لگتا ہے گویا آپ ﷺ افطار ہی نہیں کریں گے اور جب افطار کرتے ہیں یوں لگتا ہے گویا آپ ﷺ روزہ رکھیں گے ہی نہیں بجز دو دنوں کے وہ آپ ﷺ کے روزوں میں داخل ہو جاتے ہیں تو آپ ﷺ ان کا روزہ رکھ لیتے ہیں: فرمایا: کون سے دو دن؟ میں نے عرض کیا: پیر اور جمعرات آپ ﷺ نے فرمایا: ان دو دنوں میں اعمال اللہ رب العزت کے حضور پیش کیے جاتے ہیں میں پسند کرتا ہوں کہ بحالت روزہ میرے اعمال پیش کیے جائیں۔

رواہ احمد والنسائی وابن زنجویہ والضیاء ولفظ ابن ابی شیبة

۲۴۵۷۶ ...... اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام کی روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ مقام وادی القریٰ میں اپنے مال کی دیکھ بھال کے لئے جایا کرتے تھے اور سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے میں نے عرض کیا: آپ روزہ رکھتے ہیں حالانکہ آپ بوڑھے ہو چکے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں نے رسول کریم ﷺ کو سوموار اور جمعہ کا روزہ۔ رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل والدارمی وابوداؤد والنسائی وابن حزیمة

۲۴۵۷۷ ...... حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے برابر ہے کہ یہ دن آپ کے روزہ میں آ جاتے یا نہ آتے اس کے متعلق آپ سے پوچھا گیا: آپ ﷺ نے فرمایا: ان دو دنوں میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور انہی دو دنوں میں اعمال کی پیشی ہوتی ہے لہٰذا مجھے پسند ہے کہ میرے عمل پیش ہوں اور میں بحالت روزہ ہوں۔ رواہ الباری

۲۴۵۷۸ ...... ''مسند اسامہ بن شریک'' رسول کریم ﷺ سوموار اور جمعرات کا روزہ نہیں چھوڑتے تھے: چنانچہ آپ ﷺ سے پوچھا گیا یارسول اللہ! ہم آپ کو نہیں دیکھتے کہ آپ ان دو دنوں کے روزے چھوڑتے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان دو دنوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور اعمال کی پیشی ہوتی ہے لہٰذا مجھے محبوب ہے کہ ان دنوں میں میرا عمل صالح پیش کیا جائے۔ رواہ ابونعیم فی المعرفه

عشرہ ذی الحجہ

۲۴۵۷۹ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے پورے عشرہ ذی الحجہ کا روزہ رکھا ہو۔ اور میں نے آپ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ بیت الخلاء سے باہر نکلے ہوں اور وضو نہ کیا ہو۔ رواہ الضیاء المقدسی واخرجه الترمذی وابوداؤد

ماہ رجب کے روزے

۲۴۵۸۰ ...... خرشہ بن حر کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ رجب کے روزے رکھنے پر لوگوں کی ہتھیلیوں پر مارتے تھے حتیٰ کہ لوگ اس ماہ کے روزے چھوڑ دیتے اور آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رجب اور رجب کیا ہے رجب تو ایک مہینہ ہے جس کی جاہلیت میں تعظیم کی جاتی تھی لیکن جب اسلام آیا تو اس کی عظمت کو ترک کر دیا۔ ابن ابی شیبة والطبرانی فی الاوسط

۲۴۵۸۱ ...... ابوقلابہ کہتے ہیں: رجب کا روزہ رکھنے والوں کے لیے جنت میں ایک محل ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۵۸۲ ...... ''مسند انس رضی اللہ عنہ'' عامر بن شبل حرمی کہتے ہیں میں نے ایک آدمی کو حدیث بیان کرتے سنا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جنت میں ایک (عالیشان) محل ہے اس میں صرف رجب میں روزہ رکھنے والے ہی داخل ہوں گے۔ رواہ ابن شاهین فی الترغیب

ماہ شعبان کے روزے

۲۴۵۸۳ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سال بھر میں کسی مہینہ میں اتنے زیادہ روزے نہیں رکھتے تھے جتنے شعبان میں رکھتے تھے چنانچہ آپ ﷺ پورے شعبان میں روزے رکھتے تھے۔ آپ ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ اتنا عمل کرو جتنے کی تم طاقت رکھتے ہو۔

چونکہ اللہ تعالیٰ اس وقت تک نہیں اکتاتا جب تک کہ تم نہ اکتاجاؤ اور اللہ تعالیٰ کو وہ نماز نہایت ہی محبوب ہے جس پر ہمیشگی کی جائے گو کہ وہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو چنانچہ آپ ﷺ جب نماز پڑھتے اس پر ہمیشگی کرتے تھے۔رواہ ابن زنجویہ واخرجہ البخاری فی کتاب الصوم

۲۴۵۸۴۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کو ماہ شعبان میں روزے رکھنا بہت محبوب تھا اور پھر آپ ﷺ شعبان کے بعد رمضان کے روزے رکھتے تھے۔رواہ ابن زنجویہ

۲۴۵۸۵۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ایک عورت کا تذکرہ کیا گیا کہ وہ ماہ رجب میں روزے رکھتی ہے آپ رضی اللہ عنہا نے اس عورت سے فرمایا: اگر تو لامحالہ کسی مہینہ میں روزے رکھنا ہی چاہتی ہے تو پھر شعبان کے روزے رکھ چونکہ اس مہینہ میں روزہ رکھنے کی بڑی فضلیت ہے۔

رواہ ابن زنجویہ

۲۴۵۸۶۔۔۔''مسند ام سلمہ رضی اللہ عنہا'' رسول کریم ﷺ پورے مہینے کے روزے نہیں رکھتے تھے بجز شعبان کے چنانچہ آپ ﷺ شعبان کو رمضان کے ساتھ ملا کر روزے رکھتے تھے۔رواہ ابن عساکر

۲۴۵۸۷۔۔۔''مسند اسامہ بن زید'' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ میں آپ کو کسی مہینہ میں اس قدر روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا جس قدر کہ آپ کو شعبان میں روزے رکھتے دیکھا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مہینہ رجب و رمضان کے بیچ میں ہونے کی وجہ سے لوگ اس سے غافل ہو جاتے ہیں اس مہینہ میں اعمال اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھائے جاتے ہیں مجھے پسند ہے کہ روزے کی حالت میں میرے اعمال اوپر اٹھائے جائیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وابن زنجویہ وابویعلیٰ وابن ابی عاصم والباوردی وسعید بن المنصور

ماہ شوال کے روزے

۲۴۵۸۸۔۔۔''مسند اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ'' محمد بن ابراہیم تیمی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اشھر حرم (حرمت والے مہینوں) میں روزے رکھتے تھے رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ ماہ شوال میں روزے رکھو چنانچہ انہوں نے اشہر حرم میں روزے ترک کر دیئے اور پھر تادم وفات شوال کے روزے رکھتے رہے۔رواہ العدنی وسعید بن المنصور

یوم عاشوراء کا روزہ

۲۴۵۸۹۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حارث بن حشام کو پیغام بھیجا کہ (آئندہ) کل یوم عاشوراء ہے خود بھی روزہ رکھو اور اپنے اہل خانہ کو بھی روزہ رکھنے کا کہو۔ رواہ مالک وابن جریر

۲۴۵۹۰۔۔۔''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' کریب بن سعد کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تم سے صرف رمضان شریف کے روزوں کے متعلق سوال کرے گا اور اس کے علاوہ یوم زینت یعنی یوم عاشوراء کے متعلق بھی سوال کرے گا۔

رواہ ابن مردویہ

۲۴۵۹۱۔۔۔اسود بن یزید کہتے ہیں میں نے حضرت علی اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی کو بھی یوم عاشوراء کے روزے کا حکم دیتے ہوئے نہیں دیکھا۔رواہ ابن جریر

۲۴۵۹۲۔۔۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں عاشوراء کے روزے کا حکم دیتے تھے ہمیں اس پر ابھارتے اور اس کا پابند بھی بناتے تھے چنانچہ جب رمضان فرض کیا گیا تو آپ نے ہمیں عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دیا اور نہ ہی ہمیں اس کا پابند کیا۔

رواہ ابن النجار

رمضان سے قبل عاشوراء کا روزہ فرض تھا

۲۴۵۹۳..... حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہمیں رمضان کے فرضیت سے پہلے عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا اور جب رمضان کا حکم نازل ہوا ہمیں عاشوراء کا حکم نہیں دیا گیا۔ رواہ ابن جریر

۲۴۵۹۴..... قیس بن سعد کہتے ہیں ہم رمضان کا حکم نازل ہونے سے پہلے عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے اور صدقہ فطر بھی ادا کرتے تھے جب رمضان کا حکم نازل ہوا ہمیں اس سے نہیں روکا گیا اور ہم ایسا کر بھی رہے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۵۹۵..... محمد بن صیفی انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عاشوراء کے دن رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم نے آج روزہ رکھا ہے؟ بعض لوگوں نے اثبات میں جواب دیا اور بعض نے نفی میں آپ ﷺ نے فرمایا: اس دن کے بقیہ حصہ کو مکمل کرو نیز آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ اہل عرب میں اعلان کرو کہ اس دن کو مکمل کریں۔ رواہ الحسن بن سفیان و ابو نعیم فی المعرفة و البزاز

۲۴۵۹۶..... محمد بن صیفی انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عاشوراء کے دن اپنے منادی کو اعلان کرنے کا حکم دیا کہ جو شخص روزہ میں ہو وہ اپنے روزے کو جاری رکھے اور جو شخص کھا پی چکا ہو وہ بقیہ دن کھانے پینے سے رکا رہے۔ رواہ ابو نعیم

۲۴۵۹۷..... حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے بھیجا اور حکم دیا کہ اپنی قوم کے پاس جاؤ اور انہیں حکم دو کہ اس دن کا روزہ رکھیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ میں ان کے پاس اس وقت پہنچوں گا جب وہ کھانا کھا چکے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان سے کہو کہ اس دن کے بقیہ حصہ میں کھانے سے رکے رہیں۔ رواہ احمد و الطبرانی و الحاکم عن اسماء بن حارثة

۲۴۵۹۸..... ''مسند عبداللہ بن ابی اوفی'' بعجہ بن عبداللہ بن بدر جہنی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ آج کا دن یوم عاشوراء ہے لہٰذا آج روزہ رکھو بنو عمرو بن عوف میں سے ایک آدمی اٹھا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! میں اپنی قوم سے آیا ہوں اور میری قوم کے بعض لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور بعض کو روزہ نہیں تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی قوم کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ جو شخص افطار کر چکا ہو وہ بقیہ دن کھانے پینے سے رکا رہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۵۹۹..... حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انہوں نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: آج یوم عاشوراء ہے لہٰذا آج روزہ رکھو چونکہ رسول کریم ﷺ اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۶۵ے

۲۴۶۰۰..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فضیلت حاصل کرنے کے لیے کسی دن کے روزہ کی تلاش میں نہیں رہتے تھے بجز رمضان اور یوم عاشوراء کے روزے کے۔ رواہ ابن زنجویه

۲۴۶۰۱..... عطاء کی روایت ہے کہ عروہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول کریم ﷺ ماہ رجب میں روزے رکھتے تھے: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی ہاں اور اسے باعث شرف سمجھتے تھے۔

رواہ ابو الحسن علی بن محمد بن شجاع الربعی فی فضل رجب و رجاله کلهم ثقات

۲۴۶۰۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ یوم عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے۔ رواہ ابن النجار

۲۴۶۰۳..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اہل جاہلیت یوم عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو یوم عاشوراء کے روزے کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی اللہ تعالیٰ کے دنوں میں سے ایک دن ہے جو چاہے اسدن روزہ رکھے جو چاہے چھوڑ دے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۰۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ اہل جاہلیت یوم عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے رسول کریم ﷺ اور مسلمان بھی رمضان کی فرضیت

سے قبل یوم عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے جب رمضان کی فرضیت ہوچکی تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یوم عاشوراء اللہ تعالیٰ کے دنوں میں سے ایک دن ہے لہٰذا جو چاہے اس کا روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۰۵ ..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے سامنے یوم عاشوراء کا تذکرہ کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: اس دن اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے لہٰذا تم میں سے جو چاہے اس دن روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔ ایک روایت میں ہے کہ جو شخص پسند کرتا ہو وہ اس دن روزہ رکھے اور جو شخص اسدن کا روزہ چھوڑنا پسند کرتا ہو وہ چھوڑ دے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۰۶ ..... سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر ؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے۔

رواہ ابن جریر

۲۴۶۰۷ ..... جسرہ بنت دجاجہ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یوم عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دیتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ بقیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (یعنی جو آج زندہ اور باقی ہیں) میں سب سے زیادہ سنت کا علم رکھنے والے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۰۸ ..... ابو ماریہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یوم عاشوراء کے متعلق فرمایا: اے لوگو! جس شخص نے تم میں سے کھانا کھالیا ہو وہ بقیہ دن کھانے سے رکا رہے اور جس شخص نے کھانا نہ کھایا ہو وہ اپنے روزے کو مکمل کرے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۰۹ ..... اسود بن یزید کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بجز حضرت علی وابوموسیٰ رضی اللہ عنہما کے کسی کو نہیں پایا جو عاشوراء کا روزہ رکھنے کا سب سے زیادہ حکم دیتا ہو۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۱۰ ..... اسماء بنت حارثہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں بھیجا اور فرمایا کہ: اپنی قوم کو آج کے دن یعنی یوم عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دو۔ اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: مجھے بتایئے اگر میں اپنی قوم کو اس حال میں پاؤں کہ وہ کھانا کھا چکے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں چاہیے کہ وہ بقیہ دن کھانے سے رکے رہیں۔ رواہ احمد وابونعیم

ایام بیض کا بیان

۲۴۶۱۱ ..... ''مسند عمر'' ابن حوتکیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لایا گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو کھانے کی دعوت دی وہ بولا! مجھے روزہ ہے آپ ؓ نے فرمایا: تم نے کونسا روزہ رکھا ہوا ہے؟ اگر میں کمی زیادتی کو ناپسند نہ کرتا تو میں تمہیں نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث سناتا: جب آپ ﷺ کے پاس ایک اعرابی خرگوش لے کر آیا تھا لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا۔ چنانچہ جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم اس دن نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھے جس دن آپ ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا تھا؟ جواب دیا: جی ہاں! اعرابی خرگوش لایا تھا اور صاف ستھرا کر کے رسول کریم ﷺ کو ہدیہ پیش کیا تھا آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: کھاؤ، ایک شخص بولا: یارسول اللہ میں اسے خون آلود دیکھ رہا ہوں چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خرگوش کھالیا لیکن وہ اعرابی نے نہ کھایا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم کیوں نہیں کھاتے ہو؟ عرض کیا: میں روزہ میں ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: تم کونسا روزہ رکھتے ہو جواب دیا: ہر مہینہ کے شروع اور آخر میں آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم روزے رکھنا بھی چاہتے ہو تو ایام بیض یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخوں کے روزے رکھو۔

رواہ الدارقطنی والطبرانی و ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل والحارث وابن جریر وابویعلی والحاکم و البیہقی

کلام: ..... اس حدیث کی سند میں ایک راوی عبدالرحمن بن عبداللہ مسعودی ہیں انہیں اختلاط ہوجاتا تھا دیکھئے مجمع الذوائد ۳/۱۹۵۔

۲۴۶۱۲ ..... موسیٰ بن طلحہ کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو صبح کا کھانا کھلا رہے تھے اتنے میں قبیلہ اسلم کا ایک شخص گزرا آپ رضی اللہ عنہ نے اسے بھی کھانے کی دعوت دی اس نے جواب دیا: میں روزہ میں ہوں آپ

رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کونسے مہینے کے روزے رکھتے ہو اس نے جواب دیا: ہر مہینہ کے شروع اور درمیان میں روزے رکھتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عبداللہ بن مسعود ابی بن کعب اور آپ رضی اللہ عنہ نے بہت سارے صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام لیے میرے پاس بلالاؤ چنانچہ یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب آ گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہیں وہ دن یاد ہے جب ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس فلاں یا فلاں وادی میں خرگوش لے کر آیا تھا ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص کو حدیث سناؤ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس آدمی کو حدیث سنانی شروع کی اور کہا: ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ فلاں دن فلاں وادی میں اترے آپ ﷺ کے پاس ایک چرواہا بھونا ہوا خرگوش بطور ہدیہ لے کر آیا چرواہا بولا میں اسے خون آلود دیکھ رہا ہوں آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا انہوں نے خرگوش کھایا ہے چرواہے نے نہ کھایا آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: بیٹھو اور ان کے ساتھ تم بھی کھاؤ اس نے کہا: مجھے روزہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیسا روزہ ہے؟ عرض کیا: میں ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھتا ہوں فرمایا: کونسے تین دن روزہ رکھتے ہو؟ عرض کیا جیسے بھی ہو مہینہ کے درمیان اور آخر میں روزہ رکھتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: ایام بیض کے تین روزے رکھا کرو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

کلام:...... اس حدیث کی سند میں سہل بن عمار نیشاپوری ہے جسے محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۴۶۱۳...... ابن حوتکیہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا اور آپ کو بطور ہدیہ خرگوش پیش کیا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہے اس نے جواب دیا: یہ ھدیہ ہے چنانچہ رسول مقبول ﷺ اس وقت تک ہدیہ کی چیز تناول نہیں فرماتے تھے جب تک کہ آپ صاحب ہدیہ کو خود کھانے کا حکم نہ دے دیتے اور وہ کھانہ لیتا چونکہ ایک مرتبہ خیبر میں آپ کو زہر آلود بکری ہدیہ میں پیش کی گئی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی کھاؤ اس نے جواب دیا: مجھے روزہ ہے فرمایا: کیسا روزہ ہے؟ جواب دیا: میں ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: شاباش ان روزوں کو ایام بیض یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخوں میں رکھا کرو۔

رواہ ابن ابی الدنیا و ابن جریر وصحح و البیھقی فی شعب الایمان

ہر ماہ تین روزہ رکھنے کی فضیلت

۲۴۶۱۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن کے روزے عمر بھر کے روزوں کے برابر ہیں چونکہ ہر ایک دن دس دنوں کے برابر ہے۔ رواہ ابن مردویہ والخطیب

۲۴۶۱۵...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے روزہ کے متعلق سوال کیا آپ ﷺ نے اس شخص سے اعراض کر لیا چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رمضان کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھو اس شخص نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے روزہ کے متعلق بتائیے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: رمضان کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھو وہ شخص بولا: اے عبداللہ! میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تو کیا چاہتا ہے؟ رمضان کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھو۔ رواہ ابن زنجویہ وسندہ حسن

۲۴۶۱۶...... قتادہ بن ملحان قیسی کی روایت ہے رسول کریم ﷺ ہمیں ایام بیض یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں کا روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے اور یہ بھی فرماتے تھے کہ یہ روزے عمر بھر کے روزوں کی طرح ہیں۔ رواہ ابن زنجویہ وابن جریر

۲۴۶۱۷...... حضرت کہمس ہلالی کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو اسلام لانے کی خبر دی پھر میں سال بھر غائب رہا پھر میں (ایک سال کے بعد) آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا درانحالیکہ میرا بطن سکڑ چکا تھا اور میرا جسم کمزور اور لاغر ہو چکا تھا آپ ﷺ نے مجھے ایک نظر دیکھ کر نظر جھکا لی اور پھر اوپر اٹھائی میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! گویا کہ آپ مجھے نہیں جانتے؟ فرمایا: جی ہاں، بھلا تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا: میں کہمس ہلالی ہوں جو گذشتہ سال آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا فرمایا: تم اس حالت کو کیونکر پہنچ چکے ہو؟ میں نے عرض کیا: یا رسول

اللہ! جس وقت سے میں آپ سے جدا ہوا ہوں اس وقت سے دن کو افطار نہیں کیا اور رات کو سویا نہیں ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا کرنے کا تمہیں کس نے حکم دیا تھا کہ تم اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا رکھو تم ماہ صبر کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینہ میں ایک دن روزہ رکھو میں نے عرض کیا: میرے لیے اضافہ کیجئے فرمایا: ماہ صبر کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینہ میں دو دن روزہ رکھو میں نے عرض کیا: میں اپنے اندر قوت پاتا ہوں لہٰذا میرے لیے اور اضافہ کیجئے آپ ﷺ نے فرمایا: ماہ صبر کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھو۔

رواہ الطبرانی وابن جریر ورواہ هذا الحدیث ابن الاثیر فی اسد الغابة ۵۰۲۴ فی ترجمة کهمس الهلالی وقال واخرجه ابن منده وابو نعیم

۲۴۶۱۸..... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہر مہینہ میں تین دن کے روزے عمر بھر کے روزوں کے مترادف ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۱۹..... عبدالملک بن منہال اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے ایام بیض کے روزے رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ یہ مہینہ بھر کے روزے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۲۰..... نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اے ابوذر! جب تم روزہ رکھنا چاہو تو مہینہ میں تین دن روزہ رکھو یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخوں کے روزے رکھو۔ رواہ الطبرانی والترمذی وقال حسن والنسائی و البیهقی عن ابی ذر

۲۴۶۲۱..... سلمہ بن نباتہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ہماری ملاقات ہوئی ان سے ایک آدمی نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو بجز عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے عمر بھر روزے رکھے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا اس شخص نے آپ رضی اللہ عنہ سے دوبارہ یہی سوال دہرایا آپ رضی اللہ عنہ نے پھر یہی جواب دیا۔ چنانچہ کسی نے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ کیسے روزہ رکھتے ہیں؟ فرمایا: مجھے اپنے رب سے امید ہے کہ میں عمر بھر کے روزے رکھنے کے حکم میں آجاؤں اس آدمی نے کہا: یہی تو وہ چیز ہے جس کا عیب آپ اپنے ساتھی پر تھوپ رہے تھے، فرمایا: ہرگز نہیں، میں تو ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھتا ہوں اور مجھے اپنے رب تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ ہر دن کے بدلہ میں مجھے دس دن کے روزوں کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اور یہ عمر بھر کے روزوں کے مترادف ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"من جاء بالحسنة فله عشر امثالها"

یعنی جو ایک نیکی اپنے ساتھ لایا اسے دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۲۲..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھنا عمر بھر روزے رکھنے کی طرح ہے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اور اللہ کے رسول نے قرآن مجید میں سچ فرمایا:

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها

یعنی جو آدمی ایک نیکی لایا اسے دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۲۳..... ایک مرتبہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو کھانے کی دعوت دی گئی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے روزہ ہے چنانچہ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کو کھانا کھاتے ہوئے دیکھا گیا، ان سے کسی نے روزہ میں نہ ہونے کی وجہ دریافت کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھتا ہوں پس یہ عمر بھر کے روزے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۲۴..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخوں کے روزے رکھنے کا حکم دیا۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۲۶..... ابونوفل بن ابوعقرب اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے روزے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں زیادہ طاقت رکھتا ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں زیادہ قوت رکھتا ہوں میں زیادہ طاقت رکھتا ہوں چلو مہینہ میں دو دن روزے رکھو میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے لیے اضافہ کیجئے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے لیے اضافہ کیجئے اضافہ کیجئے ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھو۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۲۷..... حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ انہیں کھانے کی دعوت کی گئی انہوں نے فرمایا: مجھے روزہ ہے اس کے بعد انہوں نے کھانا کھایا جب آپ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: میں مہینہ میں تین دن روزے رکھ لیتا ہوں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۲۸ ...... ابوعثمان کہتے ہیں ہم حضرت ابو ہریرہ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، کھانا لایا گیا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے لوگوں نے انہیں پیغام بھیجا انہوں نے فرمایا: مجھے روزہ ہے، لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے اور آ کر دستر خوان پر بیٹھ گئے اور کھانا کھانے لگے لوگ پیغام رساں کی طرف دیکھنے لگے (کہ شاید اس نے جھوٹ بول دیا ہو) اس نے کہا: میری طرف کیوں دیکھتے ہو انہوں نے مجھے خود بتایا ہے کہ مجھے روزہ ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے سچ کہا: میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ماہ صبر کے روزے اور پھر ہر مہینہ میں تین دن کے روزے عمر بھر کے روزوں کے برابر ہیں میں اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی تضعیف میں روزہ دار ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رخصت کے اعتبار سے افطار کرنے والا ہوں۔ رواہ ابن النجار

۲۴۶۲۹ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ان سے ایک آدمی نے روزہ کے متعلق دریافت کیا انہوں نے جواب دیا: میں ضرور تجھے ایک حدیث سناؤں گا جو مجھے بہت اچھی طرح یاد ہے اگر تم رب تعالیٰ کے خلیفہ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کا اردہ رکھتے ہو تو وہ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار سب سے زیادہ بہادر اور دشمن کے ساتھ جنگ کے وقت بھاگتے نہیں تھے اور بہتر (۷۲) آوازوں میں زبور پڑھتے تھے اور جب قراءت کرتے تو بخار زدہ آدمی بھی فرط مسرت سے جھوم اٹھتا تھا اور جب آپ علیہ السلام خود رونا چاہتے تو خشکی وتری کے جانور آپ کی عبادت گاہ کے اردگرد جمع ہو جاتے تھے اور خاموشی سے آپ کی قراءت سنتے تھے اور ان کے ساتھ ساتھ روتے بھی تھے رات کے آخری حصہ میں اللہ کے حضور گڑگڑا کر سجدہ ریز ہو جاتے تھے اور اپنی حاجت طلب کرتے نیز رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے بھائی داؤد کا روزہ افضل ترین روزہ ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اگر تم داؤد کے بیٹے سلیمان علیہ السلام کا روزہ رکھنا چاہتے ہو تو وہ ہر مہینہ کے شروع میں تین روزے وسط میں تین روزے اور آخر میں تین روزے رکھتے تھے چنانچہ سلیمان علیہ السلام مہینہ کو روزوں سے شروع کرتے وسط میں بھی روزے رکھتے اور مہینے کا اختتام بھی روزے سے کرتے تھے اگر تم عیسیٰ علیہ السلام کا روزہ رکھنا چاہتے ہو تو وہ عمر بھر کے روزے رکھتے تھے اور افطار نہیں کرتے تھے پوری رات (عبادت کے لئے) بیدار رہتے اور سوتے نہیں تھے اور بالوں سے بنے ہوئے کپڑے پہنتے تھے اور جو تناول فرماتے تھے شام ہوتے ہی گھر میں داخل ہو جاتے آئندہ کل کے لیے کچھ تھوڑا بہت بچا لیتے تھے جب شکار کا ارادہ کرتے تو تیر اندازی کرتے تھے ان کا نشانہ خطا نہیں ہوتا تھا جب بنی اسرائیل کی مجالس کے پاس سے گزرتے تو ان میں سے اگر کسی کو آپ سے کوئی کام ہوتا اس کا کام پورا کر دیتے سورج کو دیکھتے اور جب غروب ہو جاتا تو اللہ تعالیٰ کے حضور صف بستہ ہو جاتے حتیٰ کہ سورج کو طلوع ہوتے دیکھ لیتے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہی حالت رہی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھالیا اگر تم عیسیٰ کی والدہ مریم کا روزہ رکھنا چاہتے ہو تو وہ دو دن روزہ رکھتی تھیں اور ایک دن افطار کرتی تھیں اور اگر تم خیر البشر محمد عربی نبی قریشی ابوالقاسم ﷺ کا روزہ رکھنا چاہتے ہو تو آپ ﷺ ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ عمر بھر کے روزے ہیں اور یہ افضل ترین روزے ہیں۔ رواہ ابن زنجو یہ ابن عساکر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں ابوفضالہ بن الفرج بن فضالہ ضعیف راوی ہے۔

۲۴۶۳۰ ...... یزید بن عبداللہ بن شخیر کہتے ہیں ہم بصرہ میں اونٹوں کے اس باڑے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک اعرابی آیا اس کے پاس چمڑے کا ایک ٹکڑا تھا اعرابی بولا: یہ رسول کریم ﷺ کا خط ہے جو آپ ﷺ نے لکھا تھا میں نے وصول کیا اور اپنی قوم کو پڑھ کر سنایا خط کا مضمون یہ ہے: بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بنو زہیر بن اقیش کو بلاشبہ اگر تم لوگ نماز قائم کرو گے زکوٰۃ دو گے مال غنیمت میں سے خمس (پانچواں حصہ) ادا کرو گے نبی (ﷺ) کا حصہ دو گے اور صفی (یعنی آپ ﷺ جو چیز مال غنیمت میں سے اپنے لیے پسند فرمالیں) دیتے رہو گے تو تم لوگ ان میں ہو گے اور اللہ واللہ کے رسول کے امان میں ہو گے۔ اعرابی کا بیان ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو کچھ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا میں نے آپ ﷺ کا صرف یہی فرمان سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ماہ صبر کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینے کے تین دن روزے رکھو اس طرح تمہارے دل کا کینہ ختم ہو جائے گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۴۶۳۱ ...... ابن حوتکیہ کہتے ہیں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ گھر کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرما رہے تھے ہم اس وقت موجود تھے جب ایک عرابی نے نبی ﷺ کو خرگوش ہدیہ میں

پیش کیا تھا چنانچہ آپ ﷺ اس وقت تک ھدیہ کی چیز تناول نہیں فرماتے تھے جب تک کہ صاحب ہدیہ خود بھی نہ کھالیتا چونکہ ایک مرتبہ خیبر میں آپ ﷺ کو زہر آلود بکری ہدیہ میں پیش کی گئی تھی نبی کریم ﷺ نے اعرابی سے فرمایا: تم کھاؤ اس نے جواب دیا: مجھے روزہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا تم مہینہ میں کتنے روزے رکھتے ہو اس نے عرض کیا: تین دن آپ ﷺ نے فرمایا: شاباش یہ روزے ایام بیض یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخوں میں رکھو نبی کریم ﷺ نے (بھونے ہوئے) خرگوش سے کچھ تناول فرمانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو اعرابی بولا: رہی بات میری سو میں نے اسے خون آلود دیکھا تھا چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ رواہ ابن جریر وصححہ

۲۴۶۳۲.....سعید بن جبیر کہتے ہیں: ہر مہینہ میں تین دنوں کے روزے عمر بھر کے روزوں کی طرح ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۳۳.....حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے روزہ کے متعلق سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا: ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں کے روزے رکھو میں نے رات کو نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا: آٹھ رکعات پڑھو اور تین وتر پڑھو میں نے عرض کیا: وتروں میں کیا پڑھا جائے؟ ارشاد فرمایا: ''سبح اسم ربک الا علیٰ'' ''قل یا ایھا الکا فرون'' اور ''قل ھو اللہ احد''۔ رواہ ابن عساکر والبزاز

۲۴۶۳۴.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر مہینہ میں تین دن کے روزے عمر بھر کے روزے ہیں اور تین دن کے روزے سینہ میں پائے جانے والے کینہ کو ختم کردیتے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۳۵.....حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک اعرابی حاضر ہوا اس کے پاس بھونا ہوا خرگوش اور روٹی تھی جسے اس نے نبی کریم ﷺ کے سامنے رکھ دیا پھر اعرابی بولا: میں نے خرگوش پر خون پایا تھا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس میں کچھ ضرر کی بات نہیں (بلا تردد) اسے کھاؤ اعرابی سے فرمایا: تم بھی کھاؤ اس نے عرض کیا، مجھے روزہ ہے فرمایا: کیسا روزہ ہے؟ عرض کیا، مہینہ میں تین دن روزہ رکھتا ہوں، حکم ہوا: اگر روزے رکھنا بھی چاہتے ہو تو ایام بیض کے روزے رکھو یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخوں میں۔ رواہ النسائی، وابن جریر

کلام:.......امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ حدیث دراصل حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب کہ روایت میں ابی کا ذکر ہے اس میں مناسب تاویل یہ ہوسکتی ہے کہ کتاب سے ''ذر'' کا لفظ ساقط ہوگیا اور ''ابی'' باقی رہا اسے ''ابی (ذر) پڑھنے کی بجائے ابی پڑھا گیا، ابن جریر کہتے ہیں یہ حدیث محدثین کی ایک بڑی جماعت عمار ابی اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہے۔

۲۴۶۳۶.....''ایضاً'' ابن حوتکیہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ اور کھانا کھاؤ اس نے کہا: مجھے روزہ ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کونسا روزہ ہے؟ اعرابی نے کہا: مہینہ میں تین دن روزے رکھتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اگر چاہوں تجھے ایک حدیث سنا سکتا ہوں جو میں نے رسول کریم ﷺ سے سنی ہے لیکن ابی رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلالاؤ چنانچہ لوگوں نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو بلایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا تمہیں اس اعرابی والی حدیث یاد ہے جو رسول کریم ﷺ کی خدمت میں خرگوش لے کر حاضر ہوا تھا؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے امیر المؤمنین، کیا آپ کو یاد نہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں مجھے یاد ہے لیکن تم اسے بیان کرو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: اعرابی آپ ﷺ کے پاس بھونا ہوا خرگوش اور روٹیاں لا یا تھا اور آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا: اعرابی بولا: جب میں نے یہ خرگوش پکڑا تھا خون آلود تھا آپ ﷺ نے فرمایا: کھاؤ اس میں تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں بہر حال اعرابی نے کھانے سے انکار کردیا۔ رواہ ابن جریر وقد مر ھذالحدیث برقم ۲۴۶۳۱

حصہ ہشتم ختم شد